

لَوَإِذَا هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

مولوی حبیب اللہ علی نقشبندی صاحب کرامت مولانا محمد تقی خان صاحب مدظلہ العالی صاحب دیوبند  
مفت مولانا بی بی حسنہ خاتون مفت مولانا عبدالحق صاحب دیوبند علامہ و شکیبہ حاجی غلام وحید صاحب دیوبند

فیروز محمد عارف قادری مفتی اعظم

تفہیم فی الجہان  
مستطعم جلد سوم

منظم جلد سوم

تو در میم می آید

حسب فرمایش محمد امین تاجرتب بنکله ایوب شاه لاهور

دَوَّطِيعُ كَلْبَرِ كَحْجَرِ سَتِيْمِ پَرِيْشَنِ هُوَرِ سَتِيْمِ شَيْخِ كَلْبَرِ خَشِ طَبِيعِ نَوَدُو



# رسائل خمسہ

مفسر حضرت جناب مولانا مولوی محمد رفیع خان صاحب بریلوی۔ اس رسالہ میں وہابی غیبتی۔ چکرا لوی۔ مرزا فی وغیرہ فرقہ خدائی کی تفسیر و تردید ہے۔  
 حضرت مہشت ناز حسین شریفین کے فتوے کا خلاصہ بیان کیے ان کا کفر ثابت فرمایا۔ ہر ایک مسلمان خصوصاً حنفیہ کو اس کا مطالعہ لازم ہے۔  
 فریقین جو انگریزوں کے مکروں سے خود راہ پر گرائے گئے وہ ان کے دامن زہر میں نہ آئیں۔ قیمت صرف ۶۰  
**ختمہ حیات** سیاح اشعار گہرا سے بھری ہوئی جو اولاد وایت مقبول اسکی غزلیات ابدار سے لدی ہوئی ہے۔ قیمت ۶۰  
**احسن الاخبار** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور رسالت کو ناجیل متوجہ سے اس طرح ثابت کیا ہے کہ عیسائیوں کو مجال انکار  
**عیسائیوں کا گرو گھنٹا** اور اگر کوئی گرو گھنٹا دوسری سے لڑے بھی تو اسے خود اپنی انجیلیوں سے ٹکڑا اٹھانا پڑے۔ قیمت صرف ۶۰  
 عیسائیوں کے ان عقیدوں کی چھٹی چھٹی جگہ ان کے مذہب کی عمارت کی بنیاد پر۔ دلائل عام فہم مگر ایسی  
 کی طرح کہ ان کی توجہ میں عیسائی دنیا و دگر بیان ہے۔ موقوفہ سب پر شعر و غزل نے تو اس کتاب  
 کی تحریر کو ابھی مزید ارکڑ دیا ہے۔ سب سے بڑے کفر و غیبت پر سب سے بڑے کفر و غیبت پر سب سے بڑے کفر و غیبت پر سب سے بڑے کفر و غیبت پر  
 ہے۔ فن مناظرہ میں اس طرز کی کوئی دوسری کتاب موجود نہیں ہے۔ قیمت صرف ۶۰

## سلسلہ تعلیم اسلام معروف بہ سلسلہ قادری

اسلامی دنیا میں آج تک ہزاروں لکھ لکھوں کتابیں طبع ہوئی ہیں لیکن جو اس سلسلہ کا رنگ و صندگ مہشت صاحب نے رکھا ہے۔ سب  
 نرالا ہے۔ بچوں کی فہم کے واسطے آسان فقرے اس اوصاف سے لکھے ہیں کہ انسان بلاادار دینے کے کچھ زبان پر نہیں لاسکتا۔ غلط یہ کہ  
 ایک چھوٹا سا بچہ بھی اس سلسلہ کو ایک نظر دیکھ کر اس کا مضمون ازیر یاد کر لے تو ایک پورے عالم قہتا اسکو مسائل مذہب پر داخل ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ  
 کے شائع کرنے کے خاص وجہ یہ ہے کہ جناب مولانا مولوی غلام قادر صاحب مرحوم سے جب لوگ مسئلہ دریافت کرتے آتے۔ تو آپ کو تحریر  
 مسائل سے نہایت تکلیف ہونے کے علاوہ طلباء کا بہت بوج ہوتا ہے۔ اس لئے بندہ کو خیال آیا کہ مسائل دینی طبع کر کے علیحدہ طبع کرائے جائیں  
 تاکہ لاکھ اسلام خصوصاً حنفی برادران کی اولاد بچہ کو مستفیض ہو۔ فی الحال مندرجہ ذیل کتب چھپ چکی ہیں \*

اسلام کا اردو قاعدہ چھپ چکی ہے	اسلام کی پانچویں کتاب	اسلام کی سوچیں	اسلام کی سوچیں
فقرے چھپنے بچوں کے لئے صبح ہیں قیمت ۶۰	ذکر فتوحات عرب و غیرہ قیمت صرف ۶۰	مذہب عالمی اس میں روایت میں روایت اور فتویٰ بیان	مذہب عالمی اس میں روایت میں روایت اور فتویٰ بیان
ادب اخلاق	اوراد و وظائف	ادب اخلاق	ادب اخلاق
اسلام کی پہلی کتاب	اسلام کی چھٹی کتاب	اسلام کی چھٹی کتاب	اسلام کی چھٹی کتاب
فضائل قرآن شریف اس میں صبح ہیں قیمت ۶۰	اور احصاء ہوائے فتویٰ قیمت ۶۰	حقیقت انوار احمدی و دیگر بہت سو مسائل معترضہ کا	حقیقت انوار احمدی و دیگر بہت سو مسائل معترضہ کا
اسلام کی دوسری کتاب	اسلام کی ساتویں کتاب	اسلام کی ساتویں کتاب	اسلام کی ساتویں کتاب
تعمیل سے بیان کئے ہیں۔ قیمت صرف ۶۰	دینیہ مسائل آئین بالچر منع پر ہیں۔ وفاقہ	ثبوت براج جہانی مہشت صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ثبوت براج جہانی مہشت صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اسلام کی تیسری کتاب	اسلام کی آٹھویں کتاب	اسلام کی آٹھویں کتاب	اسلام کی آٹھویں کتاب
مسائل حج و زکوٰۃ بیچ و خرے وغیرہ فاتحہ خوانی پر	بیان قلیل اور وسائل وسیع پر فتویٰ قیمت ۶۰	نزل حضرت عیسیٰ علیہ السلام از آسمان ظہور مہدی	نزل حضرت عیسیٰ علیہ السلام از آسمان ظہور مہدی
چند سوال و جواب۔ قیمت صرف ۶۰	اسلام کی نائویں کتاب	اسلام کی نائویں کتاب	اسلام کی نائویں کتاب
اسلام کی چوتھی کتاب	کفرات کلام کے مسائل صبح ہیں قیمت ۶۰	کفرات کلام کے مسائل صبح ہیں قیمت ۶۰	کفرات کلام کے مسائل صبح ہیں قیمت ۶۰
اور مناقب امین۔ قیمت صرف ۶۰	کفرات کلام کے مسائل صبح ہیں قیمت ۶۰	کفرات کلام کے مسائل صبح ہیں قیمت ۶۰	کفرات کلام کے مسائل صبح ہیں قیمت ۶۰

مسلنے کا پتہ محمد اسماعیل تاج رکت بنگلہ ایو شہ لاہور







جے اسو ابھو اسواری بھارول عاجز ہوندے  
تے محکم اٹھاراں اس سورت چھ جو بھلال وچہ ناہیں  
وچہ فتح البیان عائشہ رضی اللہ عنہا چھ جو اچھ حلال شیا میں  
اچھ بیاں حکم آذان جو اس وچہ اوہ زائدہ فرمایا  
تے نسبت مائدہ نال انسان ہے اسطور پیارے  
جویں عقد نکاح ہو مہر طیف ہو عقد معاہدہ چاہے  
بھی عقد اجارہ ہو عقد وچو آہے عقل اونہاندے  
یا ایہا الناس انسان سورت پچ مکیاں رب الایا

جے ان کیدی پر سر بند پاشن لکے کہندے  
تے کوئی شئی نہیں نسخ اسکو وچہ ابو داؤد منائیں  
اوہ انو حلال تے جو اسوچہ حرام حرام ٹھہرائیں  
اوہ ہر مخصوص جہہ تنگ وچہ مواہب لیا یا  
پنا وچہ ذکر عقود ایفاء مائدہ وچہ سارے  
وکالت عاریت عقد وصیت اتے ودیعت نالے  
اتے پورا کرنا سبب عقدال وائدہ ہے فرماندے  
تے یا ایہا الذین آمنوا دنیاں جہت خطا سبب یا

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو ساتھ عہدوں کے

ای ال یا نفل پورے کہ ہو عہد پیمان تمامی  
عقد اوہ عہد جو محکم کیتا قول اقرار پیکا کے  
قائدہ کہ مراد جو کیتیاں آپسوچہ سوگنداں  
اتھ عہد مراد احکام جو رب بنی تھیں ظاہر یا تے  
یا فوج پیراجا آپسوچہ اوہ پورے کرن تمامی  
ہک عہد ایمان ہو عقد نکاح بھی بیع و اعتق ایسا ئی  
بہیقی کنوں مقاتل وچہ شعب الایمان لیا یا  
بھرا بن عباسول بہیقی وچہ شعب الایمان لیا تے  
بھی جو رب فرض کیتا اٹھال وچہ قرآن لکایاں

عقد و عہد و ہک معنی یعنی محکم عہد گرامی  
وچہ صل عقد ہو گندھن تھیں ویکھ معاملہ جا کے  
اوہ بجاویں حالت کفر اندھن کرو و فاجر سنداں  
اوہ پورے کرن سبھ جویں کہے میں کل احکام منائے  
عہد اتند ابن عبید کہیا عقد وچے سبہ نامی  
چوتھا عقد العہد تے پنجواں عقد قسم ہے بھائی  
ہے عہد خدا دا وچہ قرآن جو امر نہی فرمایا  
جس شے خلقت حرمت رب تھیں خدا اوہ پاکو  
اوہ سبھ عہد خدا تنگ بندیاں کرن و فاجلیا یاں

لے یعنی جو عہد تاکید والے بندوں اور خدا تعالیٰ کے درمیان تھے ہیں یا اہل لوگوں اور مومنوں کے درمیان۔ پھر بن عباس  
اور قتادہ وغیرہ نے سلف میں سے عقود کی تفسیر عہد بیان کی ہے اور اسی پر اجل ہے اور عقد بمعنی کاغذ اسکا  
استعمال اجسام میں ہوتا ہے جسکو سطح کہا کرتے ہیں میں سے اس میں کھانٹھ لگا دی ہو یا خوب طرح بل لگا دیا ہے جس جیسو نہیں اسکو استعمال کیا کرتے  
ہیں تو اسکا احکام نہیں لیتے کا لازم بلکہ اسکو محکم کرنا مراد ہوتی ہے۔ اور یہاں بھی یہی مراد ہے اسی لئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ  
عقد و بمعنی عہد ہو کر دے نقل کیا ہے۔ پس جو ذکرہ صفت عہد کی ہے۔ مواہب الرحمن ۱۲



ہے اوقو بالعقود اندر سب منڈال کرن فاقوں  
ایجاب قبول ہو جو جس پر سب داخل وہ عقوداں  
عقد و این مجمل تائیں اتھ شاہ رسل فرمایا  
اوہ بھائیوں شرط کرے سواری پوری کرن نہ آئے  
جیویں تھوچہ نکاح یا باجھ گواہ نکاح نہ آیا  
شرط بیلج اتے ہو رشوت فاسد عقد جو آئے  
جیویں بخند کرے کوئی سوزہ رکھساں عید دئے  
پس کرن وفا انہاں اسنوں وجہ گمنائے  
جواب اسلام تندر رو پر قید سا قلم ہو جاسی  
سوفان امانت بدی نالظم مچول جو چاٹی  
الوہیت بدی سنگ ہو توں محکم عہد پکا یا  
افیت من اتحدن الہہ پڑھ لکھیا وہ چہ قرآنے  
سی عہد خداوی کرن عبادت خالص چھوڑا غیال  
جال عمل کرن جل حرمت شرع تہر عقد دسا یا

جو شرع موافق نہیں تھیں قسم کفارت کرے اداؤں  
تقویٰ العبادت نامی واجب پورا کرن عہدواں  
جو شرط جیہی کرے جواز نہ جس فقرائوں پایا  
شرط خداوی ہونہ ہتھدار اتے مضبوط سلسلے  
اجارہ فاسد بھی بیج فاسد عوض زمانہ فرمایا  
پھر ضعی کہن جو عقد نہ جائز پورے کرن سوئے  
یا نقل طلوع غروب وقت کوئی نہ پڑھان سوئے  
تے حال ہی جو روزہ عید ہو نقل اس وقت نہ آئے  
پس قید صبح اتے شرط مخالف باطل ہو سی خاصی  
کرن وفاتس لازم ہو یا نا ہو غافل بھائی  
پھر کیوں نفس ہوانوں پوچیں ظالم ظلم کما یا  
کیا ڈکھا نہیں تول کیر یا جس معبود ہو اڑ جائے  
تول ہو قصوحت تول پوچیں بھول عہدواں  
اگلی آیت چھتہ ادنہاں داکرن وقا فرمایا

أُحِلَّتْ لَكُمْ كَيْفَهِمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ

وَأَنْتُمْ حُرْمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ

حلال کئے گئے واسطے تمہارے چارپائے چھنے والے مگر جو پڑھے جاتے ہیں اوپر تمہارے نہ  
حلال جاننے والے شکار کو واجب تم احرام بانہے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

حلال کیتے تسال کارن رب حیوان لڑو پائے  
ٹھیک خدا چھ حرمت حلال حکم تسال فرمائے  
نہ رو اسکار کرن اور حالت جالتیں محرم آئے  
حلال آہہ خیر اجازت شرعی جس پر پائی جائے

لہ معالے مجنون اور بالغ اور غلام کے اور حد و شرعی سے معافی یہ سب شرائط باطل ادا جانر ہیں ۱۲ خلاصہ

التفسیر ۱۲

۱۔ یعنی یہ جو قید لگا ہے کہ روزہ عید کو رکھا جائے یا نقل مکہ و قتل میں پس شرط باطل بند جائے ہے اسکا ایفا کرنا واجب ہے  
۲۔ یعنی حیر امجل شلتہ نے انسان کی زندگی اور عیش کا دار مدار رکھا ہے اسکا بیان کرنا نہایت ہی ضروری تھا اسی لئے اگلی  
آیت میں فرمایا احلت لکم الایات ۱۲ مباح وہ ہے جس سے شریعت خاموش ہوئی۔ خلاصہ ۱۲



حلال قلعی نول گنن حرام ایہ کفر لہی ہر حالے  
 بہیمہ لا یعقل حیوان انعام چوپائے آئے  
 صید جنا وادہ جو آپوں پالیا ہوئے ناہیں  
 تعلق حرمت جو وجہ آیت سنگ احرام ایسا فی  
 انعام اوٹھ کر یاں بھٹا اگ میں میں نہا تنگ آیاں  
 ان اللہ لیکھ مایہ رید ہے لائق خاص انوں  
 جو کھانق چاہیا بندیاں حل حرام ٹھہرایا  
 حیوانات ایہ دو قسمیں بڑی بھری سارے  
 بڑی جو وجہ شکی ہوئے پھر تن قسم اوہنا سے  
 حرام فکریاں تھیں جو کھاؤں نیچے نال بتایا  
 چرنیاں تھیں، لومڑ جو گدھا حرام ٹھہرے  
 جو لولہ منکر کنوں حدیثاں بندے اہل قرآنوں  
 اِحکمت لکم فیہمۃ انعام جو فائے ہر انواعوں  
 جاں غلبہ شہوت حیوانیت نفس شرارت ناہیں  
 غیر محلی القید جو سیر الی اللہ شریع کریندا  
 اوہ وچہ حرام سلوک حرام اوس کرن شکرا لاک  
 لا تلحوا شعائر اللہ شکر توکل صبر ضائیں  
 حقیقت پر تسلسل میں خدا سے اوہ سب فعل و سکا  
 ہر شہ الحرام طلبا چاہناں کھن کو چو دلیر سے  
 جو فانی نفس ہوتے اتے جنہاں قلاک پشے سلوکوں  
 و مفسدون فضل خدا و اتال تجلیات افعال

بھی کہن حلال حرام قلعی نول کفر لکھن نول  
 مائیلے آیت آئندہ اتھ مقصود سہاٹے  
 حرم احرام بدھا جنہاں کل من حاجیاں تھیں  
 ماہ تنگ مت تنس جان تعلق وچہ خلاص بھائی  
 بہیمہ عام کیتا تے خاص انعام ایہی فرمایاں  
 نفسانی خواہشاں تھیں نہیں حل حرمت نول کھلا  
 ارادے وچہ آہی دخل نہ عقل کسے دی پایا  
 بھولیاں تھیں بن محی شائع کل حرام شہائے  
 حشر اللہ الارض کو گئے کیرے یا نیو لہ جویں پاندے  
 اکثر ہر حلال خلاصے وچہ ایہی سمجھاٹیا  
 بھی اوہنا لومڑ شکا سی جیڑی اوہ بھی نال لائے  
 آکھ اوہناں ایہناں چریاں حرمت کو دشمن قانوں  
 ہو محفوظ اوہنا توں جنہاں نفس سلیم عطاؤں  
 تے نفس سلامت نہیں تا اوس محفوظ حرام تباہیں  
 نال ریاضت محنت کارن دلبر وصل جلدیدا  
 بیغے لوتاں نفسانی جو محی الدین فراوے  
 ہو دگر دان اوہناں متول اتھیں ہرگز نکلا نہیں  
 جو دلبر طوف کھن تال طالب قلب سجن پائے  
 وچہ مقام سلوک ہی کروچہ عرائس پٹھے  
 بھی قصہ سلوک سنگ شافت جہد کرن مخلوقوں  
 تجلے صفاتاں خوشنودی رب چاہے کہ ہر حال

لہ انعام پھر نول چاہئے اوہل لغت کا پراچھان ہو کہ تھ اسجا لومڑ بھی انعام میں قتل میں بہیمہ ہر ایک چوپائے کو کہا جائے  
 پیشافت عام کی خاص کی طرف فرمائی جیسا کہ تھوہم میں یادہ چوپائے مراد میں چیکو ذکر سورۃ انعام میں آیت اس سورۃ میں اضافت  
 بیانہ ہوئی۔ مواہب الرحمن ۱۲ تھ بڑی وہ جانور میں جو کہ جنگل میں پیدا ہوں اور بھری وہ ہیں جو دیوانوں میں پیدا  
 ہوتے ہوں۔ جیسا کہ گہرہ کرلا وغیرہ یہ سب حرام ہیں ۱۲ تھ اس قسم کے پرندوں اور چرندوں میں اکثر حلال  
 ہیں ۱۲



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ

وَلَا الْقُلَادَ وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَنْتَعُونَ فَضْلًا مِنْ بَيْنِهِمْ وَرِضْوَانًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پر حرمت کرو نشانوں اللہ کی کو اور نہ ہیندی حرام کو اور نہ وہ جانور کہ نیاز کعبہ کی ہوں اور نہ جنکے گلے میں پٹا ڈالو لجاوین کعبہ کو اور نہ قصد کرو بالوں اگر حرمت والے کو کہ چاہتو ہیں فضل پروردگار اپنے کے سے اور رضامندی

ناہ حرمت والے ماہ دی سحر بھٹوں لٹنے راہوں بھی دیکھ نہ دیو جو آون زیارت کارن بیت ربانے رضا خوشنودی ہدی و عھٹوں سلجھتو گرامی مناسک حج یا نہیات ہویشیں مراوسلست قلا ند جمع قلا دہ گلیں ہدی جو پٹہ نشانی خود گلیں گھٹن بھی قربانیاں گل تا ہوئے اظہار اہل جہنہاں گلیں قلا دے ہون کر پوتنہاں رو بھگٹاں نہ اونہاں کما تھیں کفار انہوں روکن رو اکدائیں نفع تجارت اجر کمائی فضل ایہی رب سی اتے رضا الہی و صومٹل خاص مومن حق آیا جنگ تفسیر کسروں بعض اقوال حوالے قتل کرو مشرک جھٹ پٹ و نفع تدے اس آیا فلا یقرؤا لیحد الحرام جو حرم قرین ہون ایہی تے وچہ مواہب مطرف بن عبد اللہ کنول بتایا تا جے حرم درختاں کٹن حرمت ثابت پاندے انج آیت نہیں منسوخ بھی حضرت بصری کہنے لائی یا جہنہاں گلیں قلا دے تنہاں روکن منع الایا

اہل ایمان ناہا کر جو چیزاں منع الہوں ناہدی اوپر جہنہاں گلیں قلا دے کر پوتو رو صگٹانے اس کارن جو ہدی قلا ند زائر صنف تسمی شعا رجم شیعہ معنی ایس نشان علامت ہدی اوٹھ گانی بکری مکے بیچن جو قربانی جاں کافر جانے حرم تالیکے چہلوں حرم اشجالں جو ایہ مکے جانے تار بوجیا اہل ایماناں جہنیں کیں کفار اندی نیت عظمت سائیں جے بتال تعظیم کرن تاروا اہانت خواری وچہ نفع تجارت مومن کافر عام ایہن فرمایا ایہہ ہے منسوخ جو اندر حرم ہینے حرمت والے جو قاتلو المشرکین دیکھو خود خالق فرمایا ہن ج تے ہدی نہ روا کفار جو ہتکیاں تنہاں الہی اونہاں آیتاں سنگ منسوخ ایہ آیت خازن مچھ لیا یا جو کافر حرم درختاں چہلوں جہت قلا د لا اندے تار بوجیا حرم درخت نہ کٹو حرمت آئی کوئی ماندہ وچہ منسوخ نہ آیت سائل نول فرمایا

۱۷ھ چھلوں کی طرح کوئی اور شے نشانی کے طور پر قربانیوں کی گروں میں ڈالتے ۱۷ھ حلوئی۔ ۱۷ھ یہ روایت ابن جریر و ابن حمید نے عطا سے نقل کی ہے ۱۷ھ اور درمنور میں لکھا ہے کہ مکالا ہے عبد الرزاق اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابن عساکر نے امام قتادہ سے اپنی نسخ میں جو کہا اسے یہ آیت منسوخ ہے یعنی یہ کہ مکالا تھا ایک شخص نے (بقیہ حاشیہ ص ۲ پر جمع ہے)



بھی احمدی وچہ ہور وچہ بینی موضع لکھیا پایا  
 گیا مینے پاس بنی دے لشکر مگر لوکا یا  
 کہیا شہادت کلمہ ہر نادر کوۃ بتاندے  
 میں وہناں سنگ مسلح کراں پھر نال حکم تساو  
 جے کیتا اوہناں ہندیاں لکراں قبول تہا ہیں  
 اچ شخص وے ہکٹاں کرسی نال زبان شیطانی  
 پھر کند ہی حطیم بنی دے پاسوں جان پرت پچھاں  
 پھر عمرے کارن گنوجہ حضرت جانب حرم خدا  
 تے کعبے دیول ہٹی جاوے اودہ حطیم شیطانی  
 جو اوہناں گلیں قللے تا ایہ آیت آئی میتا  
 حرام تنہاں دکھ یوں لٹن پھر منسوخ ہوئے

شان نزول اسدا وچہ خازن محی السنۃ لیا یا  
 حطیم کند ہی جو وچہ جہالت سی مشہو بتایا  
 کہند یا حضرت کس شے ول لوکاں تسیں ملاندے  
 کہند انوچ اپی پر بار کھرے سردار اسا دے  
 جو باہجہ صلاح امنہاندی بین کئی کم کر سکدانا ہیں  
 تے پہلے اوسکے اول تھیں سی دیبا بنی رہانے  
 تے کافر سور فریسی جھوٹھا ہو کر فرے تداہاں  
 پھر جاندا ہویا اودھے مولیٰ کھر دوا یک بطحا دے  
 تاوٹھا مسلماناں گل اوٹھاں پٹھے قربانی  
 یاراں چاہنیا اودھے لیون کھو پر حضرت بند کیتا  
 وَلَا تَمْنُنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قَصْدُ جَوَّارِ حَرَمِ لَیَا

## وَإِذَا جَلَّاتُمْ فَاصْطَادُوا

اور جب حلال ہو تم یعنی احرام سے نکلو پس شکار کرو

ایہہ امر اباحت کارن تھینا وجوب مناو  
 فَإِذَا أَقْبَضْتُمُ الْقُلُوبَ فَأَنْتُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْلِطُونَ  
 أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَإِنْ كُنْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَنْتُمْ فِي الْأَرْضِ  
 قَاصِدُونَ أَنْفُسَ حُطُوطِ فَوَائِدِ شَيْخِ فِرَ سَوَاو

تے احراموں جد فرغ ہو کر و شکار جے چاہو  
 جیویں بعد نماز جمعہ کھنڈن امر اباحت یا  
 مجاہد سنوں ابی حاتم بھی نقل روایت لیا یا  
 وَإِذَا جَلَّاتُمْ بَعْدَ فَنَاءِ جَدِّسَالِ بَقَا تَجَدُّو

## وَلَا يَجْرِمُكُمْ شَتَانُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوا عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا

گھر سے نکلا جا لہیت کیوقت دساں حال کہ اسنے حج کی نیت کی اور قربانی کے گلیں میں پٹہ ڈال دیا۔ پس روکا اوسکو کسی  
 اس زمانہ میں کوئی بھی مشرکوں کو کعبہ سے نہیں روکتا تھا۔ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے مت قتل کرو تم مشرکوں کو حرمت والے  
 مہینے میں اور نہ نزدیک ہوں کعبہ کے پھر منسوخ ہوئی یہ آیت سورہ توبہ کی آیت کے ساتھ جیساکہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے  
 قتل کرو مشرکوں کو جس جگہ پاؤ۔ اور اسی طرح روایت کیا ابن منذر نے یعنی یہ آیت منسوخ ہوئی ساتھ امت مذکورہ کے  
 امیر ہی قول پوچھا ہر اور ضحاک۔ اور روایت کیا ابن کثیر نے کہ مہینے حرمت والو چاہیں ذیقعدہ ورمی الحجہ۔ حرمہ رحمت۔ اس ثابت  
 ہوتا ہے کہ اگر کوئی اللہ تبارک و تعالیٰ کی تعلیم سے علم غیب کا تھا۔ حلائی غنی اللہ عنہ ۱۲ لَا يَجْرِمُكُمْ شَتَانُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوا عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا  
 عجیب کے تصدیق آپیکے فعل اور دفعہ اولیٰ کی طرف جیساکہ کوئی کہو کثرت و تباہی میں اس سے گناہ کرایا ۱۲۔ ایک



وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

الحج

اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اس واسطے کہ بند کیا تم کو سب حرام سے یہ کہ حد سے نکل جاؤ۔ اور  
مددگاری کرو آپس میں اوپر بھلائی کے اوپر ہیزگاری کے اور نہ مددگاری کرو اوپر گناہ کے اور  
نعمتی کے اوڈرو اللہ سے تحقیق اللہ نجات ارا کہ نبیوالہی۔

تھے کھلانے کے لئے اور تیار تھے قہقہے اور کپکپا رہاں  
تنبہ ظلم نہ کرے کو کفار الٰہ تنہا ظلم تعدی پا رہاں  
اُتے گناہ ظلم دے مول نہ دیہود و کائی  
پر معنی نیکی عمل جو امر خدا فرما دے  
طہرائی تے احمد حاکم ابن جہان لیائے  
ابو امامہ کہے کہے پچھیا حضرت ایشم کیا ٹی  
پھر پچھیا اول بیان کیا شاہ رسل فرمایا  
جو تر تہا وے مومن تھیں اور نہ اولی خلاصی  
جو دکھ دیوی کہہ مومن نفل بھایں کہو سخن بنا کے  
بن ماجہ یہ ابو ہریرہ یوں نقل حدیث لیا یا  
یاری کرے جو ظالم دی وہ بطل حق دباون  
جو بارید بوجہ ناحق جھگڑے غصہ بد اپا وے  
تے ظالم دی یاری کیتیاں نکل ایاتوں جاندا  
معنی بر پھرن تنہائی کارن خاص الٰہی  
ماہجہ انہاں دو گلاں وصل سجند امدانا ہیں  
ولا یجزمکے شنان قوم چھتے تقویت نفسانے  
وان تعدوا انفساں او پر گزرتے تعدی نا ہیں  
باہجہ مد پیر مرید نہ سکدا قدم اٹھایا

جو اوہناں شانوں ہشکینا زینہ کعبیہ جانیدوار ال  
 تے یاری کر رہی تقویٰ اوپر بن انصاروں  
 تے دُر اللہ تھیں شہیک شد وخت عبد اب یہائی  
 تقویٰ بچنا رو کیا جس تھیں بنیاں سب سوک  
 تے بیقی صحت کیتی اسی ابوا مایوں پائے  
 کہیا جو چھے دل تیرے وچہ چھڑا دے سمجھ برائی  
 بُریائیوں گھبرون نیکی تھیں خوش ہون الایا  
 احمد کنوں ابی الدرداء ابہہ نقل لہیا خاص  
 اودا اُسید حمت تھیں لکھیا لے خداؤں جا کے  
 پھر طبرانی وچہ اوسط ہاکم ابن عباسوں پایا  
 اودہ وقتے سب بنی دیوں باہر بن عمروں پھر لیوں  
 جداگ مے نہ یاری جھگڑیوں خیر بنی فواوے  
 بخاری وچہ تاریخ اپنی مے نقل ایہی فرمندا  
 تقویٰ غیر خدا مے ہر شے ترک کرن ہی بھائی  
 دونویں قدم اس منزل کو تنگ ملیں پارتیاں  
 تا رو کو اوہناں سلوک ترکوں بھی پاسوں فیضانے  
 پاروں خذر غذا بچے کنوں سلوک کو اوہناں تائیں  
 جو کامل اصل شیخ حضوری مرشد اودہ سوڈیا

۱۷ یعنی اونکو انکی بُرائی کے عوض قتل مت کرو اور نہ اُن کے مال لوٹو ۱۲۔



حافظ بکونے عشق منہ بے دلیل راہ قدم	کہ من بہ خویش نمودم صدا ہتمام نہ شد
شبان وادی امن ہے رسد بمراد	کہ چند سال بجاں خدیت شعیب کند
رب چنگی مندی خلق او بانی خانموتے گل ساری	نہ کا فزل بھی نظر حقارت راہول تاک ہکاری
سعدی۔ دلم خائے مہر بارست و بس	ازال می نہ گنجد دروں کین و کس

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أَهْلَ لَغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبْعُ إِلَّا مَا

ذَكَرْتُمْ وَمَا ذُكِرَ عَلَى النَّصِيبِ أَنْ تَسْتَفِیْهُمُ إِلَّا أَنْ ذَكَرْتُمْ لَكُمْ فَشَقَّ

حرام کیا گیا اور پتہ ہائے مزار اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھ بکرا جائے سوائے اس کے ساتھ اس کے  
اور گلا گھونٹ اور لاٹھی ہائے اور اوپر سے کرپے اور سینگ ہائے اور جو کھا گیا زندہ مگر جو ذبح کر لو تم  
اور جو چیز ذبح کی جائے اور پرتھانوں کے اندر یہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھ تیرے یہ فشق ہے

حرام لیسال مردار جو اپنے باہجہ ذبح مر جائے  
بھی وقت ذبح سے غیر اللہ واجبہ نام الاول

۱۵ اس لئے کہ وہ بھی خدا کی مخلوق ہے اگرچہ خدا تعالیٰ اس کے کفر میں رضی نہیں یعنی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے کیونکہ کتب  
دار و مدار قائم پر ہے۔ روح البیان ۱۱ مگر اس کے کفر کو شریعت کی رو سے برا سمجھ ۱۲ ۱۵ اور الگ کئے شارع علیہ السلام نے دو بار  
اور دو خون تلی اور کالجہ تفسیر فائز ۱۲ ۱۵ غارن اور عالم وغیرہم میں زیر آیت وما اهل به لغير الله لکھا ہے ما ذکر علی  
الذبح غیر اسم الله وخرائه ان العربی ابجاہلیتہ کا نواہد کردن اسماء اصنامہم عند الذبح فحرم الله ذلک ہذا الایہ  
بقولہ ولا تاکلوا مما لہ من کرام اسم الله علیہ غارن صفحہ ۵۲ ۵۴ جلد اول مطبع مصر یعنی کافروں کے وقت اپنے بتوں کا نام پکارتے  
تھے پس حرام کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کا ذبح کیا ہوا۔ اور رسالہ اخبار النبی جو فرقہ وہیہ کی تصنیفات سے ہے لکھا ہے کہ حدیثی علیہ السلام  
کے نام کے ساتھ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہو جو غیر قتل ذبحی مواہیر بھی لگی ہوئی ہیں اور حافظہ لکھوی نے اگلی آیت کے نیچے غیر کے نام  
کی ذبح کی گئی بھی حلال لکھی ہے نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ ۱۵ والموقوفہ لا جناحی میں حدیث بن حاتم سے روایت کی گئی ہے کہ پوچھا گیا  
مقتول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے تیرے قتل کا حکم ہے یا نہیں تیرے ساتھ کوئی شکار کرے اگر  
جانور کو شہم ہو گیا تو اس کا کھانا جائز ہے اگر کسی چوہے کے ساتھ مر جائے تو لاٹھی کے ساتھ نہ چھوئے جانور کی مانند ہے وہ حلال نہیں  
غرض اگر کسی تیزی سے مرے جانور کو حلال فرمایا جب قتل تیر کی اوپر اس کے چھوٹے اچھے اور پھر بسم الله الله اکبر پڑھا ہو۔ اور  
جانور جانتے اور مردار کو حرام فرمایا اور اس پر فقہاء کا اجماع ہے اور شکار کرنا ساتھ بندہ ذوق اور پھر اور مراض اور لافعی ہے جس کا  
مراد صا در ہوا نہیں اختلاف ہے اور بندہ ذوق سے مراد غلیبہ دگولی ہے بزم مشہور ہے مراض تبریک پھل کو کہتے ہیں مگر جب  
زندہ رہ جائے۔ اس کو ذبح کر لے۔ پس جو علماء اس طرف گئے ہیں کہ ذوق الی شل لاٹھی ذقیہ جانور ہوتا ہے



اتے دینی پاٹن جس پر فوج کرو جس تائیں  
ایہ تیرا سنگ لٹساوی فسق حرام ایہا پی  
تے سودیاں کل جنرل حرام ہوا لے کھل سارے  
جیون کا فرات غری نے نامول کر فوج جیوناں  
جے نیت ہو و عبادت ربی روحاں اجر پچا و  
نذر نیاز جوایت زلفے رکھ جیوان الاندے  
ایہ احمدی اتے رونی دیوچہ صاف حلال بتایا  
تے غیر اللہ کے نامول کھنھی لکھوی حل بتائی  
چہ سورت تفر مفصل مشلہ لکھیاناں لیلیاں  
نصبت چہ تھر کجے کرے یا نیت بین الاٹے  
ازلام زلم دی جمع اوہ پوکل کھن سکتیاں لیاں  
لعم پہلے تے لا دو جے تے منکم ترتبے آیا  
چھیوینخ العقل تے ستویں کافی خالی ساہی  
نندانہ سو دم رکھن اوہ کانیاں مست و گانے  
یعنی تیرے نہیں ملے اوہ کم مول نہ کر دے  
ایہ وچہ خلاصہ لکھیاناں معالم فائز لیاٹے  
ہکوچہ ہاں دو جے وچہ ناں ترتبے عقل لکھایا  
پس غیر شرع مسفالان نہیاں کھن پانہیاں سول

یا تھان اوپر جو فوج کچھو کچھ بھی فند تیراں راہیں  
جے جاری خون حرام گوشت یا قتل مست باقی  
بھی فوج جیوان حرام غیر ان یوں عبد رب سارے  
تقریب غیر اللہ کے کارن یعنی نیت شیطاناں  
بھایوں عرفا کافی ولی وی شہرت دلی بجا و  
ایہ سرفلا نے نذر حقیقت وچہ ترس اجر پوچانے  
جو وقت فوج دے غیر اللہ او سنے نام نہ آیا  
وچہ اہل کتاب دیکھے اسدا ذکر ہو و یگا بھائی  
او قصوف ہونڈ کرل جے دیوچہ ہو و شوق جلیلاں  
کا فوجیت تعظیم تقریب کارن کو نہدے آٹے  
مجاور کجے کا فر کھدے اوپر نشانیاں لایاں  
مین عیار کھوچو تھر پنجویں تے ملصق اذناں لکھایا  
جاں ہندی کے مہتما پاس حل نیت جانے واپسی  
فال میندی جس تیروں نویں عمل کرن کھڑ جانے  
تے جے ہاں دانگلے اوس تے صدق منادھرو  
سراج المیر مارک چہ او نہاں تین تیر بتائے  
جے نکلے عقل الامر پر تین فال دوبارہ پایا  
جو چلیا سفر تجلر کر کے پر تے پچھاں ہر اسول

کے ساتھ مارنے کے اور نواب صدیقی حسن بھوپالی نے اپنی تفسیر فتح البیان میں شوکانی سے نقل کیا ہے کہ گولی کا شکار حلال  
ہے جو خسر ق کرتی ہے اور حال یہ ہے کہ نہ شوکانی نے اپنی کتاب فیل الاوطار میں گولی کے شکار کو حرام لکھا ہے  
اور میج ہی ہے کہ غلبہ اور بندہ ق کی گولی کا ایک ہی حکم ہے غلبہ یعنی چھو جو کہ سنگریزوں کی طرح ہوتا ہے اور  
جس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی چڑیاں مرتی ہیں۔ اور زیادہ بحث تفسیر مواہب الرحمان کے پارہ ۶ صفحہ ۵۰  
پر موجود ہے۔ مطبوعہ ڈکٹشوری ۱۲۔

شلہ روایت کی ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور بیہقی نے  
شعب ایمان میں اسی طرح ۱۲



اور وہ قیامت جنت اندر جگہ بلند نہ پائے  
فاتحہ نے قل بھیج مئی نوں فال قرآنوں پائے  
جو شرک میرے حق اوسدی خبر ہو کہ میں تائیں  
تے اسمعیل نے وہی تقویت اسنوں شرک تیا  
تے لکھوی فال کیتی رد مطلق اسمعیل لکھیاں  
جو شرعی طوروں کو بھائیوں لایا نہ بھائیوں  
جو رب کے بھر و سہ اسنوں کل فی رب بھائی

ابی الدرداء نے نقل حدیث لیا ہے  
تے شرعی فال قرآنوں کدھن اسوچہ ہر نہ آئے  
اتے نیت کرے خدا مینوں چا معلوم کر لیں  
جو اتھاہ کرن بنی و امتواتر تھیں پایا  
سنت نوں جو شرک کہو بونہاوس حق سمجھو عیدال  
روح البیان اتے روح المعانی فال روا فراوان  
بھادیں جو شرعی فال پر فضل ترک ایہائی

الْيَوْمَ يُنْفَخُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ

آج کے دن کافرا امید ہوتے وہ لوگ کہ کافر ہوئے دین تمہاریے پس مت ڈرو ان سے اور تم سے  
پس رو انہاں تھیں اتے تھوئی ہوساے  
ہن ویجہ اسلامی قوت کافر ہوئے نراں انجاملوں  
کافرا امید جاں الیوم انکلت وحی لیا یا  
ہن ناامید شیطان جو کرن نامی اوس عبادت  
ہن ناامید شیطان جو کر عبادت اتھا اوس کاٹی  
جو اہل عرب ہن تباں پوچھن چھٹک پاک لہی  
اورہ منکر کنوں جمع حدیثاں سے مریدان رہیا  
جو میں بھی عرب قرآن بھی عرب بولی جنینامی  
جو چال اونہاندی شرک تہاے خال کہہ سر پائی  
مثنوی اوچہ جیویں عارف رومی اس جگہ فرماون

آج کافرا امید ہوتے سب پاسوں دین تمہارے  
انہیں پہلے طبع آگا اونہاں شائد مرن اسلاموں  
تے ابن جریر مجاہد کنوں روایت نقل لیا یا  
مسلم جابر کنو کیا جو دسیا بحر سعادت  
تے ابو ہریرہ کنو یہی لیا یا کہے رسول اللہ  
ایہیں بن مسعود ہوا نراس شیطان تباہی  
محمد نجدی بن اتباع جو عربیاں مشرک کہیا  
بنی کہیا تن چیزاں پاروں جب رکھو باندی  
پس چاہے چال عربی چلن جو اتھا شرک کانی  
یتہ کنوں مراد ہے دنیا باطن وال الماوان

لہ اور روح المعانی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت لکھی ہے کہ فرمایا آپ نے جو شخص قرآن شریف سے  
قال ویخفف کارہ کرے پس وصات دفعہ سورہ اخلاص پڑھے اور تین دفعہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بَكَتَا يَدَايَ  
تَمَاسَكَتَ عَلَيَّ كَتَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ اَرِنِي فِي كِتَابِكَ مَا هُوَ الْمَكْتُومُ مِنْ سِرِّكَ الْمَكْنُونِ فِي  
عَيْدِكَ پھر فال نکالے اول مدق سے نیت کر کے تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۲۷ مطبع مصری جلد دوم ۱۲۷ ص ۱۲۷ کی  
تخریش یعنی نسا کرنے کے درمیان ۱۲۷ درختوں ۱۲۷ ولکن پڑھنی منکر بما خضر وک یعنی راضی ہوتا ہے شیطان  
تم میں اسبان جو جنم عذاب کئے جاؤ اور ذلیل اسی کی ہے آخر جلد اول کے اور حدیث مذکورہ المتن تفسیر مطہری سے  
بھیجے نقل ہوئی ہے ۱۲۷



وہر جہانے مردہ شان راہم نیست  
وَمَا أَهْلَ بَيْتِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ بِرَأْسِهِ عِبَادَ جَبَّتِ وَكَمَا  
مُخْتَفِقَةً وَالْمُتَوَفَّوْنَ كُنُولٍ مُرَادُ أَنْفُسِ أَهْلِ بَيْتِهِ  
وَالْمُتَوَفَّوْنَ وَالْمُتَوَفَّوْنَ جَبَّتِ وَكَمَا  
وَمَا أَهْلَ الشَّيْخِ طَمَحَ جَبَّتِ وَكَمَا  
وَمَا أَهْلَ الشَّيْخِ طَمَحَ جَبَّتِ وَكَمَا  
تَسْتَقْبِلُكُمْ بِالْأَزْكَوِّ مُرَادُ جَبَّتِ وَكَمَا  
طَلَبَ كَرَنَ وَكَمَا جَبَّتِ وَكَمَا

کین علف جز لائق انعام نیست  
ذبیحہ جویں حرام غیر اللہ علی تیوں وہ گامے  
جہان را یافت ہو مجاہد قانی ہے سنائیں  
علیتینوں ساقلین دل شامت نفس ہواں  
الاماذ کی کہ بر قدر ضرورت ماہ اصلا حول  
وہاں ہے جہد یافت ہواں روح البیان لکھیو  
وہر طلب کے مقصود مراد الہیہ نفس مناسو  
جان و نہا تخیل میں تھیں پھر کیوں ہو اٹھی راہیں

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

آج کے دن پورا کیا میں نے تمہارا دین اور پوری کی اور تمہاری نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے اسلام اور دین  
آج دین تمہارا مکمل کیا میں نے تمہارا دین اور پوری کی اور تمہاری نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے اسلام اور دین  
کہا یا ابن حبریر قنادہ تھیں ہے خالص دین تمہارا  
تے عرفہ دی دن مہر جمعہ ایہ آیت رب تھیں آئی  
تے بھار وحی تھیں اچی بھی عضبانام جو آہی  
ہے طابق ابن شہابوں اندروں صحیحان بھائی  
آوندی ہے اسال اوپر کو عید اسیر اسوں کے  
سن عمر کہیا میں معلوم تبدل اتری تے جتھائیں  
وہہ ترمذی ابن عباسوں نقل حدیث زینب سے لیا یا  
ابن عباسوں اسدن عید مال پنج اکھیاں آن دن  
سب سے عید تھی اسدن ایسا روز مبارک  
پچھلے کے تھیں نعمت اسلام کیوں توں پائی  
ہے شاخ و انگول اسلام جو ہر دن وچہ ترقی آیا

تے دین اسلام پسند تھاں ہے اللہ جل جلالہ  
تے مشرک بیت اللہ تھیں روکے ہو یا فضل خداوا  
وہہ عرفات و اچی تے کھلیاں بعد عصر بھائی  
باہر وں سال ایہ ہجرت کچھ ٹیک واکو ساہی  
آہک یہود و عمر فوں کیا جو آیت ایہ تھاں آئی  
عمر کہیا وہ آیت کون تا زیہ اسوں پڑھی پیارے  
وہہ عرفات جمعے نوں اجدن عید ایہ سال تائیں  
بھی و دشوار اندر کسی خبر ال اسد سے حق الایا  
جمعہ تے عرفہ عید مجوس یہود نصاریں لافک  
امام احمد پھر مرنی پاسوں کرو انقل مارک  
بئی کنوٹ اکھنڈا سنیم کہیا رسول آئی  
ہن کال ہوئے بعد کمالوں ہے نقصان الایا

طبع کتاب تمہاری سے جو تم اسکو پڑھتے ہو یعنی الملت لکھو دینکہ الایہ طارن ۱۲ سے روایت ہے  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو اس دن پانچ عیدیں ہیں (۱) عید مجہد (۲) عید عرفہ (۳) عید یہود (۴)  
عید نصاریں (۵) عید مجوس ۱۲ طارن







حقیقت و چہرہ و دین لوگ جو تزاراہ خدا سے  
تے کل مخلوقوں ایہ فضیلت خاص ہیں فی انساناں  
وجود مجازیوں باہر سچے بالکل پان حقیقی  
وجود مجازیوں نکل نبی سب رہے حقیقی پانہ  
پیشاۃ رسولان ایس وجودوں بالکل فانی ہو کے  
جو کل بنیاں و یاں صفات اتنا ہی و چنان کیاں  
یعنی بنی توں فرمایا اس اکیستی جہاں ہر ایت  
تمام حضرت کل بنیاں نے توڑ سلوک چڑھائے  
تے شب معراج وجود حقیقی طرف کمال ہدایت  
فاکھی اکی عبدہ ما اکھی حضرت جدائیت پائی  
مجاز وجودوں بالکل خارج ہووے شاہ رسل و دا  
تاں کل بنی نفسی نفسی کو کن نفس بقاؤں  
اس نعمت عظمیٰ نصیب بنیاں حصے رہے بقاؤں  
حضرت کہیاں شال بنیاں میں نصیب پیشو سارے  
کمال چہرہ پسوں پر یک اٹ گلدی کہ جاؤں  
آکھن جیکہ یک اٹ جاؤ لگ اس جگہ کدا ہیں  
حضرت کہیاں میں او اٹ جس نصیب کمال خانہ سارا  
پھر ایہ رتبہ ایس امت حاصل نبی اطاعت راہوں  
امیر اطاعت مجنون دیوں محبوبی ادہاں پائی  
و یغفر لکم ذنوبکم تسال کدہ وجود مجازوں

وجود مجازیوں نکل وجود حقیقی لین انا دے  
تے انساناں نصیبت سرور چہرہ اخص عیاناں  
ایس امت و ایہ خاصہ مشاہدہ تحقیقی  
مگر مجاز وجودوں بالکل نہ کوئی ہوئے و اندھے  
وجود حقیقی تائیں پایا ہر طرفوں دل و صو کے  
اولئک الذین ہدی اللہ فیہم ذلک امتی و چہرہ فاکھی  
توں تابع تہاں ہدایت سند راہوں بنال نہایت  
محبوبیت سنگ الطاف ربوبیت دے پاتے  
فکاب قوسین او ادنیٰ دا ہوتا قرب عنایت  
تاں و اکھت علیکم یغنی عنکم سیرا پاک الہی  
صحیح حدیث سند راہوں حال دن قیامت ہوئے عدل  
تے شافع محشر امتی کہسی بالکل نفس فناؤں  
تے کامل کرن اوس پاک نبی و اسجہ حدیث صحاح  
مثل اوس شخص جو سوہنا شہر اک محل اوسلے  
لوکی پھر ان او دے کرن تعجب اوس بناؤں  
تاہی خانہ کامل تھیوے حاجت نہیں بنائیں  
متفق اُسدی صحت اُپر ہین محدث یارا  
بھی مال اطاعت اصحاباں اولیاواں فضل اکھوں  
جوئل انکم تحبون اللہ فایدھون فی یحبکم و چہرہ ان کو ای  
وجود حقیقی طرف لیانا سمجھ دلائل راہوں

لے گو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام انبیا علیہم السلام یہ مراتب حاصل کرتے تھے مگر جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مجازی وجود سے حقیقی وجود کی طرف مکمل گئے۔ اس طرح کوئی بھی بنی نہیں نکلا تھا ۱۲۔ یعنی حضور علیہ السلام مجازی  
وجود سے حقیقی وجود کی طرف نجات ثابت نہ تھا تا کہ ہر ایک سبیا اوسکا عنایت ازلی نے واسطے خاص کر لے حضور علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے قبولیت کے ساتھ اور کش کر لے محبت کے ساتھ پس نکلا آپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ رات معراج شریف کی  
وجود مجازی سے حقیقی وجود کی طرف جیسا کہ مذکور ہے۔ متن۔ راجع البیان۔ فائیکہ اصلاً یکا معراج شریف کے لئے استفادہ  
بلند ہوتا آپ کے نہایت ہی بلند مرتبہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور حق بھی یہی ہے کہ اس طرح کامعراج کسی نبی کے بھی نصیب نہیں ہوا تو  
عہ ترجمہ یعنی تیراں لگو کجی ہدایت کا تابعدا بن جاہن لوگوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہدایت کی ہے ۱۳



فَمِنْ اضْطُرَّتْ فِي مَخْصَصَةٍ غَيْرِ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

پس ٹھیک اسے سختیہا رحمت سبک بخالت  
غیر مائل جو قصور سے کھانچے فنا ہوں  
صلوات خواہش ہوں سرکش مائل طرف گناہوں  
جتنے کھاویاں جان کچا ناہ کھاؤں سب پیارے  
یا رائل عرض کیتی گیتی ہاں اس میں نہ ہو ٹھیکہ ستا  
کہ کیا مینہ ہو با حرام آہن حضرت دس اسماں  
ایوٹیں عدی بن حاتم تھیں مہر روایت پائی  
فرمایا حل چیزیں پاک حرام پلید تماموں

بھکھوں جلا جا رہا ہیں ٹھکیاں طرف جہالت  
مخصصہ ایسی ٹھیکہ متجانف غبت کن ہواؤں  
جو ٹھیکہ صول میں لگاتے جاہن کھاویاں مر جاواں  
تا اونہاں حل چل نہیں کھاؤں جائزہ مقدر سے  
امام احمد نے حاکم و دو نویں اپنی واقعہ تھیں لیا تے  
عدی بن حاتم تے یہ بہلہل سے پت دوہاں  
بہ کثیری چیز حلال اسان تان بیت اگلی آئی  
عروہ ابن زبیر کہیا کہ بھیا حل حراموں

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَكُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ يَعْلَمُونَ مَنَاسِكَ اللَّهِ فَمَا كَانَ مِن مَّا أُمْسَكُوا

عَلَيْكُمْ وَادْكُرُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَرِيعُ الْحِسَابِ

پوچھتے ہیں تجھ سے کیا چیز حلال ہے واسطے تم کہہ کہ حلال کی گئی ہیں واسطے تمہارے پاکیزہ  
چیزیں اور جو سکھاؤ تم دھم دینے والوں کو قسا کر نیوالے سکھاتے ہو تم ان کو وہ چیز کہ سکھایا ہے تم  
اسد نے پس کھاؤ اس چیز سے کہ پکڑ رکھیں اوپر تمہارے ایسا کرو نام اسد کا اوپر اس کے اور روایت  
تحقیق اللہ جلہ لینے والا ہے حساب کا ۷۷

اسے محبوب ال کرن تدہ کیا تھے حل وہناں نول

اسے حلال ہوئی تساکل رن ہر شے پاک عیانوں  
اسے ایسی بھوکہ جو غذا ہے بیٹ خالی ہم، سندھ ہر کار نزدیک اور نزدیک امام اکبر کے بیٹ بھر کے بھی کھاواں  
جائز ہے اپنے اپنے امام کے زمان پر عمل کذا جائز ہے نہ مثل غیر مقلدوں کی "اصول فنی علی حدہ سند روایت کیا اس میں  
اور ابن جریر نے کے عامر سے جو تحقیق عدی بن حاتم حضرت علیہ السلام سے کہتوں کے عساکر کے بارے پوچھا  
یہ بیت نازل ہوئی ۱۲ عروہ ابن زبیر سے روایت ہے جو کہ اس کے کہ ایک آدمی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
حلال اور حرام چیزوں کے بارے میں فتویٰ پوچھا پس فرمایا حضور نے حلال ہیں تیرے لئے حلال چیزیں اور حرام ہیں  
تیرے پلید چیزیں۔ الحدیث در مشورۃ الامام اربع محمدی وغیرہ نے تمام پلید چیزیں ماسوائے چھ چیزوں کے پاک لکھی ہیں  
تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ ذَٰلِكَ الْمَذْهَبِ الْفَاسِقِ ۝ ۱۳ علما فی معنی حدہ



تے چیرے پاڑ تو لے نول تساں کرک کرکھا یا  
پس کھاؤ اوتھیں پھر رکھن سکاول جہت تہا  
تے دوا اللہ تھیں کنو حل ام کھاؤن دیکھہ حالت  
جوان جمع جا رہی کرنے والے کسب کما فی  
بھی پھیر جو ارج بہنیاں سنگ کما فی کرے  
جوان کہیا کما فی جہت دندیاں ہو رطیوراں  
مکھپ اوہ جو گتے تائیں مگر شکار و رواں  
تعلو تہن شکار کرک کرک جوں میں تساں کس کھائے  
نشان ادب تعلیم جاں اوہ سنگ جہت شکار و رواں  
جاں پھر شکار تا قاور کھے ناو تھیں کچھ کھاوے  
ہے ایہ تعلیم جوان جاں رنج ازمائے کئی دایاں  
تا دوس گتے دا ہووے حلال جو مارشکار لیا یا  
جال پکھاو کچھ کتا یا جو ہوہر مسندہ کافی  
وچہ بخاری مسلم عدی بن حاتم تھیں لیاے  
جے پکر کھے اوہ کھان روا جے خود کھاو نہ کھائیں  
نہ لیل پڑھی جہننتے پکر رکھن کر قتل شکاے  
جے بسم اللہ سنگ تیر چلایا مویا جناور پائیا  
تا اوہ جناور کھان روا جے دُب مویا وچہ پانی  
جے کتا کچھ شکار ول کھاوے کہن حلال نہ اکثر  
ہو را بن مبارک ایہوند سب خفیاں ال ہیکر  
تے بعضیاں کہیا ابن عمر تے سورتا مٹی اجایا  
جو ابو ثعلبہ رنج کرے روایت شاہ رسل فرمایا  
کتا خود کھاو کچھ بھاپس تا بھی روا ایہا ثی

کر تعلیم اوہناں نول اوتھیں جو نساں لب پڑ یا  
تے چھوٹن وقت اوہنا تے پڑھو نام خدا جتا سے  
ہے رب جل جلالہ حساب کندو صل برمت دی ہت  
جل جلالہ کہیا ون والی خاؤن وچہ کہیا ثی  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَآلَهُمُ الْبَيْتُ الْمُبَارَكُ يَتَرَوْنَ فِي الْوُحُوشِ  
جیویں کتا باز عقاب ہو مثل بہا تہ بن مذکورال  
جو ہووے موقب سکھیا ہو یا خوب شکار بناوے  
اس وچہ دلیل جوان پڑھہ سنگ دی روا شکار نہائے  
تا دوا پڑی جے روکوا اوتھیں تان او نویں کرک جاوے  
نہ نئے کنول شکار جاں مالک سکھ حکم بجاوے  
گھٹ آدیش ہے تن ارال خاؤن وچہ کزاراں  
جاں نال دواوے حاجت اپنی وگسگ کس کما  
نہ اوہ حلال دی باز عقاب جیہا اندا حل ایہا ثی  
پڑھیا کتا بسم اللہ سنگ مگر شکار جے جائے  
جے لیل والے گتے سنگ ل جان ہو رکدائیں  
اوہ شکار حلال نہ کھاؤن کینے نبی نثارے  
بعد ہک روز یا دوا رواں بھی تیر نشان دسیا یا  
ہے اوہ حرام نہ کھان روا ایہہ خاؤن وچہ کچھ پانی  
ابن عباس طاؤس عطا ہو شععی ثوری الزور  
وَأَنْ أَكُلَ لَحْدًا تَامِلًا تَصْمِيحًا بِنَاءٍ لِّلشَّارِكِ  
بھی سلمان امام مالک دا مذہب اینویں آ یا  
جے بسم اللہ سنگ کتا چھوٹیں کھاؤن جائز آ یا  
انے مسکاران پڑھو گتے واکرے حلال نہ کما ثی

یعنی وہ بڑے کسب کرتے ہیں اور اسی طرح ذیبا جو حتم پالنا یعنی بچوں میں سمجانی کرتے ہو اور جے زعم کو بھی کہتے  
ہیں اور بعضوں نے شکار کا بھی ہونا شرط رکھی ہے۔ مارک ۱۲ ملہ اند کہ سے کم آدیش کا مذہب تین دفعہ ہے ۱۲  
ملہ یعنی اگر وہ کتا آپ کھائے تو تو مٹ کھا اہل کتاب کی زمین میں ۱۲



بھی پڑھیا کرتا ہے خود سے مالک باجہ عنائیں  
بخاری مسلم وچا ابو نعیم یاسون کرن روایت  
ایسے لڑکیاں وچا وہا نہ کھاندے نہ کھاؤ فرمایا  
پھر پھیا ایسے شکاریاں سنگ بھی کتیاں سنگ کرد  
جے پڑھیا کتا بسم اللہ سنگ چھوڑیا ماریا کھاہو  
جاں مارواں پڑھ سکنتے والی بسل تھیں جان بھائی  
وچا احمدی آؤ رونی رسم جو گائے نذر صلحا میں  
جو وقت فوج مے نام خدا اوپر اوس دے آئیا  
جو غوث اعظم مے ناول اثر زنیجے وچہ سی ہو یا  
نام غیاں یوں کبھی لکھوی خود جائز تہلائی

تا بن فوج حلال نہ تھیسے اوہ شکار نہائیں  
میں پھیا وچا اہل کتاباں ال میں بکر ہدایت  
جے بھانڈا ہونہ تھیسے تا اوہ وھو کے فتن ۲۱  
کیا جو چھو یا بسم اللہ سنگ اسوج حلت پڑھے  
باچوں اُن پڑھ کر جے زندہ ناکر فوج پکاہو  
ناکبے غوث اعظم دی بسل تھیں کیوں حرم مت پائی  
وچہ ایسے پاک حلال اوہ شک شکوہ میں  
جے نام خدا نہ اثر کرے تا غوث اعظم وچہ پایا  
خدا مے نام نہ اوس اثرنوں بیخوں پٹیا کھویا  
جیوں اگلی آیت دی تفسیر اوس قلم گائی

الْيَوْمَ أَجِلْ لَكُمْ الطَّيِّبَتِ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ

حِلٌّ لَهُمْ وَالْحَصْنَتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْحَصْنَتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا

الْكِتَابَ مِنْ قِبَلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجْرَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ

وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ

فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ ۝

بھجے دن حلال کی گئیں واسطے تمہارے پاکیزہ خیریں اور کھانا اُن لوگوں کا دینے گئے ہیں کتاب

لہ سلج الذین میں لکھا ہو۔ کل نام کے کا اسکا کھا گیا پھر جو کتاباں ادب تعلیم یافتہ جالو وچا ہوا اسی واسطے لفظ طیب میں  
کھا گیا ہے جو کتے با ادب پڑھیں یا نام کھا گیا ہے کلب وچہ کھاندا کتا یا حضرت صل اللہ علیہ وسلم نے منہ ابی لہب  
کے حق میں جب اونے ارادہ کیا سفر شام کا تو حضور غضب ناک ہوئے اور اسے حق میں بد دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ قائم کر  
اسپر کوئی کتا اپنے کتوں میں سے پس اسکو شیر نے کھا لیا۔ سلج الذین جلد اول صفحہ ۱۲۳ لافنیوں کے گمان کے  
پر جو نہیں کرتے لوگ مدت ساتھ عبادت اور تقرب غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فریق کے بلکہ مقصود اوہ کتا اور کتب پڑھنا  
تو یہ بے فائدہ کے اردا حیل کو اگر نیت عبادت غیر کی کریں تو پھر حرم و واقف ہوتی ہے فیصلہ جلد اول میں زیر کتب و ما اھل یہ  
غیر اللہ موجود ہے موصوفہ اردو مسجد یہ ۱۲ جلدی







خود سب کہیا نہ کھا اور جس نام میں سدا نہ آیا  
وَمَا أَهْلَ بِهِ لَقِيَ اللَّهَ وَجِهَ قُرْآنَ آيَاتِي جَائِسِ  
وچہ وہاں کہیا جہاں کتاب میں وقت اس کے  
نہیں ملال اوہنا ہی کبھی فتوے رستے آسے  
لا مذهب بل ہر شکر ہے قرآن ہدیوں  
وچہ وہ خدا کہیا جہاں اہل اسلاموں جو نہ کافی  
جہ جو یقین جو غیر اس کے ناموں فصیح اوہنا ہی  
ایویں ہو کتاباں وچہ مثل قرآن حدیثاں  
ہن باجوہ شریعت نصرت ہی اوہنا وچہ کافی  
گل گھٹ مرغی کھاؤں ہو یا عمل اوہنا جاری  
مستثنیٰ اوہ اہل کتاب جو عمل کتاب کھاؤں  
ایہ بھی وقت ضرورت چچا مسلم و اجماع ناہیں  
وچہ حاشے منطری کافر لکھیا اوہنا سائیں کافی  
اظہار الحق وچہ ایہ وجہ خاص حلال بتایا  
محضیات آزاد مراد یا دامن پاک مرادوں  
مومن حرہ اہل کتابوں روا نکاحن آئی  
پھر جابر بن عبد اللہ یا رسول ابن جریر کہیا فی  
سے ساتھیان نشان روا اوہناں نول شاہ رسل فرمایا  
جو سائل روا کتابین زن مسلم اوہناں جائز ناہیں  
محض نشان جو پاک ناہوں ہو کتابین بجاویں  
مگر اگر است ابن عمر تحصیل وچہ کتابین آئی  
نہ مشرک زمان نکاحوں جدا لگ ناہ ایمان لیاؤں

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ لِلْأَسْمَاءِ عَلَيْهِ وَجِهَ قُرْآنَ سَوَا  
تے بہت حدیثاں جس مت وچہ دتیں اہل بیتیں  
جو باجوہ فصیح کون کھائے باجوہ حکم خدا سے  
وچہ فقہ قناریاں وچہ مفصل شک کوک اوڈایا  
کرن حلال حراماں میں ایہ کچھ شیطان خبیثوں  
اتھ جہت ضرورت اہل کتاب و بیچہ اوہنا فی  
تا اوہ کھان حلال ہر گز صاف حرام مسندی  
رب فضل کرم تحصیل حمت بھیجے کل فقیہہ قریباں  
نہ عمل کتاب اپنی تے کرے کہن خدا تن واری  
پھر کوں حلال و بیچہ اوہناں غور کریں کچہ قاری  
تے وقت فصیح نام خدا و اوپر فصیح الاون  
وچہ وہ مختار فتاویٰ جیو نہ کر مشاہد لکھیا پائیں  
غیر اس کے ناموں کبھی روا کہی جہناں آئی  
تے لازمہا میاں مہراں وستی جڑیاں نظری کیا  
نہ ہر مشور وچہ شرط جو نا تھ جہت نکاح وراثتوں  
جو حرام ہوں ایہ کنوں مجاہد ابن جریر کہیا فی  
اوہ کہے بنی فرمایا سائلوں روا کتابین آئی  
عبدالرزاق عمر تحصیل ایویں ابن جریر لیا یا  
ایویں جابر بن منذر اتھ کرے حدیث بنائیں  
حراں ہوں یا ہوں کینراں روا نکاح جے پاویں  
جو لَا تَتَكَلَّمُوا الْمَرْكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَ رُبَّ مَائِي  
جو عینی نول رب لکھن ایہ جہود جواب الاون

لہ مشلہ واسطے شرط جواز کے نہیں آیا بلکہ ارادہ ہے کہ محض عورتیں تمیز کر کے حلال نہ ہوں اور حال یہ ہے جو ہر کوئی لکھے کہ  
حقیقتاً یا کھلا اپنے ذمہ کو نہیں ہو مشلہ محضین حال یعنی نکاح اس واسطے ہے جو انکو بیچ نکاح کے محسوس اور محفوظ رکھ کر زناہ کرنا  
منظور نہ ہو ۱۳ صہ ہی مذہب ہے ام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اور مومن جو کہ زناہ ایک امام خافعی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھتی  
جائز ہے۔ ہمیں اپنے امام کی تقلید واجب ہے ۱۲



جو ولا یفیکو المشرکین اعرسی حکم عوم سیاسے  
پس محض زمان جو اہل کتاب جواز و نہانہ لایا  
سفا ح و نام کران ہر ظاہر کر کے دور حیا نوں  
تقر بالایمان خدراخص منکر مہون الایا  
حبط عمل حسات یا دنیا والی سب کھائی  
مال اولاد ازواج تعلق ملکوں ہووس یا ہر  
اھلکم المخصصات من المؤمناتین قرآن طاق  
والمخصصات من الذین اؤثما الکتاب من قبلکم  
او دہشہ و اھل و چہ قرآن مخفی کنوں نہا شہے  
یعنی و چہ قرآن اسر کتاباں اگلیاں بھائی  
او دوقائی کرن و جو و اپنیوں ہو کے پاک اؤں  
غیر مسیحین نہ او پر طبع موافق ہو کے  
پچھ وینا قائمیاں تھے حکم شریعت والے  
علقمہ بن صفوانوں و چہ طبرانی خبر ایسی تھی  
نہ دین جواب سلام اسانوں ناں ایہ آیت آئی

اس آیت کے خاص کتبائیں خاندان و چہ تارے  
و چہ او نہاں و چہ تارے میں جہاں شرک کھایا  
مختصین ہی اھل کتاب جو پھرین پوشیدہ بالانوں  
یا انکار یعنی یا دین ضروریاتوں یا یا  
مترتہ اعمال تھے سب ضائع ہوئے بھائی  
اہل الحق و چہ تفسیر انہی مسئلہ کتبنا ظاہر  
ہو محض علم اے عالم خاصان و اج رہیں جو لائق  
اوہ ہیں اہل حقائق کتب جو پہلے نازل آیاں  
تہا علم نفس کا مخفی کہم و چہ قرآن افادے  
نہ جو ملک او نہاں حقائق کتبے کہ ہو مہر او دین  
نال تصرف پر کامل ناں کھلے بھیت صفوانوں  
نہ شیع خلافت نہ شہوت و کو دل بنیوں و صو کے  
خداوند نے متنبہ تھی مشتعل جویں جو مشہور کماے  
نہ کو لوں بعد وضوین کرے سخن رسول الہی  
جہاں قصد نماز کو تسبیح و صلا لازم ناں ہو یا تھی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ

إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ

كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے پس و صولو مونیوں اینوں کو اور و طہر  
ایہوں کو کہنیاں تک او مسح کرو سول اینوں کو اور پاؤں اینوں کو کہنوں تک اگر تم تمہاںک میں نہا لو۔

اے اہل ایمان نہاڑھن دل کھری ہو و چہ تویے

۱۷ یعنی حلال کیلین تمہا کے پائساں عقیس مونیوں سو ۱۷ ۱۸ اور محض عقیس ان لوگوں کے کہ تہا تہا کتاب دی گئی ہے  
۱۸ تہا نہیں جانتی محض نے جو چھپایا گیا ہے ۱۹ اسطے ۱۲ ۱۳ نہ زناہ کرتے و ایس یعنی طرف کسی غیر کی ناں نہ ہونے  
۱۴ مائے سوا اللہ تبارک و تعالیٰ کے۔ تفسیر روح البیان ۱۲







تے مسخ فرض نہ دیکھ نام لکھنی داہری تے پیارے  
 الیٰ یعنی مسخ جیویں رب وجہ قرآن آلا یا  
 ہے وجہ مالک کہنیاں تے سن حضرت پانی پائے  
 واقطنی تے بہتقی جاہر کنوں روایت پائے  
 وجہ دھو دھوون فرض بعد جو کچہ اوہ عضو کھوپے  
 تیر کجا مسخ فرض مسخ حد مجہول ایسا فی  
 تے شاہ رسل کدی سرسارید کدے چوتھائی کیتا  
 ہے چوتھے حصے مسخ فرض افجھائی کچھ دواؤں  
 تے دوتن مال سریک چھوٹیاں شافعی کافی کہندا  
 مذہب ابو حنیفہ والا صحیح حدیثوں پائیا  
 پکری متھے اوپر بن لا مذہب مسخ کریدے  
 ہن بعضے پگ تے متھے او تے اہل حدیث کریدے  
 تے مسخ کتاوا اسنت پانی سرے مال پیارے  
 چوتھا فرض دیکھیاں تائیں پیر دھوون دوپیارے  
 تے رافضی وار حکم واسی برہم تے عطف لگاؤں  
 فتاویٰ ابراہیمیہ وجہ لکھ ابراہیم سدایا  
 اجماع اصحاب مال اوپر پیراں دھوون ایہا فی

تے ابراہیم پائیاں لکھنے پوچھا دیں اب سوہارے  
 دیکھا کہ کو اموکم الیٰ اموکم بھی مثل سدی فرمایا  
 جہود دلیل حدیثوں ایہوشہر عمل سواندے  
 جاں حضرت وضو کرے پانی کہنیاں اوپر دگاھے  
 تال باقی دھوون فرض اوسد اہرچ سراج وسیک  
 یعنی مسخ دی رب تفصیل نہیں فرمائی  
 پس سوہا معلوم ہو گھٹ چوتھائیوں انہرگز میتا  
 تے سرسارید اسنت مخفی مذہب عمل بناؤں  
 تے مالک سرسارید اکثر مال مسخ فرض فرمیدا  
 تے چوتھائیوں گھٹ مسخ نہ جائز ایہوشہر آریا  
 خود لکھوی جھاڑی گیہ نہاندی چوتھائی دیکھ  
 جو سرے بنی ہمیشہ کیتا اوستھیں غافل ویندے  
 تے متعجب مسخ ایہی گروں واروح البیان تارے  
 ایہ قاعیسلوا تے عطف زبر تنگ لکھن سوہارے  
 یعنی مسخ سراں تے پیراں نجدی بعض مناوں  
 وجہ عقائد نجدیاں پہلی جلدوں وکھین آریا  
 بہت حدیثاں اہل سنت افاضیاں سرچھائی

یعنی امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چچے بالوں کی پانی پہنچانا فرض نہیں اور فاذن میں لکھا ہو اگر کوئی کسی کے تیلے ٹھوڑی کا چمڑا  
 دکھائی دے تو اس کا دھوون فرض نہیں اور اگر دکھائی نہ دے تو دھوون فرض ہے۔ اور کھنی داہری اس کا نام ہے اور جوڑی ٹھوڑی سے نیچے  
 لنگتی ہو اس پر پانی کا جاری کرنا فرض نہیں نزدیک امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ جو مال سر کی حد سے بڑھ ہوئے تنہا نہیں ہونے حکم کے لئے حکم  
 سر کا ہے اور یہی حکم ہے ان بالوں جو منک مسخ ہوئے ہوں۔ اور دوسرا قول یہ کہ منک کی حد سے بڑھ ہونے ہاؤں پر پانی کا  
 بہانا فرض ہے اس لئے کہ جو لفظ وجہہ کا پلڑا گیا ہے مواجمہ سے اخذ کیا گیا ہے یعنی جو آٹے سانے بیٹھے ہوں تو ایک سرے  
 کا چوہو نظر کرے پس تمام داہری پیچ منہ کے داخل ہوئی تفسیر فاذن۔ ف اور اسی قول پر عمل کرنا چاہئے اہل علم  
 کے دین کے لئے پرف الیٰ کے منے فی کے ہوا اور اسی طرح دیکھ تو فاذن الیٰ تو تنکھ اور اسی پر اجماع ہے کہ کہنیاں داخل ہیں ہوتی ہیں  
 تفسیر سراج النبیر۔ مسئلہ فرمایا ہے حضرت علیہ السلام نے جس نے مسخ کیا گروں کا امن میں رہ گیا وہ قیامت کے دن  
 بوجھ اٹھائے سے اوپر گردن کے تفسیر روح البیان صفحہ ۳۶ جلد اول مطبوعہ عثمانیہ اور کانوں کا باہر سے مسخ کرنا ساتھ  
 آگے کے اور درمیان کانوں کا آگے کے ساتھ والی سبابہ انگلی کے ساتھ اور سر کی انگلی کی سطح سے نہ ساتھ ہونے کے اور سر کے مسخ











تے ابوہریرہ کہے جاں کرے وضو ختم رسالت  
شاہ رسل نے فرمایا سن پیارے ابوہریرہ  
نیکیاں لکھ کر تھن جداگ وضو اوہ نہ توڑیں  
بنی کہیا ہے اُمت ساڈی اُتے مشکل نہ ناہیں  
وچہ اک حدیث میں بہر وضو سنگ امر سو اکوں کر دا  
مٹھ نوں پاک سو اک کرے بھی ہو چہ ربضائیں  
جے منہ تھیں بواڑے نہ خوش ملاک محافظ تھیں  
بنی کہیا جو کر سو اک تے وچہ نماز کھلو  
تے نیرے ہوندا وسلا اوپر منہ فرشتہ لا  
پس پاک تھیں اُن پنیاں شاہ رسل فرما  
اوپر ہتر رکعت ہوں جو پڑھیاں بن مسواکوں  
اوپر ہر عضو دھوون پڑھن دعائیں آیاں

تاجی پامیوں شروع کریندے حضرت ہریرا  
جاں وضو کریں پڑھ حمد تے بہل ٹھیک محافظ تیر  
اسناد صحیح اس شیخی آکھے وچہ پہلی جلد اس لوہیں  
تائیں امر سواک انہاں کردا وقت نماز ہر جائیں  
ایہ ابو ہریروں مالک ٹال صحیح اسناد اس پڑھ  
عائشہ کنول سنائی احمد سند صحیح پائیں  
جو منہ ہو گا انہاں ہی بدبو پاروں دور چلیندے  
تاں کھڑا ہو گا ملک مگر اس سن قرأت خوش ہو گا  
جو منہ نمازیوں قرأت مکملے خوف ملکدے جاوے  
بھی بنی کہیادور کعت سنگ مسواک فضیلت آوے  
وچ بع البیان حدیثاں لکھیاں عمل کریں الفاظوں  
تاں اجر وضو کا مل ہو گا لکھ وکھائیں بجا یاں

صلہ اور بولنے وال کے روزہ دار کو مسواک کرنی جائز ہے مسواک قدر بالشت ہوتی اور منہ انکلی کا قدر مونی تلخ و حار کی ہوتی چاہو۔  
 مضغہ کیرفت یا اس پہلے کرے اور جب مسواک مل سکے تو انگلی کے ساتھ لمبا کافی ہوتا ہے اور انگلی کے براجم یعنی جو انگلی کی کھٹھوں  
 میں نشان ہوتے ہیں انکو کوشش سے دھونا چاہئے جو ان میں پل بھین متی ہے اور جو گوشت و دانتوں کے اوپر ہوتا ہے پس حکم ہوا  
 ہے ساتھ اُسے پاک کر کے اسخاکہ بوباقی نہ رہے اس میں طعام وغیرہ کی پس بدل دے اس پر بوسے خوش کیونکہ جو گندہ سے زشتیوں کو  
 ایذا پہنچتی ہے اور منہ قرآن شریف کے الفاظ کے نکلنے کا راستہ ہے پس ضرور منہ کو خوشبو دار رکھنا لازم ہے اور اس زمانہ میں حقہ نوشی  
 کی پیروی بہت پھیل گئی ہے جو بداد اسکے نہایت تکلیف دہ ہو سکتی اسلئے شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر فتح العزیز علیہ السلام میں  
 لکھا ہے حقہ کشی کے بعد مسواک کر کے مسجد میں داخل ہونا چاہئے اور اس غیرت بھی پہلی جلد تفسیر میں میں لکھا دیا ہوا ہے کہ حقہ نوشی و لکھ  
 سیاہ کرتی ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعاد حقہ نوشوں کو ہونی بھی مشکل جو کئی دفعہ سننے میں آیا ہے کہ جو حقہ  
 کسی حقہ نوش کو حضور معلوم کی زبان کو حقہ پیش کرے تو اپنے فرمایا کہ اس غیبت کو دور کرو اسکے منہ سے حقہ کی بد بو آتی ہے پس معلوم ہوا کہ  
 حقہ نوشی سخت بدعت اور نہایت بُری مرض ہے بلکہ آتش پرستی کے مشابہ ہے اسلئے کہ علی الصبح حقہ نوش اگر کتنا لاشی ہوتے ہیں  
 اور وہ رکھ لیاں کھاتے پھرتے ہیں اس قدر بچیا بی ہے نعوذ باللہ منہا مگر جن لوگوں کے دل سیاہ ہو گئے ہیں انکو بُری چیز کی بُرائی نظر نہیں  
 آتی اور گناہ صوفیہ جو بڑے کبیر میں جانا ہے اور کبیر کو دہکا جانا کفر تک پہنچتا ہے پس اگر حقہ نوش اسکو گناہ بھی خیال کریں تو یہ  
 نہایت بُرائی کا باعث ہے جو جس طرح چرنک اور خاک و پوہرے نجاست کے ساتھ جوگیر ہو جاتے ہیں اسی طرح حقہ نوشوں کی بھی عادت تک جاتی  
 ہے بڑی آسکی حقہ پینے والے سلامت فرامی سے دریافت کی جائے ۱۲ جلد ہوائی عفی عنہ صلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد پڑھو اللہ  
 الذی جعل الماء طهوراً اور رکوع کے وقت پڑھے اللہم اسقنی من حوض نبیک حتی لا اظلم بعد ما عبد اللہم اعنی  
 علی فکر لہ و شکر لہ و قلا ولا کتابک اور وقت ناک میں پانی ڈالنے کے پڑھے اللہم لا تقہر منی من راحۃ نعلک و جنانک اور  
 سندھو کے وقت پڑھے اللہم بیض و بھو یوم و تبیض و جوہم و یوم و تسو و جوہ اور وقت دایاں ہاتھ دھونے کے پڑھے اللہم  
 اعطنی کتابی یمنی و عا سببی حساباً لیسیراً اور وقت دایاں ہاتھ دھونے کے پڑھے اللہم ولا تقطنی کتابی لیشمالی ولا من آ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
الذي كنا لنهتدي لہ  
لو لا اننا لم نكن من الخاسرين



خاص کر لہو و وضو ہاں عضو یاں حکمت آہی  
تے ناں بھجاں پھل توڑ و خنول حضرت آدم کھایا  
ناں حکم کیتا رب ایہو عضو وقت وضو دھوئے  
ہر عضو ادرھو تیا جھڑن گناہ اُس عضو بتی کھیا تی  
جیہیں کئی بے گھوڑو دجیاں وچل سو کو جان بچھانے  
جو کر و وضو وضو اسنوں مں نہ کیاں تھہ آون  
تے غیبت جھوٹھ الہاں بعض اہل اللہ وضو کیتا  
وضو اوہ نور جو نفسانی ظلمات مٹا دے  
تے وضو کیتیاں اکھیں روشن رزق و دھواں نالے  
بچھیا نیئی بلالوں توں کیا کیتا عمل بتائیں  
ناں عرض کیتی جان وچہ ون راناں ہاں مں وضو کروا  
تے جنب کہیں جس نال جماع مے نہاں بلونت ہوئی  
یہی جن نفاسوں پاکٹ عورت غسل فرض اس آوے  
وقت غسل مے منہ تک پانی پاؤن فرض ایہا تی  
فا طہر واد اونی نہاں کو شش نال زیادے  
کہیا این عمر میں پاس نیئی دے بیٹھو مئے آئے  
بعد جواب سلام کہیا اس نیرے ہواں تسامی  
تاں زاناں سنگ نیئی دے زانواں آئے آن ٹکاٹے  
پڑھیں ناز کوہ سجایوں روزے ماہ رمضان  
سائل نکلے آکھیا حضرت بیشک بیچ الایا  
جیویں اوہ سائل شاہ رسل نوں آہنگون سکھاتا  
وہب زواری نہیں پھرا نی حمید روایت لیا یا

جو منہ سنگ طرف وخت آدم متوجہ ہوا سہی  
نیر انساں گیا تے سراو پر ہتھ ٹکا یا  
ناں ہو و کفارت جہت گناہ فضل اس امت چو  
تے رفد قیامت وضو جائیں لوں چمکن بھائی  
توین نال نشانی وضو لوگ اس امت جان سیانے  
تے اثر نویں وضو اہو کو یا طن وچہ الاول  
تے وضو کیتیاں غصہ مٹا دے کر آدمائش میتا  
تے کچل لوی شیطان تائیں وچہ روح البیان اللہ  
وچہ روح البیان حدیث لیا یا وچھیں باربرائے  
جو کمرنگ تیری قتیامے سنیم اندر حبت جائیں  
تاسک کے سکھو رکوت حضرت نفل منہاں ہاں ہرا  
پراختہ عام حبت ہمایوں محمد سلم سوئے کوئی  
نہ شرط انزال جاں حشفہ قاتب غل و حق جلاے  
کرور آلائش پانی چھکے کو شش کر کے بھائی  
سبالقمہ وچہ فاطمہ وائے نخود ویکھ اقامے  
اں شخص یا اس چٹا ناں نور شہو حسن سوئے  
نی کہیا ہاں پس اوہ ہویا نذر رسول خدا مے  
تے چھپیوں دس اسلام بنیا تاں حضرت فرمائے  
بیت اللہ راج تے غسل جنابت کنوں سیانے  
یاراں کہیا نہ ایہوں پہلے نظر سانوں اوہ آیا  
ابی بن شیبہ بن عمروں پیار یا نقل سنانہا  
وہب کہے میں وچہ زبور ایویں ہی لکھیا پایا

۱۱ تحقیق آہی جلد دوم پارہ پانچواں پہلا پاؤ زیر آیت یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سكارى لیہ میں مذکور ہو ۱۲  
۱۲ جب حشفہ قاتب ہو جاوے اور وہ غلہ والی جگہ ہونی چاہیے جب داخل ہو جاوے حشفہ کے قبل یا دیر یا مدد کے دیریں تب نہانا فرض ہو جاتا ہے  
۱۳ بخلاف لہو ہونے کے اور جہاں یا غر مے یا انزال کے بغیر غسل فرض نہیں ہوتا اسکی تحقیق بھیچہ گزری ہے ۱۴ لہو یعنی کلی کرنے اور مخمرین  
(سورہ جملے مینی) میں پانی لینے کے وقت پانی کو اوپر کی طرف کھینچے۔ کذا فی کنہ الفقہ ۱۲



رب کہو جو جنہوں غسل کرے اوہ بندہ سچا میرا  
 ہے آنا یہاں لوٹاں وچہ لگا جائے غسل آئے  
 پہلے تھوہو کہوت کرنی دور بخاست آئے  
 تن تن واری پانی پاؤں استغت عضو مل آیا  
 سچے منہ ہیل شروع کرے دت کہتوہو شہر پاؤ  
 عورت تائیں ہر کھولوی حاجت دل آئی  
 جو ہر موتیے جنابت حضرت شاہ مرداں فرماتے  
 کوشش نال جو دھکھوالاں رکھن منع نہ کافی  
 اوہ کرے تیم تے بے وضو وچہ اختلاف ابہائی  
 ہے دن جنہی مرداں پاسوں پردہ پائے ناہی  
 استغنے وچہ ہے بے پردے تاکرنا ترک سوئے  
 جیویں مرداں پاسوں مرداں میں حکم شدہ آئیا  
 تہتیں جاتیں دتے دشتہ شاہ رسل فرمایا  
 پرچے وضو کرے ایویں اوس خانے ملک جاندا  
 غسل کر نوچہ دینی فائدے نالے بہتی پاندے  
 ردی انجیے نفسانی بھی ہودن دور متسامی  
 نالے دور پلیدی ہوکو بھی ساکن شہواتوں  
 پاکی ولدی بغیر خداتھیں پھیر دلتے تائیں  
 اتہ طہارت سینے سندی سمجھ رجاء قناعت  
 شکم طہارت کھان حلال حراموں روگردانی

جو غسل کرے جنابت تحصیل دہ دشمن پکا میرا  
 جے میل ہی ناں جائز اندر روح البیان الاوے  
 پھر وضو کرے تک منہ گھٹ پانی ساکرن ملے  
 ایویں غسل رسول اللہ روح البیان لیا یا  
 پھر سر اوپر پانی نال اندازے خوب دہئے  
 اوہ والا نئے ٹھہر پانی پھیر مرداں رواہ بھائی  
 ایسے خوفیں سراسر اس حضرت علی ہونے  
 جے جہنمی بے پانی تھیں تیاں ہوسی جان فنا  
 صلیح ایہ سنوں امام تمیم اوس مہلح نہ کافی  
 اوہ ٹہل کرے تو مرداں اسوچہ ڈیل نہ کرنی آئی  
 جو اوہ بخاست بھی اتوی روح البیان الاوے  
 ایویں نال زناں تھیں پردہ وچہ اشباح فرمایا  
 جتھ گوبے پوجا بھی جتھ کافر بھی جتھ جنہی آیا  
 جتھ بول کچھ عسکریاں جے ایہو بھی منع سدا  
 مخالفت بھی کفار جو جنہوں نا اوہ غسل بجائے  
 جہاں پاروں وچہ بدتہ مرضاں ہوں گرامی  
 تے نیشا پوری کنوں طہارت دوس نفع بخاتوں  
 تے سنگ طہارت میر شاہے دچہ ہرن سب سائیر  
 طہارت روح دی پاک آہوں کرن حیاتے میریت  
 طہارت جتے شہوتاں چھوٹن مھون لپدیاں حاتی

روح البیان میں لکھا ہوا جو طہر و امین طہارہ و غام کیا بیچ طہارے جو اب تباہی ہو ہے اور لغام جوئی طہارے طہارے واسطے وہوں کے  
 قریب ہے کہ لے اسی باب مبالغہ کے لئے آتا ہے ۱۲ روح البیان۔ ۱۲ جو پانی بیچ چاندان شکل ہوتا ہو ناخنوں میں جیسا کہ لکھو نہیں  
 نہیں اور نہ کے جو پانی پانا بیچ ۱۲ روح البیان۔ ۱۲ شل وضو نہ کی اگر جگہ پاک ہووے تو پاؤں بھی دھو نہیں  
 پاؤں کچھ دھوئے ۱۲ غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد صاع آٹھ رطل کا اور مد رطل کا ہوتا ہے حدیث شریف  
 سے بھی اسی طرح واضح ہے اوس سے زیادہ استعمال کرنا بھی جائز ہے سوا اس لئے کہ جو اسراف کرنا کہوہ ہے خرچہ درجہ اول سے  
 عزیز کے لئے عورتوں کو نامردوں کو اس قیاس پر خواہ بال گندھے ہوئے ہوں اس لئے کہ عورتوں کو اس سے حج واقع ہوتا ہے  
 زمرہ اول ۱۲ روح البیان سے یعنی استیحا کی بخاست سے وہ صحت شریعتی ہے ۱۲ روح البیان



پر ہر گامی اجتہاد طہارت تھاں وال ایہائی  
 کنوں جنابت حکم غسل کیوں غلط بولوں ہیں  
 بنی شہیدیاں حضرت آدمؑ اسی شجروں پھل کھایا  
 جال بندہ کہ حرام انزال اس بہرہ والوں تھیو  
 ایہ جہت طہارت ان کفارت شکر جہت اس نعمت  
 تے تھئے غلط بول فقط اعضا مخصوص وضو اون  
 ہو کہی سبب لکھی وچہ روح البیان بچھائیں عالمی  
 وچہ غسل نہی و منہ نکسیانی پادون فرض پانی  
 نہ نہر مسح کچھوے وچہ اشبل جویں فرمایا  
 تاں طرف موعج مقام قربل روج غسلاؤ اکوے  
 و اشجد و اغترب بھی بعد یوں ملد قرب الہی  
 فاقبلوا وجوہکم جو منہ تسان نیا طرف بھوایا  
 گھٹ پانی استغفار ہدایت کر ہو دور سیاہی  
 دو جاگ بچن تھیں ہے جو نعمت وچہ اوہنا مے  
 جنب گند و تھیں سو واری پختیاں پاک تھیں  
 مسح سر اندا کر ہوناں و جناون خود و نفسا نے  
 احافظ ہن لازم کہ وضو ساختہ ام از چشمہ عشق  
 تے غیر اسد و کین نیک جو ہوا جب تسانوں  
 جو رکھے نظر عبادت آن خوشی ہوے سنگ غیراں  
 کنوں جنابت حبیب بولوں واجب غسل بچھائی  
 بے نماز بھوایں کر کو غسل نہاے سو سودا راں

زبان طہارت فکر الہی استغفار کہ بیانی  
 جو منی کنوں ادہ نجنس یا دے حکمت الہی تائیں  
 تا اوہ پھل بدن ساریے اندر پھر پانی فرمایا  
 تاں فرض کیتا رب غسل کرتے امت نو مینوے  
 وقت جماع جولڈت فحوت پاندی ہن بخت  
 جو سارا بدن نہ لذت پاوی باجوہ و طی فرماون  
 تے غسل دیون معیت نواجب سن مومن دل اکو  
 اؤ میت والے غسل اندا یہ ناہ کچھون بھائی  
 ای اہل ایمان جان غفلت خوابوں ہوئل تسانوں آیا  
 جو الصلوۃ معراج المؤمنین شہادہ شرف فرماوی  
 یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الى الصلوۃ اغتسلوا  
 تاں کچھ غیر ایذاں کلال اوپر تسان عبارسد ہایا  
 وایندیکم الی المرفق دو تھوہ وضو ایہو بیانی  
 ناجو بار موافق اپنے چھوڑو سب دنیا نے  
 جو اصل پلیدر پیامچ قائم کوں ملہو مینوے  
 چاکر طہارت خودی کنوں قدم وضوون فرما نے  
 چار نگیر روم یکسر و بر ہر چہ کہ بہت  
 پس کہ ہواک گناہوں نفساں و کھیند روح میاںوں  
 بھی پاک کر و ہر جس کنوں تن تاہوون سب نیلاں  
 تے ہر شہوت تھیں نال خلاص امت تو یہ پانی  
 جد لگ پڑھے نماز نہ تزلزل ہی واکوں مرداراں

۱۱ یعنی مہر عرق اور بالوں کے تمام بھر گیا۔ اس واسطے تمام جسم کی پاکی لازم ہوئی اور فرمایا کہ تھیں ہر مال کے جنابت ہی ۱۲  
 ۱۲ یعنی غلط اور بول کے وقت تمام بدن غسل جماع کی لذت نہیں پاتا تبھی تو اس نعمت کے شکر میں غسل کرنا واجب ہوا  
 روح البیان ۱۳ اور یہ بھی کہ وقت جماع کے تمام بدن کی قوت خیر ہوتی ہے جس سے بندہ مضییبت ہو جاتا ہے بڑا  
 بول اور غلط کے ۱۴ روح البیان ۱۵ اس واسطے کہ خون جان دار کا نجس ہوتا ہے موت کے ساتھ اور مومن  
 کو غسل دیا جاتا ہے اس کی بزرگی کے واسطے تاکہ وہ پاک ہو جائے ساتھ غسل دینے کے ۱۶ روح البیان ۱۷ اور نہ کہ  
 غسل شروع ہو تو چھوڑ دھوئے سے اور میت کا منہ دھوئے سے ۱۸ روح البیان



جو شواہد آؤ باہر ہوں چوتھا یہ خامی بنیادوں  
غسل کیتا جنہاں ظاہر باطن میں تنہا روشنائی

منافق موبوں کا بیٹھ کر دلوں نہ مومن شواہد  
جس جامہ پاک تو سیرت شیطان و دوزخ و بھیائی

وَأَنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ

أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا

بُرُوجِهِمْ وَأَيْدِيَكُمْ مِّنْهُ مَا يَرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ

وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اگر کو تم بیمار یا سفر میں یا آؤ کوئی تم میں سے مکان ضرور سے یا صحبت کو تم عورتوں سے پس پاؤ پانی  
تم پس قصد کو مٹی پاک کا پس بل لو مومنوں اپنے کو اور اٹھو اپنی کوا اس سے نہیں ارادہ کرتا  
اللہ تو کہے اور تمہارے کچھ تنگی و لیکن ارادہ کرتا ہے تو کہ پاک کر دے تو کہ دوسری کر نعمت اور تمہارے کہ تم

جو تیس بیمار یا سفر یا پاخانوں کوئی تسال آیا  
نا پاک مٹی و قصد کرو منہ تمہاں مسح بجا ہو  
بھی چاہو رب جو نعمت اپنی پوری کرے تسال  
وچہ پارے پنچوں پہلے پاؤ وچہ ذکر سفر و پایا  
وچہ ذکر تیمم و خیرگی کارن فرماں بردار  
وچہ بودا و حدیث آئی جو شاہ رسل فرماون  
وچہ مسلم ابو حازم نے دیکھا ابو ہریرے تائیں  
میں اکھیا یہ وضو کیا تا وہ یار الایا  
جو زیورے نمازی پہنچو آب وضو تھتہ تائیں  
جو سب تھیں جو حکم سجد قیامت نوں بن کو  
اگے پیچھے بستے کہتے میرے ہوں تمامی  
تسین کو بن بچا نوں نعمت نوں عام لو کا ٹی

یاوطی زناں سنگ کیتی تے وت پانی مولغ پایا  
نہ رب تسال تنگی چاہے بل تسال کر دیا پاک مٹا ہو  
تائیں شکر گزار نہو رب ہو کے اہل اصلاحاں  
بھی حد سفر ہو ذکر تیمم و مسح کر سبھایا  
او نہاں علی ہون مراتب جہیر و حکم میں اظہار ان  
نہ وضو کیتا جس اوسدی ہول نہ ہوئی نماز تباون  
وضو کرنیاں بغلال تاک اوس حوئے تھتہ اٹھائیں  
میں بنیا محبوب اتے دلبر میرے نے فرمایا  
پھر وچہ ترغیب بودا و نوں کہیا حضرت تسائیں  
تے سب تھیں پہلو میں سرچکاں اُمت نظری آوے  
میں لو ال بچان او نہاں وچہ جمع کہندی خیر انامی  
فرمایا تنہاں عضو وضو چمکن اثر صفائی



تے نامے عملانوالے ہوئے سچے ہتھ عطا میں  
 بھی مہجاری بنی کہیا میں امت حشر ہائے  
 جان میں دھوکا مانے کی کل گناہ جہر جانے  
 جان میں دھوکا جہر جانے جو ہوئے قداں راہوں  
 امام احمد عثمانوں ایوں نقل روایت لیا یا  
 بھی انہوں کرکے سبایت کل گناہ وضو تھیں وہ  
 الوضو شرط الایمان وضو ہے نصف ایمان تیا یا  
 بھی نال وضو کی بونہ ہو مری ہو گھٹ سار  
 نوہہ برابر قدم خشک ہک اصحابی وارہیا  
 بھی ابو داؤد تے بن ماجہ وچہ ایوں کرکے روایت  
 وچہ ہک سفر عائشہ بنگ حضرت مار عایہ و تڑنا  
 تے شرمی تال جو صحت ہوئی در مشور بتائے  
 جے مضرتساں حب نیایا وچہ سفر موافقانی  
 یا و طے کیتی سنگ دنیا و طہون وچہ لذات فانی  
 پھر مٹی استعدا و اپنی دل قصد کرو تیں سار  
 پس مس کر و خو نفساں مال و صا کمال و نہانے  
 تے ترو او نہانسی بہت تیں ہو و خاص شامی  
 تالفسر تسان جو صاف سلامت وچہ قباد و آوی

تہناں آگے آگے چھوئے لڑکے بچہ سون اٹھائیں  
 منہ تھیرا او نہانے ہوس روشن نور تارے  
 جان مھو و تھ تھانے چھوئے کل گناہ جہر جانے  
 ایتھوں تیک جو بالکل ہو نہا پاک عصیا خطاوں  
 جو سنگ وضو وضو مانے و گدے ہن گناہ فرمایا  
 تے وچہ نماز زیادہ اٹھیں وچہ خلاصے پڑھے  
 جس بچا ہو و گناہوں اوہ با وضو ہے الایا  
 ایسا ہی نقل خلاصے وچوں بندہ پیش گداے  
 تس کہیا جا وضو کر مریسم دیو چڑھیا  
 کہیا ابن کثیر اسناد کھری اس جل لطافت نہایت  
 اوہ لہجہ مال فخر ہوئی تے پانی آہ پاس نہ آگیا  
 بن ماجہ ابن حمید تے احمد عبدالزاق لیدے  
 یا یا خانیوں کیا یعنی کدے شہوت رانی  
 پھر توبہ تغفار نہامت آوس نہ ملیا پانی  
 یا جمع کرو ول لہل و شا و جو صاحب برکت بھار  
 تے خلقاں سال او نہانیاں جو بدو خلق سوہانے  
 او نہان ہلکے صفاں تھیں مچ چھپے ہویاں کر تھامی  
 رہے چاہی حج تسان جو لذت و مٹساں پاک

۱۲  
 اے ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگوں کے عینہ نے حدیث بیان کی کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم جو آیتوں  
 سوا گناہ و قباویں فرمایا نہیں کوئی تم میں سے جو وضو کرنے لگے پس کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور ناک جھارے مگر اگر اسے گناہ آئے منہ  
 اور آنھوں کے پانی کے ساتھ گریا و گئے پھر ناک دھوے پھر وہ اپنا چہرہ دھوے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مگر اسے چہرہ سے اس کے  
 گناہ جہر چائیکے پھر دھوے دلوئے تھ کہیں تک جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہو مگر اسے دونوں ہاتھوں کے گناہ اسکی انگلیوں  
 پوٹوں کو پانی سے گریا چائیکے پھر اپنے سر پر مسح کرے مگر اگر اسے سر کے گناہ آئے بالوں کے اطراف سے گریا چائیکے پھر دھوے دلوئے  
 قدم و تنہا تک جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر اگر اسے قدموں کے گناہ اسکی انگلیوں کے گناہ پانی کے ساتھ گریا چائیکے پھر کھڑا  
 ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے حمد و ثنا کہے ایسی حمد کہ جیسا کہ اسے شان کے لائق کی ہو پھر دو رکعتیں نماز پڑھے مگر اگر گناہ اپنے کناروں  
 سے ایسا نکل جاویگا جس طرح اسکی ماں جنا تھا اور گناہوں پاک تھا الحارث رحمہ احمدا رحمہ وھو فی صحیح المسلمین من  
 وچہ کفر قال الترمذی رحمہ اللہ اسکی معنی کے قریب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیحین میں ثابت ہے اور صحیح مسلم کی اس روایت میں ہے کہ پھر اپنے  
 بدلو قدم دھوے جیسا کہ خدا نے حکم کیا ہے پس دلیل ظاہر ہے کہ قرآن شریف میں حکم آیا ہوا ہے ہوا اللہ تعالیٰ پا وچھا ۱۲











وہ کیا اندازے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے اُنکے لئے بخشش اور ثواب بڑا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیاں ہماری کو یہ سب میں رہنے والے دوزخ کے ہیں

ہو اور نہاں کرلے بخشش ربی اجر و ثواب کی یادوں اور ہر لوگ جہنم والے سب کچھ روہرو گایا فرقہ و فساد کا ظلم تھیں ہٹکیا فی عیالوں خصوصاً اہل عیال اتے نفس نے حق عدل ہر کہ قسب عیثی تے نساں کچھ عیثیت ہوگ لایا نہ ملک ہو کہ نساں تے شاہ باہر عیثیت ہر تے اموال باہر عیثیت اور بن عدل نکالے

وعدے رب اور نہاں جو مومن چکے عمل نماز و قیام نہاں کیتا انکار تے ساوا یا آیتانوں جھٹلایا پہلے حکم انصاف کرن والا ہے رحمانوں پس چاہو عدل انصاف کرن حق و شتم مومن ہر کہ جو کلمہ راجع و کلمہ مسئول شہادہ رسل فرمایا نوشہر و نئے تخت اور پرسی لکھیا ہو یا پیرے زمین اموال رعیت شہرے کھنڈ ٹھٹھٹ جاگہ رستے

قدر یک ساعت عمر کے کردہ داد کند جو عمر اپنی وچہ ساعت بقنا کر انصاف کہائیں وچہ عیش آرام نہایت بیجا اگے ہوت نعیمان فرمایا خوش لیکن جنت خوشتر اس تھیں سانی کہ باب در وچہ نفل کیوں کہند کہ چھاپل قبول

حافظ شاہ راہر بود از طاعت صد سالہ زہر سو سال عبادت زہر کرن تھیں تہرہ شائیش بلال جو پت بردے دادا حاکم وقت قدیماں محمد بن واسع نول کہے ایہ گھر میرا کیوں جانے تے یا جہنم کیتیاں بندہ بچلے عیش سرورول

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرْوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هُمْ قَوْمٌ

يَسْطُوْا اِلَيْكُمْ اَيُّدِيْهِمْ فَكَفَّ اَيْدِيْهِمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلٰى

اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

ع

اے لوگو جو ایمان لائے ہو یا کرو نعمت اللہ کی اور اپنے جس وقت قصد کیا ایک ساعت نے یہ کہ درمغیریں طرف تمہاری ہاتھ اپنے کو پس بند نہئے ہاتھ اوکے سے اور تورو اللہ سے اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کریں ایمان والوں نے

جاں قصد کیتا ہاک قوم جو کرن نساں نہر ہنگا تو دور اللہ تھیں اہل ایمان نہر رب لائے سب شہید ہو پیرا نیچے دوزخ اس ہلے

اے مومنو یا رو اے نعمت آپر نساں حاسنے پس اللہ کنول نساں تھہ اور نہاں ہی رک نہاں جہت ہایت بنی عامر کچہ یار بنی نے گھلے



اور یہاں دو بنی سلیموں شخص ملے اور یہاں آئے  
تے بنی سلیم اور مسلماناں سنگبری صلح صفائی  
تے دیت کا رن باراں سنگ بنی واد نہاں جانے  
کہندے سبھو کھا نا کھاو بھی دیت لے جانا  
کہ سنگ عظیم قوم دی شے پیچھے آئے مرحا کے  
تا وحی کہتی رہا رسول حال نفاق و سیا یا  
قریشاں و وحی واریہ بیتہ و چہ رب ہٹا یا  
سلیم و ایک یا تیریگی واریا اشہ راری  
قتادہ کہے بنو نعلبہ بنی محارب و نویں ایہہ قبیلے  
تا واقف رب بنی نول کیتا خوف نماز بجائی

اور یہاں دشمن سمجھ بنی عامر دی لوگ قتل کر چائے  
اور یہاں قوم بنی آل ثی ہو یا عہد ویت و اہلانی  
تے کعب بن اشرف جیہاں کہیا اسیت مال کھانے  
پھر آپس دیوچہ کہن اجیا وقت نہ مڑتھ آنا  
اوتھو الا نول چہرہ صکوٹھے پھرنول تھہ پاوے  
اللہ رو کیتا کفاراں حضرت صاف بچایا  
جاں جنگ لڑوہ کراو نہاں قتل بنی تے متا پکایا  
طرف بنی کر قتل ارادہ تھہ سکاید کاری  
چا منہ قتل بنی سن یا لال وقت نماز زولم  
وچہ خوف نماز اک قصہ گذریا ویکھ بچا ہاں بھائی

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا

اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا اور کھڑے کئے ان میں بارہ سردار

تے بیشک اسرائیلیاں پاسول لیتا عہد خدا  
کہیا ابن کثیر قبیلے باراں ساہن بنی اسرائی  
امام احمد تے حاکم بن مسعودوں خبر لیا تے  
تا کہندے تھیں سی سال بچیا تھیں حکم تھیں  
قتادہ تھیں اوہ باراں شاہد ہر سبوں آپ ساہی  
فیکف اذا حیثا من کل امۃ شہیدی وچہ قرآن وکھائیں  
کہیا ابن کثیر اسادے حضرت رسول نبیاں  
تا ختم رسالت باراں سرور او نہاں وچہ کھلاے

تے تے کھڑے او نہاں تھیں ان شخص نقیبانے  
یعقوب بنی اسے ہر فردوں ایک ہاں تھوئی  
کے بچیا او تھیں اس امت وچہ کتے شاہ وادی  
فرمایونے باراں بیٹے کنول جلال حلم تھیں  
شاہد قوم اپنی وادی وچہ در مشور کو اہی  
پس کیا حال جاں ہر امت تھیں شاہد ہر امتیں  
جاں لیلۃ العقی وچہ عیت کیتی کنول انصاف تھیں  
تن اوں تھیں یوں سچہ رفیعہ سیدہ انور تھیں

لے بیٹے وہ وادی اصحابی بنی عامر کے لوگ سمجھا قتل کجیہ ۱۲۵ھ آپنے عایت کے ساتھ ان سے خون بہا لے بیٹے کا قصہ کہلایا۔ تو  
دین دینے کے لئے بنو نعلبہ کی طرف کچھ یار گئے ۱۲۵ھ بیٹے دین کے درمیان ہمارا حصہ بھی ہے جبکہ ایسے نادانوں میں عرب  
کا دستور تھا جو ہم پیشہ اور ہم عہد ہونے وہ شریک اور کفیل موجاتے تھے تو پھر یہود نے کہا جو اس مال میں ہماری شرکت بھی ہے  
۱۲۵ھ یعنی درمیان پہلی منزل جلد دوم یا پانچواں پارہ کے جس جگہ نماز خوف کا قصہ مذکور ہو ۱۲۵ھ اور روایت ہے اسی طرح  
ربع بن النس سے جو کہ وہ گیارہ تھے لکھا اخرج ابن جریر سے ۱۲۵ھ در مشور



تے خر جیاں تھیں اس مردار کب ابواب آئے آیا  
 منذ بن عمر بن شیبان کے بعد اللہ ہوئے یاراں  
 بھی نال صحیح روایت ثابت ہو پاشاہ رسل نہیں  
 چاکیا تے پنجواں عمرو بن عبدالعزیز پیا را  
 جو انضی کہن امام اتہ یاراں کو جہالت فی  
 تے اکھن مہدی دشمن خونوں چھپے ہے وہ پٹا ہے  
 جواج بن غنم: اقصہ لکھوی کنوں محالم لیا یا  
 وجہ مدارک جاں اسرافی رب وجہ مضر سکتے  
 شام نہیں وجہ کنعانی تے ظالم سوسے آہے  
 تسلیں نہان گنج چاکو کو جانیں تسلیں سی دیواں  
 جو ضامن ہووے قوم اپنی واجہت و فاما قاراں  
 تاسوسی آچتے نقیب کے کیتا محکم عبد اوٹھایاں  
 پھر ساریاں نوں ٹریا موسیٰ پاس ارجب آیا  
 جاؤٹھے تنہا نق و ویرے صاحب نور کمالے  
 تے منع آا اوہناں قوم اپنی نوں جا کر خستیاں  
 کہ کلب ابن یقنا و جالیوشع بنی الہی  
 جے بیت قوم کے انصاف اس جروڈی تھیا ون  
 اس بیت تھیں ثابت جہت اصلاح عوام لوکاں  
 پہلے حکم خدا بھارا اولیاواں ول آہیا  
 جو خلق عوام ضعیف اوہناں ایہ چاون روپائے

یہاں تک کہ وہ باقی کے چھ گھر ہو جائیگی۔ خلاصۃ التفاسیر ۱۲ ص ۵۵ گیارہاں یہ جھٹے ہیں۔

سعد بن عبادہ سعد بن عبد اللہ عمر و اجایا  
 رفیع بن مالک بٹھنی ہوئے ساریاں یاراں  
 جو قوم قریشوں اتنا عشق بن سطر اہل تھیں  
 چھپواں مہدی و ورترا و وجیا ہو یا منت را  
 اسدی سند نہیں کوئی مدی وچہ شریعت بھائی  
 بھی رجعت دیو قائل شیعہ تے نجدی جرمائے  
 اوہ روح المعانی والے اکھیا قصہ وضعی آہ  
 تا طرف ارجا جاون و اتہناں اللہ حکم لگاتے  
 رب کہیا میں اس قطعے وارث قیس ہائے  
 تے کہیا موسیٰ نوں برسطوں کت القیب ہیواں  
 جیو کو حکم ہوئے اوہناں اوپر حکم ہنایا راں  
 اسراں حق القیب کفیل بنی اسراں  
 تا وراں نوں موسیٰ خیراں یوں جہت و گایا  
 ویرے مئے پچھاں و سن قوم اپنی نوں ملے  
 تا ویرا عہد اوہناں نے پرو ثابت قدم لکھاون  
 ایہ کنوں نقیب آا جو عجم غنم سب کو رہتا ہی  
 جے ظلم کرے تن و نزع و اساشاہ رسل فرماون  
 جو چھکے کو نقیب مقرر ہوئے آئے بھائی  
 مراد الہی موافق تا وہ کرن قیام سوایا  
 باہنجہ خاص بھال کیوں کوئی گنج عرفان اوٹھائے

یعنی حق تبارک و تعالیٰ ہی جانے کہ وہ باقی کے چھ گھر ہو جائیگی۔ خلاصۃ التفاسیر ۱۲ ص ۵۵ گیارہاں یہ جھٹے ہیں۔  
 حضرت علی اور بنین اور زین العابدین اور محمد باقر اور جعفر صادق اور موسیٰ کاظم اور علی موسیٰ رضا اور محمد تقی اور محمد تقی  
 اور عسکری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۱۲ علوانی ۱۲ یعنی جو لوگ محمد مہدی علیہ السلام کی محبت میں فوت  
 ہوئے ہیں وہ پہلے قیامت برپا ہونے کے امام مہدی سے فائدہ اٹھائیگی اور انضی لا فہم بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ  
 لانہم سب عقیلہ میں پہلی جلد کے درمیان گذرا۔ اور نقیب ضرور ہی مراد ہے جو قوم کے احوال سے بخبردار ہو ۱۲ وراکت ۱۲  
 شریعتی سرپرست بہت کسانے خطا است کہ از دست نشان دستہا بر خدایت نامہ مذکور ہوگا رہا مذکور و لغت پامارت  
 جہاں زندگی ممکن بر کہاں کہہ کر یک خط سے نامہ جہاں دل دوستاں جہاں تہ نرنگ و خرنہ تہی بکہ مرعہ نرنگ۔ تقویٰ کی پستی خداوند



تنگ ہو بیت جدا دھناں انصاف تسلیم بجان  
 اورہ اعظم عوام اتے وت رب آسان بنائے  
 تے ہر امت وچہ ولی مجھے جنہاں بھارا نیت چایا  
 اوہ کئی تہ اولیا وال کہ لقبیک نہاں تھیں آئے  
 مقرب عارف تے صدیق شہید موحدا لے  
 تے غوث ہوئے مزار سبھاں رہبر اختیار بنائے  
 بخیر و برائی چالیہ سنسترو لی خلیفہ پیارے  
 کسے بنی دی نیباں تھیں نہاں صورت شکل نیوی  
 تے کسے فرستے دی ول اوپر ہوئے قلب نہاں  
 بھی ادھاپے مالک باجہ نہ چیز پہچانن کافی  
 وقت حاجات مصیبت خلق اوہناں ول جمع لیا  
 وچہ فوج الغیب میں ملے ہون منازل تیرے  
 چالی خلق خلیل تے ہوسن شخص نبی من ریا  
 خلق اوپر اک ختم رسالت ایسب میں ہونے  
 منوع حدیثوں ایگل ظاہر اہل علم تے آئی  
 تے یاد کرو تب رحمت رب جو اوپر ساٹے آئی  
 جو نفس تے شہوانوں سی تہاں لگی ہون ہلاکت  
 و اتقوا اللہ قہر نفس وچہ مدد رب تھیں چاہو

ہر ہر قد موافق اپنے وچہ عہد انس بجان  
 جو ضعف پس اپنیس چہ عوم ولیاں شان دہائے  
 جو بپس آسمان اوٹھانہ سکے استوں سال اٹھیا  
 ابدال نخبیک لیا انصاف بھی قسم اسے تھیں پائے  
 صاحبین اہل راخبار عہد انس وچہ حوالے  
 تے میر کرن عارف تے وس عد و لقبیک ہائے  
 تری سو میں امناں اوہناں تھیں ہر اک سمجھ سوئے  
 تے کنوں سوال پرکے دی خلعت شہید  
 نہ اوہناں پہچان سک کوئی مگر جو شہل اوہناں تے ہنرا  
 اولیائی تحت ردائی لایعزہ استوں چوٹیں بجا  
 ایہ دیوکر اول جو وچہ مواہب نقل سنائے  
 تانہل امداد تیری دے جگرے کھنن کم دے  
 تے مست خلق موسیٰ ہون تہاں خلق خلیلوں پایا  
 جاں کہ فتنہ ہو گوتا اوسدی جا آس بخوال نیبے  
 جو پنج سے ولی زمانے ہر وچہ زند سے قائم بجان  
 جاں کہ قوم تہاں اوپر دست درازی چاہی  
 پس ب تہاں تھیں کہ نہاں تہاں سیارہ طہارت  
 جو باجہ حفاظت رب رکھنا ظالم نفس منا ہو

۱۔ جب کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِنَّا نُرِضُّكَ اَلْاَمَانَةَ عَلٰی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَبٰی اَنْ یَّحْمِلَهَا الْاِنْسَانُ  
 اِنَّہٗ كَانَ ظَلُومًا جَبًا وَاَلَا یَعْنٰی بَیْسَ کِیْ جَعَلْنَا اَسْمٰوٰتِ اَرْضِیْنِ بِرَیْسٍ اَنھوں اُس امانت کے اٹھانے سے انکار کیا اور اٹھالیا کہ  
 انسان نے تحقیق وہ تصاقل اور جاہل ۱۱ حلوائی عفی عنہ ۱۲ اور نقیب کو اپنی سب قوم کی نبر موتی ہے اور ہونی بھی ضرور چاہئے  
 ہو نقیب کے منے جانے والا ہے کہ فانی کتب اللغت۔ پس جن اولیاؤں کا نام نقیب ہے وہ بنی آدم کے حالات سے واقف ہوتے  
 ہیں۔ اور وہ مشککہ شائی بھی کرتے ہیں ۱۳ ۱۴ اولیا میرے میری چادر کے تلے ہیں اور کوئی اُن اولیاؤں کو میرے بغیر پہچان  
 نہیں سکتا۔ اور اس مضمون کو مولوی انجیل نے رسالہ خلافت امامت میں خوب ثابت کیا ہے اُنھی عبارتیں اس فقیر نے  
 رسالہ رنجہ میں نقل کی ہیں۔ ۱۵ فقیر حلوائی عفی عنہ بنہ وکرمہ ۱۶ وہ میرں کے پیر اور امام شوکانی نے اس حدیث کو صحیح کہا  
 ہے دیکھتے مواہب الرحمن میں ۱۷ حلوائی عفی عنہ ۱۸ مواہب الرحمن میں لکھا ہے کہ جو طلب مزار ہوتا ہے وہ نام دیوں  
 کے حالانکہ وہ واقفیت رکھتا ہے اور اس کے حال ہو کوئی بھی مافعت نہیں ہو سکتا ۱۹ حلوائی عفی عنہ



وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ فدا تھیں جان بن فعل تمامی  
تے انا عشق تیرے جو اس جو دس باطن ہر ظاہر  
بھی باطن ہر باطن نہ ہر ہر وچہ زمانے  
منہ الخلق حق تھیں دور ہو یا انکار کس کے  
بسر وقت شاں خلق کے راہ بر بند  
قال الصائب بن عیسیٰ عن عیسیٰ بن عقیل عن ابراہیم بن یونس  
عن ابراہیم بن یونس عن ابراہیم بن یونس

تے پکڑا ہے خدا نے بہت عرفان تو حید گرامی  
تے وقوت نظری فعلی وچہ نفساں سے ماہر  
نہ گھٹن و دھن جویں منج آسمان باران ہو مانے  
نظر کے انصافوں جیکر پڑھن اوستا دوں جگے  
کہ چوں آب حیوان بظلمت درند  
بر رگ مردنیش نر زون است

وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي  
وَعَزَّزْتُمْ مَوَاهِمَهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّكَفَرْنَا عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ  
وَلَدْخَلْنَاكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ  
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ فِيمَا نَقَضْتُمْ مِنْهُمَا فَهُمْ لَعْنُهُمْ وَجَعَلْنَا  
قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا  
بِهِ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ  
وَصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

اور کہ اللہ نے جنت میں ساتھ تمہارے ہوں اگر قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوٰۃ اور ایمان لاؤ تم میرے پیغمبر کے  
ساتھ اور قوت و او تم کو اور قرض و تم اند کو قرض اچھا اللہ دے کرونگا میں تم سے برائیاں تمہاری اور اللہ  
داخل کرونگا تم کو بہشت میں جہنم سے نہ میں پس جو کوئی کافر ہو ہے مجھے اسکے تم میں سے پس  
تحقیق کرادہو اسید سے راہ سے پس بسبب توڑنے ان کے کے عہد اپنے کو لعنت کیا ہے ان کو اور  
کر دیا مجھ کو ان کے دل کو سخت بدل ڈالتے ہیں باتو کو جگہ ان کی سے اور بھول گئے حصہ او پیچھے سے کہ نصیحت

لہ یعنی گری سڑی کی جو تاثیرات کرتے ہیں سو وہ تاثیریں انیس حق تبارک و تعالیٰ نے رکھی ہوئی ہیں اسی طرح اولیاء اللہ کو بھیجا چاہیو  
جیسا کہ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے یہ رزق جو تم کو ملتا ہے تو ان کی برکت سے اگر تم پرست بلائیں  
و غیر وہ ہوتی ہیں تو ان کی مدد سے ۱۲ روح البیان و روح المعانی ۱۲



کئے گئے تھے ساتھ اوسکو اور ہمیشہ ہیکہ تو بخیر اور پر خیانت کے ان سے مگر تھوڑے انہیں سے پس معاف کرے  
اُن سے اور مگر نہ کر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہر احسان کرنا اور انکو

رب اسرئیل کیسہ نہیں نال تسال ماعول  
تے متوکل متوکل میرے تنہا کر ہوید و یاری  
تے بریاں مورتساں تھیں کے دیوانہ جانتیں  
پس اوچھڑ بھجن مے پاروں لعنت دے دے  
تے کلیان بے بانوں لاون کنوں مقام تنہا دے  
تے لوں واقف ہوندا نہیں خیانت اُپر بیہوداں  
تھیک اللہ ہے دوست رکھدا نیکو کار نائیں  
چھہ قرض خوشحالوں فقہ یاری اہل ایماناں  
دنیا وچ داتے قیامت قول نہاں سیکو ملن ہشتاں  
ایہہ انعام ملن جو کرد اطاعت خالق بندی  
وہن خدا دے ضائع کیتے حکم تورات بھلائے  
بھی خبر نہ بھرن ایس ہی بہن بھلے عہد بنیدا  
معیناں کلیان دھکھٹ کردی کوکر ن ویلاں  
جو حکم آہ اوہناں رہتی دے حکم قبول سارے  
فلا تزل لظہج اوپر مکر فریب یہوداں  
پر کج نہ کر خیانت ہوئے جو مومن اہل ہریت  
اِنی معذکر فرمایا میں سنگ تسارے آثیا  
جے سنگ عبادت خود جاتا تھیں پچھے زیور لاؤ  
تے منوں رسل سیکر پھٹل اتے الہامات تمامی

جسے قائم کو نماز تے دیہوڑ کو دے دلش اوول  
تے دیہوڑ قرض اللہوں حسنہ فقہ خوشحال جی  
ہمیشہ جہان سے نہراں جاسی و اتم فضل عطائیں  
تے دل سخت کیتو جو اوہناں تاہ رسول منائے  
تے حصہ اپنا بھل گئے جو پند سناے جانے  
پچھٹ اوہنا تھیں پس منہ پھیرا کریں مردوداں  
عزیز تو وہ فقہ و عہد محمد ایسی مدد کرن ایسا نہیں  
تا کہ تسال معاف خطائیں تمام حکومت دیاں سبکناں  
بعد اسلئے و منکر ہو یا بھلا نیک خوشاں  
جس توڑیا عہد رسول نہ تے مارے بنی ہنسی  
اوہناں لعنت ہوئی رسول انجو باندر سور بنائے  
گٹ بھرن لے جو حکومت اوپر اوہناں سعیدا  
گراں جویں ایس ملنے کیستنا شور بخیلاں  
اوسول ولول بھلایا اوہناں راہ نجات و سارے  
تیں خبر چگی جو کرن خیانت پیشہ ہم مردوداں  
ہن لایق ہے مذہکر ن معافی نال احسان نہایت  
نال توفیق انہے یاری پرستیں کرو نماز آویا  
تے صفتاں منیاں بخل بخیلی و الیاں دور ہٹاؤ  
تے فکر جو پہنچنے والے نالے خطرے سچ گرامی

ازم از قیادہ ۱۳۰۳

لے ساتھ ہوتا اسد جل علیہ السلام کیسہ ہوا و عطف اسکا اور پچھل میں کے ۱۱ شہد جہاں کتا بعض رسولوں کو مانتے اور بعض سے انکار کرتے  
تیسری طرف دیکھو کہ جو کل رسولوں کو مان میں ۱۲ حلواتی سکھ یہ حدیث کو مذکور میں لکھی ہے یعنی تم ایسا علیہم السلام کی تعظیم اور معذکر ۱۲  
سکھ بنی ہند اور سور دیوینا کے سکھ اور خدا کی لعنت ہوتی ہے ۱۳ سکھ جو فرض الہی ضائع کرنا یا بدلا دینے کی جہت سے غیر لایق  
حضرت علیہ السلام کی گناہ ۱۲ سکھ امیہ آیت اور شل انکی جو کہ عفو کتا میں ہوا دیہوڑ میں یہ منسوخ نہیں مگر مولوی فتح محمد  
لکھنوی لکھا ہے کہ فرمی اور ہم عہد کے ساتھ عفو اور منسوخ نہیں ہے جو یہ سورت اور قتال کی آیات دوسرے سال کے ساتھ  
نائل ہونے لگی تھیں انھنہ التفایہ سکھ یعنی اِنی معذکر الایہ اور ہو دیگر آیات میں شل اسکی سبب تشابہ میں ۱۲ حلواتی عفی عنہ سکھ اور



جو دل تے روح مد ملکوتوں ہوں تہاں تے ظاہر  
 اوہناں غالب ہو آپر ہم اتے سواں شیطاناں  
 بھی ہم خیال لال خطرناں نفسانی توکل رسولاں  
 تے قرض دیہورتیاں ہو کے بری قوت ہوں لوں  
 افعال صفات اپنی تھیں بلکہ محو ہوئے خود ذاتوں  
 تاں بہن گناہ مہانتاں جو پر فتنہ ظلمت پائے  
 تے داخل کیے تہاں چہ باغاں میں جو پاس اسلئے  
 بھی انہار توحید تجھے صفات فعلال سائیں  
 اوہ سحر لہوں بھلا قتل ہوا سنگ مقتولانے  
 جو حکم عہد کیتا سنگ ساڈے اوہناں توڑ گویا  
 پھل سخت ہو مقہور اوہناں نفسانی اوصافوں  
 ملکوت اتے جبروت انوار ایہ کلمے رب بدلے  
 بھی نال خیال لال فاسد اوہناں حقایق اصل قائے  
 جو کمال شعاع اوہناں ہو قوت وافر آہی  
 توں واقف نہت خیال اوہناں نہر جہان تے چلے  
 پتھر پٹیاں جہنم بھنیا پاروں استعداد قلوبی  
 پس مہا کرین اوہناں بھیک سنگ کیو کاراں یا  
 روح بیان کسوا خطا کے تلے حکمت لیا یا  
 سی شاعر و ادیب استیاں کہ جنا و آ یا  
 اتھین معور ویت کیتی شاہ رسل مفراتے  
 حافظہ بھن ربے علی و جہاں ملو لم و بس  
 پیر کمال تے عالم عامل لوکاں یا و کرانے  
 کہ نکامی دنیا و لوں بالکل ترک لیاے

وہ عزت و عظمت کرو اوہناں دی عظمت ہو کے ماہر  
 اوہناں مدد کرو کرک و سبیل تھیں توں نور انبیاں  
 کرو مستط غالب مغلوب ہوں ہر رسولاں  
 بھی قدرت علم پتوں میں طرف اللہ خود فعلوں  
 فنا و بقا اسناد خدا دل حسنہ قرض سجا توں  
 تے عرفان اکروں جو تہاں پیش ہو الفاعل  
 رضا تسلیم توکل و الیاں تہاں بھی جہان سے  
 جوں عہد نقیبان و لے بھنے کفر و ستائیں  
 و پر مع المعانی سے ایہ لکھے قصو ذکر سوئے  
 اسان اس کلام اوہناں عزت کیتی مقبول پایا  
 تے طرف امول سفلی راغب ہوئے جہنم خلائوں  
 سنگ شہوات نفس تے وہاں متکفل کھائے  
 جو عہد ازل و چہ بندے اوہناں و تھیں کھل سکے  
 طے متزل ہوں جس سنگ بھلے او سنوں اسی  
 نیا نفس طیان اتے دل سختیوں لوہے آئے  
 صلاحیت روح استعداد جہد ہی شری بخوبی  
 چنگی چال عالم نیک اتے لطف کرم سنگ پایا  
 ایہ بن ابی صامت ارباب علم بھلا یا  
 چیخ اسدی منہ پوس خوابوں جا گیا علم گویا  
 جو بندہ نال گناہ کچھ اپنا پڑھیا علم گواے  
 مالیت علما ہم زبے علی است  
 عہد ميثاق قرب نوں مٹا کارن شوق تہاں  
 کہ ہر شے ماسوی اللہ کو لوں و ہر ہوئے فوٹے

یعنی عقل اور الہام ربانی اور کشف مشاہدے وغیر میں انکی اساد کرو ساتھ خیالات اور وہم وغیرہ کے بارے میں  
 سے ۱۲ صلوٰتی معنی منہ سے جیسا کہ کہتا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ یعنی گناہوں سے بچنا اور نیکی کو نیکی قوت نہیں ملتی اگر وہ نہایت  
 و تعالیٰ کی مدد کے بغیر غرض یہ ہو چاہئے آپ قوت وغیرہ کی نفی کر کے ذات باسی تعلق کے لئے ثابت کرے گویا یہی تو قرضہ حسنہ دینا جو قرضہ



مثنوی لوی رومی بیوفانی چون سگانه عاری بود  
 حق تعالی محسوس آورد از وفا  
 کافر خیانت کارانیش کز غفوی خطا تل جا زد  
 سعدی - مدد را با احسان گردن به بند  
 چو دشمن کرم بنید و لطف وجود  
 و گر خواهی باد دشمنان نیک مست  
 قه خلق احسان سوال آید کون بیان کر سگ  
 جو صفات مثال قلوبیال رنگیا قدم بقا و چه پایا  
 و چه صفت خلق مسمو لوی رومی مثنوی و چه لیا یا  
 مثنوی مکنار هم کافران همان پیغمبر شدند  
 گفت ای یاران من متبت کنید  
 هر یک یاران یکس همان گزید  
 جسم ضعیفی داشت کس ادا نبرد  
 مصطفی بروش چو و اماند از همه  
 که مقیم خانه بودند بزر آل  
 نان و آتش و شیر آل هر هفت بر  
 جمله اهل بیت خشم آور شدند  
 معده طبع خوار همچو طبل کرد  
 وقت خفتن رفت و در حجر نشست  
 از برون زنجیر در را در قفلند  
 گبر را از نیم شب تا صبح دم  
 از فراشش خولیش سوئے در شافت  
 در کشفان حیل کرد آل حیل ساز  
 شد تقاضا بر تقاضا خانه تنگ  
 حیل کرد و خواب اندر گزید

بے وفا فی چون رواداری نمود  
 گفت من اونی بعهدی غیر نا  
 ای بے احسان جوین من سعدی غیر بی وفای  
 که نتوان بریدن به تیغ و کند  
 نیاید و گر خبث زور و وجود  
 بے بر نیاید که گردند دوست  
 وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْخَلْقَ عَظِيمًا ای وصف و برین یک  
 مجاز وجود و بالکل فانی کوئی جس گل نه پایا  
 مهان کافر و سنگ بتی دس سبوتا خلق نمایا  
 وقت شام ایشان به سجده آمدند  
 که شام بر از من خوشه منید  
 در میان یک شکم رفت عینید  
 ماند در مسجد چو اندر جام و رو  
 هفت بر بد شیر ده اندر روم  
 بر ووشیدن برائے وقت خوان  
 خورد آل بو قحط عوج ابن عس  
 که همه در شیر بظاسع بند  
 قسم سفده آدمی را او بخورد  
 پس کنیزک از غضب در را بست  
 که از بدخت گمین و در دست  
 بس تقاضا آمد و در شکم  
 دست چو بر در نهاده بسته یافت  
 نوع خود نشد آل بند باو  
 ماند او حیرال بے درمان و تنگ  
 خولیشن در خواب در ویرانه دید



نالگہ ویرانہ بداند خاطرش  
 خوش و ویرانہ خالی چو دید  
 گشت بیدار چو بد آں جامہ خواب  
 ناندرون او بر آمد صد خروش  
 گفت خواہم بدتر از بیداریم  
 بانگ میند و اثبور و واثبور  
 منتظر کے میشود ایں شب بسر  
 ناگزیر او چو تیرے از کمال  
 مصطفیٰ صبح آمد و دراکشاد  
 جامہ خوابش پر حدت را یک فضول  
 کہ چنین کرد است مہمانت یہیں  
 کہ بیارم طلب ہوا بجا یہ پیش  
 او بجد می شست آں احداث را  
 کہ دلش می گشت ایں را تو بشو  
 کافرش را ہیکلے بد یادگار  
 گفت آں حجرہ کہ شب جاد استم  
 کہ چہ شرمی بود شرمش حرص برد  
 انپے ہیکل شتاب اندر و دید  
 کال یہ اللہ آں حدت را ہم بخود  
 ہیکلش از یاد رفت و شد پدید  
 میند و دست را بروئی و سر  
 آچنناں کہ خون از بینش سر  
 چوں بجد بیرون بلر زید و طیبہ  
 ساکنش کرد و بے بنواختش  
 آب بر روزه در آمد در سخن

شد خواب اندر ہما بجا منتظرش  
 او چنان محتاج اندر دم پرید  
 پر حدت دیوانہ شد از اضطراب  
 از چنین رسوائی بے خاک و پوش  
 کار نیسم بدتر از بدکاریم  
 آچنناں کہ کافراں روز نشور  
 تا بر آید از کشادون بانگ در  
 تانہ میند بچکس اورا چنناں  
 صبح آں گمراہ را اورا داد  
 قاصداں آورد و پیش رسول  
 خندہ زد آں رحمت للعالمین  
 تا بشویم جملہ را از دست خویش  
 خاص را مے حق نہ از عمل ریا  
 کہ در ایں جاہت حکمت تو بنو  
 یا وہ دید آں را بسے شد بقرار  
 ہیکل آہن بے خبر گزاشتہ  
 حرص ازورہ است چہری است خود  
 در وثاق مصطفیٰ خوش رہ پرید  
 خوش بنے شوید کہ دورش چشم پر  
 کروشش شورے گریباں را دید  
 کلہ را میکوفت بر دیوار و در  
 شد روان و مہر کرد آں مہترش  
 مصطفیٰ آتش در کنار خود کشید  
 میدہ اش بجشاد اولہ شتافتش  
 کہ شہید حق شمارت عوضہ کن



کاشب ہم باشی تو ہمان مرا  
ہر کجا باشم و ہر جا کہ روم  
تو نمودی بچو طمع بے غلام  
جویں اگیاں آتیا نو چاہی اس عہدوں دگر گما

گشت مومن گفت اورا مصطفیٰ  
گفت واللہ ما ید ضیفت توام  
یا رسول اللہ رسالت راتمام  
نہ فقط یہودوں عہد یابیل کنول نصاریٰ نے

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي أَخَذْنَا مِنْهُمُ مَنَاسِكًا فَهُمْ فَتَنُوا حِطَّائِمًا

ذِكْرًا وَإِيَّاهُ فَانْغَرَبْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ

يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا

بَيِّنٌ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ

رِضْوَانًا سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ

وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اور ان لوگوں کے کہتی ہیں ہم نصاریٰ ہیں لیا پہنے قول اور نکال پس بھول گئے خدا اور پیچھے سے کہ نصیحت دے  
گئے تھے اور سبکی پس لگا دی سببے و بیان اور کچھ دشمنی اور بغض من قیامت تک اور اللہ نے خبردار کر دیا اور انکو اللہ  
ساتھ اور پیچھے کے کرتے وہ کرتے رہے صاحب کتاب کے تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر جلیل بیان کر رہا ہے  
واسطے تمہارے بہت اور پیچھے کے کرتے تم چھپاتے کتاب میں سے اور مدغم کر رہا ہو بہت سے تحقیق آئی  
تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب بیان کرنیوالی ہدایت کر رہا ہے ساتھ اللہ کے اللہ اس شخص کو  
کہ پیروی کر رہا ہے رضا مندی اور سبکی کی راہ میں سلامتی کی اور نکال رہا ہے اور کو تیار رکھو اس طرف روشنی کی روشنی  
حکم اپنے کے اور آیت کر رہا ہے اور انکو طرف راہ سیدھی کی

پھر بھل گئے خود خط جو دے گئے نصیحت سے

بھی اور نہاں نہیں اس عمل لیا جو آکھن میں نصیحت سے

لے عطف اسکا اور پھر بھلی آیت کے ہے یعنی تعلق رکھتا ہے ساتھ بھلی کے ۱۲ جلد الیٰ عفی عنہ



پندرہ سال وہاں پر میرا دوا لیا قیامت تائیں  
 اے اہل کتاب تسانول آیا ٹھیک سال ساند  
 اچھے کو اہت متاں سال پاک اٹھیک تساء  
 جو بیع رب رضائیں اوسنوں راہ سلامت پاتا  
 تے کرے ہدایت راہ سگول اوہ محبوب ہمارا  
 جو حکم انجیل من اتے شاہ رسل دی کرن صدقت  
 ابن مبارک احمد دویں بن مسعود ول لیلے  
 جاصل اصول انجیل تے رہی نہ قوم نصاری والی  
 جو نہ ہی جھگڑاں پارول آپسوجہ این لڑ موعے  
 بھی مسئلہ رحم توہنی فضائل جو کسا جان چھپاؤ  
 جو منکر ہوا جوں پس اوہ متا قرآن بھجوتھائے  
 اہل تورات انجیل آیتاں ول محبوب ہمارا  
 جو طلب رضا تسلیم کرے قس حبت راہ دکھاوے  
 ہدایت سگراہ ول کروا اوہ سراج منیرا  
 اے اہل کتاب راہ خلاصی ہے منظور تسان

۱۲

تے کرسی رب حجب خبر نہاں جو کرے عمل ملائیں  
 کتاباں تھیں جو تسبیح چھپانے نس ظاہر فرامدا  
 رب تھیں تو کتاباں جس نال پائے تسال راں  
 کدھ اندھیروں حکم خدا سنگ چانن طرف لیجاندا  
 عبد نصایاں وچہ انجیل جو تاکیاں اشکارا  
 پھر پھل گو تصدیق بنی تو حید بھی سنگ حماقت  
 میں کرال گمان جو بند نال گناہاں علم بھولے  
 تا آپسوجہ وہاں آخر تک سال سخت عداوت والی  
 تے کہ بوجے فرتے دے دشمن آپسوجہ نوے  
 جو وچہ کتاباں تاوی دے اوہ لکھے ظاہر آئے  
 اوس کفر کیا انسانی حاکم ابن عباسوں لیائے  
 جو فخر و عالم احسن مخلوق عظمت والا بھارا  
 نام جدہ سنگ نام اپنے دے مولا پاک لکھاے  
 کھوہ اچھیر ظلمت والے کردا عقل چھپا  
 تا جھگڑی ول جو کدھ کفر ول پاوی دینی راں

یعنی نصاری کے جقدر فرتے ہیں وہ سب ایک دوسرے دشمن ہیں اور وہ قیامت تک آپس دشمن ہی رہیں گے۔ اور دوسرے  
 قرون سے یہ قول بہت ہی ناقص تر ہے کہ انہی الخلاصہ اور ان کے مدعات میں انجیل تک رہنے سے یہ مراد ہے کہ جب تک  
 نصاری کا وجود رہیگا مخالفت بھی رہیگی ورنہ بعد نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام عیسائی ملت و نابود ہو جائیں گے  
 پھر آخر تک کہنا کس طرح صادق آیا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے اہلبیت کے حق میں فرمایا اِنَّ عَلَیْكَ  
 الْکَلِمَۃَ الٰی الْکَرِیْمِ الدِّیْنِ یعنی مجھ پر لعنت ہے۔ دن جزا تک پس اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قیامت کے بعد شیطان  
 کا وجود نہ رہے گا بلکہ یہ مراد ہے کہ جب تک اس پر یہ کا وجود باقی ہے تب تک اس پر لعنت بھی باقی ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے  
 کہ جب کوئی شخص مر جائے اس کے لئے تو قیامت ہی آجاتی ہے۔ پس جب نصاری کا وجود بعد نزول مسیح علیہ السلام نہ رہیگا تو قیامت  
 کا وجود ہی نابود ہو جائیگا اور یہ جو فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِنَّ عَلَیْكَ الْکَلِمَۃَ الٰی الْکَرِیْمِ الدِّیْنِ یہ قبل موت ہے یعنی  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے تمام عیسائی عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ آگے یہ بحث انجو مقدمہ آگے  
 انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ حلوانی ۱۲ سنہ حبسہ کہایت رجم کی یعنی زانی کا حکم کرنا تو ریت میں خدا کا حکم تھا اوسکو انہوں نے بدل دیا تھا  
 اور ان کے عوض میں منہ کا لاکر اور گردے پر سوار کرنا لکھ دیا تھا یہ کس نے کیا اپنے سرداروں کی خوشامد کی خاطر کیا باوجود اس بات کے  
 کہ ایک مقدمہ حضرت علیہ السلام کے بھی پیش ہوا۔ حضور نے جو حکم دیا جب تک کہ انکی کتاب میں خاص حصہ کا حکم سنکر  
 خدا کی انکار نہ کیا تو یہ انکو لازم تھا کہ ان کے اپنے تورات نکالی تو ان کے عالم نے اس آیت رجم کو پڑھتے ہوئے اپنے ہاتھ کے نیچے دیا لیا۔  
 اور سیاق سابق کی عبارت کو اس نے پڑھ دیا تو بعد ازاں بن سلام نے کہا کہ خدا راستہ وہ آیت پڑھ کے لئے دیا رکھی ہے جب اس نے پڑھ  
 انصاف تو فرما کہ جو پھر زانی اور زانیہ کو رجم کرادیا گیا اور یہ قصہ بھی ذکر ہے اسی طرح لازم ہے کہ سیاق سابق کی عبارت کو کا کر



# نعت شریف علیہ السلام ہادی الشبل حضرت محمد مصطفیٰ احمد بنی علیہ السلام

تیری ذات کے صمد معراج والے  
 نہ آپ پر کچھ جان و دل ہوں  
 نظر دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہے  
 تیرا ہے دل اور بھڑکتی ہیں آنکھیں  
 تو میرا اپنے کی لے خمیر اگر  
 جو مارا ہوا ہو سے تیرے ہر بھر کا  
 میں سحر گناہوں میں ڈوبا ہوں جانا  
 میرے مولا مردوں سے بدتر ہوا ہوں  
 شفاعت کرے جبکی تو روز محشر  
 چاہیں آپ کے شاہ جنت میں حب لوگ  
 میں بیگانے اور خویش دشمن بنو سب  
 شب و روز فرقت ہی ہوں بس تیرا  
 اگر آپ تشریف لائیں یہ حضرت ۴  
 تو بخش اپنے حلوئی کی خطائیں  
 تیرا چھوڑ دو پھر کہ ہر نظر ڈالے  
 نہ تیری رضا کا ہوا کام کوئی  
 فرقے تن نصائے آپس مخالف ہمارے  
 تے دو جافرقہ ملکانیہ تن خدا بت لاؤں  
 تری جافرقہ یعقوبیہ اوہ عیسیٰ رب شہ مارن  
 نہ عمل کتاب کمانے یہ نہ مال نہ شرک بجانے  
 مشنوی در تصور ذات اور اسبج کو  
 گر بغایت نیک و ورید گفتہ اند  
 تو کم چندیں قیاس ای خوشناس

مجھ و ام گیسو میں اپنے پھنسا لے  
 میری راہنمائی ہے تیرے حوالے  
 کہاں ہے تو لے زلف خمدار والے  
 کبھی تو دکھا کھڑا نازوں کے پالے  
 سو آپ کے کس سے عاجز و والے  
 و آپ کے کون او سکوسہا لے  
 پھر ہاتھ سے اپنا مجرم بچالے  
 تو رحمت سے اپنی چلا لے چلا لے  
 اس اخضر کا بھی نام اونہیں لکھا لے  
 تو مضطر کو بھی ساتھ اُنکے ملا لے  
 مگر تو تو اپنا ہی اپنا بنا لے  
 کرم ہو جو قدموں سے اپنے لگا لے  
 تو روضہ پہ اپنے ہی جلدی بلا لے  
 دو آنکھوں پہ پائے مبارک بٹکا لے  
 یہ تیرا گدا اے جہاں سے نرا لے  
 تو رحمت سے لے میرے آغا بچالے  
 ابک فسطویہ اوہ عیسیٰ تائیں رب کہن جو مار  
 ابک اللہ کہ عیسیٰ تے ابک مریم نال رلاؤں  
 نہ فوج حلال او نہماندی بجا یں یہ نام پوکارن  
 نہ فوج او نہماندی جا نمازین اہل الحق فرمانے  
 تا درآید در تصور مثل او  
 ہرچہ زو گفتند از خود گفتہ اند  
 زانچہ ناید ذات چچوں در قیاس



جائے توحید و محبوب تیسرا تے محکم عوی توئے  
 تے عالم قدسوں بعد ہو کیو روز قیامت تائیں  
 جوں کیتیئے منوقت آئیں ب معلوم کر کے  
 جائے آیتساں حال جو جنوں عویوں چاہئے آؤ  
 تفصیل آیتساں چائیں تیں وہ سلوک جو کرے  
 رضا بھی جس چاہے پہنچیا وہ کہے ولہرے  
 نفسانی اغراض سکوت تے خطرات طائون  
 تے سحر ام عرفان والے آیتساں محکم آیت

۴۴

تائیں بغض عداوت آخر لک اسانچ تسان کر چھوئے  
 اوہ وحدانیت والا نور جو کرے ظہور آیتساں  
 جائے شکلاں بریاں علم سن بدگھانا نظری آوی  
 پھر لکائیں تسان خود نفسانچ اسکر شان چھپائے  
 پھر آیا نور خدا تیں تائیں بھی وہ بدگھور وڑے  
 تے باہر اطاعت شاہ رسل راہ بند خدا برے  
 ہو ظلماتوں کد نور رضا تسلیم سے ایتقاوں  
 وہ روح بیان تے روح معانی لکھن اشاعرہ

۱۲

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ مَن مِّمَّا كَفَرَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا

إِنْ أَرَادَ أَنْ يَمْلِكَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَأُمُّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلَّهِ مُلْكُ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَا يَتَخَلَّقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

البتہ تحقیق کافر ہے وہ لوگ جو کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ مسیح بیٹا مریم کون اختیار کرتا ہو سوا اللہ کے  
 کچھ لکچاہیہ کہ ہلاک کر دے مسیح بیٹے مریم کے کو ادھار او کی کو ادھار کو کو لکچہ زمین میں سے اسے اور  
 واسطے اللہ ہے بادشاہی آسمانوں زمین کی اور جو کچھ درمیان ہو پیدا کرنا ہی جو چاہتا ہو اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

پیدا کرے جو چاہے ہر شے تے رب قدرت آئی  
 کافر ٹھیک ہے جہاں عیسیٰ تائیں رب بنایا  
 جے چاہو رب عیسیٰ بھی ماں مریم اسد تائی میں  
 نا کوئی رب نول کن والا ہے کوئی ویسا ہے  
 تے ہے اللہ کارن شاہی و صر تے آسمانوں  
 جو اب بگل اوہاں الائی فرق یعقوبی اسلئے  
 اوہ ایگل کہن صحبت جو عیسیٰ چو رب تریا متن  
 پھر کہ یازمین آسمان تے جو شو چہ انہاندو آئی  
 پیدا کرے جو چاہو اس کوئی ہلکن ہر نہ آیا

۴۵

انصاری بخراپاں حق آیت ابن عباس الائی  
 کہ اختیار خدا تھیں کس نے چیز کسے واپایا  
 جو زمین تے جو بند سب نول راہی اللہ تائیں  
 جے نہیں تا پھر وہ خالق مخلوق مساو کہہ یا ہے  
 تے جو چہ زمین آسمانوں سارا ملک رباناں  
 چہ ثابت کرن الوہیت اوہ حق مریم سے کہتے  
 پاروں اس اعتقاد کفر ہے حکم اوہانوں جہنم  
 اوہ ملک اوہ جو سو چہ عیسیٰ بھی ہو تسدی ماتی  
 جو کہ آدم نول بن بالوں عیسیٰ مریم شکمں جایا

۱۳

۱۳



اوس ہر شے اور قدرت و عجز و کل خلقت اقوامی  
مثنوی۔ دامن او گیسرے یار دلیر  
نہ چو عیسیٰ سوئے گردوں بر شو و  
رب الا علیٰ ہست دروان مہاں  
عبادہ بن صامت تھیں حضرت شاہِ رسل فرمایا  
نہ اوسہ کوئی شریک محمد بندہ رب غفاری  
بھی کلمہ اوس جو میرم وے ڈالیا روح تن لے  
رب جنن وچہ و سا وچہ ایہ چیزاں سہہ سنایاں  
کہدن بہت مقص وچہ سن جمع ہوئے اسراٹنی  
جو اونہاں تے خود عمل کراں بھی عل تاساں فرماواں  
جو کسے غلام خریدیا ہو کو بھاری قیمت راہوں  
پھر پرا جیسے غلام کیا کوئی راضی ہو کو نساوا  
پس تیں کو شریک خالق سنگ کشتی تائیں  
دو جا پڑھو نماز ہر چیت ہو طرقت نہ لاوا  
ایویں ہو ترانے چیزاں روح البیان لیا یا  
جو جہلگ بر طرفوں فروغ نظر نہ شیخ ٹھاکرے  
ابن عباسول ابن کثیر روایت نقل لیا یا  
داخل وچہ اسلام ہو وواتی کہ ہو خوف الہوں  
جو بیٹے اسید خدا وے نالے دوست برکد سارے

خلق تائیں کیا طاقت بیان کیا پوج و ماری  
کو منترہ ہست از بالا و زیر  
نے چو قاروں در زمین اندر رود  
رب اوتے اور نور آں بلہاں  
جس بھری شہادت جو بن خالق کوئی معبود نہ آیا  
بھی عیسیٰ بندہ ربدا اتے رسول خدا جباری  
ہو بھری شہادت جنت و جہنم حق دوویں ہر جا  
بھاویں کہیو جہاں ہو راوس کتیاں ہوں کمایاں  
تنہاں عیسیٰ کہیا پچاں گھاں سنگدھی میں آئی  
پہلے شریک کرن خدا سنگ مثل اوسدی سچھاواں  
پھر حکم نہئے الکا فل غیراں جھکے گناہوں  
ایویں رتیاں سید کر کے ذنار زرق کشاوا  
مالک چھو غیر نول جھکیاں تہہ کر نیاں سائیں  
چیت ہو طرقت لگایاں بری کدی توجہ نہ پاوا  
وچ حضور شیخ اپنے تن چاہیو چیت لگایا  
نہ لگ نہیں توجہ لکھی شیخوں ہنہ آئے  
حضور نبی کچہ سخن یہوداں کہتے نبی الایا  
ناکھیا یہونہ اسال ورا و ف دوزخ دی بھاہوں  
تا وچہ رواونہاں اگلی آیت رب اوتانے

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم

بِذُنُوبِكُمْ قُلْ إِنَّكُمْ لَشَرٌّ مِّنْ خَلْقِ طِغْرِي مَن تَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ

لہ مثنوی تمہاری کہ حق کن پاک و غولان را بنو ہستم تر گس را تو از گرس بیزد و ذکر حق پاکت چوں پاکتی رسید بدشت بر بندہ بول  
دیو پیدہ می گردند خداوند و شایکیز و حق برافروز و ضیاء بد چوں در آمد نام پاک اندر دماں بد نے پیدری ماندا نے ماندا آن دماں  
فقیر و کمزور لکن تو از قلب بیلیم نہ تا کہ گشتی زدام بر لیم بد خلقت و در اجن داری بولان دناشوی صہر و د عالم شت دماں  
ذکر چوں مخفی کن دہر زماں بد غیر حق واقف نباشد اسے فلاں بد خلواتی غفی عنہ ۱۲



# وَاللّٰهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

اور کہہ ہوئے اور نصاے نے ہم بیٹے اللہ کے ہیں اور پیارے ہیں اس کے کہہ میں کیوں عذاب کرتا ہے تم کو گناہوں کے بلکہ تم آدمی ہو اور پھر سے کہ پیدا کیا ہے تجھ سے جس کو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اسے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور طرف اور کسی ہے پھر جانا

نالے اوسے دوست مال میں نہیں مل کر اسی بلکہ تیس میں بیکر گنوں پیدا ایش خلق الہوں ہو ملک ادا زمین آسمان ہے جو اونہاں دھڑا شائیں کہیں میں مگر ہو روزندہ کرد امر ویاں تائیں بنیا نوح الوہیت دا دعویٰ کر دے پایا جے بیٹے بعدے آہے تا کیوں فوت ہو کر جائیں تے بل گناہاں باندہ سونہ اللہ نساں بنیدا جو ان سانوں سائے مگر ان کچھ دن ٹھیک الاؤ ایہ وچہ مواہب مانے ہو مفتہ بن فرماندے جو نبی کہہ یا محبوب بیکر گنوں رشتہ اب نہ دیوے تے وچہ مارک تسان ڈیریاں خف منہ جو پائے تے تیس میں سے اونہاں تھیں کچھ کیوں کھو کوڑو لائے جو میں نیکی بدی اونہاں سرور اوہو حال تساندی بل دوست رکھو نہاں جے من حکم نبی کے عطا ہے فرق علم نے عمل خدا و قرب متون وچہ نقول کہ کا فر ہم از روئے صورت چو راست

کہہ یا ہو نصاے اس میں رجبے پتر تسمی کہہ کچھ کیوں عذاب کرتا ہے اللہ دیاں راہوں اوہ تجھے جنوں چاہے تے عذاب کچھ جن تائیں سے طرف اللہ دی شراخ عملال ملن جزائیں ایہ اہل کتاب اعتقاد آجوں وچہ مارک لیا یا رب روکتا اونہاں کہہ مجھو باہل کتاب بلا میں تے بنیا تائیں کہہ اوستو آپ ہلاک کر نیدا تے تو متنا النار الا کیا مامع دودہ بھی اکھ سناؤ جو دعویٰ پیچ ہو نہاں نیلوج عذاب پاندے بصری سنوں چہ کتاب الزہد احمد فرمودے پر دنیا وچہ کہیں مصیبت اوس بندینوں پائے گناہاں بکے اکھیاں شجرت عذاب اٹھائے بلکہ تیس میں بھی سا کہ بند ی پیدائش اونہاں دی شرعی دیوں ہوں مخالف اللہ مولع بھاوے ہے شکل انساناں کچھ جیہی فرق نہ جاوے شکلوں سعدی - رہ راست باید نہ بالا کو راست

۱۔ اچانک پیغمبر نے چار قسم کی تاویلیں بیان کی ہیں پہلی یہ جو اس میں مضامین ہیں یعنی سخن انبیا و صل اللہ علیہم و آلہم و سلم مضامین صاف الیہی ہم ہمارے رسولوں کے ہیں جو نبی اسرائیل کے پیشاں سے گزرے ہیں پس یہود اور نصاریٰ کی یہ غرض تھی کہ اگر آپ دعو کو فخر حاصل ہے مثال ایسی یہ جو جیسا کہ چھابی تیں کہا وندہو شکل چہ لماندی ایہ دایع پیریاں دا۔ دو ستر قول لفظ ابن کا نہایت شفقت اور محبت کے لئے یہ لفظ ہے جس طرح فرمودہ کہ لطف سے بھی نامزد کیا جاتا ہو یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے نہایت ہی مقرب اور پیارے ہیں۔ تیسری جہ یہ ہے کہ کہنے کے ہم وہ ہیں جو درمیان ہمارے خدا کے بیٹے گزرے ہیں۔ مثلاً عیسیٰ بنی اللہ کا اور عزیر بھی اور جونا و ایل ابن تینر سے اچھے فیاس کی بنا پر روایت کی ہے وہ اسکے شان نزول میں مذکور ہو گئی ہے۔ پس بہر حال انچھا شخص ہونا ثابت ہو گیا ۱۲



پر فرق خسرو ظالم ہر ہوگ جو ہے اود روز جزائیں  
 مثنوی گریہ بینی میل خود سوئے سماء  
 وریہ بینی میل خود سوئے زمین  
 عاتق لال چوں نوجہا پیش کنند  
 زابتدائے کار آخر را بہیں  
 تعصی لالہ وانت تطہر حید  
 گناہ کبہ کر ظاہر موہوں دوست بنیں الہی  
 لوکان حبیبک صادقاً لا طغنه  
 جے حبیب سید و پوجا پیوندوں کردوں وس اطاعت

خوشی ہوو اس شخص جو نیا زہد اطاعت راہیں  
 ہر دو چشمت برکشایمچوں ہما  
 نوحہ میکن ہیج منشیں از چہیں  
 جسا اہلال آخر بسر بر میزنند  
 تائب ناشی تو پیش ماں یوم دیں  
 هذا العمری فی الفحال بدیع  
 قسم خداوی فعل عجب رہیہ نظر بیانی  
 ان المحب لمن یحب مطیع  
 جو محبوبا ہے علم مینوں ہر ویلے ہر ساعت

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِّنَ الرَّسُلِ أَنَّ

تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ

وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اے صاحب کتاب کے تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمہارے چھ موقوف  
 ہو جانے پیغمبر کے جو ایسا نہ ہو کہ کہو تم نہیں آیا ہمارا پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرائیو الا پس تحقیق  
 آیا تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرائیو الا۔ اور اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے ف اور ہے  
 انجیل کتاب رسول اسواڈ آیا طرف تسائے جو کر بیان تسانوں بعد موقوف ہوون نبیانے

۱۵ امام جلال الدین سیوطی رحم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ درمیان موسیٰ وعلی علیہ السلام کے ایک ہزار و نو سو سال  
 کا فاصلہ ہے لیکن امین اتنی مدت مدید کے پیغمبر کا آنا موقوف نہ ہوا تھا اس واسطے کہ ہزار نبی فقط بعدی السبیل سے ہی ہوئے تھے دوسرے  
 نبی دوسری نسل سے ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مابین  
 پانچ سو تیرہ سال کا زمانہ گذر تھا اور کہا صاحب مواب ہے کہ میں علیہ السلام کی ولادت کا سن شمسی ۳۰۰۰ اور حضور صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کا سن قمری ہجری ہے ۱۲۰۰ سال جس نے پانچ سو بیاسی سال کا فرق نکالا ہے وہ خطا ہے جس سے حساب شمسی  
 اور قمری میں فرق پڑ گیا ۱۲۰۰ مو اب ۱۲۰۰ سالہ انبیاء علیہم السلام اور انکی شریعتوں کے منقطع ہونے کے بعد لوگوں کو فخر تھا اس  
 البی نازک لست میں اللہ تبارک تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بخیر و قرآن قیامت کے  
 دن تک باقی ہے جو کبھی بغیر تبدیل ہو نہ والا نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَأَنَّا لَمُنْظِرُونَ یعنی ہم ہی قرآن مجید کے چھ بیان ہیں  
 اور دوسرا علام ہوتے رہینگے جو اس دین متین قرآن مجید کی طرف لوگوں کو بلانے رہینگے اور وہ علما انبیاء نبی اسرار میں کی مثل ہونگے اشاعت  
 دین اسلام کی جہت سے اور مرتبہ کی جہت سے نہیں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک صدی کے سر پر دین اسلام کو ۲۰

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



نہ کہ جو کوئی بشیر نذیر نہ بنی اس نول آیا  
اسد ہرے اونے قادر چاہے جدول تدائیں  
ابن عباس بیہوداں میں کہیں اکھیا یا راں  
تسین پہلے بعثت اوس یوں اسد کو تو صفت افس  
وامہرے رافع کہیا جو اس میں نون سدا ہے  
تاوچ رو او تہائے اللہ آیت ایہ او تہاری  
نہ حجت رہی او تہاندی کہیں جو ممکن بعد سولان  
ہن و کچھ وچہ کالیاں اتل ماہ انور چڑھ آتیا  
جے راہ چلوچ نور قمریے پہنچو وصل مکانے  
فقیر مصنف منحرف کشت چوں اہل کتاب  
چوں نہ عہد خویش را کر دند یاد  
کہیا جیہا ہے اسیں بکرنیہ پاس رسول الہی  
جو نہیں کوئی معبود خدا بن اوہ باب باجہ لیکوں  
اساں آہو کہیا نافریا خوش ہو اس محکم پھر لو

پس ٹھیک نشیر نذیر تہاں ہر مقرر رسالت پایا  
خلقت نیک کرے ہو چہ چہ ٹرن ہی دیان ہار  
درو اللہ تعصیل جانو اوہ نبی اللہ انجہا راں  
پھر من کیا نبی جو صفات کہیں تہے روگردانوں  
موسیٰ بعد کتاب نہ بنی بشیر نذیر ہو یا تہے  
ایہ خازن بیلوچہ محی السنہ صوفی نقل گذاری  
نہ اسان رسول بشیر نذیر خدا تعالیٰ تہے نزولان  
جس کل اندھیر گواکے ہر ہر پاسے چائن لایا  
جو اس جن می روشنائیوں تھا اوہ وچ بعد یوانے  
از رسول اللہ و قرآن خوش خطاب  
تا شہر در خرمن شاں حق قناد  
فرایونے کیا تسین اسپریندی نہیں گواہی  
میں اہل محل خدا تہے قرآن اللہ تعالیٰ شکیوں  
پھر تسین ہاکٹ ہو سو بعد اس تاہ گمراہ ہو مریو

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يُقَوْمُ أَذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ  
رُسُلًا وَجَعَلَ لَكُم مَّا لَمْ يُوْت أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ يُقَوْمُ  
أَدْخُلُوا الْأَرْضَ الْمَقْدَسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتُدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ  
فَتَتَّقُوا خَيْرِينَ قَالُوا أَيُّوسَى إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَنَنظُرُكَ  
حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْهَا فَإِن تَخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّا نَدْخُلُونَكَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الَّذِينَ  
يَخَافُونَ أَعْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا أَدْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلُوا فَلَمْ يَجِدُوا

لے کتاب روح المعانی اور مواہب اللعاب حروف اذ جو ظرف و متعلق اسکا ساتھ فعل محذوف کے واذ کہ اذ قال یعنی یا یوسف  
جب کہ موسیٰ نے اور خطاب حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور علیکم متعلق فعل محذوف کے اور ظرف متعلق ہے  
جاء مجرور کے ۱۲ روح المعانی



غَلِبُونَ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنَّ كُنْتُمْ مَوْمِنِينَ قَالُوا يٰمُوسَىٰ إِنَّا لَنَنظُرُكَ  
 أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا فَاهْزَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ  
 قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَإِنِّي فَاقِرٌ إِلَيْنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ  
 قَالَ فَإِنَّهَا حُورٌ عَلَيْهِمْ رُجْعِينَ سَنَةً يَتَيَهُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ  
 عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ

ع

اور جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے اسے قوم میری یا دکر نعمت اس کی اور اپنے جہنم کے بیچ  
 تمہارے بغیر اور کیا تم کو بادشاہ اور یا تم کو کچھ کہ نیا کہ کچھ عالموں ای قوم میری داخل ہوزین پاک ہیں  
 جو کبھی ہوا اس واسطے تمہارے اور مت پھر جانو اور پیٹھ اپنی کے پس پلٹ جاؤ تم لو یا پیو لے کہا انہوں نے  
 ای موسیٰ تحقیق بیچ اس کے قوم ہے سرکش اور تحقیق ہم ہرگز نہ جاویں گے اس میں یہاں تک کہ نکل جاویں  
 وہ اس میں سو پس اگر نکل جاویں اس میں سو پس تحقیق ہم داخل ہوئیوں لے ہیں کہا دو مردوں نے ان کو گور  
 سے کڑتے تھے انعام کیا تھا اللہ نے اوپر لکھے داخل ہو تم اوپر لکھے دروازے میں پس جب داخل ہو گئے  
 تم اس میں پس تحقیق تم غالب ہو۔ اور اوپر اللہ کے پس توکل کرو اگر ہو تم ایمان والے۔ کہا انہوں نے ای موسیٰ  
 تحقیق ہم ہرگز داخل نہ ہونگے اوس میں کبھی جب تلک ہیں وہ اس میں پس جانو اور پردہ کا تیرا پس لڑو تم  
 دو نو تحقیق ہم یہیں بیٹھنے والے ہیں۔ کہا موسیٰ نے اے رب میرے تحقیق میں نہیں مالک مگر جان اپنی کا  
 اور بھائی اپنے کا پس جلدی ڈال درمیان ہمارا اور درمیان قوم فاسقوں کے کہا پس تحقیق وہ زمین حرم  
 کی گئی ہو اوپر لکھے چالیس برس سرگردان پھر نیچے بیچ زمین کے پس تم غم کھا اوپر قوم فاسقوں کے

جس پہلے سجدہ آتی تھیں سبھن خوب ہتھیارے  
 جاں وچہ تسلاں پادین میاں بھی شاہ کیتی رحمت  
 او قوم وچہ پاک زمین ہو کارن تسلاں عیاناں  
 کہتا ای موسیٰ وچہ اسکو رس صاحب تاناں  
 پس جسے نکل و نخل اوہ او تھوٹاں اسیں تسلاں ظاہر  
 ہو نعمت رب نہاں تھے داخل وچہ ہون ہنجاوں  
 تے رب کے توکل جو ہو مومن اہل اصلاحاں

پچھے درتوید موسیٰ واقفہ رب اوتارے  
 جاں موسیٰ آگھیا تم اپنی نول وکر رب نعمت  
 تے وناں خواہ لیا کے ہرگز وچہ چپاناں  
 تے وکر جاؤ کنٹل پر پس مڑو اہل دیناں  
 اسیں ہرگز وناں اتھے جدلگ اوہ نہ ہوں باہر  
 کہیا وچہ خصال اہل نہاں تھیں جو ہو وکر جباروں  
 پس جان و نخل و حوا سنوں غلبہ ہو وکر تسلاں



کہنا کہ موسیٰ اس میں ہرگز ورساں ہو ہیوں گا میں  
پس وہ نہیں لڑا وہ نہ لنگٹا اس میں بھیجے بیٹھنے والے  
پر جان اپنی و مالک میں بھی مالک اپنے بھائی  
کہا بدت چالی سال کیتا اس میں ٹھیکہ تمام تنہا  
و اخلاص موسیٰ شروع کلام آئندہ جملہ نواں بتا یا  
جو ربکہ ہے انعام تسان پر شکوہ بجا ہو سارے  
یعنی موسیٰ تے ہارون ہو رہت یعقوب تمامی  
یا موسیٰ بعد جو چہ اسرائیل رہی نبوت جاری  
و جعلکم ملوکا جعل فیکم تے عطف اینہائی  
ابن سید خداری تعین حضرت شاہ رسل فرما  
نہ بن اسم تعین کچھ خادم تے گھر رکھدا جہڑا  
تے و تانساں جو کہ نہ پایا و چون اہل جہان  
تے شاہوں بارہ چشمے من سلوی ہو رہت نیماں  
و اہل ہونہ پاک نہیں نول و چہ دمشق شہرے  
بن زید تے ابن عباس سکا یہ بہت مقدس کہنہ  
معاذ جلال کو کہیا جو سنہ غزین فرات مصرے  
جو ہو کہ رہے بنی امیہ میں یا یہ سمجھ مراد  
یا کھکھوں غلطوں پاک یا کنوئیں اہل کاف جا میں  
رب کہیا خلیل میں چڑھ اوپر کوہ لبنان پیارے

جد گاہ وچ اسد نول لڑتے تیرا رب سائیں  
تاں موسیٰ کہیا نہ مالک ہاں میں او معبود کمالے  
پس ساو موی تے وچہ بریاں برکھت فراق جدائی  
پھر حیران زمین شاہ کھاہ غم اوپر بدر اہاں  
کچھ عہد لون دیو ناہ ایفا جس تنھاں کما یا  
جاں موسیٰ بعد تسانچ ہو نہ کہ ہو رسول سوئے  
یا شتر شخص جو چنے موسیٰ تے بہت مینفات گرامی  
وچ روح المعانی کل و لائل مال خداوی یاری  
جس خاتم تے گھنوں تین ہو نہ شاہ گندوئس بھائی  
جس ہندی نل اسواری خادم سنی شاہ کہاندا  
اوہ اسرائیل وچ شاہ کہاندا کیتا بنی ٹھیکہ  
جو ویرا چوہا دشمن ٹوبیا چھاٹو سرا بر عیال  
عالمین نہ خاص مان اوہناں بلکہ مراد عیال  
بھی فلسطین تے ارون مال حدیث روایت کرے  
مجاہد طور زمین کہے سب وچہ معانی و نہ کہ  
مقدس کہیا جو شہر کوں پاک لیاں ایہ جائیں چکے  
جو غلبہ دشمن آقا نول اوس مقام زیاداں  
لکھیا لوح محفوظ اندر رب ایساں مسکن آہیں  
تجھوں نیک نظر نہ دھہا کو ملک تیرے اوہ ساک

۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

لہ ابن جریر نے قتادہ سے یہ روایت کی ہے۔ درمنثور ۱۲ شہ ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت کی ہے اور اسی طرح روایت کی عبد الرزاق نے ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ درمنثور ۱۲ شہ روایت کی ابن جریر نے ساتھ طریقے مجاہد کے اور اسی طرح عبد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے درمنثور اور تفسیر روح المعانی میں لکھا کہ جو وقت بنی اسرائیل قبطیوں کے غلام تھے پس جب چھوڑائے گئے ان سے تب اس خلاصی پانے کو بادشاہی کہتے تھے کیا گتیا بھی ہو سکتا ہے مگر خون کے غرق ہونے کے بعد بنی اسرائیل کے قبضے میں ملک آیا اور بادشاہ ہو گئے یا وہ طریقے پر انیا علیہم السلام کے نہ چلے تھے جو کہ ان کے ملک میں بادشاہ نہ تھے روح المعانی ۱۲ شہ العالمین میں جو الف لام ہے وہ عہد کا ہے جس سے تمام زمانے قیامت تک مراد نہیں ہو سکتے اس سبب انکو امت محمدیہ علیہ السلام پر نصیحت نہیں ہے جیسا کہ اس امت محمدیہ کے حق میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تم خیر امت یعنی تم بہتر امت ہو اس آیت کی تفسیر بعد میں



بھی اولاد تیرے قبضے ہوں اور ملک تمامی  
 گناہوں سے ہو عہد بھین سنگ بیوں ہونا میں  
 تاکہ ہادی موسیٰ اچھے قوم زور و رہندی پائے  
 اونہاں لوقہ بہاد شل اونہاں کوئی قوم نہ آہی  
 ابن جریر نے ابن ابی حاتم ابن عباسوں لیا ہے  
 بھی بارہاں اونہاں سنگے و جاں پتے شہر گناہے  
 اونہاں جائے ٹھکے تہہ ہادی اونہاں معون میت مارے  
 تاہیو باغوں کیا دیکھے قدماں کھج و سیاہ  
 پھر اسنوں سنگ میو یا فلک خود آستینے پاندا  
 تاشاہ اکھیا انسان کھچیا ساڈا کم احوال جو سارا  
 ناموسی پاس آئی جوڈ تھا سارا حال سنایا  
 تے اکھنوں بیوں نام نہ میرا کریں کتے اظہاری  
 پریش بن نون تے کالب دواں راز چھپایا  
 پر نون بن نون اتو یوقنا بن افرانیم ابرار  
 تاکہ ہندی قوم موسیٰ دی بدگاہین لوک اچھائیں  
 کہہیا اونہاں نہ شخصیاں خیر و خیر و خیر و خیر  
 کہہیا ابن کثیر عاتقہ تھیں اور دو ایمان لیا ہے  
 اونہاں کہہیا لنگھو و زانیوں اور پوریوں غلبہ ہو  
 وجہ اس کم کرو توکل رکتے جے ہوا ہل ایماناں  
 نہ اسرائیل کچہ ہینیاں قناصاف جواب بلائیں  
 شاہ سل وے یار بد روچہ لڑی کریں دل جانوں  
 عرض کیتی مقدار نہ ہاں ہیہاں صلہ اسرائیل  
 اسیں حاضر ہاں جو حکم ہو کہ اوس کنوں قدم ہٹائی

۱۲  
 اس کا ترجمہ ہے کہ اس نے ان کو بتایا کہ ان کے لیے جو حکم ہے اسے چھوڑ دو اور ان کے لیے جو حکم ہے اسے چھوڑ دو

تے سیکڑ تہاد کہیں تھہ و تافرض میو یا اونہاں نامی  
 جے دینوں پھر سونا تھیں گناہاں و جگتے اوتھا ہیں  
 اور قوم عاتقہ عادیوں و چوں پکے رہے جو آتے  
 کو پرک ہک تہا نہی چھاویں شتر ہیند کچہ بھائی  
 جاں موسیٰ طرف جیا لال یا لال اور سوار چلا تے  
 نقیبیاں موسیٰ گھلیا خبر حیت ول قوم جیا ہے  
 ڈر ہک باغ ٹھکے جاں یا مالک باغ اچھے پیائے  
 اس کھج و دیا قوم موسیٰ دیوں شخص نظر کرک یا  
 جا وچہ شہر استینوں پڑا گے جھاڑ شکند  
 جاڈاپنی حاجت نوں چا خوب کرد آشکارا  
 سن موسیٰ کہہیا چھپاؤ شخص ہک بیوں نہ سنایا  
 تہ موسیٰ ہولی لشکر وچا یہ خبر گئی کھنڈ ساری  
 قالادجلان من الذین یخافون و یحزنون خالق  
 موسیٰ تے ارون اونہاں کے ٹریا طرف جباراں  
 تہاگ سین و دل ہواں ہرگز اونہیں چائیں  
 اور یوشع تین کالب جہاں گڈیازو کر محالوں  
 یا اسرائیل تھیں آہی جہاں انعام خدا ہے پا  
 جاں تسان قوم اٹھیا رتہاں یوسے فتح سناہو  
 جے پیغمبری گل نہ منی پھر کوپس مومن شہاناں  
 جو تون اتور لٹے جاو وپس بیٹھیاں اسیں اٹھائیں  
 کانو اکثر باسان ایہہ اندک بے سامانوں  
 جو پیغمبر لوقہ اونہاں توڑ جواب اٹھایاں  
 تہ حضرت دعا کیتی ایہ ٹھکے وچہ خلاصے پائے

۱۳  
 اس کا ترجمہ ہے کہ اس نے ان کو بتایا کہ ان کے لیے جو حکم ہے اسے چھوڑ دو اور ان کے لیے جو حکم ہے اسے چھوڑ دو



شعرا من نہ آنتم کہ سر از بند وفا بردارم  
تاں موسیٰ آکھیا جان پی واکلاں میں بایاں  
پس وچھ ساٹے تے بدکاراں کردیہ فرق جدائی  
نائب جبار کہیا بن ہو کر ایہہ مغضوب تمامی  
پھر حیران بہن تول اینہاں او پرناہ غم کھائیں  
سن بعلی آکھیا پھر تھک لکھ لکھ آ موسیٰ والا  
دن سارا رے بہن تماشیں ہوں رچیں حلاول  
تا او گنہاراں کھیا مے حق کرن ادا و دعائیں  
جو کھانے میں سدا ہی رہے راتین چائن لکے  
چھانو کرے سر ہلان تول جت جت نہ آہی  
جاں پیدا بال پھر کوشن او سکے جاتے ہوئے تالے  
ہولی ہوئی تا فرزان جنگو چھ موئے سارے  
یوش تے ہو کر کالب بھی اولاد جو سی بدکاراں  
یوش تول سردار بنا کے لائیاں شکر مہرے  
اونہاں پچھ ماہ گیار کھیا اوٹک چھوکن چاکرنا میں  
ڈگ پئی دیوار شہر دی مومن دوسے تمامی  
اک کافری گروں تے سل چھو جو گون ملہن  
سی نزدیک جو سوچ دتے رات شبے دی آے  
سوچ تول آکھیا بن تول بھی وچا طاعت سائیں  
رب اسرائیل فرشام ولایت بخشنی توت شاہی  
جاں بک چھ پئی عمر یوش دی فوت ہو یا او دپیارا

گرچہ سازند خدا چوں قلم بند از بند

بھی اپنے دھڑل بھائی ایمں اختیار تہا بیاں  
خالفت اینہاں تھیں ہوئے اسل بھی پکڑا لئی  
چالی سال اس جنگلوں نکلن اینہاں حرام دواہی  
جو ایہ بدکاراں ساٹے حکموں جاکر پری پریش  
وچھ فرنگ میلان جو آتیتے نام کمالا  
سوی دھڑل یوش کالب بھی سن سنگ قوم تہا بیاں  
تہو رکت میکان پاروں ہو یاں اونہاں عطائیں  
ہک لوری تھم جو دیکو واکلوں بلدانظری آوے  
وقت پیاس پھر دیوچوں چشمہ جاری ساہی  
وہو جوں مولود لباس و دھڑاں نال بجالے  
بیتہ سالان تہیں او نہ کوئی رہیا کھپے بکارے  
موسیٰ تے دھڑل اونہاں کرباطرت پہاڑاں  
سنگ سہرا تابت ارچا او پر پاتے گھیرے  
جبالا نوچ پئی تھر تھلی جنگش پئی بلانیں  
نمشی فوج کفاراں ہونی فتح نصیب گرامی  
اونہاں اید جتے تال روز جمعہ کر قتل فراغت پاہن  
نایوش دعا منگی تے سوچ روشن رہیا تھادی  
اتو اسیں بھی دھڑل بدیاں وچوں وچہ سجاہیں  
پھر حضرت موسیٰ فوت عمر ستوا اوپر وٹیاں آہی  
افرا شیم جبل وچہ دیساوت دھڑل سو دھارا

لے اس لئے کہ دھڑل علیہ السلام حضرت موسیٰ کی تاریخ تھے اس واسطے جو میں اسکا بھی ایک ہوں میں معلوم ہوا کہ تنبیہ کو مالک  
مولیٰ کہنا جائز ہے ۱۱ لکھ اسقدر طول اور عرض دے میں ان جنگ میں اتنے ہوتے تھے ۱۲ علامہ لکھ ساتویں مہینے کے پہلے ہفتہ  
کے شروع ہونے میں سے ۱۲ خانہ ۱۱ لکھ یوش علیہ السلام نے دعا کی کہ عیوقت ربکے سبب ختم قتل ہو جائیں تو پھر شروع غروب  
ہو جائے پس اسی طرح ہی ہوا ۱۲ لکھ بعض نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ م دھڑل کے بعد جنگ میں فوت ہوئے تو پھر کپکے بدر  
یوش علیہ السلام نہایت نام پر چڑھائی کر کے اسکو فتح کیا ہے ۱۰ اور صاحب ابن نے لکھا جو کہ پہلا تول بہت جمع ہے ۱۲



## قصہ فاطمی و ہارون علیہما السلام

وچہ خاندان موسیٰ خدین ہارون کہ سال و دیر آئے  
 توں جبل فلانے پود سنوں کھڑو میں ہوئی رہی  
 بنی گھر رک سوہنا دیکھیا دھڑا تخت عجیب سیایا  
 تا عرض کرتی ہارون میرا دل چاہو سوال اتھا میں  
 فرمایا سوں میں گھر اونی مال سبجالاں آپے  
 تاجدار آوے اس گھر والا ساندوٹاں غصہ لیا کے  
 تا چڑھیا او تخت آسمانے گھر رکھ غائب تھیند  
 کہنگسی ہارون اسان پہلی توں اوس ماریا بھائی  
 جان رہتا اصرار کیتے تا دو موسیٰ نقل گدا کے  
 چکھان میں اسان اکھیں اوس دیکھا امانا کرے  
 تے جال رفات کلیم جو موسیٰ کر کے نوں جانے  
 جو مثال سدسی کئی چیز موسیٰ نوں کدنی مل سانی  
 موسیٰ آکھیا کسری ایسیں قہر جیب بنائے  
 جو شان ابھی والا بندہ میں کدنی نظر نہ آیا  
 پراند قبض کیتا تے مکاں پوریا اوس قبر نوں  
 یا ملک الموت موسیٰ ول لیا یا سیب کہ جنت والا  
 مال دے اوشع بن نون جو سورج رہیا ٹکاتے  
 تے شاہ ملنے سی دوعاراں موٹیا شمس کچھاں  
 کہنیا موسیٰ یاد کروا توں جہاں تا بنی تسالوں  
 بھی صفنا نال عقان باجہ روقہ حال صفاؤں  
 یا شاہ آنا دھو لوج کنول لای وٹل جہاں  
 تے ملیاں جو کسو نہ پایا ہے ہم عصر تمارے  
 او قوم ڈر لیبیاں ک زمین یعنی دل قلب صفائی

رب وحی کیتی موسیٰ ل چاہاں میں ہارون سدا  
 بہت کھن کھجوا دھو جیہا آگے ڈھکنا ہی  
 تے چھیا نوٹ چھاؤ ملل سے سکتے دل آیا  
 موسیٰ آکھیا سوں کہن آگہوا لیوں خوف کے میں  
 عرض کیتی سنگ کبیر توں بھی سوال تھ خوف جاپے  
 جاں دویں سے فوت ہو یا ہارون خان زل الافولے  
 تے موسیٰ آئے قوم کے ادھ اٹا طعن کریندے  
 فسدا یا بھائی اپنے نوں کوئی گویاں کھپا کے  
 تے رب نہیں دعا منگی تا اللہ تخت ہارون اوتارے  
 پھر تخت اسمانی چڑھیا ایویں نقل علی تھیں پھڑ  
 راجہ ٹٹھے ملک میں رک سوہنی قبر بنائے  
 جو رول ہیری تازی اسچ ادھ بھی کدنی پانی  
 کہندے کہ پیلا بد اسن موسیٰ فرماندے  
 مکاں پوچھیا تھیں یہ چاہیں بنی آہو فرمایا  
 وہب منبہ دے پت کولوں لیا یا ایس خبر نوں  
 جاں بھگیا اوسنوں سی قبض ہوئی تس روح کمالا  
 ایہ مجھے راہوں آکا وچہ خاندانے نقل عیائے  
 کہ خندق دین فوت عصر بدتر شمس تداہاں  
 ملے شاہ نسا تھیں کتی سنگ لایت شانوں  
 یا لسیٹاں وچہ فسان روشن طلعت غیب راہوں  
 تے جو کچرچ اونہاں دے اوتھیں ہو کے روگواناں  
 جو مکھ موسیٰ دیوں دین تجلی نورانی چمکارے  
 سنگ اس استعداد جو لکھی کارن نساں راہی



نہ پھر وہیں سے کنڈال ملک جسم ول غربت چاہوں  
 کہند ای موسیٰ اچھ و سک لوک زور آور سار سے  
 اسیں لدی شہر نہ ویشی جد لگ مرث نفس صفات  
 یا مغلوٹ من جد لگ غلبہ طبع ایہ سانی  
 کہیا دو جنیاں نے جو ڈری انجام بدی بنداموں  
 تے وڈو بوی نول دودا نیول جو لدی قربت والے  
 جو روح دے شہر نہاد وازہ ہے تسلیم رضائیں  
 یعنی اپنیاں بد عملان تھیں پھر تیں ہو سو باہر  
 نشان حصوی مومن دے کرن عملان روشنائی  
 توں تے رب جلال مارو یعنی نفس پڑایاں  
 جاں نفس لمید یاں زمین ول ساڈی کریں توانی  
 تے روح دے آسمانوں ان من سلوے کھاؤ پائے

وچہ حاصل کر نفس ویاں خواہشاں کے سعی تیاہوں  
 یعنی خواہشاں نفس تے پیاں صفات نفس اتے  
 تیرا پھر یا صفت محنت خودا وہ دور نہو دن باتاں  
 تدا لگ اندر شہر قلب دمی وڈنا مشکل جانی  
 رب کر انعام سدہ راہ و سیاہو ہاں ہدایت نامو  
 ادہ باب توکل اللہ سنگ نیک اعمال او جانے  
 جاں وڈو روح او من صفاتے ناما غلبہ ہو وڈا میں  
 رجبے کرن توکل قلب حضور ول من ظاہر  
 کہن موسیٰ ناہ وڈے ال اسیں لدی شہر صفاتی  
 ساڈی پوچوں کے نہ طاقت کرنیاں جہد کمایاں  
 تا اسیں اوتے وڈساں نہ پتے بیٹھا گئے اتھ جانی  
 یعنی روحی فیض او من نور ول فائدی رہی اٹھانے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنِ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتَقَبَّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا

وَلَهُ تَقَبَّلَ مِنَ الْآخِرِ قَالَ لَا قُتِلَتْكَ قَالَ إِنَّمَا تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ

اور پڑھا او پر اچھے خبر دو بیٹوں آدم کی ساتھ حق کے جس وقت کہ نیاز لاؤ دو نو کچھ نیاز پس قبول کی گئی ایک کی  
 ان دونوں میں سے اور نہ قبول کی گئی دوسری کو کہا البتہ اڑا لو کھائیں شجھو کہا اوس نے سوا اسکے نہیں کہ قبول  
 کرتا ہے اللہ ہر سیرکاروں سے

تے دس توں سچی خبر اور نہاد آدم بنیاں والی  
 نہ موسیٰ قبول دو جن تھیں کہو میں ماراں تیں ہر سولے

۱۱۔ اور جسم کی ذات میں اللہ کرنا ۱۲۔ یعنی ملازمت اور پردہ جسم کی جو اس سے آخر کار انجام پہنچا ہی ہوتا ہے اور  
 وہ دو شخص ہیں جو ان سے نہیں دڑتے تھے۔ وہ دونوں تغل فطری اور عمل یا عمل ہے دوسرا ۱۳۔ اور روح المعانی میں  
 لکھا ہے کہ عطف اسکا اوپر واذ قل موسیٰ الایہ کے ہی اسلئے کہ تمہید ہے اُس چیز کی جو آگے نہ نور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ بعد ذکر  
 کرنے نافرمانی بنی اسرائیل کے جو لکھا گیا تھا انکے اوپر جو آئے انکی طرف رسول پہنچے کے ساتھ جو اچھو و لیلیں ظاہر کہ ہی تھیں یا یہ جڑو  
 ہے کہ اول خبر جو بیچ قتل کرنے اور پیشہ رستی کرنے کے متعلق باعث گناہ ہونے کے۔ اور ضمیر بیچ علیہم کے پھرتی ہے بنی اسرائیل  
 کی طرف۔ پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سناتے قصہ ان دونوں بیٹوں آدم علیہ السلام کا۔ یا ضمیر  
 راجع ہے آپ کی امت کی طرف یعنی اپنی قوم کو دیکھو۔ روح المعانی ۱۲



جائے آدم آیا نہیں تے لگے ہوون پتر وختیاں  
 تاجھائی بھینان نال ضرور عقد رواسی بھائی  
 سب تھیں پہلے ہو یا قابیل اقلیم سنگ لہ سجائی  
 جوناں ہ پیل بسوزا جین یہیشکوں گھٹ آہی  
 بھین قابیل جو سوئی آہی سنگ ہ پیل وواہی  
 چہ اس کم ہ پیل ہو یا خوش قابیلے غم لائے  
 ناوہ لئی اقلیم ہاں پک یقین آدم نوں ساہی  
 وچاوس لے ہک اک سفید جوناں لہو آسمانوں  
 نہ جیئ باں قبول ہوندی تس آتش مول نہ کھاندی  
 قابیل ہا کرسان کی ہک یوری اندی اوہ لیا یا  
 ہ پیل آہ چروا ہ بکری لے گیا ہک سچاواں  
 پس آئی آگ آسمانوں کھا گئی ہ پیلے قربانی  
 ابہ کینہ جس چھپاوس تے جاں آدم اہل کرامت  
 ہ پیل آہ وچہ آہ اوہ سنوں آقابیل بولاندا  
 کیوں میں کہے مذہبیری مقبول میری رد ہوئی  
 تا عرض ہ پیل کیتی رب متقیانندی مذہب قہولے  
 کہے بھین میری توں سو مہنی کیتی پاروں فخر کمال  
 کہیا ہ پیل جو ظلموں مینوں ماریں زور و مہکائے  
 یا توں جے ظلم کیتا ویندھ صا پر پیل نکرتاں

چہ حمل ہک لڑکا لڑکی جمد ہے رہی صریحاں  
 ہک حمل والڑکا حمل مہجے دے لڑکی ساہی  
 تے حسن جمال اقلیم اسندی مد نہ لکھی کاٹی  
 جاں پھو جوان مہجہ دو مانے کر دے بنی آہی  
 تے بھین ہ پیل ملی قابیل جو شل اقلیم ناہی  
 تا آدم کہیا کرو قربانی جسدی نوں آگ کھائے  
 ابہ کم کیتا میں حکم آکھوں خطانہ پوسے کد آہی  
 جس مہنی قربانی آگ کھاندی گن قبول نشانوں  
 کدے گئے کھائے اوہ جو ب نوں مول نہ بھاندی  
 میں بھین تھوواں مذہب قبول پوسے یا ناہ اللہ یا  
 دلوح اخلاص ضابطہ دی تے کہے میں عمل کماواں  
 پھر قابیل و دھیرے پھر ہیا غصہ غضب حیرانی  
 گئے دیارت گئے دی قابیل ہ پیل امانت  
 جو مینوں قتل ضرور کراں میں عرض ہ پیل سناندا  
 تے سوئی بھین میری توں سانجی آپ میں سختی ڈھوئی  
 میں دس ناہ ابہ گل بھراوا اچھوڑیں سخت مقولے  
 میں بھین تیری شکل کھاں کیوں ہا مذہب جلال  
 پر میں ظلم نہ کراں جو کیتا ظلم حرام خدا نے  
 جو ظلم گناہ و ڈیر اظلموں و اثم رب تھیں رناں

لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسٍ يَدِي إِلَيْكَ لَا قَتْلُكَ

۱۷ ایک سو سال گزرنے کے بعد اولاد لگی پیدا ہونے اور کہا بعض نے کہ یہ جوڑا جنت میں پیدا ہوا تھا ۱۲ عالم ۱۷  
 اس امت پر رحمت آئی ہے جسکو قربانی کے کھانے کا اذن دیا گیا جیسا کہ حدیث شریف سے بھی ثابت ہے ۱۲ پہلے  
 آنچے آسمان کو فربا کہ تو ہ پیل کو امانت کے طور پر رکھ تو اسے نکار کیا اسی طرح زمین نے بھی نکار کیا آخر اپنے قابیل کو فربا کہ  
 میں کہہ مظلوم کی نیارت کے لئے جاتا ہوں تم ہ پیل کو امانت رکھو۔ پس اس امانت رکھنے کو قبول کیا ۱۲ رب تعالیٰ  
 ۱۷ یعنی پہلے اولاد تیری فخر کریگی کہ جو بھونٹا پیدا ہوئی خود بھونٹو جو بھونٹے کے شکم سے اولاد نکالے میری کے شکل عورت کے شکم سے ۱۲



إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ  
مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ  
فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ  
كَيْفَ يُوَارِي سَوْآتِهِ أَخِيهِ قَالَ يُوزِيكُمُنِي أَنْ عَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذِهِ الْغُرَابِ  
فَأُوَارِي سَوْآتِهِ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ

اگر اراد کرے گا تو طرف میری ہمت اپنا تو کر دے تو مجھ کو نہیں میں دراز کر لوں گا ہمت اپنا طرف میری تو کر  
مار ڈالوں میں تجھ کو تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ پروردگار عالموں کے سے تحقیق میں ہلاد کر رہوں یہ کہہ چکا ہے  
تو ساتھ گناہ میرے کے اور گناہ اپنے کے پس ہو جائے تو نہ ہو والوں نگ کے سے اور یہ جو بدلہ ظالموں کا  
پس رغبت ولائی اس کو نفس اس کے نے مار ڈالنا بھائی اپنے کا پس مار ڈالا اس کو پس ہو گیا تو پانیوں  
سے پس بھیجا اللہ نے ایک کو اگر تیرا تھا بیچ زمین کے تو کر دکھائے اس کو کہ جو کھڑا تک دی لاش بھائی  
اپنے کی کہا اے دائی مجھ کو کیا نہ ہو سکا مجھ سے کہ ہوں میں ہانت اس کو سے کے پس دھما تک دلوں میں لاش  
بھائی اپنے کی پس ہو گیا پشیمانوں سے

کہا یا بیل جو قتل کر منوں تول منوں تھچاویں میں اٹھ تھیں قتل ایسی جو یا لہار لو کا تی میں چا ہواں بھا رگناہ میر پیا بھی اپنا سر چاویں پس یاری تی نفس سگ جو قتل کے خود بھائی شنا و بچھ ڈیل تائیں سرس تک پتھر اے پھر گھلیا رب ہک تو جو ادسنوں پڑ زمین و بچھاو	میں طرف تیری نہ بچھہ گاوال تا بقیصوں چاویں جو ہر قاتل تھیں مدھ زور فاذن ضہہ کہیا تی پھر ہوویں اہل النار سے اس ظلم سزا میں اویں تا قتل کیوں پس گیا گھاٹے والیا تھیں ہر چائی پھر حیران ہو یا کوں لاش ہن دفن کری چھاوے نالاش ہا ہوا پو دی تول ٹویا گھت دباوے
---	--

یعنی حضرت ذیل علیہ السلام کو سوسہ ہوتے دیکھ کر ایک پتھر سر کے نیچے رکھ دیا اور ایک پتھر اوپر سے مار کر آپ کا کام  
تمام کر دیا اور پھر حیران ہوا کہ اب لاش کو کس طرح چھپایا جاوے ف اسی طرح قاتل کسی بگینا تو قتل کر کے چھپتا یا کرتا ہے  
پھر آخر کار سزا سے قصاص کا مستحق ہو جاتا ہے سلسلہ یعنی لکھوی صاحب امداد رحیمی لکھی مفسرین نے رحمت ہی بیان کی  
ہے سواس سے ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ باوجود طاقت کے ہونے کے اپنی جان کے بچانے کے لئے دشمن کا دیکھنا و جب  
نہیں امداد المؤمنین عثمان ذوالنورین دراک حال کہ آپ قاتل شرع کی ملامت میں مصروف تھے دشمنانے اوپر سے صحت بھا کر  
آپ کو شہید کر ڈالا اور نہ ثابت ہو کہ حضرت عثمان دفعت اس وقت اپنے پاس کوئی ایسا ساتھی اور نہ کوئی ہتھیار و جو رکھتے تھے پس جس  
غصص کو کوئی آدمی ایسی حالت میں شہید کر دی تو کیا پھر اس پر دلیل اللہ ہو سکتی ہے کہ مقبول اپنا سچا نہ کرے اور پس خود اپنی



ہک کا ٹودو جے نوں مار یا ٹو یا کڈھ اسوچہ و باندا  
 تاکہ کیا قابیل مافوس ہو یا کھٹ اُس کا ٹودینا لوں  
 و ت ہو یا پشیان وٹاں کینوں پھڑ میں مٹھ چاٹی  
 تہیں ظلم حسد تنہا نہ توں واضح کیا یہوداں  
 پر اکثر کہن قابیل و بیل مواہب وچہ لیا یا  
 کہن محقق ستیاں قتل کیستنا قابیل برادر  
 اوس کہیا اکہوں رتیں میں بیل نہ وار چلاواں  
 جو کہن مفسنہ سخن قاتل تھیں وجہ ہر حالے  
 تھاپے تھوں جان و بخاؤن سخت گناہ ایہاٹی  
 نہ فرقا بیل آہی کیوں ایں ول شیطان سکھاندا  
 تا سمجھ قابیل شیطانوں مار یا بھاتی ماور جایا  
 ویہ سال عمر بیل آہی جاں مار یا لٹس قابیلے  
 پس چالی دن یا سال او چلی پھر یا بھاتی تائیں  
 قتل کنوں بیل زمیں ہی کہندی من شب سہمی  
 اچھیا آدم و س قابیل کتھے بھاتی تیرا  
 فرمایا لٹس خون زمینوں ساں پوکا رُسنا وے  
 کیتا رب حرام تہ و نہ اتوں زمیں نوں پیوں  
 ابو نعیم روایت عبد الرحمان کنوں لیا یا  
 دل اوسدا بھی بھیا مریاں کچھ رہیا حیرانوں  
 آدم کچھیا دن قابیل کتھے بیل سدھایا

سجھ آئی قابیل اونویں کڈھ ٹو یا لاش چھپاندا  
 آلاش لوکاواں برا پو دی پایا دکھ کمسا لوں  
 ہر افسوس قتل کھٹاں اوس نہ امت کھاتی  
 تے ایسے کارن حکم قتل واپاٹیا نہ مقصوداں  
 بھی وچہ روح المعانی فاضل لغز آدمی فرمایا  
 نہیں تے سی بیل قوت وچ کنوں قابیل نور آور  
 جو ظلموں بیل کر تیں میں سترندہ نہ تھو اوٹھاواں  
 جو ہونے دین روکے ہو یا آپ ہلاک اوس حالے  
 تے قصے عثمانوں اتھ لکھوی غضب اپاٹیاٹی  
 ہک پھر جتا ویرا اوسدا دوسنگوں توڑ و کھاندا  
 رکھ ہک سنگ سر بیٹھ اتوں گھت پھر دھجا مار گویا  
 پر خون نہیں قابیل کر کی لاش شہید حلیے  
 وچہ لکھری وڈی مسجد نزد بیل شہادت آپیں  
 تے پتیا خون زمیں شہسار رہیا نشان بخاٹی  
 کہندا میں کیا جاناں اوسدا پتہ نشان بسیرا  
 کیوں ماریا توں کہندا جو میں کیتا خون سلسلے  
 ماصاف نشان قاتل دا وے بالکل زامہ بیون  
 جاں قتل کیتا قابیل بھاتی نوں منع اُس فرمایا  
 وچہ ہک روایت بدن سیاہ اس ہو یا اس عصیانوں  
 کہندا میں تے ضامن نا ا پس آدم فرمایا

۱۵۔ ایلین نے اپنے نفرت سے جانور کی شکل بنا کر یہ کارروائی دکھادی تھی ۱۲۔ روح المعانی یا مروج البیان ۱۷  
 کہ یا زید پہاڑ پر آیا نقبی حری کے پاس اور یہ روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور لکھوی  
 نے جو اس جگہ لکھا ہے کہ قابیل علیہ السلام کی لاش آخر کار گندہ ہو گئی تھی یہ اس کی بدظنی ہے شہیدوں کو قتل  
 میں اس لئے کہ شہیدوں کی لاش کا گندہ ہونا قرآن اور حدیث کے خلاف ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت یہودیوں  
 سے بعض مفسرین نے نقل کی ہوئی ہے ۱۲۔ حلائی عفی اللہ عنہ سے ملکہ قابیل جب اتنی مدت اپنے بھائی کو اپنی اور  
 اٹھائے ہوئے لئے پھر جس سے اوسکا اس سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا پھر دو کوٹے آئے اللہ انہوں سے  
 انکو یہ سچہ سکھا دی ۱۲۔ حلائی عفی اللہ عنہ۔







اقلیام لوندی عشق آہ جو سنگ نفس می آہی  
 پھر اقلیام جو عشق آہ نفس حسن جمال نہایت  
 پس دل بہیل عشق اقلیام سنگ ہو یا وزارا  
 جو دل سنگ خدا نول پائے فانی او سوچہ نامے  
 جو نفس طلب نامی کڑا بھی مارن جو چیزاں  
 پس روح نے عقد قلب کیتا مال عشق سے بھائی  
 پس روح نے ذکر کیتا ایہ آگے نفس عقدی سارا  
 کہند نفس عشق میں بھین جو مال میر ہے جمی  
 اسیں بیٹے جنت دنیا والے حسن اسوں بھائے  
 تا آکھیا روح نفس نوں بہت عشق حلال کد ایں  
 بھی فہم ہوتے ان نفس کے پیچے پوین تمسامی  
 تاں حکم کیتا روح نفس عقل نوں کردوین قربانی  
 پس نفس کیلے نذر جو اپنی قوت روح رزالی  
 تے دل آہ چو ائے گیا جو کھر خلق صفاتاں  
 پس آگ صفتاں سوہنیاں لیاں کھا گئی جان پکار  
 نہ نہ نفس مقبول جو کھڑیاں اوہ اوس نہ آہیاں  
 کہیا قلب قبول کری رب ڈرنے والیاں اسوں  
 میں چا ایں جو ہم اپنا تو میرا پوین باطل قیاسوں  
 ایہ بدلہ ایں ظلم جو کھن چسپزاں غیر شکانے  
 اور ک شہوت تاروں دلوں ماریا نفس امارے  
 جو غیبی علم آئے کشف مشاہد نفس نہیں اچھ پائے  
 وت کا نو حوصلہ آیا نہیں نفس می پٹ دکھایوس  
 تا نفس کہیا میں عاجز ہو یا حرص کا تو دی نالوں  
 پس ناوم ہو یا نفس جان و جگ کھا نا نظری آیا

ہو فانیل قلب سنگ لوندی عقل لبوا جمی مسامی  
 دل مولی دل مال سی اتے جو اوس پاس ہایت  
 تے عقل لبوا اول نوں سے شکل بری ہو یا را  
 تے نفس تائیں ایہ عقل لبوا لگی بری کمالے  
 عقل لبوا والیاں تائیں ناہیں نفس تیزاں  
 نوح نفس دناں عقلی ایہ کل نفس نہ پھائی  
 ناہ منیاں حکم عقل نے روح نفس غضب و جہ بھارا  
 اوہ سوہنی میں اوسدا خدا راتے ولدی بھین بچی  
 تے ولدی بھین عقل اوہ بیٹے جنت عقلی آئے  
 جو عشق ہو یا تہ نہیر کو بیٹیا روح لگیں اوتھائیں  
 پر رکش نفس ہونا روح دامنیوس حکم گرامی  
 قبول ہو جو جس نذر عشق دی او خدا پر چپانی  
 جو کرد آہ نفس راعت شہوت حرص کمالی  
 پس عالم ارواحوں اتھ اتری آگ محبت ذرائے  
 تے لکیاں آگ محبت والیاں نیکیاں میں سہا کر  
 نہ آگ محبت ہرگز کھاندی بریاں نفس کمایاں  
 جو توں قتلاں عمل گواہیں میں لڑاں ہراسوں  
 تا پنج حجاب جدائی ہوویں ولبر وصل تپاسوں  
 پس چاہیا نفس حج و لیلوں سے شکایا قلب تپانے  
 پس وجہ جگ کھا نفس پاکر قتل اوس قلب سبیلے  
 نہ عجبی اوچہ ویدار نہ جنت ناہ نجات ہند آئے  
 تا دفن کرے روح اوسکدہ لعل روح تھیں کر اویس  
 تائیں علم کھاں کچھ تھیں وجہ اسباب کمالوں  
 روح البیان آو روح المعانی دواں لکھ بکھایا

لے اقلیام عشق ہی جو نفس ساتھ (دراں) جو را پیدا ہوئی تھی۔ بہیل دل جو جسکے ساتھ لبوا پیداوار ہوئی تھی اور وہ عقل ہی روح



مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ أَنَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ

فَسَادَ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا

اسی واسطے لکھا ہے اوپر بنی اسرائیل کے یہ کہ جو کوئی بے حق جی کو بغیر بدلے جی کے یا بغیر فساد کے بے حق ریجے۔ پس گویا کہ مار ڈالا لوگوں کو سب کو اور جس نے جلا دیا اسکو۔ پس گویا کہ سب کو لوگوں کو سب کو۔

جو ناحق چان و بچا ہے یا وح زیں فساد بنائیں جو آیا جس اوس گویا لوگ جو اے کل فنا ہوں تے من و اکتب سنگ تعلق و چہ مدارک پایا یا ہزن و ہکارے جہیہ افشع اوسنوں پڑاے جس پہلے رسم کدھی سبجناں بھارا و سکن جالو گویا اوس ظالم کل بنیاں پھر قتل کر چایا گویا اوس کل لوگ جو آغازن کرے نقل نول تے و فزع و چہ شریسی بصری حسنوں نقل و سبکو اوس شخص گویا کل لوگ جو فضل آہوں پایا جو وچہ حقیقت کئی عالم سے ہیں برابر پائے ایہ مال اعتبار عذاب جو کدھی قتل جنہم ساڑے جیسا کہے قتل و فزع تھا قتل عالم دیوں گھیرے اوسے قدر قابل گناہ جو پہل اوس شروع کرایا تے عمل کیتوں اوس پر اوسدا پاوی اجر نکالی جتنا اجر اوہناں سمجھناں انا کہ جس وع بنائیں جتنی رو سیاہی اوہناں سمجھناں او تو اوس کہ آوے

ایسے کارن کم کیتا اسال اسرائیلیاں تائیں پس گویا قتل کیتے اوس لوگ تمام قتل دے راہوں <sup>۱</sup>فَعَلَّ النَّارَ مِمَّنْ مَاتَ تَلَوْنَ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ وَاکْرَیَا فسادوں کفر و اونا و محسن زن جو زنا کا وے جس مار یا کسے و لیر مویا خود نالے و کھن والے یا جس قتل بنی نوں یا شاہ عادل مار گویا تے جس کے املا و سچا یا بنی یا شاہ عادل نوں جس مار یا ہاک یا لکھناں بکو وچہ قصاص مویے جس شخص ان معاف کیتا کے کنوں قصاص چھوڑایا اسرائیلان ایہ خطاب جو اکثر بنی اوہناں مار و بچاے جو آکھو کہہ کے قتل معنی کوں قتل مگساے بھی کل عالم سے قتل کر نوچہ ہون و فزع و فیرے بنی کہیا جو قتل کرن قحیبن جو رم کے نوں آیا وچہ مسلم دین اندر جس پہلے سنت پہلی نکالی بھی جو عمل کرن اوس او تے روز قیامت تائیں اوس رسم کدھی جس گندی لوکی عمل کاوے

۱۔ اَجَلْ ذَٰلِكَ کا نام دین کے ساتھ تعلق ہے اور من کا تعلق کتب کے ساتھ ہے ماسک اور یہی جہو کا مذہب ہے۔ جلد متائف ہے یعنی یہاں سے نئی کلام شروع ہوتی ہے پہلی آیت کے ساتھ جس کا کچھ بھی تعلق نہیں۔ اور اگر دو آدمیوں سے دو شخص بنی اسرائیل کے مراد ہوتے تو کوئے کا زمین کر دیکر دکھانا ہرگز صادق نہیں آتا۔ اس واسطے کہ بنی اسرائیل سے پہلے کوئی لوگ نہ گئے ہوتے تھے اور کوئی خون بھی ہو چکے ہوتے تھے پس یہ مفردی طور پر قابل اور تغافل کا ہی قصہ ہے۔ مواہب سہ مگر جو اسلامی حق کے ساتھ قتل کیا جاوے وہ اس قتل کر نہیں داخل نہیں کیونکہ ایسا قتل غیر اسلامی حق کے ہونا ہو۔ حلو انی



تاہیں مرن زمانہ نہیں لڑکے احمق لوگ و سیاہ  
 نہ دنیا گندی پچھے لگا چھٹا بیچ بلاؤں  
 گویا کل افراد بدن سے کٹھے اوس ازہیں  
 جو سو یا اوہ تا جتہ سارا سو یا فضل الہی  
 اوہ لکڑا گوشت ولدا ایسی سمجھ حدیث بنجاؤں  
 اوہ گویا بنگال لڑائی جنگ کریدے وہی  
 تے قتل کرن خجھر خداناں پچھے رکھن ٹوٹوں  
 اوپر شاخاں ہریاں کہیا وچہ روح معافی بھائی  
 تے پیکشن اوہناں سال اختلاف ترو فقول پیارے  
 نہ کرے توجہ طرف اوہناں دی روح معاینوں پاتند  
 تے دوا عذاب حشر نوں ہو پاروں ڈی گناؤں

جو زن دی خواہش حق سلیوں ناسق خون کرایا  
 تے ہیلے نوں اعلیٰ درجہ ملیا صبر عطاؤں  
 نفس امارے دے لگ آکھے جس کھادل تائیں  
 جو جس وچہ حدیث اک ٹکڑہ گوشت چھٹا ایسا ہی  
 تے جے اوہ بکریا تا جتہ بکریا اوسک پاروں  
 جو رب بنی سے اولیا و انسنگ کردی بین لڑائی  
 تے کرن مسافریں وچہ روکن ساکناہ سلوکوں  
 تے سولی من اوہناں نوں سیاننگ بھران جدائی  
 تے روکن تھ اوہناں سے واکال کن مصال سواری  
 تے نفی زمینوں کردی التفات ساکناہ و اوہناں تک  
 ایہ دنیا وچہ روحانی ساکناہ کر کے نظر تہاؤں

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ انْ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ

مُسْرِفُونَ ۝ اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يَحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ

فَسَادًا اَنْ يُقْتَلُوا اَوْ يُصَلَّبُوا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ

اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ اَلَا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوا

اَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اور البتہ تحقیق تے میں کے پاس رسول بہکرا تھو دلیلوں ظاہر کے پھر تحقیق بہت انہیں پچھے اوکے بیچ  
 زمین کے حد سے نکل جانیاں لے میں سوئے اسکے نہیں کہ بدلہ لائے لوگو نکاح لڑتے ہیں اللہ اور اسکے رسول سے

لہ بالاتفاق فقہاء اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں یوں اللہ کی معصیت مذمت ہے یعنی یہاں یوں اولیاء و رسول  
 جس طرح فرمایا اَلَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اَمَّا ذَٰلِكَ فَانِ يَكُفِّرْ بَعْدَ ذَٰلِكَ ۚ وَبَدِيعُ آيَاتِهِ الْقُرْآنُ ۚ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ  
 سے محاربہ و مخالفت پر مکر لے ہوں تو وہ مرتد ہو جائیں مخالفت اور محاربہ سے ظاہر کرتے ہیں رسول کے ساتھ ہیں دلیل ہے  
 اس میں کہ علماء و شریعت و مسلمانان طریقت کی مخالفت کرنا گویا رسول علیہ السلام کی مخالفت کرنا اور کھٹا لڑنا ہے روح البیان



اور دہرتے ہیں بیچ ریچ کے فساد کو یہ کہ قتل کئے جاویں یا سولی دیئے جاویں یا کاٹے جاویں اُنھیں اُن کے پاؤں اُن کے مخالف طرف سے یا کھڑکی جاویں زمین سے یعنی قید ہوں یہ واسطے اُن کے رسوائی ہے بیچ دنیا کے اور واسطے اُن کے آخرت میں عذاب بڑا سنگین لوگوں کو یہ کہ پہلے اس کے قدرت پاؤں اور پاؤں کے پس جانو تحقیق اسد بخشنے والا مہربان ہے۔

تو ٹھیک نہ اُنہوں نے اس کے منجھایاں سنگ آئے  
تو ٹھیک نہ اُنہوں نے جو بی بی سنگ جنگ کرید  
جو سولی دے جان یا لے ہتھ لگتے پیر کہیوں  
ایہ دنیا چھوڑائی اوہناں کے عذاب حشر لوں  
نہ دنیا چھوڑا اوہناں حد لگی ہو حشر عذاب نہ کوئی  
وَأَمَّا جُرَّاءُ الَّذِينَ هُمْ وَجْهٌ مِّنْهُمْ لَمْ يَجْعَلِ  
جو مہن مہن قتل کرن ہو لکھن اہل ایمان  
جے مال لکھن بھی قتل کرن تاں سولی چاہن آبا  
سجھا ہتھ لگتے پیر کہتا نہ دوویں جاہن کیا ہے  
تافقی اوہناں کہ قید کچھوے پڑھ تفسیر کبیروں  
ایہ البوصیۃ لیث اوزاعی مالک شافعی کہندے  
کہتیا ضحاک ایہ بیت خنوجہ اہل کتاب ایہانی  
پھر اوہ عہد توڑ لگے راہ مارن ٹھکے دھڑکے  
تے کنوں بخاری مسلم خازن حمی السنہ لیا ہے  
پھر آج ہوا مدینے دی جاں اوہناں موافق پائی  
اوہناں ضحاک وی ہی و اچیاں لے تے شیر ہا اٹیا  
تے ملک اپنی اوٹھ لیگے چوری یاں اٹھ دے دبا کے

اوہناں بنیاں اُن کے چھوڑ دین فساد کما ہے  
تے جہت فساد میں چھوڑن اہل قتل کر نیے  
یاد دھرتوں تھکے جاوے یعنی قید رکھیوں  
پر جو پھری جاوے تھیں اُن شب چھوڑنوں  
پس لوں تختہ ہار ایہی رب جم کسندہ سولی  
جو لکھن خدائے دیہاں سنگ توں سول آہی  
جے قتل کرن بن لے تا اوہناں حکم قتل دیاں  
جے مال لکھن بن قتل تا پیر ہتھ کپن شرح بتایا  
تے جے بن خوں لکھن مہن پکے خالی آئے  
باتر تیب حکم ایہ چاہے جاسی کریں نظروں  
ایہ شہروں باہر مدینے لگے دھڑکے مصر فرمیدے  
ہک قوم اوہناں دی مومن ہو گے کیتی صلح صفائی  
کلبی کہے چھوڑ حق بلال پر اس اعتبار نہ پیارے  
جو ہو مسلم ہر لے عقل تھیں اس بی لے لیا ٹی  
تاں اوہناں صدقے والیاں تو چھوڑ اوہناں ہی کھایا بھائی  
جاں سالم کھاناں اٹھاں چھوڑاں اوہناں کوایا  
جاں پھر تو کھاناں اوہناں حضرت ہتھ لے پیر گیا

۱۱ اور حدیث من اذانی ولیا فقد اذنتہ بالحرب یعنی جس نے میرے ولی کو تکلیف دی پس تحقیق وہ مجھ کو دشمنی  
کر لیتا ہوا ساتھ لڑائی پروردگار کے اور یہ حدیث صحیح ہے بیچ اکثر کتب ۱۲ علوانی ۱۳ فساد آیا مفعول لہ یو یسعون  
الفساد خواہ مفعول مطلق یعنی یسعون فی حالتہ الفساد اور اس وقت مفسد ون کے معنوں کو استعمال ہو گا یعنی یسعون  
مفسد ون ۱۴ خلاصہ بیچ ابن کثیر نے فرمایا ہے کہ جب قاتل نے اپنے بھائی کو ظلم سے شہید کیا تو اسی سبب سے جتنے بنی اسرائیل پر قصاص  
شرع کو پایا دیا کہ آگاہ کیا جو کچھ دوسری جان کو قصاص کے سوا قتل کر دیا ۱۵ ف ۱۶ آج کل یہ فریاد جو بیچہ بیچہ اہل سنت والجماعت کے خلاف











جو صحبت راہوں فیض اثر سونوں رسوں ناہیں  
ہیں اور ہوتا فیض بھلا دس کس کی بھیجی جانی  
مگر قوم کو لا یشقی علیہم خود حضرت فرما دے  
جو کمال شیعہ تھے مرشد آدمی بجز وحدت و پیر تریا  
جو پیر طاعت رہنا مارن نفس ہوا میں  
تو نفس ہو ایت پوچھیں وہوں نہیں موحدا کوڑا  
کے ظالم نفس ہلاک نہ کیتا باہجوں پیر کمالے

حافظ: قطع این مرحلہ ہے ہماری حضرت مکن  
مولوی دومی: صحبت صالح ترا صلح کند  
انفس تہاں گرفت غیر از مدد پیر

تے غیر شرع کل پیر شیطانی بھائیوں دن ہوا میں  
مولوی دومی: اسے بسا ابلیس آدمی ہوتے ہست

جو حرص طمع و اہنہ دنیا اندر نظر نہکاوے  
کند کہتی جس دنیا دل اورہ ظاہر باطن کا مل  
ہو اورہ پیر کسیر جے پاویں ایسا شخص کھلا میں  
اسکا پاروں بیشک نینوں ہو سی قرب الہی  
تا پیر کمال دی مثل درویش فیض تہاں آوے  
مصیبت حاجت وقت و سیلہ نیال تے اولیاواں  
دعا میں ناں تو تسل استجاب حدیثوں آیاں  
پہل بنی یحییٰ کفاروں مخلوب جاں لوکی ہو سکے  
و کانوا من قبل یمتہ یقینون علی الذین لغوا و اہل بیتہ  
جو زندیاں رو او سیلہ فوتیاں روا تو سل ناہیں  
مولوی سلجیل کہیا انج و لیاں موت ایہا ثانی

جویں صحبت ناں بنی سویں ہاں پاتے فیض علانی  
سو سال عبادت نہیں کہ ساعت صحبت نیکو و صالح  
اورہ لوگ اورہ ناسنگ بھین اللہ ناہ بد بخت سدا سے  
اُسدی تا بعد اسی تھیں کل مقصد حاصل رہیا  
نال شیطان مجاہد باہجوں مرشد بند ناہیں  
اقرآیت ین اتخذ اللہ حبی ہی تہا قرآن اول پورا  
لانصب کیا سار ہو کہ ایہہ بے مرشد و مشہ کالے

طلحات است: تیرس از خطر گمراہی  
صحبت طالع ترا طالع کند  
دامن آل نفس کنش محکم بگیم

جو سلف خلفی چال اپورن دامن نول متھ پائیں  
پس بہرہ و ستے کشا بداد دوست

اورہ نفس جو انول پوں پوجے تینوں کہ راہ الہی  
فتانی الرسول ذکر وچہ ہر دم ملے کر گیا منانل  
تا تھ دیویں تھہ اسکا اسکا ابو ہا چھو میں ناہیں  
جے پیر ایسا ملے تا کثرت ناں درود ایہا ثانی  
وچہ مہاراج اس تفصیل مرزوی و بھین آئے  
کہے رہا برکت ولی فلان ایہہ ہو کہ کم سوء و ان  
وچہ حصن حصین بخاری ایہ لیا یا نقل گو ایہاں  
تاں سنگ بنی اے نصرت چاہتہ و چہ قرآن بجا پک  
کو ل نصف دے منکر جے ہن بولے فیر دوبارے  
کوئی ثبوت نہ منکر دے یہہ جواب دستا میں  
جویں بل تھیں لنگھ ملے بل نول نقص نہیں کاتی

سہ یہ کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہوا ہے اور عبادتیں انکی رسالہ محمدی میں فقیر نے درج کر دی ہیں اورہ چہ رسل امت خلافت کے  
مولوی سہیل دہلوی نے لکھا ہے و نہ آں جملہ شدن عبادات است و نقص ناں ان میں قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ  
و ابتغوا الیہد الوسیلۃ و مراد از وسیلہ شخصے ہیست اقرب الی الصلوات و در فرست کمال اللہ تعالیٰ اولئک الذین یدیعون یتبعون

الذین امنوا یتبعون ہم اجمعین



وَالَّذِينَ عَقَبْتَ قَاتِلَ كَبِيرٍ وَبِجْهٍ حَوَالِے  
 تے ترجمہ وہ چہ مشکوۃ محدث عبدالحق لیا یا  
 شاہ ولی اللہ چہ رسالے ابوس لکھیا پایاے  
 وچہ دوجی جلد حوالے ساگر گدرے نال صفائی

جو فوتیاں دلیاں پہنچو وہ چہ بیضاوی نالے  
 جو زندیاں پاسوں فوتیاں کوہیں بہت تصرف پایا  
 شاہ عبد العزیز اتے شاہ فیض الدین ایہ کرن تبارک  
 منکروں کدھو تہیں تھوں شاید مٹے بھائی

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَ أَنَّ لَهُمْ مَتَا فِي الْأَرْضِ جِجَارًا وَمِثْلًا مَعًا لَيَفْقَدُوا بِهَا مِنْ

عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَا تُقْتَلُ مِنْهُمْ وَكُلُّ عَذَابٍ أَلِيمٌ

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اگر وہ واسطے اونکے جو کچھ پہنچ زمین کے ہے سارا اور مانند اونکے ساتھ اونکے  
 تو کہہ دلا ہاویں ساتھ اونکے عذاب دن قیامت کے سے نہ قبول کیا جاوے اور واسطے اونکے جو عذاب درد و غم والا

جو کفار اکل مال زمین یوں دونا ملے حشر لوں  
 اوہ نہ پوچھو قبول جو اوسکے عوض عذاب ہٹیوے  
 اس آیت وچہ دلیل نہ ہرگز کافر لین رہی  
 تا جو بدلو پکر دو ہشتان عذاب ضرر رنوں  
 تے کارن اوہناں عذاب کھاندا نہ تخفیف کچھوے  
 تے دنیا داکل مال ہوشل اس من محال اجائی

يُرِيدُونَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ الدَّارِ مَا فِيهَا وَيَخْرِجُونَ مِنَ الْأَرْضِ مَا فِيهَا وَكُلُّهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ

ارادہ کریں گے یہ کہ نکل جاویں اگ سے اور نہ نکل جائیوے ہیں اُس سے اور واسطے اونکے ہی عذاب ہمیش کا

کافر جاہن دفع ناروں پاؤں کوہیں رہی  
 تہی کہہ یا وہ دفع جاسی کافر ہک بولا یا  
 کہن نہیں بھر سونا دیکر عوض رہی چاہیں  
 اسال ایہوں گھٹ کوہ آہی سی مٹی دھو ناہیں  
 جوہیں بدیوں نہیں بخت کیوں توہیں اٹھ شرسن راں  
 جو نال قرآن حدیثاں بت مومن لوگ گناہیں  
 کثافت والو معتزلہ پاسوں سخت تعجب آوے  
 پڑنا اوہ کھلنا سواوہناں عذاب ہمیش بہائی  
 کہن اسنوں تھہ جا کہہ کسی کافر بری الایا  
 عرض کرے ہاں فرماوے رب توں کاذب ہو پائیں  
 پھر دفع و اُس کا فرعون ابن کثیر وں پائیں  
 تے مومن عاصی نال شفاعت لین بخت اظلال  
 دفع تھیں وچہ جنت نال شفاعت جان نائیں  
 کہو ایہ اہل سنت تو آپ حدیثاں گھڑیاں ٹھافے

لے تفسیر ہی جلد دوم زبانت ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله ادوات اخرت ان يكون سبب لائل منفصل موجود ہیں  
 علوانی تھ یعنی نہ استفادہ لکاملان اجلہ ممکن جو اور دفع سے رائی ملے ان اگر فرض حال استفادہ لکامل یا دوسری بخت ممکن نہیں اور  
 نہ وہ بہت قبول کیا جاوے گا علوانی تھ پہلے جو حدیث شفاعت کو باب میں وارد ہیں یہ سبب ہست نہ اپنے پاس سی مائی ہیں اور یہ  
 حال کہ خود بخوشی مولف کثافت جھوٹی اور ضعیف حدیثیں روایت کرتا ہو اور جس جگہ تعصب کام لیتا ہو اس جگہ صحیح اور دفع ہم

فقیر نے رسالہ در فضیلتی میں لکھا کہ جو اردو فقیر الایمان مولوی اہل کی اسکا ترجمہ کرے اسکا ترجمہ کرے اسکا ترجمہ کرے



وچہ موایب جابر تھیں جو شاہ رسل فرماوے  
 کہ کیا میں جبر خدا لکھیا کدی ناروں باہر نہ آوں  
 یعنی ایہ کفار الٰہی اودہ کدی نجات نہ پاوں  
 صلح حدیبیال متواتر نہیں وچہ شفاعت پیاری  
 یوم کا یعنی اللہ الٰہی و اللہ الٰہی انصاف وچہ قرآن سادہ  
 یعنی جس دن کرن شفاعت نبی ہووے لی حقانی  
 شروع ہووے حکم چوران جو صغیر نام سداون

جو کہ قوم دفع تھیں نکل طرف بہشت سداوی  
 تمہارا لکھیا اول تھیں پڑھتے پڑھتے الّا ون  
 مسلم وچہ ہووے ہائی ماتم بن مندر نقل لبان  
 شفاعتی الّا لب الّا لب نبی کہیا منکر کچھ نہاے  
 نہ جسد نبی ذوال ایمان رب رسوا فرماے  
 نہ عذاب کر و اوہناں اوسچ موضع ویکھ چھاتی  
 احکام جو کہ ہے پہلے کدوی روح معانی لیاون

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ

وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ مَّن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

سورہ مائدہ پہلے سے لکھا ہے کہ اس نے تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ جب مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہوگا تو عرش کے نیچے سے ایک کتاب نکالے گا جس میں لکھا ہوگا کہ میری رحمت نے میرے غضب پر سبقت کی ہے اور میں ہی ارحم الراحمین ہوں۔ کہا عکرم نے پھر  
 کہا ایک گناہ نہ نہ تعالیٰ روز بخیر نکو دفع سے اہل جنت کی مانند یا کہ اہل جنت کی مثل لکھا ہو اُس جگہ اُسے اور اشارہ کیا اپنی  
 گون کی طرف یعنی اُن کو اُن کی طرف اشارہ کیا کہ اہل جنت کی مثل لکھا ہو اُس جگہ اُسے اور اشارہ کیا اپنی  
 ان چیز جو امن القادومہ احمد بن حنبل میں لکھا ہے کہ ایک آدمی نے عکرمہ کو کہا یا ابا عبد اللہ تحقیق فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری دُن  
 تجھے وہ لوگ تو وہ میں جو کہ اہل دفع ہیں یعنی وہ کافر ہیں اور روایت کی ابن جریر نے عکرمہ کو کہا عکرمہ نے تحقیق دفع بن ارق نے ابن  
 عباس سے لکھا ہے کہ وہ دفع سے نکلتے گئے فرمایا و بیجا یعنی بات ہے تجھے پڑھ جو اہل جنت کا یہ کفار کے لئے ہے  
 اور روایت کی بخاری نے ابی ہریرہ سے لکھا ہے کہ میں نے حضرت منکر قضا و میوں کے شفاعت کے  
 جھٹلانے میں بہانہ کیا کہ میں عبد اللہ بن مسعود سے لکھا ہوا ہے کہ میں نے اُسے تمام آیت کیا اذ انہ کیا ہی اور اُسے ساتھ لکھنے والے  
 و تعالیٰ کے عفو کے عفو کے دفع کے دفع کے۔ فرمایا و طعن کیا و لکھا ہے کہ کوئی زیادہ پڑھنے والا کتاب اللہ کو اور بہت جاننے والا  
 حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد سے کہ تو پڑھتا ہے یعنی نکلیں دفع سے اہل دفع کے۔ ہمیں وہ تو مشرک ہیں لیکن یہ  
 وہ قوم ہو جو پہنچے آپر گناہ پھر نکل گئے گناہوں پھر گناہوں پر پس فرمایا میرے جھٹلانے اگر میں لیا ہوتا ہے  
 رسول خدا صلعم سے کہ فرمایا حضور نے نکلیں دفع سے بھیجے اسے جو داخل ہو وہ آدمی پڑھتے ہیں جس طرح تم پڑھتے ہو۔ دفع و جلی  
 علیہ الرحمہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ ماریک میں ہی السارق والسارقة قتادہ بن دینار کی حدیث ہے کہ اس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو  
 پڑھا جاتا ہے یعنی تمیز نہ حکم جو مرد اور جو عورت کو لپکا یہ خبر اس حدیث میں دو آدمی ہوتے ہیں اور یہ اور یہ مذہب سب سے کہ جو اور  
 نزدیک ہر کے یہ ایک جگہ ہیں لیکن فاخر کی یہ حدیث داخل ہوئی ہے کہ خبر کے مسئلے معمول معنی بڑا کے احمدی صفحہ ۱۷۱ اس آیت میں مرد کا ذکر ہے  
 ہر اور عورت کا بھیجے جیسے کہ سورۃ فی الزانیۃ والزانی جواب ہے کہ وہی الزانیہ ہے ہوتی ہے اصلہ کی خواہش اکثر عورتوں کی ہوتی ہے  
 اسی سے پہلے بھیجے مردوں کا اور عورتوں کا تو کیا اور سترہ دفع میں پہلے اس خبر کا نام ہے جو چورانی جاوے اور صرف مصلحت ہی نہیں پڑا

یہاں تک کہ اس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو مرد اور جو عورت کو لپکا یہ خبر اس حدیث میں دو آدمی ہوتے ہیں اور یہ اور یہ مذہب سب سے کہ جو اور











چوری چور کرے جس ویلے مومن اود نہ آیا  
خانن وچ بخاری مسلم تھیں ایہ خبر ایہا نی  
چوری بعد یا مدول پچھے ٹریا چکے راہیں  
عائشہ تھیں نہ سار تہ چیر ہی چوریوں تہ لیا نی  
میں حاجاں سییاں پوریاں کدی تھوخن زبانی  
نہ طعن کرن تہ تائیں کہیا اہل اصلاح گرامی  
قبل قطع یا بعد قطع ایہہ مطلق حکم کمالے

ولا یتبرق السارق حین یتبرق ایہی بخاری یا  
مچہ ہک ایت چور پتر ہے حضرت لعنت پانی  
مراد ظلم تھیں جس دی اصلاح چھو دیوں انتائیں  
تارگناہ کس معاف کرے جویں مسلم یوچہ بھائی  
اس عقد کتنا پھر آوندی آہی میں دل اود زمانہ  
تے تو نیال گناہ کبیرے ہوں معاف نہ سامی  
تہ لہل اصلاح نوں مفسد ظالم کہیں گناہ ہر حالے

## اشارات فی الآیات

کنوا اخلاق ذمیمہ من وصف نفس مردانے  
و جہاد و فی سبیل اللہ جو صفقات تراہو  
یا تاسل فلاح مراد وصل مطلوب نراسول  
ہو رشل اوسدنی پچن عذاب ہجرت تھیں ممکن نہیں  
شہواتوں جو اپنے نفس خدا تنہاں حرمت لائی  
خیر زہد یا منت چھڑیوں قدر موافق راہوں  
جو چیر چوران حرام آہی اس چوری لٹی شانی  
رب تھیک غفور رحیم اس تے پھر چاہی فضل کیا یا  
جس چاہی بعد عذاب اول ماری ہو یا جو عید ہوا  
جو قدرت رب نوں ہر اوپر اس کجہ اوکھ نہ راہوں  
تے قدم و جوئے کارن منن قوائے نفس جانی  
قانون شریعت طبع ہوا و ال گردی ہل نہ راہے

ای مومنو فریب تھیں اہل پاک کرن نفسانے  
وسبلہ اندر حسن اخلاقوں نزدیک رب چاہو  
تے فانی ہو و ذات خدایہ دلبرے اوصافوں  
کافر ذمہ دین جے سفلی جہت سبھی اشیائیں  
جوزن مردوں کی نفس اول ہوو چیز چورائی  
تا کہ تھہ نفسانے تھلو شہوت حرص ہوا وں  
ایہ بدہ جو نفس تارے کیتی نفس خسرا بی  
جو شہوت چورین ل مجاہدے وچہ اصلاح و آیا  
کیا و تھانہیں تہ علوی سفلی جہتاں ملک خدا و  
جنوں چاہے قرب دیوی خود چھو نفس اصلاحوں  
سنے کارن جھٹھوسا وں نفسانی شیطانی  
اود قوائے نفسانی چیرے تابع نہیں تہا تے

لہ یعنی تہ ہی زلفظ اصلاح کا نائب کو حق میں فرمایا اگر طعن کرنا اوسکو جائز نہ تو زلفظ اصلاح کا یعنی اوسکے نیک ہونے کا اوسکے حق میں استعمال ہوتا۔ فقیر علی الصغیر ۱۲ ص ۱۷۱ یعنی یہ ارشاد مطلق ہے جو کسی قید کے بغیر کاٹنے سے اول تو یہ ہو یا بعد پس قیاس چاہتا ہے جو کفار کی حدود گناہ نہ ہونے سے بعد کاٹنے کاٹے گئے تو یہ کی کیا ضرورت تھی اور حدیث مذکور میں بھی تو یہ بعد قطع کے ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے و خلاصہ التعابیر ص ۱۲ ص ۱۷۱ اس قید کا قبول کیا جاوے یہ اسباب کے زیادہ کر دیوے ہیں مجاہد دہری کے اور نہیں خلاصی پاتے ہو کہ جو طوف جہتتہ علوی کی یوں ۱۲ ص ۱۷۱ یعنی یہ عذاب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نفس



أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ  
وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

کیا نہ جانتے تھے کہ اللہ واسطے اس کے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی عذاب کرنا ہے جسکو چاہتا ہے  
اور بخشش ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔

توبہ و قبول کرن ایہ بات نہ جانتے تھے	جو زمین آسمان پر ملک ادا اس مختاری ساری
نافرمان تھیں جس چاہے کر عذاب آستائیں	جسوں چاہے فضل و بخشش قدرت ہو سبائیں

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزَنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ

قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَمَّعُونَ

لِلْكَذِبِ سَمَّعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُواكَ بِتُحْفٍ نَّوْنٍ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ

مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوا وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ

فَاخْذُوا وَمَنْ يُزِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا

یہ خطاب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے اوپر ایک کیونکہ اس میں صلاحیت کا مادہ ہو خطا کے واسطے اور ربط  
اسکے پہلی آیت کے ساتھ ہے یعنی مراد اس کو گواہی دینی ہے ساتھ اس کے قدرت باری تعالیٰ پر جس کو طاعت کرتا ہو اور ہوا کے  
کہ عذاب کرے جس کو چاہے اور مغفرت کرے جس کو چاہے اور جبر و غیرتہ تقدم ہندگی اور ملک السموات مبتدای اور جملہ غیرہ ان  
کی اور یہ جملہ جہاں میں ہے قائم مقام دو مفعول کے ہے واسطے اس فعل کے نزدیک پہنچنے کے  
روح المعانی سورۃ المائدہ من یشاء ویغفر لمن یشاء تیسارہ دوسری اور حدیث میں ذکر ہے سبقت رحمتی علی غلبی اس حدیث  
میں رحمت کا ذکر پہلے ہے غضب سے اسی آیت کے اس کے برعکس ہے جواب یہ ہے جو پہلے ذکر چوری کا اور چور کے ہاتھ کاٹنے کا  
حکم آیا ہے جو عمل غضب کا تھا جو اسکی توبہ کے قبول ہونے کے بعد بیان ہوا۔ جو عمل رحمت کا ہے پس ساتھ اسی ترتیب کے جو پہلے  
ذکر عذاب کا ہوا اول عمل غضب کا ہے اور دوسرے عمل مغفرت کا جو عمل رحمت کا ہے اور جملہ والہ علی کل شیء قدیر تقریر مضمون قبل  
کی ۱۲ روح المعانی سورۃ یسارعون مضمون ہے باب مفاعیلے یعنی ایک دوسری پر جلدی کر لی کہ منافق اور یہودی بیچ کفر کے  
ایسی کوشش کرنے والے ہیں جو انکا ہر ایک دوسرے پر برتری چاہتا ہے اور یسارعون من الذین کے من بیانہ ہے یعنی مملوک  
جو منافقین میں سے ہیں اور من الذین ہادوا اس پر مطعون ہے۔ پس سنیہ ہونے جو منافق اور یہودی بڑے جلد باز ہیں  
اصل تو من جو عمل جو عامل یا عامل قالوا سے ہے لکن کذب کے لام ساتھ معنی اجل کے ہے یعنی اس لئے خبریں سنتے ہیں جو جھوٹ  
واقعیہ بیان کرنا غلط بات شہوت کریں جو حقیقت میں اس طرح نہ سنی ہوا اصل یا قول یعنی عمل جو کہ صفت ہے قوم آخرین کی۔ اور  
یسارعون الایہ اگرچہ ہادوا کی صفت ہے یا قوم آخر کی مگر غائب ہے جو جو صفت ہے یہودی کی اور ہو سکتا ہے جو جملہ منافق ہو ۱۷



اور رسول تمہیں کریں شجودہ لوگ کہ جلدی کرتے ہیں بیچ کفر کے اُن کو گواہی دے کہ کہتے ہیں ایمان لاؤ ہم ساتھ  
مومنوں اپنے کے اور خدا ایمان لاؤ اول ان کے اور اُن کو گواہی دے کہ یہودی ہوئے سننے والے ہیں اسٹیجیوٹ  
کے سننے والے واسطے قوم دوسری کے کہ نہ آئی تیرے پاس ہلدا لیتے ہیں اور کو چھپے جاکوئی کے کہتی ہیں  
اگر وہیے جاؤ تم یہ پس لے لو اور سکو اور اگر وہیے جاؤ تم وہ پس لے لو اور جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا  
اور سکا پس ہرگز نہ مالک کا واسطے اس کے اللہ کی طرف سے کچھ

جو مومنوں کہیں ہیں میں نے دلوں میں شاہد ہے  
جو نہ کہ کارن جھوٹے تو کارن قوم غیر مومراں  
پھین اور کلمات خدا جو رکھی ہر مومراں میں  
تے جو ناہ حکم لگے تسال موافق تا پیر ہیر کماؤ  
پس توں مالک اس حق رب تمہیں چتر کوٹانا ہی  
جو مومنوں میں ملوث میں سی کم اہل لفاقاں  
یا کو رہو لاوان کارن تیریاں گھلاں سنن پھیلو  
اور نہاں بیولاں میں جو لے نہا جے رسول سولہ سے  
تے جگہ تو تحمیل عوض تن لکھ دیندے اس جانی  
تامنو کہیا جو جہم سے تاسالوں مولن بھاڑے  
توں اور سی گمراہی تمہیں کچھ سکھ اور نصیبا  
یہود وغیرہ دیاں تمہیں ابک عورت مردناہ کما یا  
اور عالم جہم نہاں سب جو حکم کورٹ کما لے  
جو کورٹ ہوں کتاب سید پوج کرن قبول اور پایا  
یہود و عیسائی والیاں پچھیا حد محسن دی کیا تو  
تاسم جہم دا وحی لیا یا او سے وقت اتھاواں  
جو چالی کورٹ حکم اور کورٹ اسال لے پاتو  
بن صوبہ او نہاں عالم بھاڑا کر منصف میں جاوے

نہ اور نہانوں غم کھا پیار یا جو دوڑن وہ کفر سے  
بھی ناہ غم کھا جھوٹوں قوم یہود و مشراراں  
جو تیرے توڑی قوم اچے اور حاضر ہوئی ناہیں  
کہن جے فتنے جاؤ موافق حکم تا اوں منساؤ  
تے جس سے حق جا جو رب فتنہ یعنی راہ گمراہی  
دوڑن وہ کفر سے کرن پیار کفار نا پاکاں  
تے لوگ یہودی جھوٹیاں گھلاں مسجد کن لگا کے  
جو کچھ گھلاں حضرت تمہیں جا باہر اٹھ ہولا سے  
تے سکتے بدے ہلن جیوں اور نہاں تے جہم چھپانی  
کہن یہود وغیرہ جے تسال حکم جلدی والاوے  
جس کارن گمراہی رب چاہے کرے جیلستان  
اور شان نفل معالم خازن دیوچہ ایہ فرمایا  
اور دلوں قوم شریف آہو واپس ہوئے آہونا لے  
کنہدے شہر وہ جو نام چھل رب او پایا  
پھر کئی یہود اور نہاں سنگ لیکو طرف دینے آئے  
فرمایا جے سنوں ساں کہن قبول اسال  
کہیا شاہ رسل سنگا کرو اور سن انکار لیا تے  
جہاں میں نبی نول کہیا ایہ گل کورٹ الاوان

یعنی یہود کے ہاتھ شکر کے خلاف ظاہر کرتے تھے ۱۲ روٹی ۱۳ اور وہ پچھون لے قلم وہ غیر کے یہود تھے ۱۴ سچھے سے  
کہ جن کلمات کہ خدا تعالیٰ نے انکی حکم پر کھا ہے پس انکو پھیل ڈالنے پر انکی بجائوں ۱۵ سچھے جلدی کورٹ سے نارنا اور تحمیل  
منہ کالا کر کے گرے پر چڑا نا اور شہر کے گرد پھر نا بے لے مکہ سنگا کر کے اور امیروں کے خط کے واسطے کرتے تھے ۱۶ روٹی



کہیا بن صویا بن شخص کو چہ عالم دوا تساوا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ۱۲  
 مرد و زین کے اوس جیسا کوئی عالم علم تو راقول  
 ایہ گل من بیہود سدا بن صویا دے تائیں  
 فرمایا تھ قسم اوس جس تورت موسیٰ تے گھلی  
 تے من سلوی گھائے گھلے کیتیاں ہو عطا یں  
 کہیا صورتیے بیڑی ایویں ہی من قسم دے بول  
 تائینوں تے تورت جلاوی دریاں سج الایا  
 کہیا جگر شاہد چار زناہ دی دیون صاگو اہی  
 کہیا بن صویا بیڑی ایویں چہ تورات ایہ حکم کمالا  
 کہیا شریف زانی نوں ال میں چہ دے حد لاکھ  
 تاہیت زناہ اشراق دی وچہ شروع ہو یا اکباری  
 وٹ ہو رس کنول عوم کیتا گوساہ تے پھر آا  
 جے شاہ فے چاچی شے تائیں اول رجم کھیوے  
 پھر کہیا اسال علماواں آو سب ہک تا ٹھیرا شے  
 تا جلدائے تخیم رکھے اسال بدلے حد جہے  
 تخیم دوہاں امنہ کالا کر چاٹرن دوہاں حماراں  
 جال صوکرے پتہ سج کہیا تس طعن بیہودی کردی  
 اسال تیری تعریف کیتی توں پردہ پار یا سارا  
 پھر حکم حضور وں در مسجد پروویں رجم کراے  
 وچ بعض روایت اسپر حضرت چاگوہ بولائے  
 تے وچہ بخاری مسلم ابن عمر تھیں نقل لیتے  
 برلن عاذب تھیں وچہ مسلم ہور روایت آئی  
 اماں اس امت دیباں پر لاندرب طعن جو کرے  
 بھلا مثل بیہوداں تختہ بیناں خداں کہ پٹیاں  
 انہاں حکم شریعت بدلن کارن ہو غذاب نواراں

۱۲ جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک عالم ہے جس کو دیکھ کر آدمی کو کچھ یاد نہ آتا ہے

جوان الوآن اکھیوں کا تا کہن اوہ چہرہ ساوا  
 جی کہیا تس سدو جو اوہ کہی منول تس باول  
 بنی کہیا تول بن صویا کہی ایویں کہن سائیں  
 تے دیا پاڑ کچا یا فرعونوں تساں قتی ہو رتلی  
 کیا حد زانی محضدی وچہ تساں رجم ایہی یانا پیر  
 میں ڈیا کو رگہاں جی بدلاواں حکم کیتیاں بول  
 بھلا دس کتاب تساوید یوح حکم کوں ہے آیا  
 جوں سر جو سر میدانی دیوچہ وچیں اکھیں بھائی  
 پھر حضرت پچھیا کو دیا توں تسال کہ صیا نصت ہالا  
 غریب کنگال زناہ جو کر داا و سپر حد جماندے  
 تاشاہ ساوی دی چاچے دی پت کیتا ہیا کناری  
 شاہ چاہیا رجم کرا دی قوم زانی دی سخن دوہرایا  
 تا قوم ساوی فے زانی او تے لا دن حد سپری  
 بن سنگسار شریف کنگالال ہکا حد منائے  
 اوہ چالی واراں رسا کنگل مارن جلدالم فے  
 ورم کہ صیا نول منہ کر پھیرن گرد شہر بدکاراں  
 توں سج منیا جھبہ برنہ لانی طعنے ہننے کرے  
 اوس کہیا ویم قسماں تھیں ت میں کچ پوری کھارا  
 تے کہیا خدا یا حکم تیرے میں سامنے ہن جو آئے  
 جہاں اکھیا سر میدانی وچہ سر جو اسال سائے  
 جاں اس قصہ چہ حکم رجم و اکتا بنی سوہائے  
 بھی وچ صحیح بخاری قصہ ثابت ہو یا بھائی  
 تے نسبت کرن بیہودے اوہناں فہر منول ڈرے  
 بلکہ اوہناں کو شش کر کے کیتیاں ہن اندر شایاں  
 ہن عالم دنیا ایں ملے کر دے ایہہ کرداراں



حکم اساتے چھوڑ دے وہ قانون شریعت والے  
پھر کن خیال میں دنیاویوح آؤ رہی پیارے

مولوی دھرم خدا خواہی دھرم دنیائے معدن  
حق تعالیٰ کہن نہ کافر محسن جلد نہ اسپر آوے

ہویں رحم جلد سے قطع تے پکرن واسیہ ہو چالے  
تے بخشش سز قیامت واکلہ اسل اظہار سے

اس خیالست و محالست و جنون  
پر کوڑے اسنوں سی جاوے خصل غلامان کھائے

اُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّهِ اَنْ يُّظْهِرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ

وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

یہ لوگ وہ ہیں کہ نہ ارادہ کیا اللہ نے یہ کہ پاک کرے دلوں انکے کو واسطے اون کے بیچ دنیا کے  
رسوائی اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب ہی بڑا۔

ایہ لوگ چاہیں رجب تنہاں پاک قلوب بناوے  
اونہاں نیادچہ نہ رسوائی ڈور تلوار اسلاموں

جو کفر نجاست ہو معا صیول تو براہ نہ لائے  
ہو خیرہ بھرن اے روز قیامت عذاب اول

سَمِعُوْنَ لَٰكِن بَاطِلٌ لِّلْكَلِمِ اللَّسِيَّتِ فَانْ جَاوَزْ فَاحْكُم بَيْنَهُم اَوْ اَعْرِضْ

عَنْهُمْ وَاِنْ تَعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يُّضْرُوْكَ شَيْئًا وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

سننے والے میں جھوٹ کو بہت کھانیوالو ہیں حرام کو پس اگر آویں تیر پیاس پس حکم کرو میان انکے یا نہ پھیرے  
اے اگر نہ پھیرے تو انے پس سرگز نہ زیان پہنچا دیکھے جھگڑ کچھ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کرو میان  
انکے ساتھ انصاف کے تحقیق اور دوست رکھنا ہے انصاف کرنے والوں کو

جو کلال کو پیاں سنن یہودی کھاوے مال حراماں  
جو سنن پھیراں وہاں قضیں تہہ کچھ بجائیں ناہیں

جے آون سنن ول حکم اونہاں کرنا نہ پھیراں  
تو جو حکم کرتا اونہاں حکم انصافوں لائیں

اے اگر کوئی کہے کہ حدیث میں یہودی پر عذاب کرنا یہودی جو اب محسن ہونا فقط نکاح والے ہی کو نہیں کہتے۔ بلکہ  
پاکدامن ہونا بھی شرط ہو پس حقیقت میں ساتھ اس نظر کے جو کافر کی پاکدامنی مشابہ ہو اور مشابہوں کی عداوت نہیں ہوتی اس واسطے  
کافر کو محسن نہیں قرار دیا اور اس میں ایک قسم کی توہین ہے کافروں کے لئے کہ ان کو غلاموں کے ساتھ ملا دیا اور مشابہ مذکور کا تعلق اس  
مشابہ کے ساتھ نہیں ہے اس واسطے کہ خیر کے یہود در اصل ذمی تھے اور یہ حکم ان پر جاری تھی اسی سبب انہوں نے خود اپنے اوپر  
حکم لگا دیا واسطے زناہ محسن کے یعنی ان مجرموں پر بھی مجنبہ سی حکم جاری کیا جاوے تو یہ نہ تھا جو پہلے انہوں کے ساتھ حکم قرآن کے محسن  
بنا کر حکم جاری کر دیں یہ دونوں الگ ہوئے اور یہ حکم توران کے حکم کے ساتھ نہ تھا جو وہ منسوخ ہو چکی تھی بلکہ قرآن مجید







جان ہوا فتنی نورانی اور نہایت نورانی حکم الہی  
انہما لیتیانوج برائی ظلمتے صفت مدلی آہی  
جو یلیا اس حراموں سنوں اولے دفع نارال  
ہن اب مرض اندر علما وال پھیلی اینت زمانے  
جو رشوت دیکو لیوئے تریجا لے جوچ او نہا سے

تا نہیں تو نیت منانے یا تہ حکم نہ منکر و اہی  
بہی چہ حرام اتو رشوت کھا دن جو جو دم برائی  
وچہ روح البیان حدیث بنی تھیں مٹی ہا علما لال  
حق چھپا دن رشوت کھا دن بعض ملال مٹ جانے  
بھناں تح رب لعن پا و حضرت خود فرما سے

اے بسا مرغے برندہ دانہ جو  
اے بسا ماہی داب و در دست  
اے بسا مستور و پرودہ بدہ  
اے بسا قاضی بظاہر نیک خو  
ملکہ در ہاروت و ماروت آل شراب  
چوں غرض آمد سہر پوشیدہ شد

گہریدہ خلق او ہم خلق او  
گشتہ از حرص و گلو افروختست  
شوئے فج و گلو رسوا شدہ  
از گلو در رشوت آورده رو  
از عروج چرخ شاں شد سید باب  
صد حجاب از دل بسوئے دید شد

جس حاجت وقت قاضی دل بہر شخص کنی لیجے  
جس رشوت کھا دی حق مولودہ کافر ہو گیا نکارا  
جو کلیاں تیاں چہ فیضیت رسوائی مردوداں

جو ہریدہ اوس قبولے قاضی اور رشوت بجا سے  
جو حاجت ہو کہ مسئلہ پوچھیں شو اوس لین پارا  
پھر غمیت ترغیبوں دلائی اسہ او نہاں ہو و اں

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ سَلَّمُوا

لِلَّذِينَ هَادُوا وَأَلْبَانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتَحْفَظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءً فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِي وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي

بِمَا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

لہ ابی مردوہم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ امیروں کے  
پر لے حرام ہیں اور روایت ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ دو دانے سخت یعنی حرام کے آٹھ ہیں اور سر  
انکار رشوت کھانی واسطے جا کہ کے اگر نہ پکا اور من مین کا اور شراب اور کتے کا اور نکھو نکھا اور اجرت گاؤں کی آخر حدیث  
تک ۱۲ در مشورہ ۱۲ جو شخص دوستی اور محبت کی جہت سے تحفہ دیکو نہ واسطے مسئلہ پوچھنے کے تو وہ رشوت نہیں ہوتی۔ جو کہ  
فراخی کرتے تھے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تحفوں کے قبول کرنے میں در بیان اسے اور ہر یہ دینا انکی عادت میں داخل  
تھا اگر کسی سے الناس نہیں کرتے تھے بخود ستانہ ہر یہ کے اور خون کرے ہر یہ کے رو کرنے میں جو محبت کی جہت سے ہو  
پس اس میں رشوت کے معنی نہیں پائے جاتے ۱۲ روح البیان



تحقیق اوقاری ہنر نوریت بیچ اوسکے ہدایت ہو اور روشنی ہے حکم کرتے تھے ساتھ اوسکے پیغمبر جو مطیع  
تھے خدا کو واسطے لوگوں کے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے تھے خدا کے لوگ اور عالم ساتھ اس چیز کے کہ یاد رکھو  
کئے تھے کتاب اللہ کی سوا اور تھے اوپر اوسکے گواہ پس مت ڈرو ان لوگوں اور ڈرو مجھ سے اور مت  
مول لوہے نشانوں میری کے مول تھوڑا اور جو کوئی یہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ اوقار اللہ نے  
پس یہ لوگ وہ ہیں کافر

اسیاں ٹھیک تہذیب اور تہذیبی و جس امر نور ہدایت  
 جہت یہود اہل حکم کرن بھی عالم تے ربانی  
 تے شاہد اس پر پس قسبیں لوکاں تھیں ڈر ہو  
 تے جیہڑا حکم نہ کرے اُنہاں جو اسد حکم تارے  
 موسیٰ بعد جو نبی ہوئے سن حکم تہذیب لگا ئے  
 یسعی عقائد سچے نور احکام تہذیب نرالے  
 ابوس حکم داؤد نول آہ حکم تہذیب لگا ئے  
 خلیفہ بنیائے فقہا ہور عالم جان ربانی  
 جو ضائع نہ ہووے تے حکم تہذیب نہ اوہ وٹاؤن  
 و حکم جہانے ظاہر کرنے صفت رسول اسلئے  
 نہ مقصود لعل آیتاں سچن رشوت مسلیاں کھاؤن  
 جاں احکام تہذیبوں منکر ہوئے یہود نکالے  
 کہیں مفسد کفار ملحق ایہہ تن آیتاں آیاں  
 ابن عباس صفاک قتادہ دا ایہہ قول ایہاٹی  
 جو حکم نہ کرے کتابوں انکار اُس نال کما ئے  
 ہے کرتے اقرار تے حکم نہ دو اوہ ظالم فاسق آیا  
 بن مسعود تو شخص حسن ایہ آیتاں عام الاول  
 تے حکم خدا سے بدلن دسن بن احکام الہی  
 یا حق اوس شخص جان ٹھیک نہ نص حکم رحمانوں

حکم کرن اس نال بنی جو تابع رب نہایت  
نال اوس چیز جو یاد کرانی گئی کتاب حقانی  
پر میں تھیں نے تھوڑے سال بات خرید نہ کرو  
پس ایہ لوگ کافر تھے کنوں کتاب سوئے  
عیدتی نے محمد و نویس صاحب شمع سوئے  
حکم نہاں سنگ چہ پیرواں کرے بتی کمالے  
تے وچہ زبور اسرار نصیحت آہو وعظ مورٹھا  
نکجباتی تواریت سدا اوہناں آہ حکم چچانی  
بھی شاہ پاسر آہو سینے بدلن اوس بھلاون  
نہ ورو لو کا تھیں مٹیوں رہو کنوں اخفا افادے  
چو خوشنودی چاہن لو کا پیاس خازن فرماون  
تے فرض نہ جاتوئے احکام نہاں وچہ کفر مے مے  
جو بدلن ریکہ حکم کبیرہ کفر نہ ہووے بھایاں  
ہک اکھن خاص پیرواں حق جو بنی و او کو بیانی  
ادہ کا وٹھیک بے وچہ خازن کل نہ کو لیاوے  
ایہ حکم ابن عباس کہن اتے ٹھیک درجہ سنایا  
وچہ پیرواں نے اس امت دی جو جوت کوت کھاوون  
ایہ کفر فسق تے ظلم سدھی ہوا ایسے طرفے بھائی  
پھر جان چچان اوسنوں وکر کے حکم دی خود جازوں

و در سر می در من لم یحکم تا هم الظلمون میسر می آید و من لم یحکم تا هم المستقون ۱۲ مخالف

۱۰ وہ بنی مراد میں جو موسیٰ کے بعد چلے گئے یعنی انبیاء اور فقہاء اور علماء کے ساتھ تو رشتہ کی حفاظت کی گئی ۱۲ مواہب ۴۰

۳۳۔ یہود، شر، شرقت، بیکر، جھوٹے، سنگدہانے تھے ۱۲۔ یہودیوں نے اپنے حکم اور حکم کے ساتھ جکڑا دینے کی بات پر یہی



تے جیسے ہر پوشیدہ حکم یا کرے تاویل خطاؤں اور وہ چھپائیں عید نہ داخل خازن کچھ صفائوں

وَكُنْتُمْ عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنْتُمْ بِنَفْسِكُمْ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفُ

بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنُ بِالْأُذُنِ وَالسِّنُّ بِالسِّنِّ وَالْجُرْحُ قِصَاصٌ مَنْ

تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارٌ لِّمَا كُنْتُمْ لَكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ فَالِقَ الْذَرِّ

اور لکھا ہے اوپر کے پیچ اسکے یہ کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے

اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلہ ہے پس جو کوئی خیرات کر ڈالے

ساتھ اس کے پس وہ کفارہ ہو واسطے اس کے اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اوچیز کے کہ اتارا ہو اس نے

پس یہ لوگ وہ ہیں ظالم

تے لکھیا اس آل پر اسرائیل و چھ تو رت پیارے

تے بنو نضیر خلاف اس لے کہ دو شخص مریدے

تے و نہ بدو نہ تے ہوز خال کارن بدلہ تھیوے

ایہ حکم آ اسرائیل امین ہے وچہ شرع ہماری

پر جو نسخ احکام سمجھے اوہناں عمل لکھنا آوے

و حکم قصاص اتقاؤں اس آیت تھیں نقل کریندے

تو اس جاگہ یہ قید اٹھائی کیا عموم خدا نے

تائیں اس آیت تھیں لئی دلیل تمام اماں

جہت عموم آیت اتو ایویں و سیاہر ہر ایت

ایسے تے جہو بھی آتھیں کہیا امام ہمارے

لے حق ہر مقرر کیا قصاص کان بدلے کان کے بدلے ناک کان کے بدلے کان دانت کے بدلے دانت پس

اہوں نے یہ کہا کہ نکال لاہو تب ہی تو فرمایا جو شخص اس کے اتارے جو احکام کے ساتھ حکم نہ کرے تو وہ ظالم ہے تفصیل اس کی سچے سچے

چکی ہے ۱۰۰ جہاں برابر ہی ہو سکے اچانکہ پورا عدل چاہئے اور جس حد برابر ہی نہ ہو سکے تو اچانکہ اگر کوئی گناہ یا پاؤں یا زبان

کاٹے تو اس کا اسی قدر عضو کاٹنا لازم ہے یہ تفسیر ہے یہ قصاص کی یعنی بدلے میں زخموں کے درمیان اور جس حد برابر نہ ہو سکے

اور جو قصاص نہیں یہاں وہ عادل آدمی مقرر کرے جو جو گناہ مقرر ہو ادا کیا جاوے۔ مواہب وغیرہ قصاص نہ کرے جو جب قصاص ذاتی

نہ لیا جاوے تو قصاص مقتول یعنی خون بہا لیلہ ۱۰۰ خلاصہ ۱۰۰ لیکن ساتھ اس شرط کی جو وہ شرع بعینہ دوبارہ نقل ہوئی اور نسخ نہ ہوئی

ہو اور جو یہ کہ یہ قول ہے ابن ابی حاتم نے حسن نصیری سے روایت کی کہ یہ حکم بھی اسرائیل کا ہر عام ہے ۱۰۰



غلام و وجہ یا مریاں قتل ہو جو فرق نہ کاٹی  
 جو وہ بخاری مسلم کنوں علی ایہ کرن روایت  
 تے بیٹے عوض باپ نہ مولا بل غلام کہہوے  
 بیع ضروری لڑکی بک لڑکے وے دند نکالے  
 تیس بھر جربانہ عفو کرو اسان اوہ انکار لیاے  
 کہیا اس بیع وے بھائی کیا بن دند بیع کو توڑن  
 تس نبی کہیا قرآن اندر تا حکم قصاص ہے آیا  
 تا بنی کہیا کچھ بندیدے ہن سو گن جو چاون  
 تے اکھ نک کن بھی عام ایہن پر کچھ مخصوص ٹھہرا  
 یا زخم شکم وچہ آوی ممکن اتہہ مسا و نہ آوے

پھر یہو رام مخالف اس جاہو سے بھاٹی  
نہ مومن کا فرغوض مریوے اُسداشان نہایت  
نہ متاسن ہے بدلوچی معاف قصاصن بھیجیے  
دواگلے دندبریع دیاسیاں کہیا تنہاں سجالے  
جاں پاس بنی ہے آٹھ حضرت حکم قصاصن لگاٹے  
تے قسم خدا میں دندبریع ہے ہرگز دیاں نہ بچوڑن  
تا تمعی راضی ہو کے بدلے پکڑ عفو کر چایا  
تاں پوری رب قسم تنہاں کرو اوچھہ صبحاں لیاون  
نہ اندازہ جہناں خاندا جویں ہڈ کوئی نہٹ جاوے  
اہنیں جائیں ہوتاوان فقہ وچ ویکھن آوے

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

مِنَ التَّوْرَةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا

لِبَايِنِ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝

اور کچھ بھاری بھیجائے اور پر قدموں اور نیکے کے علیے بیٹے مریم کے کو سچا کرنیوالا اور سچیز کو کہ آگے اوسکے  
تھی تو ریت سوا درمی ہنے اوسکو انجیل پہنچ اوسکے ہدایت اور روشنی ہے اور سچا کرنیوالی اور سچیز کو  
کہ آگے اوسکے تھی تو ریت سی۔ اور ہدایت اور نصیحت واسطے پر ہیزگاروں کے ہے

اساں عیسیٰ بن مریم نول گھلبا صدق اناہنا لکھ کر  
انجیل وئی اساں عیسیٰ نول چر جوہو عین ہدایت  
تے مقیائے کارن ہر انجیل نصیحت سارے  
جو حکم نہ کرن اوتار چر کج نال وہ اہل گناہوں  
وچہ روح البیان بنی تحصیل سجا خبر حدیثوں کرے  
تاہو وچورا نوچہ کسے فیصلہ کر لہ نہ بھاوے  
تے حال کیا جو شوت کھائے حق تصنیف نوالا

پھر کچھ اوہناں بنیاں جو سن حکم توراتوں کرے  
 موسیٰ دی توریت تائیں اوہ سچیاں کری نہایت  
 اوہ سچیاں کری جو اگے اسے گنوں توریت پیارے  
 تے حکم کرن بنجیل والے جو اس وجہ حکم اکہوں  
 ہی اسوجہ خوف حکام ہیت جو ملک حکومت کرے  
 جد قاضی عدل کری اوہ دن قیامت کھلے ہا پاو  
 جان عدل قاضی و اسہ حال کیا و ت نظام حال

卷之四

۱۲ اس آیت میں بلا دھار سے اس واسطے ذرا پہلے کی طبیعت کے خلاف ہے پھر اس آیت میں بلا دھار سے اس واسطے ذرا پہلے کی طبیعت کے خلاف ہے



شعر	بوصیفہ قضا نکرو ببرد	توبیہ ری اگر قضا نکنی
<p>حضرت آکھیا تن تمانے قاضی میں پیلے          ہک جین کر این او پر ناحق حکم لگایا          لوکانہ ناحق بھنیا او شے دونوں شرسن بھائیں          امام بخادی اوچہ مقاصد کدی حکایت بھائی          حاکم تن تمانے جیکر حکم او پر ہک حاکم          جے وجوہی پر بھی نول جے طرف ترتبے جانے          شاہ لالہ لہاس شہانہ صورت بنیا مرو بیکانے          تے کال وچھا اس کھوتے شخص اک پانی دواہن لیا یا          شاہ وچھو طرف اشارت کیتی وور نا قہ ول آیا          تا مالک آیا کہن لگا بولیا شاہ زبانی          جاہ اتھول چھو وچھانہ کر چھیکر اکوڑ دو ماٹی          نا دونیں چھیکر اکوڑے پہلے قاضی دیول آئے          کہیا قاضی نول حق میرے کر فیصلہ وچھے والا          جاں قاضی شاہ حق فیصلہ کیتا کھانوت رھر جائے          جاں وجوہ قاضی طرف گونناں اوس بھی حق چھپایا          تا مالک چھو آکھیا چل ول ترتبے قاضی بھائی          تا قاضی آکھیا اس فیصلے دی منی طاقت ناہیں          شاہ کہیا کہرواں حین ایہہ ہو خاص نسائیں          تا شاہ آکھیا و قاضی ورنے تے ہک جنت والا          بعد یہ و نصارت نول ب کرے خطاب اتھائیں</p>	<p>ہک قاضی اہل جنت و قاضی اہل النار نکالے          ہک جس خبر نہ فتویوں لا علی تجھیں فتوی لایا          تریجا حکم کیتا جس حقول اوہ وچ جنت جائیں          جو جنت اجرائی احکام اپنی وچہ حاکم کرن اسرائی          جو مدعا علیہ راضی تامل ووجو کھڑن اپنا کم          شاہ چاہیا امتحان کرے تنہاں کہیا عدل کمانے          ہوا سوارا قوت لکھا جا ہک چاہ ٹکلفے          جاں پانی پیہا چکنا چا ہندا کچھے رخ پر تاپا          مالک سدھیا پر وچھے ماں ول چت نہ پایا          اینہ تاویری وچھا جیہا تول کیوں کھڑن چھکانے          کہندا عجیب یہ وچھا گاؤ میری دا جیہا بھائی          تو مالک چھیسوں مہری شاہ ول قاضی پھیر پائی          اتنا مال دیاں میں تینوں ت قاضی منیا حالا          مالک وچھو آکھیا چل ول قاضی دوم عیانے          پہلے والکول رشوت کر کے وچھا شاہ وواپا          شاہ اسنول رشوت دینی چاہی اس نکار کیتا فی          جو تینوں حین یانچ پاک وچہ ایہ ہون بنائیں          کہیا قاضی اٹھ جئے کہ وچھا ہے خاصہ یہ گائیں          وچہ روح البیان حکایت لکھی اوتھوں وکچھ والا          جو اوہ بھی اپنی غلطیاں کچھن سنبھل کرن پناہیں</p>	

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْأَنْبِيَاءِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور چاہئے کہ حکم کریں اہل انبیاء کے ساتھ اسچیز کے کہ انار ایہ اللہ نے بھیج اسکے اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ



اوس چیز کے کہ اقرار ہے اللہ نے۔ پس یہ لوگ وہ ہیں فاسق ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰

نصاری تھے بھی لازم حکم انجیل موافق لادوں	جسے حکم نہ کرن اسناں تا پھر وہ فاسق نام سداون
اوپر تو بہت یہود نصاریٰ پر انجیل طاعت	اونہاں لازم آہی آپو اپنی وقتاں وچہ اشت

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ  
وَمَهِّمِنَا عَلَيْهِ فَأَحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ

أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ

اور اتاری تھے طرف تیری کتاب ساتھ حق کے سچا کرنے والی او پھر کو آگے اوسکے ہے کتاب سی  
اور نگہبان اوپر اوسکے پس حکم کو درمیان اوسکے ساتھ او پھر کے کہ اتارا اللہ نے اور ست پیروی  
کر خواستہوں اویکی کی مگر ان پھر سے کہ آئی جو تیرے پاس حق سی

تھے اوپر تیرے بھی یہاں بھیجیا پیچ قرآن حضرت	جو سچا کرے کتاباں اگیاں بھی اونہاں کی حفاظت
جو الٹ پلٹ دیا وہناں کتاباں کیا یہ نصاریٰ	قرآن امین محافظہ سب کر ویسی اشتکارا
تسین ال احکام قرآن کفلال دسو حکم خدا سے	نہ خواہشاں میں نہ نہانیاں جانے وہی حق افافے
ابن کشیمین یعنی ابن عباس سول لیا یا	گو وہ امین تھے حاکم ایویں جمہوروں دسیا یا
کہیا علی قرآن امین ہو آپر کتب آسمانی	تھے کل کتاباں کنوں فضیلت و معقران حقانی

۱۱۔ اس میں ہے جو یہ مطلب ہے کہ تورات میں توحید ہے جو عزیر پتی اور عیسیٰ پرستی کو چھوڑیں اس میں نبی عربی  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل ہیں پس آپ کے ساتھ کفر اور انکار نہ کریں مگر جب توحید اور رسالت پر ایمان لے آئے  
تو پھر باقی کیا رہا جو فروعیات ہیں وہ خود بخود تسلیم ہر سکتے ہیں اور اس تورات و انجیل کو گواہ اوپر اسلام اور نبی اوی علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے پائیکے ۱۲۔ اس واسطے جو تمام کتابوں کے اصول ایک ہی ہیں یا ان تمام کتابوں کے اصول مطالب  
اور احکام اس میں محفوظ ہیں۔ خلاصہ ۱۲۔ الکتب میں لام عہد کا ہے مراد قرآن مجید ہے اور مصدقہ حال ہے کتاب سی  
من الکتب اس میں بھی لام عہد کا ہے مگر مراد کتاب آسمانی اور یہ صفت جو کہ کتب آسمانی کو شامل ہو جو نازل ہوئیں  
اوپر انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ اور ہمیں حال اور قاحکم امر و جوبی ہے مگر مطلق نہیں بلکہ مقید ہے ساتھ قدرت  
اور ضرورت کے اس واسطے کہ حکم حکومت کے وجود کو چاہتا ہے اور یہ جو حکم الیہ خدا کا ہے جو مصلحت حکومت  
خواہ متفقہ ہو یا نہیں یہ امر ساتھ ضرورت اور قدرت حکومت کے مقید ہو چکا۔ لا یعنی نبی تخریج ہے اور حال ہے جو  
شامل ہے ہر شخص کو ایسی کسی شخص پر کسی حال میں جائز نہیں جو عرض کی تابع ہو جائے اور امر حق سے منہ پھیر لے  
۱۳۔ خلاصہ ۱۳۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی نام پاک ہمیں ہے۔ ویکھو کتاب شفا  
فی حقوق المصطفیٰ نہ لفظ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ۱۴







مگر اگر منظور کرے از مالش رب تساهل  
پس مومنوں چہ احکام اطاعت سب نہیں مہر ہو جائے  
پہر ایہ تساہل خبر کر جیستہ و چہ سن اختلاف تساہل  
نہ جد لگہ مفسد مذول لگ عمل واجب اس آما  
تا شرع اولی ہی تصدیق اطاعت گذر سدا و  
نارہ سستہ عمل نہیں تیں کیتیاں روگردانی  
اہل کتاب او نہاں تجہیں تہر اسکارن فرمائے  
ایہا مذہب مرصیان کارن ہو حکیم سیانا آئیا  
جو اس وار شفا و چہ ویر یا گیا نزدیا ہو کے  
فی قلوبہم ہمہ مہر من فراد علم اللہ مر ضا حق او نہاں بھائی

جو مختلف حکمانہ چہ اطاعت کر دی ہو یا ناہاں  
تو کوشش کر جو کھیک خداول سب تجہیں جی علیا ہو  
ہر تنہیں کارن ہک ہک شرع آہستہ و کھ پائے  
جاں موم شریعت والا آیا صاحب عزت جاہا  
ای اہل کتاب جے شرع نہ مومن الیں رسول صفائے  
مجوس ہنوتے مشک عرب نہ من کچہ زبانی  
جو بعض کتاب سناون بعضوں بجاوین تنکر پاؤ  
مصلحت اتے مناسبتجے دوسے مجرب لیایا  
جس تنک کیتا ایشیاؤں گیا جندول تہہ مصو کو  
جس من نفاق چو کتس دن مہندی من سائی

## اشارات

اساں گھلیا تیر لیل قرآن جدے و چہ علم تمامی  
پس حکم او نہاں کر عدول جو اوہ ظل محبت آئے  
تا ظاہر باطن تجہیں کسے پاسے غلبہ دیون ناہیں  
جو میں قلب تہ مورد آیا کارن روح پیارے  
طریق سلوک باطن دی صفتاں حبت والیاں سک  
سلوک طریق فناہ کھر و ول جنت ذات پیارے  
مگر عیظا ہر کرے تساہل بھی و نا تساہل مولے  
دور او نہاں کما نول چہیرے ولبریل کراون  
تساں مرجع طرف خداوی ہو چہ بین و جو جمیع  
پس خبر دیسی تساہل اللہ جو چہ ہو اختلاف کمانے  
کر حکم او نہاں ج حکمت پارول موافق استعداداں

ظاہر باطن والے شامل بھی کل کتب گرامی  
محبت ظل توحید کی جو وحدت تدہ دساوے  
ہر یک جہت ہک مورد و درشل نفس دی پائیں  
تے مثل علم احکام معارف نو طریقے بھائے  
بھی علم توحید شاہ دی دس جو روح دی تنگ سک  
جو چاہند رب طریق اتو مشرب کرا متفق ساک  
موافق استعداداں بھی قدر قبول حوالا  
استعداد موافق تساہل مقرب یار بناون  
موافق شان ملوت علی ورجی نال خشعہ  
نال اظہار آثار جو چاہند اس اختلاف نہ بھاندے  
نال قرآن جو ظاہر باطن بھریا نال ارشاداں

جو پہلی کتاب نوریت سمراد علم تفصیلی کامل ہو اور دوسری کتاب سمراد علم اجمالی جو ثابت ہوتا ہو بیچ استعدادوں اور معنی مہینا کا  
معاظنا و اس علم کے ساتھ ظاہر کرنے و تفصیلی کے ۱۲ روح المعانی  
حق شافعی بالی جتلی لقصیدی تادری وغیرہ ۱۲ جو مفاد تعلق رکھتا ہے ساتھ نفس کے ۱۲ روح المعانی جلد دوم و تھو



وَأَن احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ

عَنْ عَبْدِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَعَلِمَ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن

يُصِيبُهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ

امریہ کہ حکم کرو میان اُنکے ساتھ اُنچیر کے کہ اوتارا اللہ اور مستبدیروی کرو اہلشوں اُنکی کی اور ڈراون ہو یہ کہ  
بہکاوین بچا بعضے اُنچیر سے کہ اوتا ہو اللہ نے طرف تیری پس اگر کچھ چاویں پس جان تو سوتا اسکے نہیں  
کرارادہ کہتا ہو اللہ یہ کہ پہونچا ہے اُنکو ساتھ بعضے گناہوں اُنکے کے اور تحقیق بہت لگائیں البتہ فاسق ہیں

تو خدا ہوتاں کنول اہنڈانیو تیار کیا کرتوں روگردانی  
 ہے پھر چھ حکم تیرے تھیں روگردان ہو جاووں  
 نے بہتر لوکی آدمیاں تھیں نافرمان اکہوں  
 جو بنو نصیر والے اسان پر کرے زور ادا میں  
 جال اسین اہنڈا مار شیو کہسو چالی وسق ٹھہرید  
 سنگ دین نفستے فسق نصار کنول ہواں اٹھدے  
 ایہ عارف بخدا ہی فرمایا ہے وچہ روح معانی  
 جو کچھ ہر وار بہو وال بکدو جے سنگ مناسپا کیا  
 تال عرض کرتاں جانیں اسین عالم اشرف صلاحوں  
 اسان سوچی بہک صلاح جو تیر پکاراں بھلی پیاسے  
 جے سچا کہیں اسانوں تیرے تعلق ہوئے تمامی  
 دلچ کہ بیانہ مومن ہوناں نال فریب رہ جاووں

۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵

۱۔ اسکا عطف ایک الکتاب پر ہو یعنی اتواری جتنے اور پیئیر سے کتاب اور حکم دیا ساتھ اس چیز کے جو بیع اسکے ہے  
 و اعذرہم ساتھ محذوف مفعول مطلق کے یعنی و اعذرہم حافقہ واسطے تاکید مذکر کے ۱۲ روح المعانی ۱۱۱۱ کتاب  
 خبر اور بنو قظیفہ بنو فیض میں رجم کا حکم کھسیا کہ اتواری ہے المدعی قرآن مجید میں ۱۲ وسیع ایک بیچانے کا نام ہے  
 جو کہ ساتھ صلح کا ہوتا ہے اور صلح دو سیرتھ چھٹا تک اور چار تولہ اور چار ماشے کا ہوتا ہے ہمارے حساب میں ۱۲  
 خلاصہ ۱۲ یعنی ایک سو چالیس وسیع لیکر پھر عورت کے عوض مرد لیتے ہیں ۱۲ رجم اور قصاص کے واقعہ کے متعلق  
 کہا یا ایہا الرسول لا تخذ نکل اور اس آیت کو اس تفسیر سے واقع کے ساتھ جو ہم پہلی سے مکرر روایت متن میں مذکور ہوئی ہے میں مکرر  
 دنانے کے نہایت ہی تاکید ثابت ہوئی واسطے حاکم کے اسلئے کہ رشوت یا لحاظ کے ساتھ فیصلہ کرنا حرام ہے ۱۲ خلاصۃ التفسیر







تے زندگی موتوں میں جو مویاں قدرت عملات ہیں	موتی چاہن جو مڑول دنیا رکعت کراں اور میں
وہ دھونڈن کچھ جہالت والو جو انہاں نفس تھے	نال چل کر شئی نہ علم الہی دے راہ پاتے
حافظ بکڑتے نصرت ایسا اور کرم رکھ چوینے باشد	در باب عمر کہ بس عزیز است گرفت شود ورنہ باشد

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَرَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

اے لوگو جو ایمان لائی ہو مت پکڑو یہود کو اور نصاریٰ کو دوست بعض اُنکے دوست ہیں بعض کے اور جو کوئی دوست پکڑے او کو تو تم میں سے پس تحقیق وہ اُن میں سے ہے۔ تحقیق اللہ ہدایت نہیں کرتا قوم ظالموں کو

ای اہل ایمان نہ یاری لاہو نال یہود نصاریٰ	بعض اور نہایت سے دوست بعضیاں مومنان قہر بھاری
جو کونوں تہا فتنے مال اور نہایت سے یاری لفت لاوی	پس اوہ ٹھیک کہنا ہندو چوں پورا گنیا جاوے
تے رب ٹھیک رہایت کو اہل ظلم دے تاہیں	جہناں پیار یا سنگ الکتاب عید اور نہایت سخت آتھیاں
عبادہ بن صامت نے آکھیا اے محبوب خدا دے	جو رب بی وی یاری اور کفایت کرن دیا دے
اپنی منافق آکھیا میں اور نہایت نال بگاڑاں تاہیں	جو ناہ معلوم کو یہ وہ میرا پیسی نال تنہا میں
آکھیا منافقوں تاہو بولوں اہل کتساہاں	جو بن صامت حاصل اس پار بول تو نہیں سناہیں
اُس آکھیا بہتر تاہیہ آیت خالق پاک اوتاری	رب مومنان کہیا یہود نصاریٰ نال نہ لاہو یاری
عبد حمید حذیفہ کو لول کرے روایت بھائی	کہیا پاک ساؤ اڈری جو مری یہود نصاریٰ کاٹی
یا ابو لہب بہن مندر حق اوس نزول سوئے	عکرمہ تھیں جو بن ابن کثیر اتے در مشور لیا دے

لے اور وہ نہ جانتا ہو پھر پڑھی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فإِنَّهُ مِنْهُمْ فہو مانہ منہم اور روایت کی ہے امام بیہقی نے عیاض بشری نے ان عمل مر یا موسیٰ الاشعری ان بر نعم اللہ ما اخذ وما اعطی فی ازلہ و احد و کان للہ کاتب نصیانی فرغ اللہ ذلک تعجب عمر مقال ہذا الحفیظ اهل انت قاری ان کتابا فی السیود جاء من الشام فقال یطیع ان تدخل فی المسجد قال عمر حجب ہو قال لذب بل نصیانی تا آخر حدیث حاصل مطلب یہ کہ موسیٰ اشعری نے کہہا میں نے عمر بن الخطاب سے کہہا کہ نصیانی میری کتابت کرتا ہے تو فرمایا یا موسیٰ کہ یہ کیا ای ہلاک کری تجھے اللہ تبارک تعالیٰ تو نے پاکیزہ کاتب کو کتابت کرا لی ہوئی کیا تو نے اسد جل جلالہ کا قول نہیں سنا یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا یہودیوں کو نصیانی یعنی ای مومنوں نہ پکڑو یہود و نصاریٰ کو دوست تو کہہا میں نے ساتھ اس کے دین کی اور اس کے واسطے میرے یہ کتابت اس کی تو فرمایا بن عمر رضی اللہ عنہ نے بڑی کڑواہی اس واسطے جو امانت کی اللہ تعالیٰ نہ اسے دے و انکو اس واسطے کہ دے یا یہو انکو اللہ تعالیٰ نے



ہو رکھاروں یاری اہل کتاب منع کیوں زیادے  
دو جہاں فواں اثر نہیں جویں اثر کروا نہاں یاری  
مَنْ تَشَبِهَ مَقُومٌ فَهُوَ مِنْهُمْ خُذْتَ شَاهِ رَسُلَ فَرِيَا  
اہل اہودی صحبت آروں ہو کو دلاں صفائی  
الحب لله والبغض لله بھی حضرت فرمایا  
ربیاں پیاریاں نال محبت پاروں حب الہی

آپچہ فرعون بود اندر تو ہست  
چاہ خرابت سے کند نفس لعین  
الکشت را بنیرم فرعون نیست

نفس شیطان وقوی جملہ کبود  
غرض آمد دور بود زین تمام  
اگر تو در دل حب فناں راجا مہی

ہن ایت زانی کلمہ گو گمراہ فرقتے جو بھارے  
جیہا ضر اثر او نہاں سلیمان تے ہو صحبت اہول  
اوہ اہل قبلہ بن کلمہ کے گلوں ڈنگ چلائے  
ہو گھرے چوروں خطر عظیم بھیت انہاں علم سار  
چور بگانہ کسی کدیش ڈورا چوری کردا  
ہن بعضے بیدین ملانے جلسے کرن سالانے

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَنْ

تُصِيبَنَا آثَرُهُ فَقَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنَا بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ

فَيُصِيبُوا عَلَيَّ مَا أَسْرَوْنِي أَنْفُسِهِمْ زُنُجْرًا

پس دیکھے گا تو ان لوگوں کو کہ سچ دلوں کے ہے یاری ہے جلدی چلے جاتے ہیں مہج اُنکے کہتے ہیں  
سہ وہ جانتا تھا کہ جو سمجھ کر پھوڑے گا اگر تقدیر کا ہو بھی آجائے نہیں تو اس کا تا بوا مشکل ہو کہ وہ بھیت سی چوری کرنا ہو  
حلائی عقی عنہ



ڈرتے ہیں ہم یہ کہ پونچ جاتے ہو گزشتہ زمانے کی پس قسب، اللہ یہ کہ لے آوے فتح کو یا کچھ بات اپنے پاس سے۔ پس ہو جاویں اوپر اوس چیز کے کہ چھپاتے تھے بیچ دلوں بچ کے پشیمان

اوہ الفت یاری دچہ اہلئے کو شش کرن سوائی  
جو کم چھڑے وچا ہیں مری سافط کمالی  
جو نفسانچ چھپاؤن اسپہا دم ہوں ہر اسوں  
یا فتح ویریاں تے مطلق غلبہ اہل اسلام سواداں  
وچھٹا ہر کرے اہل نفاق یا کاسن قتل بلائیں

پس دیکھیں محبوب دلوں جہاں مض نفاق ایہائی  
کہن ہیں دے مت اسان شش کوزمانے والی  
جب اللہ فتح لیا ویا کم میرا تے خود پاسوں  
مرا فتح تھیں فتح مکہ یا قریش قوم یہوداں  
یا اپنی طرفوں حکم کرے رشاہ رسل دیتائیں

وَقِيْلَ الَّذِينَ اٰمَنُوا اَهُوَ لَا الَّذِينَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اٰمَانِهِمْ

اَلَهُمْ لَكُمْ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاصْبِرُوا خَيْرَ مِّنْ

او کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کیا یہی ہیں وہ لوگ جو قسم کھاتے تھے ساتھ اسکو سخت  
قیس اپنی کہ تحقیق وہ البتہ ساتھ تھا سے میں ناپید ہوئے عمل اُنکے پس ہو گئے ٹوٹا پانیوالے۔

تا کہن عجیب تھیں نہاں سماں جاہیاں سمن جمانے  
تے مومناتال آپ دچوں اوہ منافق واہی  
اوہ وچ تحقیق کافور نہ کوئی عمل قبول نہاں آیا  
ایہ اتھرو تھے وجہ گھاٹا اہل نفاق شہر لال

تے اہل نفاقاں جان چھڑنا چھڑنا  
قساں سخت جو ٹھیک اسان مومناتک ہر اہی  
بھسم ہوئی اونہاں نیک کافور وڈا خساہ پایا  
سکوں نیانچ خواہر وچہ قیامت آتش تاراں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ

يَحِبُّهُمْ وَيُجَاهِدُونَ اِلَيْهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُونَ كَوْلَهُ ذٰلِكَ فَضَّلَ اللّٰهُ يُوْثِيهِمْ مِّنْ نِّسَاءٍ

لہ یعنی جس طرح آپ سے پہلے ہمارا کام پڑا ہوا تھا ایسا نہ ہو کہ بعد میں بھی ہو۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم  
کا کام کو میل یعنی سست ہو جائے اسی واسطے ہم یہود کے ساتھ نہیں بگاڑ سکتے ۱۲ خازن

لہ اس سے معلوم ہوا۔ جو آپ کو منافقین کا اندرونی حال سبک سب معلوم تھا مگر اُنکے ظاہر کرنے کا حکم نہ تھا  
پس یہ حکم ہوا تو آپ نے اور کو ظاہر کر دیا جو ظلال ظلال شخص منافق ہے اگرچہ آپ کو تمام علم تھے مگر جب تک کسی شے کے ظاہر  
کرنے کا حکم نہ ہوتا تب تک سکوت فرماتے یہاں اللہ تعالیٰ نے مہربانی سے فرمایا ان کو اچھی دینی اور بدیہی عطا فرمائی



## وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاوے گا تم میں سے وہیں اپنے سے پس البتہ لاویگا اسی ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہے انکو اور پیار کرتے ہیں وہ اسکو نرمی کرے والے ہیں اور یہ مسلمانوں کے سختی کرنے والے ہیں اور یہ کافروں کے چہرہ کو گھٹکے بیچ راہ اسی کے اور نہ دیکھے امامت کرنے کی امامت کرنے والے یہ پھر اپنی اسی کی ہے دیتا ہے اوسکو سبکو چاہی اوسکو کشائیں والا ہو جائے والا

ایہ اہل ایمان جو عمر و نسا انھیں اپنے دینوں کاٹی جو دوست رکھو انہیں تھے اور دوست سب بتاون راہ خدا وہ چہ کران لڑائی خوف نہ کران مسلمانوں مرندہ وہ جو بعد اسلاموں کی اختیار کفر نوں کہیا وہ کبیر اوہ دیالوں ٹولے مرندہ جو چہرے ہک نواں الحار اسود عسفی جو بنی علی تھیں ساہی میکملہ وہ جہنوں وحشی کتنا قتل پیارے خلافت وہ چہ صدیق جو مرندہ ٹولے خلعے جہنوں دوست رب فرمایا اوسن لوگ نیکی پیارے یا موسیٰ اشعری سندھی قوم ایہ ابن کثیر لیا یا بصری حسن کہیا اوہ ہے صدیق رفیق پیارا جو وہ چہ صدیق خلافت ہوئی منکر کئی دکانوں	پس اللہ عجیب قوم لیا وہی جو خالق نوں بھائی موشان اوتے نرم کفالوں اور سخت ہو جان اے بعد افضل و بیست جس چاہی واسع و اتا موش اولہ جمع ذلیل مراد اشد نرمی نصرت پرندہ ٹول تن کردہ حضور انور ہے سانس و گری و جھڑے اوہ شہراں عین دیاں تے ہو مسلط آکا وہی ترجیحی استبداد جو مدعی ہو یا نبوت ظاہر ہے کہو چہ خلافت عمر خلاصے اندر سب تنہاے یا فارسیہ ہے لوگ مجاہد کنوں جویں اظہارے وچ کبیر اوہ حضرت علی خدا و اشیر الایا ابویں بہت منکر لکھتے ہے بو بکر نہ سو ہارا اوہ ناسال چہا دکانوں گیا صدیق سنا توں
---	--

نہ ایک ہی علی بن ابی طالب و اسو عسفی و الحار جو عین کے شہر وں پر مسلط ہو گیا ہر اٹھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے عاملوں کو اسنے نکال دیا اور خود نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ جادو اور کائنات سے استجابوں کو اپنا سحر کر لیا۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی کراہیہ سبک کر دیا اور فرشتوں سے ہی دونوں میں اوسکے تختہ سی اور عسفی لکھا۔ یہ واقعہ حضور علیہ السلام کی وفات ہی پہلے چند دنوں کا ہو۔ آپ نے فرزند علی کی بیعت اور واپس ہونے سے قبل اللہ تبارک و تعالیٰ کی اپنے صحابہ کو یہ بیعت فرمائی کہ میں نے تم کو اپنی جگہ پر فرائض کے بعد غسل نہ بھی آگئی۔ کبیر سلیمہ حضور کو لکھا تھا کہ ہم اور تم دونوں عرک کا تعلیم کر لیں ۱۲ خلاصہ ۱۲ طہ بن خویلد کی قوم سے جو حضرت خالد بن ولید کی تلوار سے مراد ہو چکا تھا ۱۲ خلاصہ ۱۲ لکھا ہے مارک میں ذیل ہے بیچ اسکے اور خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چکے حق میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ کافروں پر سخت ہوتے ہیں کس طرح سختی کی صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کے منکروں کے ساتھ پس رافضی جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے انکار کرنے کو فرماتے ہیں انکا اس پر شریف ہے۔ خوب منہ کالا ہو اور واسطے کوشش صدیق اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی اور حضرت صلعم نے نہیں ہو انکار سے سختی کرنے والا ہو اور مارک و عرب و خلاصہ ۱۲



سن عمر بنی دنی یا رکبن ایہ کلیمہ پڑھن زبانوں  
 جہد کاس کرن زکوٰۃ ادا اونہاں لگ تیاک جھوڑاں  
 تال پھر تلو ارصدیق اکلا تریا کرن لڑائی  
 جوارن کراست پہلے اونہاں سبھناں فیہ سلا مہیا  
 جوشل بنی دوی اٹھ اکلا تریا طرف کفاراں  
 رافضی سنگ عداوت عمر و صدیق پھرے اسلاموں  
 لاندہ بے سنگ و کھما مال وچہ حسد سر موٹے  
 ایہ رب ما فضل دیو جی جی اپن لطف حسانوں

کویں اونہاں قتل کریں سن کہیا سیدیق عیانوں  
 پیا نکھن ایدومن اونہاں قتل کرن کویں لوڑاں  
 وت ہولا چار ٹرے سب گلوں وتی فتح آہوی  
 جو بعد بنی دے ابو بکر دے تل نہیں کسے جایا  
 خازن ہور معالم دیوچ لکھیا بر خور داراں  
 خارجی علی عداوت ساموں ہونے پدا انجاموں  
 نبیاں ولیا نے ایہ ویری سخت بلا وچہ ڈھوٹے  
 فضل تے لطف فراخ خدا داسفت علم اسجاںوں

حافظ سکندر رائی بخشند آئے

بزور زر میسر نہایت اس کار

کے سالکے ایہ پڑے کر دے کچے ستر سال  
 کہ وچہ مینے طے کرن ایہ فقر منازل  
 بعضے وچہ طفلی حاصل کر دے بخشش فضل اکہوں  
 جہاں بچہ موسیٰ دھوئے سب تریت ایمان لیا  
 ایویں کامل لکھ دیوچہ نال توجہ بھاری  
 وراہیم اوصم اتے رابعہ بصری حال چتاریں

بعضے وچہ ویرہہ سال بعضے ہاں سالوں کمال  
 بعض جمیع وچہ بعض گھر وچہ ایہیں گد رہنا  
 جویں جادوگر فرعون ہونے جھٹ نعیم عطاوس  
 پلوچہ عارف باللہ ہونے مرشد تار و کھٹا  
 تے ورھیا نڈے کھوٹ گواکے بخشے فیض کباری  
 چھوڑیا کیا زہد کیا یا نہا تے فیض انہاریں

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

وَيُوْنُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ

سوائے اسکے نہیں کہ دوست تمہارا اللہ ہے اور رسول اسکا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور وہ لوگ کہ  
 قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو۔ اور وہ رکوع کرنے والے ہیں

جو روگزارا اور رسول اتے ایمان والے

سبح فرمایا اور تبارک و تعالیٰ نے سورۃ انا فتحنا کے۔ محمد رسول اللہ والذین اٰمَنو  
 اشد اشد علی الکفار وحماء بینہم یعنی آپ کے جو اصحاب ہیں وہ کافروں پر سخت تر ہیں اور آپس میں جہیم  
 میں پس یہ آیت تفسیر ہوئی آیت اذ لہ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین اور یہ دوسرے حضرت صدیق اکبر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کے ملائت کرنے سے اور نہ شریعت معاہدہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور یہ مفتیں انکی ہی ہیں جیکہ  
 سیدہ نور میں فرمایا مثل اسکی۔ قافیم فتدہ ۱۲۷۲ حلوانی غفرلہ



باقی نال خدا سے روح معانی و چہ موجودوں  
 جاں ابن ابی کہیوس مینوں لوڑ یہود نکاتی  
 و چہ خازن ابن سلام جاں آیا چہ اسلام پناہاں  
 تا خدمت و چ شکایت لیا یا کنوں یہود بلائیں  
 تے گھر اصحاباں دور نہ ممکن اونہاں ملن ہوئے  
 کہیا عبد اللہ میں راضی ہویا جو تن بیتی میرے  
 تا حضرت نکل مکانوں آئے مسجد طرف سواری  
 و نہ ریا کیستہ تینوں و تہا ہے کچھ نہی کاتی  
 و ٹھٹھا شاہ سل تاسن اوہ علی جو اہل شیعہ سے  
 تا صفت رکوع دی نال خدا سن کیتا یاد و تھاثر  
 جو منکر و اونہاں دیول او سدی گل شہ کوئی  
 فانہم عدوتی الادب العلمین آج جوین بھریل گواہی  
 لاؤین احدا کتھی کیون ہوا تبعاہوین سیا جو صفائے  
 جان مال اولاد اپنی نہیں بھی سلوکاں الوں  
 انما المؤمنون اخوة جوین و چہ قرآن تہا سے  
 پیاری جانے اوہ شے چہ ہری نفس سک خوش آئی  
 ہن اپنا نفع نہ کن اتے بھائی مومن حق زیانے

نار شہود و حضور آلہوں دین زکوٰۃ وجودوں  
 و چہ کبیر عبادہ بن صامت سے حق آیت آئی  
 رب بنی فقط محبت کافی ہوئی اسماں  
 تا قوم اسدی تھو یا کہن نہ ملے مول استائیں  
 جو مینوں جدا یہوداں کیتا کوئی نہ ملیا چاہے  
 تا رب فرمایا رب بنی اتے مومن دوست تیرے  
 و چہ و رفتور علی نہیں جاں ایہ آیت رب اتاری  
 و ٹھٹھا یار نماز اندر ہک سائل ملیا بھائی  
 سائل کہیا نہ و تہا کسے مگر جو و چہ رکوع سے  
 جاں و چہ نماز انگوٹھی و ٹھٹھی علی سائل دی تائیں  
 تا تہہ و کر بنی دی اہل ایمان کارن ثابت ہوئی  
 محبت ربی و چہ عداوت جو شے غیر اکہی  
 محبت حضرت نال عداوت نفس خلاف ہوا و سے  
 بھی کہیا نہ مومن جو کوئی جدا لگت میں جب کمالوں  
 تے اہل ایمان سنگ محبت ہو و چہ دین پیارے  
 بھی بنی کہیا ہر مومن اوہ ہو کارن مومن بھائی  
 جو ضدی جانے نفس نے حق بھی مومن حق جانے

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ

اور جو کوئی دوست رکھو اللہ کو اور رسول اسکو اور جو لگے ایمان لائے پس تحقیق کروہ اللہ کے وہ ہیں لب  
 تہو دوست رب بنی و انالے اہل ایمان  
 پس ٹھیکے او الشکر او ہو غالب ویشاں  
 مومنوں کنوں مراد مہاجر تے انصار اظہاری

لہ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ایمان والے بیچ اس آیت کے شہدار  
 کیا ہے ان لوگوں کی جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء عظام کی مراد سے منکر ہیں ۱۲ احادیث غنی عنہ لہ یعنی نہیں من  
 ہوا کوئی تہا را جنباک تابع ہو خوش نفسانی او سکی لما جنت بہ واسطے اس چیز کے جو اسکو میں لایا ہوں ۱۲ روح البیان لہ  
 من عام ہے یعنی جو کوئی انکے ساتھ دوستی رکھو وہ ہے غالب بیچ جہاں کے ۱۲



جو دین خدا سے مددگار اور حزب خدا و آایا حزب خدا و یار بنی سے بھی تابعین تمامی جنہاں دین خدا و ان کی رسی فی جانوں اولیٰ سے بھی نفس شیطان اندر فی دشمن و کس سے	اور ہونا غالب بہن ہمیشہ و چرخ سازن فرمایا بھی جو تیغ اور نہاندی جتہدین امام گرامی بھی جو راہ اور نہاندے ثریا و یریاں غالب آئے اِنَّ تَنْصُرُوا لِلّٰہِ یَنْصُرْکُمْ جَوْشَ وَجْہِ قرآن اشار
عکس روحانی ہمہ روشن بود عکس ہر کس را بدال اکو در میں	عکس ظلماتی ہمہ گھٹن بود پہلوئے ہم جنس سے باید نشیں
تہ نصرت غلبہ مول نہ ہو مگر تاثیر اکہوں	رب غرت دیون والا اسنوں غرت کل بتاوں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الدِّينَ اتَّخِذُوا دِينَكُمْ هُزُوا وَلَعِبًا مِّنَ

الدِّينِ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكِفَارَ أَوْلِيَاءُ وَاتَّقُوا اللَّهَ أَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ

اچھ لوگو جو ایمان لاؤ ہو مت پکڑو ان لوگو کو جو پکڑتے ہیں دین تمہاری کو خصماً اور کھیل ان لوگو میں  
دیئے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے اور نہ کافروں کو دوست اور درو اسدے اگر تم ایمان والے

اچھ ایمان نہ یار بنا ہو اور نہاں لو کاشائیں  
ہو ہر اہل کتاب کے کافر مشرک نہ کسے یار بنا ہو  
ہن دوستی اہل ایمان کفار اں کہو جیہی کر نیے  
جنہاں سیر سلوک ساڈیوں کے پگڑیا ٹھٹھا بازی  
اور پہلے اہل کتاب جو اٹکے فقط ظواہر اُپر  
تھے کفار اں پچھے حقوں پاؤں نہ تھے

وَإِذَا دُعِيتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخِذُوا هَآذِلًا وَلَعِبًا ذَلِكَ يَأْتِيهِمْ

اِقَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ

لے روح البیان میں لکھا جو کہ صلح کی رات میں اللہ تعالیٰ اس امت مرحومہ کی بابت حضور علیہ السلام کے اگے شکایت کے طریق فرمایا کہ شیخ  
اکمل کے دن کی کوئی عیافت نہیں ہی جو مانگتے ہیں مجھے کل اور پر رسول کے دن کا رنق چھین بیٹے انکار رنق کسی غیر اسدے سپرد نہیں کیا  
پھر کہوں خیانت کرتے ہیں میری اور صلاحیت کرتے ہیں میرے غیر کے ساتھ اور اٹھاتے عمل اپنے میرے غیر کی طرف حالانکہ کھاتے  
ہیں میرا رنق دیا ہوا اور شکر کرتے ہیں میرے غیر کام میں عزت و نگو والا ہوں اور وہ عزت میرے غیر سے طلب کرتے ہیں بیٹے ہر کافر کی خاطر  
دفعہ کو پیدا کیا ہے پس وہ یہی کوشش کرتے ہیں کہ اپنی جانوں کو اس ناپس واپس پس جو تابع ہوا نفس اور ہوا کا ادراک نہیں کرتا نفس  
کو پس کوشش کی اس نے میرے دشمنوں کے ساتھ ملنے کی ۱۲ روح البیان



اور جب بکارتے ہوتے طرف نماز کے پڑتے ہیں اور سب اور کھیل لیں بیٹے ہو کہ وہ ایک ہمہ کی نہیں سمجھتے

جہاں طرف نماز اور وضو اور نہاں شخص ہو کہ وہ ہے  
 میخو وچہ حد بانگ لے تاکہ یہود اور نصاریں  
 پہنچا و مہ اس کے تھیں دگی ایک قصا و  
 جاں بانگ بانگ کہو تیس دل تھیں سنو قبول ساسے  
 جو سنکے بانگ دل تے لاون مسجد قدم نہ پاندے  
 جاں شاہ رسولان وچہ دینے قدم رنجہ فرمایا  
 کرن صلاح جو وقت آپر ایس چاناقوس جانیے  
 کہ آکھیا بوق و جانچو جو مہول یہوداں آئے  
 تا عبد البیدین رید و تھا وچہ جواب کہ شخص ہونی  
 میں پھپھیا اس سچیں کہنا کیا کر سوا ستائیں  
 اس آکھیا میں تھیں بہتر نساں صلاح بناواں  
 تا بانگ ساری دے کلمے اُسے میں سو فتنہ کھائے  
 ایہ کلمے دس بلال تائیں جو اوس بلند آوازہ  
 اجابت بانگے واجب پھر جو باہر چو مسیتوں  
 جو مسجد وچہ جواب دیون اوس انتخاب الایا  
 وچہ ترغیب عثمان اول حضرت شاہ رسل فرمایا  
 نہ ایہ نیت جو پھر آغا جاعت بلال شتابی  
 ایہ ظلم تے کفر نفاق جاں سک طرف نماز مادی  
 کہیا ابن عباس نماز نہ اسی جو سن بانگ دے  
 بانگ چاہیے خوشن واز جو سداں شوق و دھاکو

ایسا کہ بن جو کافر لگی دینی سمجھ نہ دھروے  
 محمد رسول اللہ سن کہنا جھوٹی ساڑ پائی بجائیں  
 تے اہر سب کلمہ وچہ شر کو سار ہو کر فنا ہوں  
 نہ ٹھٹھا اوس کو خدا دا غضب پر کومت ساٹے  
 اودہ لا عقل بے سمجھ جو سن اذان اوسا کر جانے  
 تا کلمہ کلمہ لوگ لگے سب کرن نماز ادایا  
 تا جو خبر ہوئے ہر کوئی وقت اُپہ آجانیے  
 حضرت عمر کہ کیا کہ شخص پکاسے وقت جاں آوی  
 سب لہاس لگاتن منہ وچ اوس نا قوس وٹھانی  
 میں آکھیا وقت نماز پوکا رنگے اسپن اسکرار میں  
 میں پھپھیا اودہ کیا تھے کہنا کہہ جو سخن الاواں  
 تا فجر عرض کہتی وچہ خدمت سن سرور فرمائے  
 تانکے عمر کہیا ناچ میں بھی ڈٹھی خواب اندازہ  
 اودہ ہر کلمے دیناں ادویں ہر کلمہ کہے بجاتوں  
 ایہ کنوں طحاوی وچہ خلاصے فتنہ کلمہ لیا یا  
 جو سن اذان مسیتوں باجھ ضرورت نکل آیا  
 تا فرمایا اودہ شخص منافق سمجھ حدیث صوابی  
 پھر سنکے بانگے حاضر ہو کہ جیت نماز ادوی  
 پر جو غدر ہو کہ کوئی وچہ تفسیراں حال دساوے  
 نہ بد آواز جو کرن کر اہت جیوں رومی فرماوے

مثنوی ایک مؤذن داشت بس آواز بد

ورمیان کافر ستاں بانگ زد

لے اگر بانگ منکر خنیف سا بنے اور کھیل جائے پس یہ کفر ہے اسلئے کہ سنت کی اسپیں امانت ہوئی اور اگر غفلت  
 کے ساتھ بے پردہی کو کام میں لایا نہ بطور مذہبی اور کھیل کے تو لا عقل یعنی خنیف جو ایک مہم ۱۲ خلاصہ ۱۵  
 نا قوس کا بجا نامضاری کا معمول ہوا کہ کسی نے کہا بوق کو بجا نا چو جو یہود کا معمول ہے ۱۲ خلاصہ ۱۵ اور جل جلالہ  
 سے سورہ اگر تم سننے والے ہو ۱۲ لے کہا امام نووی نے منتخب ہے ۱۲ روح البیان ۱۲



چند گفتند شش لگو بانگ نماز  
اوستیزہ کو پس ہے اختر از  
خلق خائف شد ز قند عامہ  
شمع و جلوا با چناں جامہ لطیف  
بت پرستان کیں موئن کو کجاست  
دخترے دارم لطیف و بس سنے  
بیچ ایں سودا منی رفت از سرش  
ایچ مے سودے نہ استم در آں  
اگفت دختر صحبت ایں لگو بانگ  
من ہمہ عمر ایں چنین آواز زشت  
نخواہش گفتہ کہ ایں بانگ اذواں  
باورش نامہ پیر سپید از دگر  
چوں یقین گشتش رخ او درو شد  
باز رستم من ز تشویش و غدا ب  
راستم ایں بود از آواز او  
اچوں بدیدش گفت ایں ہدیہ پیر  
اگر مال و گریہ ثروت فرومے

کہ شود جنگ و عداوتها دراز  
گفت در کافرتان بانگ نماز  
خود بیاید کافرے با حامیہ  
ہدیہ آورد و بیاید چوں الیف  
کہ صد او بانگ اوراحت فراست  
آرزو مے بود اورا موئے  
پند مے داد چندیں کافرش  
تا فروخواند ایں مؤول آں اذواں  
کہ لگو ششم آملیں دوچار دانگ  
بیچ نشیدم وریں ویر کشت  
ہست اعلام از شعار مومناں  
آں دگر ہم گفت آری اسے پدر  
از مسلمانی دل او سرد شد  
دوش خوش خفتہ در آں بخوت خواب  
ہدیہ آورد شکر آں مرو گو  
کہ مرا شتی مجبور و ستیکہ  
من دہانت را پراز در کرومے

وچہ حدیث جنت وچہ اول و دشمن بنی کالے  
پھر بانگایت مقدس پھر جو سجدہ نبوی والا  
جویند بانگ ویکوست سال خوف اس نزع اکبر  
نہ حضرت بانگ کہو اس جہت جو کروی اجابت ناہیں  
وچہ اللہ دائف نے چمکن بانگ پوری رحمانوں  
مجم لگوئے اکھیں مہرنے وقت شہادت ثانی

شہید بچھوں وت وٹے بلال مؤمن کو بلالے  
پھر کل بانگے عمل موافق قدم ہووی ہر اعلیٰ  
وچہ کہ پیش ادھل شہید ایں فرمودہ سروردا  
اوہ کافر ہووے خود دعویٰ شہد ہووے بناہیں  
اکبار جے بے تے مدھوکا بند نام شیطانون  
ایہ فعل صدیق اکبر حجت ساڈ بکدن جانی

یعنی اگر آپ اذان فرمایا کرتے اور کہتے اشہد ان محمد رسول اللہ تو اس جگہ وہم  
پڑتا ہے کہ شاید اور بھی کوئی بنی ہے ۱۲ بیع البیان  
یعنی وقت اشہد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۱۲



وچہ موضوعات کبیراویں ہے علی ملافہ ریا  
وچہ البیان کہیا ایہ ہرچہ خیر ضعیف ایہا ثی  
تغیر عینیں ساوچہ تحقیق اسدی ہے بھاری  
بھلا فعل صحابی داکس عالم بدعت لکھ وکھایا  
ڈشافہاڈچہ جمع و اوچہ خفیاں منع ایہا ثی

بھی عبدالحی محمد ث آوسنوں ثابت کر وکھلایا  
پرچہ فضائل عملاں اسنوں رونہ کر واکا ثی  
لانہ سب بن بدعت کہندی عقل و حوشاں ماری  
جو بدعت کہو صحابہ سنت اس نے دین و دنیا  
جو کہیں ہو لی کہیں ہی کرن آواز ازاں وچہ بھائی

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَقْمُونَ مِثْلَ الْآنَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ

کہا و صاحب کتاب کے نہیں عیب پچھتے تم ہم سے مگر یہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ امد سے اور پچھنے  
کے کہ اتاری گئی طرف ہماری اور جو اتاری گئی پہلے اس سے اور یہ کہ بہت تمہاری فاسق ہیں

اور اہل کتاب عجیب آکونی و شامل ستاں  
توچہ پہلے ساتھیں اُتریا وہ بھی اسان منایا  
کہیا ابن عباس رسول اقدس تول بیہواں آیا  
تاہی کہیا میں امد میںاں نے جو میں اُتر ل  
جان نام لیا عیسیٰ داہوٹے روگردان تمامی  
تاہی آیت رب گھلی صوفی خازن وچہ لیا یا  
ایہ دین اساد اسیچا تے راہ رسا سچ تہا سے  
کہا و اہل کتاب نہیںاں ویرا نکار اسان تھیں  
اونہا نہواں یاد اوتسنگ اودو مرقم قدر سے  
پس بدل تے اوصاتہاں اساننگ ماحیواناں  
ہو غیفا دی کارن تزلج عاجز نہ تے نالے

مگر جو ریاں منیاے جو نازل طوف اسان  
تے ایہہ جو اُتر ل کتاباں ظاہر فسق کما یا  
پچھنے کہیں ریاں بنیاں پر نہیں تول صدق لیا یا  
بھی آیا طرف غیبی اسحاق ذبیح امدی کامل  
نہ منے اسید جو ایس منایا کر دے قسم گرامی  
تسیر عیب گنوج ریاں منیاں تے جو رتھیں آٹیا  
پھر ایس گھوں کیوں عیب لاواں نہاں کہ محبوب تہا  
مگر اس حیت جو ظاہر باطن آہے عمل ساں تھیں  
ہو انیمت بابرکت اوہ جس میں سبوں تسیر سے  
تکت غیرت شہرت حوصلے پوجن کنوں شیطاناں  
بھی اونہاں پوجیا دم دیناں تہ وقتے جالے

لے یا یہ ترجیح ہے جو بعد امد اکبر کے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کے آگے اشہد ان شہد ان شہد ان شہد ان اللہ بھی چاہیے  
دفعہ کہ جبکہ مشکوٰۃ کتاب الاقان میں ہے اور اسکے معارض میں بھی حدیث میں موجود ہے جو اسکے منع پر دلیل ہے اور عبدالحق  
محدث نے جناب امام و عظمیٰ حضرت ادر علیہ السلام کے مذہب کو ترجیح دی ہے کہ لا یتکلم علی الماہرہ شخص معتمد طریق پر بانگ  
نہ کیے اور سکودہ کا جام سے اور مؤذن پر ہنر کا راور شقی ہونا چاہیے جو کہ انفاٹ چوگا نہ کہو بھی طرح پچانے اور جو شہادہ بھی ہو  
کہ انی کتب الفقہ ۱۲۷ اور جو یقوب اور لوسی اولاد کی طرف پس پڑی آچے ساری آیت دکن کہ مسلون نہ کہ جو پہلے سے  
دفعہ ۴ میں گذری ہے ۱۲ حازن سے اور جو پہلے سے ۱۲ حازن سے



اور بڑے ٹکڑے والوں استعداد بھلی بدلائی

لنگ گراہی دوسری دیکھیں بوج معاینوں بھائی

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرِّ مِّنْ ذَلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ

وَعَصِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْفِرْدَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ

أُولَئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ

کہہ کیا خبر وہ نہیں ٹکڑے اور بڑے کے اس سے جو میں نفی ایک اللہ کے وہ شخص لعنہ کی اوسکو اللہ اور لعنت  
اور پرائے اور کئے اُن میں سے بندہ اور سورا اور بندگی کی شیطان کی یہ لوگ بدترین جاگیر میں اور بہت  
بیکے ہوئے میں راہ سیدھے سے

بہر نفی عداوت رکھو پس اس میں چاہاں سو یا ہو  
جو کونوں قسائے تے جو رہدی لعنت اندر گھیرے  
تے پوجیوئے شیطان ایسخت پوجی گمراہ ٹھہرے  
لعنت غضب جہناتے ہو یا باز سورا سداں  
اسدن شع شکار آا اور بند نہدی ساسے  
یا مائدہ جے ناشکر ہوئے سوئے اور سورتیا یا  
ای بھائیو ٹوکے پڑیاں ٹوکوں کبیر تیاراں  
کیا ایسل او نہاندی ہیں مَن شام رسل فرمندی  
ہو یا یہ رہدی مخلوق علیحدہ ابن کشیر کمیو فی  
تے پوجا شیطانی جو دچھا پوجیوئے گمراہی  
ہی لاندہب موارال تے حالت سخت وانی  
جو سمجھ اوسدی وچہ دی اسپر خوش نادان دوالا  
پس مومن تائیں لازم حب اتے چککا عمل کماے

انہاں کہو ایمان سببوں تیس میں اول برائیاں ہو  
تیس میں اپنی خبر لیتاں بدتر اکھن لوگ تیرے  
و غضب یا او نہاں پوجیے باز سورا بنائے  
کہہ دین ولوں بداد ہو لوگتے ایہ اوصا رکھا وں  
ایہ حال او نہاندیوں نفیو چھیاں پھرے آہے  
جواں باز تے بدھے شوک ایہ خاندن وچہ فرمایا  
کر مومن شرمندہ اکثر قوم یہود اشہاراں  
بن مشعونی تھیں کچھیا باز سورا ہو وہدے  
جو منہ کیتی رقبہ م او نہاندی آگے نسل نہوئی  
تے منہ شدہ مین سپ اسن ایہ ابن عباس گو اہی  
تے وچہ روافض خراج نالے حست منہ بھی جانی  
کل حزب بما لکدہم فرحون جو ہر یک فرقہ والا  
پر حق ایہو جو تابعدار بنے بو نہہ حق جو پاوے

۱۔ یعنی میں تمہیں بہت بڑے شخص کی خبر کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دوں سو وہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ نے  
لعنت کی اور لعنت ہوا اسپر اور کئے اللہ تعالیٰ نے بعض انہیں جو بندہ اور بعض سورا اور جن نے شیطان کی پرستش کی ہی لوگ ہیں جسکا  
بڑا ٹکڑا ہے بہت ہی گمراہ ہیں سیدہ راستہ سے ۱۲ غلامہ ورونی ومرض ۱۲ کہ جب کوئی انکا پڑھتا تھا تو اسکی شکل پر ہی  
انکا بہت ہمارا کرتے تھے یہ غلامہ ہے حدیث بخاری کا جو جلد ثانی میں مذکور ہے ۱۱



<p>بھی صفات حمید رکھو جو میں حضرت فرمائے  سب بنی شہید و نہایت لڑا ہوں کچھ روز حضرت  اسیٹن یہ ادبناں دوست کھڑے سن حضرت فرمائے  قسم خدا دی منہ ادبناں روشن نورسی ممبراں اوپر  عبداللہ صالحی تھیں کہ پیچھا کیونکر ولی بچپناں  گھٹ اعتراض کریو اتنی عذر قبولے اہل عذر دی</p>	<p>جو ناہ بندے بنی تے ناہ اوہ کنول شہید اے  یاراں ٹھیکہ کون ایہن اور کیڑے عملاں تروے  جوین اموال حامول للہ رکھن جب سوئے  نہ خوف ادبناں لو کی ڈرسن نہ غم کہان او نہر  کیا بزم کلام خلق جنگلہ میں مکھ چہرہ جاناں  تے شفقت بہت لیا و لوکاں نال سخاوت پڑھ</p>
<p>تاج شاہی طلبی گوہر زانی بنام  سعدی دل فانیہ مہر یار است و بس</p>	<p>در خود از گوہر شہید فریدوں باشی  در روی نہ گنج مدد کین و کس</p>

وَاذْأَجَاؤُكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكَفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا

یہ واللہ اعلم بما کانوا یکتمونہ

<p>اور جب آنے میں تمہارے پاس کہتے ہیں ایمان لائے ہو ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہیں ساتھ کفر کے اور  وہ تحقیق نکل گئے ہیں ساتھ اوسکے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے اوس چیز کو کہ چھپاتے ہیں</p>	<p>منافی تے یہود جاں آول خدمتوچہ تمہاری  بھی حال کفر و فسق تیر یوں ایہن باہر جانے</p>
---	---

وَتَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْأَثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمْ

السُّحْتِ لِيُبْنِىَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اور دیکھتا ہے تو بہتوں کو انہیں سے جلدی کرتے ہیں بیچ گناہ کے اور تعادلی کے اور کھانے اٹھنے کے  
حرام کو البتہ بڑا ہی کچھ کھاتے کرتے۔

<p>تو نے دیکھا ایہناں لو کچھ جلدی کر دیو چرناں</p>	<p>تو حلال بدیاں لنگھن لے کھان حرام تہاں</p>
--	--

اللہ اعلم جھوٹی اور منوع بات کرنی اگرچہ وہ اس جملہ جلالہ کے شان میں کیوں نہ ہو جیسا کہ شریک کرنا یا کفر جفا خواہ اہلبیت علیہم السلام  
والسلام کے حق میں ہو جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلیمان اور عزیر اور بنی آخر الزمان علیہم السلام والصلوۃ والسلام فی  
کل الان کا انکار کرنا خواہ علوم دین سے انکار جیسے قرآن شریف یا اوس میں جھوٹی تاویل سے کام لینا اور دل سے وضعی حدیثیں  
گھڑ لینا اور جھوٹے قصے بنانے جھوٹے فیصلے پڑھنا کرنا یا سحوت یعنی رشوت یا سود یا غصب یا فتنہ چوری اور حرام کی  
اجرت بیع فاسد اور دھن سے فریب کی آملن مفہم کرنا غرض یہ ہر حال میں سحوت حرام ہے ۱۲ فلاصہ ملکہ بعض نے کہا ہے کہ یہاں  
وہ یہودی مراد ہیں جو انہوں نے اوسکو کہا آصوابا لذل علی الذین اصنوا وجہ النہار اور انکا یہ قصہ سترہ آل عمران میں لکھا گیا ہے ۱۲



ایہ بیشک بہت بُرا جوہن اور مستعمل کیا نہ دے	سخت بیان یا رشوت ایسی موضع و چہ فرمادے
اٹم جو کنول تو رت چھپا یا تو عدواں جو وادے	سخت جو رشوت یا چوہ کسے کھاندے منکر و اٹمے
پھر بعد الزام پوچھ نصاکت عالم رب دُر اوے	ربانی علما و اہل حقوں ایسی خاموش جو کھائے

لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّ كَايُنُونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْآلِثَمُ وَالْكَلْهَمُ

السُّخْتُ لَيْئَسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝

کیوں نہ منع کیا اون کو درویشوں نے اور عالموں نے بولنے اون کے سے جھوٹ کو کھاتے ان کے  
کے حرام کو البتہ بُرا ہے جو کچھ تھے کرتے۔

بولن کو حرام کھاؤں نہیں کیوں نہیں منع کر دیکھ	ربانی تے عالم بیشک بُرا جو ساہن کر نیچے
نصاری عالم ربانی احب یہودی عالم	احبار یہودی جمع معنی عالم و یکھ معاملہ
ہونیاں سونیاں علم کتاب پھر میراں واپسی	کنول حرام کلام خبیث نہایتی او نہاں منا ہی
ایہودی بُرائی سی جو کھلتی ربانی علماء و اہل	یا لوگ عوام یا دوہاں فرقیاں کیتا فعل کو ادا و اہل
کہا صیدی اکبریں منیا حضرت بحر عطاؤں	جو چ گناہاں لوکاں یکھ نہ ہٹکے تنہاں بلاؤں
تا عام عذاب کرے رب اپنا بن ماجہ ایہ لیا یا	پھر کہیا ابن جریر جو سنیم شاہ رسل فرمایا
گناہ ہوں جس قوم اندر تے قوت ہن آدمے	جو نہ ہنکن رسول پیش او نہاں چہ عذاب پھسکا
تے دوہی سبب عذاب یہود نصاری ایہو آہی	کھان حرام تے کوڑسو ایہوہ و دوہی خبیث بنا ہی
تاہیں حضرت شاہ رسل نے کہا معاف دیتا میں	جو کھا حلال تے سچ کہہ پھر تہہ ہوں قبول عایشیں
جاں کن عوام گناہ تے عالم ہوں گناہ بانوں	یا ہم زبان او نہاں حق یا دونوں ہند سے اہل زبانوں
جاں علما و اہل غاموشی حق پوشی تا عام لوکاں	گر مجھوشی چھوشتی فخر تا کل پکڑیوں بھائی
عالم فاضل صوفی حاجی تے درویش متاسی	صرف انہیں اوصاف میں شہرتے و چہ باطن خامی
جے عمل نہ کینے ظاہر باطن ہو یا مطابق نا ہی	تا سخت و مال قیامت نوں اس ہر کھٹ لے ایہی
جے ایہ مقناں بھی عمل کیاں و دنیاں کم پیارے	یہود نصاری عالم کیوں پھر ایسے عید تہا سے

یہودی و نصاریٰ کے خلاف

۱۔ اس آیت میں علماء کو تنبیہ طور پر فرمایا کہ جس پر کثرت دین و قوم لوگ عالم اور محترم مروج المذہب نہ لڑنے اور مولانا کھانے کے فقرا جو پھل و میوے دین اور فقط قرآنی نظم سے غافل رہنا کیا تمکو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ نبی عن النکاح و ثم پوشی کر سیکے کیا برا انجام ہوتا ہے ۱۲ اخلاصہ ۲۷  
آیت میں تین امویان فرمائے ماول باوجود قوت اور قدرت کے گناہ دیکھ کر نہ روکنا جو کہ مدینوں سے معلوم ہوا اور دوسرا حرا غوری اور  
جھوٹا تیسرا جو عام لوگ گناہ کر رہے عالم خاموش رہتی ہے ایک نیک ہی عذاب میں ہی گرفتار ہوتے ہیں ۱۳ اخلاصہ ۲۷ پھر دعا کو کہہ



میں کی ہر بات

پس بخش تو زین جہان بقرار  
کار دوی میں بود تو دے دے  
میں رواں کن اسے امام المتقین  
خیر و روم تا بصیر ہر صناک

جوق گرداند قطار اند قطار  
ما تم آخر زمان را شاد می  
میں خیال اندیش چال را کے یقین  
تا ہر اس مروہ روینہ ز خاک

علم و اہل تہ قوم اپنی نول لازم کرن ہدایت  
قتل عمر صدیق کرن بعینہ کوشش اہل علم سے  
وہ چہ کچے بازار کرن ہشیار جو غافل پاؤں  
طرف لامت تے رسوائی خیال ہر گز لیاؤں  
لا یخافون کو مہ کلایم صفات او نہاں قرآنوں  
بنی کہیا میں قسم اوسدی جس قبضے جان بساؤی  
نہیں رب عذاب گھلے کسان نے پھیر دے عاؤں

اس وی ترکوں پکڑے جاس نال صحیح روایت  
نہ و انگول اہل کتاب بن چپ حقوں اہل حکمت سے  
رتے رکھ توکل نہ کہے چیزوں خوف لیاؤں  
بہجہ رضا تسلیم الہی ہر شے دور مٹاؤں  
ایوں صفت او نہاں علماء و امی مبیاد سلطانوں  
تسیں بُرائی تھیں کو دستو چنگے عمل رضاوی  
پھر ترمی کنوں مٹ خلاص دیو پر ویکھ بناؤں

منوی میں تو مگر آں شفا رنجور را

تو چشم کو رخصائے کور را

کہیا ابن عباس سے عکرمہ پور صناک قتادہ بھاشی  
جان فرماں ہو حق حضرت بنی چھپانے واہی  
کہیا خاص ہاتھ رہا رنق نہ دیوے سانوں

جان مال زراعت وچہ بیہوال رب فراخی پاشی  
تا مال فراخی برکت کھتیاں رب انہاں کنوں مٹائی  
تا اگلی آیت گھلی رب وچہ معاملہ خائن جانوں

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلَعْنُوا إِمَّا قَالُوا بَلْ

يَدُهُ مَبْسُوطَةٌ يَتَفَقَّوْنَ كَيْفَ يَشَاءُ مَوْلَايُزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَّا

أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَالْقِيَامَ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ

وَالْبُغْضَاءُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ كُلَّمَا أَقْدُوا نَارَ الْحَرْبِ طَفَاها اللَّهُ وَسِعُونَ

فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ

اور کہا یہود کہ ہاتھ بند ہیں بند کئے گئے تھے ان کے اوجوت کئے گئے بسبب سپنے کے کہ کہا انہوں نے ملک دو لوں ہاتھ

لے غیر قوم پر اگرچہ التفات کریں یا نہ کریں جیسا کہ ارشاد ہوا لایہنا منہ منہ کہا انہوں نے اپنی قوم کو ۱۲ خلاصہ



اوس کے کشادہ ہیں چرخ کتاب جس طرح چاہتا ہے اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو انہیں کچھ تارا گیا ہو طوط  
تیری پروردگار تیرے سے سرکشی اور کفر اور ڈالیا ہے درمیان اونس کے عداوت اور بعض دن قیامت تک  
جس وقت جلاتے ہیں آگ واسطے لڑائی کے بچھا دیتا ہے اوس کو اللہ اور دڑتے ہیں پنج زمین کے فساد کو  
اور اللہ نہیں دوست رکھتا فساد گنہگاروں کو

بد سے تھے یہود وال نیکیوں لعنت رب کریم  
بلکہ دونوں تھے کھلے ریکہ کرے چرخ جو جس چاہے  
جو تینوں رب تھیں آپا رول سرکشی کفر بنائیں  
جاں جہنم لڑائی آگ جلاؤں سرور کی رسائیں  
نہال فساد خداؤں بھاؤں جو یہ صفت رکھاؤں  
بلکہ تھے بند کنول و بخل جو جس بن وچہ عزتوں کے  
تے محمد الدین امام کہیا پھر وچہ کبیر نراسول  
چنے روز وچھا اسال پوجیاوت تھے بند خداؤں  
یا دوزخ وچہ موت و انجو رحمت سیدوں اٹھے  
بن اسدی پاس نہیں کچہ یہ ایہ کلمہ کفر خنامی  
موجاں دیوے بھر کرم اہر ویلے ہر آنے  
کنوں خراشن ایہ عطاؤں گھٹی نہیں شے رائی  
تا بھی اوس پر وہ نہیں کچہ نعمت اور کناہیں  
جو فرمایا رب چرخ کریں توں چرخ اُپر تیں آفے  
دینہ راتیں ہے چرخ کتہ کیا اونہاں خبر نہ بھاؤے  
تے جو کچہ سی وچہ تھہرے رب اوہ نہ کہیا کما فی  
جس چاہے شان بلند کرے جس جلی ہی لپست بناؤ  
توین اس حدیث اندر تشابہ فرض اونہاں یاسنوں  
مراد اونہاں ندی ربنوں معلوم کیف سپر و ابھی

نہ کہن بیوہ وچہ ریکہ چرخ نہیں بن دیندا  
پارول اوس جو کہی اونہاں نے مند بخن کو لاہو  
تے اللہ ٹھیک ماسی اکثر اونہاں یہود بلائیں  
اسال بعض عداوت وچہ اونہاں دالیا قیامتائیں  
تے وچہ زمین فساد کھلاؤں جہت اسلام سناؤں  
تھے بند کنوں غرض یہو وال جسمانی تھے پیارے  
ابھی بن کثیر روایت لیا یا حضرت ابن عباسوں  
کہیا یہود عذاب ہوئی اسال اتے روز حسابوں  
تار ب جواب تار ہو تکی حالت نت تساوی  
آکھن ہی پاس آہ جو وندیا گیا تسمی  
بلکہ تھے خدا کے کھلے نت بھر پور خزانے  
کل خلقت نوں جو کچہ بخشیا آج لگ پاک اہی  
ابھی کو رول حصے چاہے کرے عطا کے تائیں  
سن ابو ہریروں وچہ بخاری مسلم بنی الاوے  
تے فرمایا تھے بھر خدا ہی چرخ نہ اونہاں گھٹا  
جوانہ و صہرت اوپا وچہ دوی کتنا چرخ کیستائی  
عرش اوسد اپانی نے دوجے تھے میزان ایہائی  
جوین چہ پیلہ مہتاب متشابہ الفاظ عیالوں  
یہ خدا ہی صفت ایس شے ساق وچہ جوین بھائی

سہ یا حضرت مسلم کے ذکر کے محو کرنے میں فساد کرے جو کہ انہی کتاب میں تھا ۱۱۰۰۰ یعنی حضور علیہ السلام کے ذکر اور  
مقابلہ کو بہت ہی بڑے دن بدلنے اور سیاہ دل اور گنہگار ہونے چاہیے ۱۲ سہ یعنی بعد اس مدت مذکور کے خدا تعالیٰ کے  
تھے بند ہو جائیں گے ہمارے عذاب کرنے سے ۱۲



اور ایسے عقیدوں کا فروپا یا مسئلہ پاک بچھانی  
کیف مراد اس سوچ خداؤں میں آیا جو بچھانی  
جو حکم الٰہی کے برابر فضل الٰہیوں  
جو لکھنے کے قلم شئی ثابت ہو یا پاک کلاموں  
جہت شرافت مومن ہر جا وہم مکان اور بندہ  
ناقص اور توحید انہا سے خالق پاکھنڈایا  
ہے قرآن اسوے کارن پاک کلام الٰہی  
چاہئے چھ قانوں جہالت اُسے عمل کیا  
نہ دی فتح نہ جنگ اور نہ انوں پہ نصرت جانی  
بھی حضرت وقت شکست جنگ لڑے ہر گونہ ہارے

جو کوی اعتقاد تھا نہ دیوانگوں تھہرے جسمانی  
اتھ بلکہ سمجھے خبر نہیں کیا ہیں مراد الٰہی  
ایہ نہ پہنچتے خلف کرن تاویل توافق راہوں  
تا اعضاء نہ سمجھیں ریک لوگ عوام اجساموں  
تے عرش اور سراجوں بیت اسدایا تا قوسد اکندہ  
وچہ در مشور کتاب آسمانی میں جنہاں حکم لکھا  
تو رستہ ہواں کارن تے انجیل نصاریٰ ہی  
پھر جہناں کارن بعد بنید و مصحف کافی آیا  
چند دی و گری لوگ یہودی چھوڑ کتاب آسمانی  
خواری حال شکست چروکی رہی اور نہا نوچہ پیارے

وآنکہ غم است برویا نند خداش  
آمدت ز اں کوپشیمانی حیا  
بارہ گیر و پئے اظہار عدل  
آں مبشر گردو .... ایں مندر

چونکہ بدکردی تیرس میں مباحث  
چند گاہے او برویا نند کہ تا  
پارہ پوشد پئے اظہار فضل  
تاکہ ایں ہر دو صفت ظاہر شود

ما  
نہ  
ہی  
نہ

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكُنَّا عَنْهُمْ سَبِّحًا

وَلَا دَخَلْنَا فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ

اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ دور کرتے ہم اُن سے بُرائیاں اور مکی اور  
البتہ داخل کرتے ہم اور نہ کو بہشتوں میں نعمت کے

تے جو اہل کتاب ہم سے نبی اتے ہو فرآنے  
تے ٹھیک اس میں اور نہاں داخل کو چہ بٹا ایمان

لہ یہودی یہ تفرقہ پڑ گیا تھا کہ وہ مختلف ہو گئے تھے اپنے دین میں۔ چنانچہ بعض عیسوی اور بعض مشبہ  
ہو گئے تھے۔ اسی طرح نصاریٰ بھی اپنے دین میں مختلف ہو گئے تھے چنانچہ بعض ملکانیہ اور بعض منطوریہ  
اور بعض یعقوبیہ مگر یہ فرمے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے شائع ہوئے ہیں جو کہ بخوبی سمجھانے  
ہیں۔ چنانچہ یہودی و نصاریٰ کا عیب آیت ظاہری میں مذکور ہے ۱۷ خاندان شریفین سلمہ جیسے نجات نصاریٰ کی لڑائی  
میں جو کہ عجیب تھا اور بطور رمی کے مقابلہ میں بھی ذلیل اور خوار ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سی وقت  
اور یہود نے حضور صلعم کے ساتھ مقابلہ کیا لیکن شکست اور ذلت ہی اٹھائی ۱۱



ایہ فیض عموماً جو آوے پاوے بندش تاکہ اہیں  
فقط توریت انجیل تے موسیٰ عیسیٰ من پیارے

انکو مطلق چھوڑیا اس وجہ عمدہ رفرتبائیں  
پر لغ نہیں تاہم لگ من نبی قرآن سوا سے

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ  
رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ

أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءٌ مَا يَعْمَلُونَ

۹  
ع

اور اگر وہ قائم رکھتے توریت کو انجیل کو اور جو کچھ آتا رگیا ہر طرف انکی پروردگار اون کے سے البتہ کھانے  
اور پانے سے اونچے پاؤں انکی کے سے بعض انہیں سے ایک ساعت سے بچ راہ کو اور بہت نہیں بُرا ہے جو کچھ لکرتے ہیں۔

تے جو اوہناں کتاباں ب فحش اتریاں میں گرامی  
تے بہت اوہناں سے لوک جو کدوی باعمال زیادے  
اور روزی بہتی برکت وال جو اتوں تلیوں تھوے  
برکت عمل کتاب حقانی فضل و دھو ہر ساعت

ہر کہ در مکر تو دار و دل گرو  
بر سر کوریش کو یہ سناہم  
چیت خود را لایق آن ترکماں  
آن چرخ او بہ پیش صرصرم

خانی  
۹  
ع

معلوم ہو یا جس قسم اطاعت کیتی آپ شرع سے  
جاں رسول سارن لوکی چلن چال بُرائی  
قحط و ہال طاعون امراضاں ہر یال میں ہوں  
جو کچھ بھی سختی آوے شامت بد اعمالاں

۱۰ یا دوسری آسمانی کتاب میں جو انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئیں یا جو ہمارے نبی علیہ السلام پہ اسے فوہم سے آسمانی برکت  
مراوین جیسا کہ سینہ وغیرہ تحت از جہلم سے مراد زراعت روئیدگی غرائق وغیرہ زمین کے وقینے مقتصد متوسط یا نہ چلنا  
جو کہ گناہوں میں عفو نہ کریں اور نہ عبادت میں حد سے گزریں ۱۲ اخلاصہ سٹھ یعنی اگر وہ پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان  
لے آویں تو عین مقصود ہو اور اگر وہ اپنے ہی پیغمبر کی کتاب میں ایمان اور سچا جانیں تو بھی حضور علیہ السلام کے ورواات پر جھکا  
صوفی ہو یا دھو انکی ہایت کے بھی ضروری اس دوازی پر چھکنا پر گناہ کتاب یا وہ پیغمبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے







کہ ابوریرہ شاہ رسل نے میں دو علم سکھائے  
جو وقت ضرورت عالم حکم الہی دے نا ہیں  
جو غیر انداسی کہ بھارا حکم خدا پہونچا وں  
جو اعلیٰ و ذلہ الہیہ شاہ رسل فرمایا  
بھی علمای امتی کا بنیکہ بنی اسرائیل حدیث دے گا  
وہی علم سکھا وں لو کاں فرض کفایہ پیاے  
جو بلعوا علی ولوائہ جویں وچہ خجاری آیا  
ہو دینی علم چھپان حرام جو شاہ رسل فرماے  
جے موج لوگ اظہار کرن یا استہباب شاعت  
واللہ یعلمک من الناس نزول سکھیں ہیرے  
عاشقہ تھیں چہ دوہاں صحیحان شاہ رسل فرمیدہ  
تا وں راہ چلیاں کھڑک تھیا سدان تول آیا  
فرمایا تہ کس اتھ آند اسن اوہ عرض کنے اے  
ما آئیم جوا بدن پہر و تھیواں ماہ انور دا  
اس آیت وچہ اشارت جس خالق نے امر نائے

سعدی | تو ہم گردن از حکم داور پہنچ  
جویں شاہ رسولان سن صدیق اکبر چہ بچائے  
جویں فرمانبرداری رب دیوں محنت پچا خضر بلاطل

کہتے وہ علم کراں جے ظاہر گلامیر کٹ جائے  
تا نیک عمل اس عالم دے سب دن بحکم اٹھائیں  
پھر اوہ حکم نہ کہیتا تا خود دو جے عمل و نجا وں  
عالم کو کٹ نبیاں وارث وچہ تبلیغ الایا  
بنی اسرائیل و انگ مت میری دے عالم آئے  
جے بعض سن بلچنگا نہیں تے سائے عالم مائے  
بھاریں اکو آیت میں تھیں پہونچا و فرمایا  
جو حق چھپا و سائل کنوں لگام کٹاں اس آیت  
اس چھوٹن محرومی بد بختی امر کریں ہر ساعت  
یا ربیدی پھر واپس رہن ہر وقت چو فرے  
وچہ سفر مینے جو جو کوئی ہوندا سچا صالح بندہ  
تا بنی کہیا تول کون کہیوس سعد و قاصد اجایا  
میرے چہ آیا مت کوئی میری تہ نہ چھائے  
تا بنی و عاکیتی حق اوسدی خازن خبراں کردا  
خلقت دی ہر شتر ضرر تھیں سنوں بچا کر

کہ گردن نہ چھپد ز حکم تو پہنچ  
مکیوں ہجرت کر کے حضرت یثرب طرف سدا ٹھ  
تویں سنگ سب شاہ رسل دے ہو وں صفائوں

شہ یعنی وہ ایک علم ہے اگر میں اسکو ظاہر کروں تو لوگ میرا خلق کاٹ لیں سو محققین نے وہ علم سرگروہانی اور علوم ربانی قرار  
دینے میں اخاصہ اور دوسری حدیث میں جو آپ نے لایا کہ کو فرمایا کہ جو شخص اس علم کی لائن نہ ہو اسکو علم کا سکھانا ایسا ہے جیسا  
کہ خضر نے گھوٹوں میں بوٹیوں کا ہار ڈالنا ۱۱ مشکوۃ۔ اور وہ علم اجتہاد اور اصول فقہ اور قرآن مجید کے دقائق و اسرار و غیرہ ہیں اس ظاہر طور  
تو آیت اور حدیث میں تعارض معلوم ہوا جو آیت کہتی ہے پہونچا و اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور حدیث کہتی ہے لایق کو علم سکھانا ایسا ہے  
جیسے خضر نے گھوٹوں میں بوٹیوں کا ہار ڈالنا ۱۱ آیت اور حدیث میں مطابقت کس طرح ہوئی ہے جواب آیت میں حکم ساتھ جو پہونچانے کے وقت  
حاجت اور ضرورت کے مفید ہو گیا فرضی امور دینی جو انکے ساتھ حاجت تھی عوام کو اور انکا سیکھنا قابل فہم عوام کے بھی تھا پس  
وہ ظاہری علم سو شخص سیکھ سکھا یا گیا اور علوم باطنی جو کہ اجتہاد و ہوسوہ تعلق رکھتا تھا ساتھ خاص افہام کے پس وہ علوم اسیکو  
سکھائے جائیں جاکے سیکھنے کی لایق ہو اسکو تعلیم فرما دی اور اسبات کا یقین کرنا چاہی جو علوم ظاہری اور باطنی اکبر و سر کی شج  
اور تفسیر ہیں امدان دونوں کوئی مفاہرت نہیں ہاں بعض بعض اسرار ہیں جو وہ باطنی ہو گئے اسلئے خصوصاً صلعم کے فقط پس

پس آیت لایق تعلیم فرماتے ہیں انکو ریت کا پاشا دلہ جے اگر کسی سمجھیں ہی اور ریت لایق تعلیم کی طرف جیسے ہیں جو اس سے زیادہ فقیہ نہیں اور جنت والا ۱۲ مشکوۃ و خلاصہ وغیرہ۔



یکے دیدم اور عرصہ رود بار چال ہول نا حال ہرین جست تبسم کناں دست بر لب گرفت تو ہم گردن از حکم داوڑ پیچ محال است چوں دوست دارد ترا	کہ پیش آدم بر پلنگے سوار کہ تر سیدم پای ز قن بر بست کہ سعدی مادر پیچہ دیدنی گفت کہ گردن نہ چید ز حکم تو پیچ کہ مد دست دشمن گزارد ترا
--	--

## متعلق طغیاناً و کفرًا الخ

اس آیت وچ اشارت ایہہ جو حقیقت ساری تے مزیت سنگ اعمال باطن دین اسلامی بجٹی دنیا تے جو شے دنیا چہ منہ پھیرن ہر دلو تو کہ نفس نعل ہر بخلق بُرے اوسکا اوصافوں ایہ بن تربیت مرشد کامل حاصل ہووی ناہیں تے کافر قوم جو منکر ظاہر دین فقط اوہ پھڑوے اس گلوں اوہ پو پو پو کدو چہ انکار سدائے	اوہ ظاہری باطنی احکامات تے ہر مختصر شہادی بن جذب الہی تے تربیت فیون ایسب خامی اؤ کرک توجہ طرف خداوی صدقوں رک ہر گلوں تے نال اوصاف و لبو و متصف ہوں نظافوں تو قوت نصرت شاہ رسل بن قود گلال پائیں تو بن ظاہر خان خراش و تے نظر نہ کردے بلکہ ہر ظاہر نول باطن روح البیان الائنے
---	--

فائدہ ہر ظاہری خود باطن بہت پیچ خطا طے نو سید خط بغن کہ پیش را نہ میند غیر این بنت ماچہ خواندہ چہ ناخواندہ کر مرش جنبہ پیش یا درو اں مرش گوید سمعنا یا صبا	ہرچو نفس اندر دوا کا کامل بہت ہر پیش خط نہ بہر خواندن عقل او بے سیر چوں بنت زمین بنت پائے او بگل مد ماندہ تو بسر جنبہ پیش غرہ مشو پائے او گوید عصیا خلنا
---	---

تے جذب انکار نبوی مثل یہود و نصاریٰ	پس پاکی نفس غرہ کردو ایہ صفت گندی
-------------------------------------	-----------------------------------

## حکایت

کہتا اگر فضیل قاضی سے وقت نسخہ چاہا یا ناکھیا فضیل تائیں شاگرد نہ پڑھ حضرت بیسویں کہا شاگرد نیز از تھیں ناہ میں پڑھاں کہ میں	فضیل سوانے اوسکے شروع کیتی لیسیدین بتایا سن چہ فضیل شہادت کلمہ کرن گناہ لقیوں پس وچہ انکار گیا مرحلا و تا دین ازائیں
--	--



گھر میں فیصلہ نہ ہوا تو ان سارا بارہ قدم نہ پایا  
پچھیا کہہ رہی تھوں جو توں نور عرفان کو آیا  
کہیا کہ نغمت پاروں آسم سخن الاند  
وہاں غصہ نہ یاراں پاروں آفت بانی  
میں چھپا اوس علاج کہیا تیں خرمیوں سے  
پس پندار یہاں تیں تاریں دین گواہ  
بعد کفر ایمان کہ فیصلہ با تفصیل خدا نے

پھر وہ خواب ٹٹھا گویا جو دوزخ طرے سدایا  
تے سیواں شاگرداں تھیں تیرا آگہ عالی پایا  
یاراں آپنیاں اکوالت اس جو نہ سنیا جائدا  
تیرے بیمار میں ہی میں طرف طبیب گیا سان بھائی  
تا کہ صحت ہوئی تہا تو جان ویسے ہر حالے  
منہا جوں وہ روح یہاں نے اسدی نقل لیا  
اگلی آیت صحت فرمایا لو کی سمجھن دانے

اِنَّ الدِّينَ اَمْنٌ وَالَّذِينَ هَادُوا وَالضَّالُّونَ وَالنَّاصِرُونَ مِنَ الْاٰمِنِ بِاللّٰهِ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمَلٌ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور جو لوگ گمراہ ہو دی ہوئے اور بیدین اور نصاریٰ جو کوئی ایمان لادو  
ساتھ ساتھ اور دن پچھلے کے اور کام کرے اچھے پس نہیں ڈرا و پر اومکے اور نہ وہ غم کھا دیگے

تے چہرے ہو دی ہوئے صابی ترسانگ تھائیں  
ناہ کوئی خوف اور تانے اوپر ناہ غم تھائیں  
ان الذین امنوا والذین هادوا والذین ضلوا والذین ناصروا من آمنوا باللہ فی

اولیاد اول نول غم اندوہ نہ خوف حشر دن آیا  
قرآن اوچہ نہ ظاہر باطن رہیا عمل سو پاکے  
و کہ مصیبت سختی آفت رنج جہوں کوئی پائے  
اوہ ہر حالت وجہ نال خدا کے جمعے نفس ہوا اول  
تا پر ناں صفتاں نفس دہاں چھپے مرض نعتوں  
ایسے ہم خواہ کیا سچ ابھن قلب دوا میں

ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون جو ربے مایا  
دنیا چھڈ کر جہاد با صفت نفس ہر سب مارے  
تا تھے کہ دین ٹٹھانے پائے خوش ہو کر نہ  
چاہیے مومن مرض قلب کو کے علاج دوا اول  
جان پاک و صحت قلبی تا پھر مومدا اہل فاقول  
پر ہن قرآن کو کرنا نہ بر سوچن مہنیاں تائیں

تعبیری منزل اول جہاد میں ایضاً صفحہ ۱۱۳ میں بخوبی ذکر ہو چکا ہو۔ قتال ۱۲ حلوانی عفی اللہ تعالیٰ عنہ بندہ و کرمہ



زاری بخود اے اگے وقت سحر سعادوت  
تو وہ حقیقت مصلح ولد آپ اللہ ہی تھا اے  
جو دلائل آرام اللہ کے ذکر و قرآن آتا ہے  
جس میں کیا پڑھے اس جیسا کوئی برا نہ آیا

تے خالی رکھیں شکم طعاموں باتیں نقل عبادت  
و صلواتوں سنگ صلیب بعلرب علاج سوئے ہے  
و کل دواؤں بوہتا شیر ہی و چہ ذکر خدا اے  
اُس خوشخبری جس پر مہیا علم تے اُس پر عمل کیا یا

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَارْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رَسُولًا قُلْنَا

جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ

وَحَسِبُوا الْأَلْتُكُونَ فَتَنَهُ نَعْمُوا وَصَمُوا ثُمَّ قَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ

عَمُوا وَصَمُوا كَثِيرًا مِنْهُمْ وَاللَّهُ بِصِيرٍ بِمَا يَعْمَلُونَ

اللہ تحقیق لیا اپنے عہد بنی اسرائیل کا اور بھیجے تھے طرف اوسکی پیغمبر جس وقت کہ آئے ان کے پاس  
پاس پیغمبر ساتھ اپنے کہ نہیں چاہتے تھے ہی ان کے ایک فرقہ کو بھگایا اور ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہیں  
اور گمان کیا انہوں نے کہ نہ ہو گا فتنہ پس اندر ہو گا اور پھر پھر ساتھ رحمت کو پھرا اور پرانے پھر اندر  
ہوئے اور پھر ہوئے بہت انہیں سے اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ اپنے کہ کرتے ہیں

بھی جہت ایمان آئے گھلیم طرف کلاواں  
تا اوہناں بعض رسول بھگایا بعضیان جان گواہ  
پس آئے دور ہوئے مڑا رب و ت پر تنہا میں  
تو اس شوقین ہر جو کرے عمل کما فی  
پرو غفلت ہو تنہا انہیں کنتیں جو جو خراہوں  
جو ظلمت عصیانچ ہوں کالے کفر و کلاموں  
نہ احمق جان چار دیہاں تھیں کچھ پوسی بچا ہی  
نہ احمق جان چار دیہاں تھیں کچھ پوسی بچا ہی  
جو حرکت دے نہی تا وہ کہ خود قصیر یقینوں

اساں اسرائیلیاں تھیں عہد لیا تابع توت تنہا وال  
جائ بنی تنہا اول حکم لیا مذ جو تنہا نفس چاہند  
تو بھگایا اوہناں بیدیاں ہوں آزمائش نا میں  
بھی آئے دور ہوئے بہت اوہناں تھیں ہی  
جو حق و کھین تھو ہو دورے سنن خطا یوں  
اوہ تنہا راج بچیں جو تنہاں موصول مے سرکاروں  
اوہ کران گمان تھیں مے ریت اسان بھلیا نی  
اوہ کران گمان تھیں مے اسانوں ایہ بھلیا نی  
و چہ اہل السافلین ڈگے اوہ اعلیٰ علیتینوں

لے تاکہ ان کو قتل کر کے بیدیا سے بچائیں اور اگر ہی کے کرے سے باہر نکالیں ۳۳ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
اصل کی اصلاح کرنے کے واسطے تشریف لاتے پس یہ ہو گراہ ہو گئے اور مسیح علیہ السلام کی لگے تو میں کرنے اور عیسائی بھی نہ  
باہر نکل گئے اور دونوں فرقے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے نور ہو گئے ۱۲ حوالہ الیٰ علی المدینہ ۱۲



کہا فیصل جو آخرت والا سفر شیر یا چا ہے  
موت سدا رنگ چٹا جھکھول لادھم لو کا ٹی  
جہاں اسرو چہ اتھا دورا ہوندا مرد پیارے

اوہ یاد رکھو رنگ موت منج سیاہ سبز سفید جو آپ ہے  
سرخ مخالف ہون شیطانوں سبز مصائب بھائی  
پس گمراہ ضرور ہوئے تاہ پورے ہدایت کاری

گور را ہر گام باشد ترس چاہ  
مرد بینا دیدہ عرض راہ را  
باہیاں را بجہ نگذار و بروں  
اصل ماہی آب جیواں از گلست  
قل زفت است و کشاید خدا

باہزاراں ترس می آید براہ  
پس بداند او مغاک چاہ را  
خاکیاں را بجہ نگذار و بروں  
حیلہ و تدبیر اینجا باطل است  
دست در تسلیم آن اندر رضا

دوویں ٹول یہود نصاریٰ حدوں لنگہ صھائے

جویں اگلی آیت وہ سہنا ندا حال خدا فرمائے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ بَنِي

إِسْرَآئِيلَ عِبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ

البتہ تحقیق کافر تھے و مارگ کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ مسیح بیٹا مریم کا اور کہا میں نے اسے بیٹو یعقوب کے عبادت  
کو اللہ کی کچھ ورد گار میرا ہے اور پروردگار تمہارا تحقیق بات یہ ہے جو کوئی شرکائی و تشابہی اللہ کے پس تحقیق  
حرام کی اللہ نے اوپر اس کے بہشت اور جہانم کی آگ ہی اور نہیں اسے ملے ظالموں کے کوئی مددگار

اے کافر ٹھیک ہوئے جہناں بن مریم نور بنایا  
تسلی خاص اللہ لوں پوجو جواب میرا ہر تساؤ  
تے و فرخ و چہ ہکانا اوس را بدلے شرک تباہی  
جہناں شیخ کہے رب جلد پوجو کل مریداں تائیں  
جویں اگلی آیت وہ خدا نے کفر آسنوں فرمایا

تے مال ابھی خود عیسیٰ نے سی اسے ایساں فرمایا  
جو شرک کے سنگ خالق جنت اوس صام خداوا  
نہ اہل ظلم دی کلان ہو کوئی مددگار پس ابھی  
جو اہل رب چھوٹے خیال پوچھن کوین کافر آہیں  
ہو واحد رب سہکلا اوس بن کوئی معبود نہ آبا

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثَةٌ وَمِنُ إِلَهِ إِلَهِ وَاحِدٌ

وَأَن لَّمْ يَتُوهَا غَمَقُوا لِيَكْسِرَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابَ آلِ يَمٍّ



البتہ تحقیق کا فرہوش وہ لوگ کہ بتو ہیں تحقیق اللہ تعالیٰ ہے مین میں کا اور نہیں کوئی معبود مگر وہ ایک خدا اگر  
نہ ہاں رہیں اور پھر سے کہ بتو ہیں البتہ لگے گا ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے انہیں سے عذاب و رو دینے والا

اور کافر ٹھیک جو کہن تجارتی تان محبوباں  
جو اس بتانوں نہ آواں مین شرک جو کہ  
بعض عیسائی آکھن عیسیٰ رب آپے بن آیا  
تسایب بل کو راہی پر و چہ کینرت سے  
بک آکھن نبوت مع قیل یہ اللہ ہے مجموعی  
نہ صفات بیاں غیضہ انما قول مکہ الاون  
جو تحقیق نہ آواں تان ہوں عذاب کھانے  
اور بجاوین تان انکار رسالت حضرت قائل ہوئے  
فرج اچھا عیسایاں وی ہے موار ٹھہرائی  
جاں تصفہ شکفات الہی اوہاں مسیح نوں دیا  
جسے لکی اجتماع تفریقوں امتراج ناسوتوں  
عارف عاشق و کچھ دلائل صدق یقین کرینے

تے نہیں معبود کوئی بن بہک رب کو کہ یہاں مردوں  
نالگسی نہاں عذاب کھانے ایس کفر سے  
بعضیاں تر جے حصے وارب نال شرک بلایا  
ہاں عیسیٰ مریم اللہ تان آکھن رب نکات  
جو ہیں سوچ شعل حرارت تو کہ مین ہر سوئی  
تے اہل اسلام پر عیسائی خام اغراض جاوے  
تحقیق ثابت بعض قائل ہن تثلیث اوہاں  
عذاب تثلیثوں چہ اور سکناہ اور جاوے  
جو تائب شرک اہل وہ اہل و چہ اہل کتاباں جاویں  
اوہاں اس بیہوشی نوں چھڈ عیسیٰ رب بنایا  
تے کرن ملول برطوت تمہیں کہ حاصل کی فوٹوں  
جو خداوند اتو تشبیہ خالق نوں دینے

اَفَلَا يَتُوبُونَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْا ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مَا لِيْسِيْحَانِ

مَرْكِبِ الْاَرْسُوْكَ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاَمَّا صِدْقُهُ كَاَنَّا

يَاْكُلْنَ الطَّعَامَ اَنْظُرْ كَيْفَ نَبِيْنُ لَهُمُ الْاٰيٰتُ ثُمَّ اَنْظُرْ اَنِيْ يُّوْفُوْنَ

لہ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے عانت تھیں انسان اتحد و فی و اتمی الہکین من دون اللہ یعنی اویسی کیا لوگ  
انکو کہا تھا کہ بگو مجھ کو میری ماں کو خدا سوائے اللہ تعالیٰ کے پھر فرمایا کہ اس شرک کی بات کو رد فرمایا کہ کوئی بھی  
معبود نہیں مگر ایک معبود کہ یہ عیسیٰ کہتے ہیں مثل اہل عقیدہ کے تمہارا بھی عقیدہ ہو جیسا کہ تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے  
صفات نقل قدرت حیات ارادہ سمع بصر علم غیر حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ مسلمان اور خود خدا کی صفات کہتے ہیں اور ذات الہی  
جل جلالہ سے یہ صفات علیحدہ جاتے ہیں ۱۲ خلاصہ میں ہی طرح آیا ہے۔ مثلاً اس میں افسار ہو کہ جو لوگ یہ عقیدہ نہیں کہتے تو اس عذاب سے  
محفوظ رہیں گے کہ کبیر شہر ذکر کہ سابق میں کہنا تھا کہ اہل کتاب کا دوسرا حلال ہے اس میں مراد یہی اہل کتاب ہو کہ مراد ایک  
دوسرے سے علیحدہ نہیں نہ شرک عیسائی جو اس زمانہ کے درمیان تثلیث یعنی تن خدا و غیر ہونے کے قابل ہیں ۱۳  
ملوثی یعنی اللہ سے اس بات شرک کے درمیان انصاف کی حاکمیت ظاہر فرمائی کہ وہ تین خدا ہونے کے مرئی ہو یہ صفات  
ابطالان ہے۔ کہلا جو شخص کچھ سوچو پھر پڑھو۔ پانچاں پھر پڑھو کہ کس طرح خدا بن سکتا ہے ۱۲ خلاصہ



کیا پس نہیں نکرتے طرف اللہ کی اور بخشش مانگتے ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ نہیں مہیج  
میلہ عیم کا مگر پھر تحقیق گذری ہیں پہلے اس سے پھر ابرہہاں اور کسی صدیقہ تھی یعنی اولیاء و نوکھانے تھے کھانا  
دیکھ کیونکر بیان کرتے ہیں ہم دہلے ان کے نشانیاں پھر کھکھ کہاں پلٹاتے جاتے ہیں

کہا پھر ثمر بن زید لکھی جس بخشش کا بن نالے  
نہیں مسیح بن مریم مگر اوہ آئے بنی ابھی  
طعام دو دیں ان کھانے آپ پھر کوئی نہ کہند  
جو میں ہو پھر میرے او میں عیسیٰ بنی ابھی  
صدیقہ ابو نہ تھی یا اوس آیتاں رب سچایاں  
ابہر بن انسان نے ضعف بشر و ارب ظاہر فرمایا  
جو میں جن تھیں پاک ابھی رب تو ایک کھانے کھانے  
جو توبہ تنغہ کر کن اس تہمت شرک و بالوں  
جو کہ اعتقاد پر بیت تس دیکھ اوصاف کمالاں  
بہرچول ایس کن و سبک صفتاں ہنر آریں

تھے ہر بختہ ہمارے رحم کنندہ فضل کمالے  
اُس پہلے گذرے بہت بنی تس فی صدیقہ ابھی  
دیکھ ایس کو یوں لیلیاں لیا تھی بھی لٹے و بندے  
تو میرے ہر اوسدی ماں پیاری اُن کے شرک و ابھی  
و صدقہ بکلمات و بہا و حنا زن میں گویاں  
رسول ابھی بن مریم حسنوں مال صدیقہ جایا  
جاں صفتاں و اوت رکھ دیکھ کوئی نہ تھیں اب ہوائے  
تار رب غفور رحیم ابھی تسال بخشاں خاص نالوں  
تا پورے شرک ہو سو شر سو و فرخ نت ہر حالوں  
شاہ رسل و لائق جہریاں سچیاں میں گویاں

قُلْ اتَّبِعُونِ مَنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَكُمْ بِهِ مِنْ حِزْبٍ وَلَا فِئَةٍ يَنْصُرُوهُ وَلَا عِزٌّ ۚ وَكَذَلِكَ يَهْدِي اللَّهُ الْغَالِطِينَ

کہو کیا عباد و تہم جو تم سے اللہ کو اور پھر کو نہ ہیں ہمتیاں کہتی و سبکی ہمارا نہ نص و اور لڑنے ہو سننے والا جانو و لا  
کہہ کیا جو باجہ اللہ جس و س نہ نص و سارا

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۚ

کہہ اے اہل کتاب کے مت زیادتی کرو پیچ وین اپنے کے سوائے حق کے اور مست میری کرو  
لے جیسا کہ نص کرتے اپنی ہی کو خدا بنا لیا اور بعض نے خدا کا بیٹا پس تم بھی اپنے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہ کہو اس کے سوا اللہ قسم  
کی تعریفیں سچا ہیں ۱۱ تعصب پروردہ۔ سب غیر الحق صفت ہو معصہ و عبادت کی یعنی بہرہ و اور نصاریٰ دونوں حد سے نکل گئے خدا رک  
اور اھوائے حج پر ہوا کی جو لو لائے طرف نفسانی خواہش کی کہا تھی نے جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے سو وہ نہمت کے لئے ہے اور  
خطابہ و لایق الملوئے کا دوسرے بہرہ و اور نصاریٰ کے لئے ہے کہ حضرت صلعم کے وقت میں موجود تھی پس ان پہلو کی تابعداری  
منہ کی یعنی جنہوں نے کہہ عبادت نکالی تھیں ۱۱ احاد شریفین۔



خوامشوں پر قہر کی تکفیر کر رہا ہے اس پر اور گمراہ کیا بہتوں کو اور بہک گئے راہ سیدھے سے۔

کہہ اہل کتاب دین اپنی وجہ لنگھو حد کہہ ہمیں جو عیسائی تھیں ان تھیں مہربانی بھی بولنے لگے عیسائی تو لڑائی افراط غلو نہ کر ہو مثل یہود نصاریٰ غلو نصاریٰ کہیں جو عیسائی پس خدا و آیتیاں جان قوم نصاریٰ عقل و ذرا فی طرفت میں گمانے جو مٹی تھیں گھر صوف پھیرا دے اور اسکا تائیں تو خبر دی جو کھانوں کو بھی جو گھر میں رکھیں دی تے کہ کہیں جاں پاکی نفسوں لنگھیاں سوتوں ایہ امت مرحومہ مال اطاعت ختم رسالت ماسد الانبیاء تکلیف دہناں تھیں اللہ سدا و

چوں شدی بریامہائے آسمان  
آئینہ روشن چو شد صاف و جلی  
پیش سلطان خوش نشستہ بقول

نہیت باشد حجت و جوئی زبواں  
جہل باشد بر نہان صیقلی  
رشت باشد حجت بن ہر رسول

لَعْنُ الدِّينِ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى

ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ

عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

لعنت کئے گئے وہ لوگ کہ کافر بنے بنی اسرائیل سے اور زبان داؤد کے اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ سبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور تمہارے بدلے نکل جاتے ایک دوسرے کو منع نہ کرتے بڑے کام سے کہہ کرتے تھے اور سکوالبتہ بڑا تھا جو کچھ کہتے تھے کرنے۔

لعنت کہتے تھے جو کافر بنے کنوں اسرائیل  
زبان کنول داؤد و عیسیٰ الیہ اس جہت نہایاں

سہ جو بیٹا باپ کا سر سہا ہے۔ ربع الیہ بیان  
سہ جب اسے دھویا اپنی کنالوں کو ونا کے پانی کے ساتھ تو کہا اس نے یہ بہت اچھی دلیل ہے۔ مگر ایہ  
نقل چاہے ساتھ دلیل کے پیچھے حاصل کرتے نزل کے۔ ۱۲ روح البیان







نکاحی

میل محبوبش الی الی رواں  
گفت اے ناکہ چو ہر دو عاشقین  
نیت بروقی من مہر مہار  
جان زحیر عرش اندر فاقہ  
چوں کشادہ سوئے بالا بالہائی

میل ناقیس ہے طغش رواں  
باو قصد بس ہمرہ نالا لقیم  
ترک بیدار تو صحبت اختیار  
تن ز عشق خابن چوں ناقہ  
در زوہ تن وزیں چنگا لہا

بہ دولت یکتا بہت

تَرٰلِیْ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الدِّیْنَ کُفْرًا وَّ اِلٰیئِسْ مَا قَدَّمَتْ لَہُمْ الْفِیْضُ

اِنَّ سَخَطَ اللّٰہِ عَلَیْہُمْ وَفِی الْعَذَابِ ہُمْ خٰلِدُوْنَ وَلَوْ کَاثَرًا یُّؤْمِنُوْنَ

بِاللّٰہِ وَ النَّبِیِّ وَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مَا اتَّخَذُوْهُمُ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنْ کَثِیْرًا مِّنْہُمْ فٰسِقُوْنَ

تو دیکھیں بہت منافق دوست کس میں کفاراں  
جو برا جو اگے بھیجا اپنی جہت اونہا نیایاں  
جو ب بنی نول بند تے جو طرف نبی وی آیا  
ضمیر کثیرا منہم و اول اہل کتاباں کر دے  
جو کعب بن اشرف ترخصا تال کے دل جاندا  
تہ نبی مراد محمد ما اُنزل قرآن ایسا ہی  
اس آیت پر اشارت اللہ اتھ خطا ہر فرمایا  
جو جنس ان کی فطرت اندر اسوچ کوئی جاوے  
کہ لیاواں رحمانی دے سنگ پیار محبت پائے  
گھرا ندی جنوں اتم غضب خدا و آوے  
جو رب نبی قرآن منن سوولیاں دوست رکھ دے  
حب ہو کہ وجہ اللہ ناہ نفسانی حب رکھیوے  
مگر افرتے جو ظاہر ہو دشمن ہیں خدا وے  
جو چکرے چال قدیم اولیاواں اوہ بندہ رحمانی

یا دیکھیں ناکہ قرضش یہوداں پیارا ظہاراں  
جو غضب کینا رب پر تنہاں نت لینا ربناں  
تے یا کفارہ پھر دے پھر دہنہ تنہاں فسق کمایا  
دیکھیں میت یہود جو شرک کیاں دست پھڑکی  
اہل شرفوں مسلماناں سنگارن جنگ اٹھاندا  
تے بہت انہاں تھیں فاسق امر الہول نکلے واہی  
جو غضب جلدی دل ضل نبی و لے کفر ایمان بھایا  
جو بریاندی سنگ بلی جو جنس جنس لوچا ہو  
ایہ حب جنت اوہ حب جنت فوق و دوی میاں دے  
تے نال محبت اہل اللہ دوی بندہ رحمت پاوے  
پر اکثر فاسق لوگ خداویاں ویریاں آفت رکھ دے  
رہے دہریاں ویرکیں سنگ پیاریاں پیا کچھوے  
سلف خلف نبی راہوں نکل تابع ہو ہو اوے  
نال اسد حب اللہ کرتی ہے ایمان نشانی

۱۲

ترجمہ دیکھنا ہو تو بہت کو ان میں سے دوستی کرتے ہیں ان لوگوں کی جو کافر ہو کر اللہ کے براہے جو کچھ آگے بھیجا ہے

ماں طے اچھے جانوں انکی سے کہنا غرض یہاں اللہ اور ان کے اوبے خدا رب کہ وہ جیسے ہوں دالے میں اللہ کے ہر ایک اور اللہ کے ایمان لائے ہوں ساتھ اللہ کے اور نبی کے اور پھر کہے جو انہاں کی بہت طرف انکی بہت کڑی اور کڑی



لَيَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا  
وَلَيَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي ذَلِكَ

إِنَّا مِنْهُمْ قَسِيصِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

البتہ پاؤں کا تو زیادہ سب لوگوں کی عداوت میں واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہود کو اور ان لوگوں کو کہ شریک کرتے ہیں اور البتہ پاؤں کا تو نزدیک اور نیک دوستی میں واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں ان لوگوں کو کہ بتوں میں تحقیق ہم نصاریٰ ہیں یہ اس واسطے ہے کہ بعضے ان میں پڑھے ہیں اور عبادت کرنے والے ہیں اور یہ کہ وہ نہیں انکرتے۔

توں پاؤں سخت زیادہ سب قسین دشمن ہوناں شدت  
تے لوگ تھیں نہ نہ شریک پائیں جب اندر انکارا  
ایہ سارے ہی اس حجت جو عالم عابد بعض تمھارے  
اتھ کہیں مرادو جانی بھی تس دوست یا رہتمانی  
تے مال نجاشی اکثر اوسدے یا رہ ایمان لیائے  
ناتاہ نجاشی ستر عالم گھلے طرف بنی دے  
ناسورہ یسین مبارک تنہاں بنی سناے  
اکپوچہ کہیں قرآن مشابہت تام رکھیندا

حافظ کارے کہیں در نہ بحالت بر آوریم

مونا نکال و دشمن بھاری لوگ یہودی آتے  
مرتے جو انیول و تے ڈگے مرتے وہہ جما وال  
انیولیں مشرک غیر جو جو جن تباں تائیں  
وہہ تھوے غصے غصے اوس ہیں اس حجت نصاریٰ

سہ نہیں تو دور کہ نصاریٰ بھی مسلمانوں کے قتل کرنے اور اسلامی ملک خراب کر نہیں کہ نہ تھے پس یہاں ٹھیکہ مرادو تہ نجاشی اور اوسکو  
دوسرے ہی ۱۲ تفسیر نوئی سہ یہ قصہ سورہ آل عمران میں گزر چکا ہے ۱۳ تہ یعنی جس طرح انہوں نے ہمارے گھر پر اور رب  
بنالیا ہے تو بھی ہمارے گھر کو ہی رب بنا دے۔ جیسا کہ جدوی جو رسد مبارک تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں اوسکی ۱۶ تہ جس وقت  
انہوں نے بچھڑے کو اپنا رب بنا لیا جس میں کہ کوئی بھی منفعت خدا کی نہ تھی اور کہا انہوں نے کوئی خدا ہمارے واسطے بنا۔  
اور نصاریٰ کے کہ وہ رب کے مشرک ہیں اسلئے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی صفات الوہیت کے نشان دیکھ کر صریح علیہ السلام کی  
ربوبیت کے قابل ہوئے پس یہود اعلیٰ وجہ کے دہل مشرک مٹھے بہ نسبت نصاریٰ کے ۱۲ تفسیر میں اب بیان



و وہ عالم خازن کیتی متے قریش بلاییں  
 ہر جا مسلمان کہ دیکھ گونا گون سزائیں  
 ابوطالب نوں رب حضرت داندگار بنایا  
 مال یار ڈٹھو وچہ پنج تخلیفاں سر دواں جانیان  
 نایار انواریاں حضرت جیسے طرف دور کیا  
 ادہ شاہ منصف آتھ ٹھیر جہانگ رب کچھ فوٹا  
 ایچھیویں سال نبوت پچھہ ماہ حبیب پیارے  
 ہر ٹولی ہوئی مروٹیا سی نال زناں بھی یاراں  
 تاکیاں جاتا صبح زور پایا یہن مسلماناں  
 تاکو کہ جو قوم اپنی دے جا کر شاہوں ہو لیا وے  
 بھی ہر لوگ جو لائق فائق شاہ و ملو ادھناں گھٹے  
 تنہاں شاہ نوں رنج کیتا کہ یہن ویناں بلایا  
 تے عیسیٰ بن مریم دے حق ایہ سخن اونے کروے  
 جو دین نوان و دھو اکا ہں موٹا یہناں اس اہوں  
 پٹن سن ایجن نجاشی آکھیا سدویار مہاجر  
 تاجعفر سجد شاہ نوں کیتا بھی سجد اوسداں یاراں

جو مسلمانان تنگ کر پڑے تھے ان کو ہندوؤں نے دیکھ کر  
 ان کے قتل کے حکم کو ثابت قدم کر دیا اور ان کے  
 کچے عبدالمطلب کو اس سرور سے لطف پہنچایا  
 تاج جہاد آما بن صبر نہ چلے زور جو انماں  
 جو شاہ حبش دایک سال اٹھ ہوئی امن سوایا  
 تا بارال مرد تو چاروں چھٹے حبش ول بھائی  
 ایسی بی بیوت لہنگہ دیا اول بیت حبش سوایا  
 جمع ہوئے وہ حبش میں جویں روئے وہ چہ جباراں  
 تاں ایک سفیر تائیں دی تھے کرے حبش رواناں  
 پھر مرد عاشق و جوانی فصیح بلع سداوی  
 تا دین یوں تھیں شاہ موڑی ایوہاں نیاں تھیں چلے  
 نہ موسوی مین نہ عیسیٰ دیکھ نواں طریق بھرایا  
 سینیا نوج سردار قریش امیدال شاہ تھیں مردوی  
 تو تنگ سال ہمارا کہ گول او نہاں مڑا سرسوں  
 آج حضرت ابوطالب آیا سن اصحاب بہادر  
 جان کچھ ہوئی فرزند تو تھیں کیا شاہ ابرار ال

۱۰ حضرت عثمان اور زینبہؓ نبی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیمہ بیٹا عوام اور عبدالرحمن بن عوف اور عبداللہ بن مسعود اور مصعب بن عمیر اور خلیفہ پہاڑی بوی سہیل کے اور عامر بن زید بعد ام الملوک کے اور شاہ نجاشی کا نام اور صفیہؓ حاجی کے جسے حبشی زبان میں بخشش اور عطیہ کے ہیں اور شاہان حبش نجاشی کے خطابت افزا ہیں جیسا کہ شاہان فارس کا قیصر خطاب ہی ۱۲ انفسیہ معالم و خزان وغیرہ ۱۳ مسوا الرکے اور لڑکوں کے ۱۴ خازن اور روح البیان میں لکھا ہے کہ ام حبیبہؓ بی بی البسفیان کی بہن امیر معاویہ کی بھی اپنے خاندان کی ہمراہ حبش کی طرف گئی تھی اور اسکا خاندان فوت ہو گیا تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکی طرف غصہ میں ہی نکاح کا پیغام بھیج دیا پس شاہ نجاشی نے اپنی کنیز کو آپکا یہ پیغام دیکر ام حبیبہ کی طرف روانہ کیا تو ام حبیبہؓ یہ خوشخبری سنا کر ایسوقت اپنے گھر سے پھولوں کا ہار آ کر اس کنیز کے گھر میں آئی دیا اور حضرت خالد بن ولید کو نکاح کا اذن دیا اور چار صد ہزار ہر ہجر ہوا سو نجاشی نے زہراؓ کی گوتے ادا کوئی پھر ام حبیبہؓ مدینہ منورہ کی طرف روانہ کی گئی اور حضرت جعفرؓ مدینہ منورہ کے کشتی پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف آئے اور پیچھے اسکے نجاشی نے اپنی بیٹی اُفستہؓ کو ام حبیبہؓ کے آدھوں کے ایک خط دیکر روانہ کیا جس کا مضمون ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا حضور کی خدمت میں بھیجا ہے پس میں نے حضورؐ کی بعیت حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کر لی ہے اگر آپ حکم دیں تو میں خود اعلیٰ حضور میں شرف حاصل کروں اور میں حضور میں اپنا سلام عرض کرنا چاہتی ہوں جس آدھ کو دیکھو کہ سوار تھا دریا میں غرق ہو گیا اور حضرت جعفرؓ مدینہ منورہ آ کر یہ خبر حضرت ام الملوکؓ سے سنا اور آپ نے اسکی بیٹی

مردمان آسمانی شکر کے زبیر کو کھانا پکانا اور جو جویں میں رہتے ہیں یہ بڑے اور گہرے دریاؤں میں رہتے ہیں اور وہ ایک ہی طوری آدمی کہ انکی ہیکل انسانوں کی طرح ہے اور وہ ایمان لائے آئے۔ ورنہ وہ ایسا آدمی نہیں ہوتا



جو بن معبودیگانے غیر اس سجدہ کرن منہا ہی  
شاہ پچھیا دس جعفر پہلے دین تہاں کیا آء  
بُن طرف اسان بادی گھلایا کہنے کل نیوں  
صلہ حم اخلاق حمیدہ پڑھے کتاب الہی  
تال نبی اجازت بخشا جاہو طرف بخاشی پیارو  
سن کہیا بخاشی اوہ کلام الہی کہری آئی  
ایسے جذبے جوشوں جعفر پڑھی کلام غفاری  
تل حق اونہاں نے والیا کہہ کر اگلی آیت آئی

ایہ کلمہ حق داندیاں ہیبت مجلس الیاں آئی  
کہندو مثل قریش ہے سبب وچہ گمراہی شاہ  
راہ اسلام توحید کھلایا صوم صلوٰۃ یقینیوں  
جان کفرال تنگ کیتا رہی راہوں روکن راہی  
اسد حفظ امن وچہ کوئی دن جا کے کروندارے  
تال جعفر پڑھیں اسم اللہ سورت مریم اتھ سنائی  
جو نرم ہو گول مجلس الیاں آنسو ہو جو جاری  
کلام الہول اثر جہانمل ہو یا نال صفائی

وَإِذْ أَسْمِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ

مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ

اد جب سنتے ہیں جو کچھ اتار آیا ہے طرف رسول کی دیکھتا ہے تو آنکھوں اونچی کو کہ بہتی ہیں آنسو نشو  
اوپر پھیرے کہ پچھتا ہے انہوں نے حق سے

تو جال اوہ سنن قرآن جو تین دن بھیجا انہاں ہی  
اسکلن جو حق پچھانے اونہاں شان خدا و  
عبدالنصر استیاں سنگ سلما ناں اس کا سننا ہیں  
بھی عاجز اہل تواضع تے جد سنن کلام الہی  
ایہ اللہ والے ہوں نہ دشمن اللہ و الیاں سندو  
جال قرآن سنایا جعفر شاہ بخاشی تائیں  
کھول کتاباں سماں تال کرن موافق ساری  
تال نذر و زار روئیں کجے نیر چھا چھم جانے سے  
تال کہیا بخاشی قسم خدا دی ایہ کلام ربانی  
تال عمرو عاصی کہیا خفا العزیزین علیہی و علیہا

تو لکھیں کھول تمہاں یاں الہیں بخون دن جاری  
ہو آیت کا یجب اللہ سنگاں لبس لائق ڈاٹھے  
جو بعد انہاں وچہ عالم زاہد کرن پرہیز بنائیں  
تائیں کہ اگر وگن تنہاں ایہ عادت اہل صفائی  
ایہ پیرا بخاشی تے جو اوہ سدی راہ شریعت بندہ  
راہ سب نے اجاڑے تے گرو اگر د اوٹھائیں  
قرآن تائیں جال نہاں وکشت سنی کلام پیارو  
واہڑیاں تنہاں یاں ترسو صائف کتب تنہاں کہ  
جو نازل ہوئی موسیٰ تے اس تال لے لاثانی  
تال شاہ پوچھیا حق عینی کی کیا ایہن ظن تمہاری

ملہ یہ روایت ابن جریر اور ابن عثیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اس طرح تفسیر و تفسیر میں بھی ہے ۱۲ ملہ یعنی یہ مع اور شاہ عام غفار  
کی ہیں ہے بلکہ خاص حضرت بخاشی رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے اور ان کے تفسیر میں جو ان کے قدم مقدم ہے۔ خلاصہ ۱۲



تے بندہ زندہ کرتا ہو یا ہے خالق و آریا  
وچہ ایس کلام آتے انجیل نہ ورہ فرق دسایا  
بھی اوس شیخ انور تے جسک پرولے تیس آئیں  
میں بیاں شہادت ٹھیک لکھ بھیجا بعد اجماع عطا میں  
رہو تھی تیس جان ہوا تھیں قسطنطنیہ کچھ بلایاں  
تایں بھی حاضر بعد اذیت پیچ رسول سو منہ  
وچہ تصدیق تہائے اگلی آیت رب فرماتا

تاجعفر کہیا رسول اللہ وادہ جویں رب فرمایا  
تے کلمہ رب و احکم خدا و اشاہ سن سخن الایا  
بھی شاہ کہیا اور عجائز اول صد شاہ تے تائیں  
تیس جسک پاسول آئی ہو تیس ہول نہار تائیں  
میں وچہ انجیل ادبہا نیاں تھیں خوشخبریاں پایاں  
جے میں اس بادشاہی دیوانہ تعلق ہوئے  
تے جوئی حکم اس لبرے تے میں وضو کراندا

يَقُولُونَ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا كُنَّا مَعَهُ الشَّهَدِيْنَ وَمَا لَنَا لَا نُوْمِنُ بِاللّٰهِ

وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ

فَاَنَابَهُمُ اللّٰهُ يٰمَاقَالُوْا جَنَّتْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

وَذٰلِكَ جَزَاُ الْمُحْسِنِيْنَ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَكِنْ لَّيْسَ اُولٰٓئِكَ

اَصْحَابُ الْجَنَّةِ

کہتے ہیں اے ہمارے رب ایمان لگایا ہم کچھ ہو کہو ساتھ شاہد ہو گئے اور کہا ہے کہ کو کہہ ایمان لاویں ساتھ اللہ  
اور ساتھ اچھے کہہ کہ ایمان لگایا ہم سے اور طے کچھ ہیں ہم یہ کہہ کہ اخل کر کے ہو کہو رب ہمارا ساتھ تو ہم  
صالحوں کے پس ثواب دیا ان کہ اللہ نے بدلے اوسکے جو کہا تھا انہوں نے بہشتیں ملتی ہیں نیچے اوسکو  
سے نہر ہیں جو شہد رہنے والے میں بیچ اوسکے ایسے جو بلینکی کریں انکا اور جو لوگ کہہ کافر ہوئے اور جھٹلایا  
نشانہوں ہماری کو یہ لوگ نہروالے وضع کو ہیں

اور نہاں ربانی علما وال کہیا سن قرآن حقانی  
پس امنت احمد وچوں کہ اسان جہر پھر شہادت

لے بخاشی رضی اللہ عنہ نے ایک چھوٹی سی لکڑی اٹھا کر انجیل والوں جہان اور قیسین کو کہا کہ تم سب لوگ متوجہ  
ہو کہ سن لو کہ اس پاک کلام (قرآن) اور انجیل میں اس لکڑی کے برابر بھی فرق نہیں ہے ۱۲  
لے اور یہ کہنا انکا کہ یعنی شہادت اس واسطے ملتی کہ انجیل میں انہوں نے ذکر امنت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لکھا  
ہوا پایا تھا اور ذکر ایت شہادت کے ادا کرنے کا ۱۲ تفسیر ہر ایک



تے نال محمد شاہ رسولان تے قرآن جو پائے  
 قوم یکساں سنگ یعنی اُمت وچوں سحر صفائی  
 باغ تے جہنماں نہراں ہماری نت ہن وچتہاں  
 تے آستان ساڈیاں جھلایاں سو موضع جاہن پائے  
 جان وال لیلان تے ریاضت سوچن اہل لائے  
 تے اکھ لکھ اسل کنوں ایاں بندیاں صاحبزیاں  
 جاں اہل بقا سنگ ملو دی اسیں لوچے شکارے  
 بخشیاں ریہے محسن بد لہ سنگ شکارے  
 نہ جانے کنوں توجہ لال سُرے ورنہ بھاؤں  
 تے بریاں صفتاں نفس نو فوڈے ٹول خرابے  
 اوہ اپنے دوسر سنن نہ دیکھن ذکر شعل پال کائے

تے کی ہو یا اسان رب نبی تے ماہ ایمان لیاڈ  
 تے ایسے طبع کریدی جو اسان داخل کرے الہی  
 پس لہ و تارب تنہا نول بکے اکھن اوہناں  
 تے آہو بدلے نیکو کاراں تے جہناں کفر کماے  
 حال سنن اقسام نو چیدناں و سبک غیر تنہاے  
 جو رب تحصیل لاطون ہی تس من نال یقیناں  
 تا کہش کوں مفصل عمل اسیں ایمان لیاے  
 پس لے اوہ سنن تجلیاں سنے علم تنہاے  
 تے جہناں کفر کیا یا ہو محبوب اوہ ذات الہوں  
 اوہ بالکل محروم ہوئی ہن پاروں نفس حجابے  
 صفتاں بریاں حیوانات شیطانات الیاں پاندے

کہ بد اصلی مے نیاید جز جہود  
 آمد اقرار و شود او توبہ جو  
 لاجرم اندر زماں توبہ نمود  
 راہ نمودن جانب توبہ نفیس

خوشے بد و ذات تو اصلی نبود  
 آل کہ بدنی عارض باشد کہ او  
 بچو آدم و دلش عاریہ بود  
 چونکہ اصلی بود جرم آل بلیس

میں  
 میں  
 میں  
 میں

یعنی ہم نے انکی تصدیق نہ کریں و مالنا متباد ہو و لا نومن حال ہو یعنی مومن نہ ہونگی حالتیں و یقولون و مالنا قاتما  
 اور و نطمع حال ہو فاعل جو موجود ہو تو من کے باہین و نحن فاعل نطیع کا پوشیدہ ۱۲ مارک سہ یعنی ایمان لائیو ساتھ  
 حالانکہ ہم کہتے ہیں ۱۲ مارک میں لکھا ہو کہ جو دلیل ذلک جزاء الحسنین میں ہے کہ ایمان کا انوار زبان کے ساتھ کرنا  
 ایمان میں داخل ہے جیسا کہ فقہا کا مذہب ہے اور فقرہ کریمہ اس کے مخالف ہے وہ کہتے ہیں کہ فقط کہنا ہی کافی ہے کہ ایمان لائیو ہم  
 جیسا کہ بخاشی کے بارے میں کہا پس اس کا جواب یہ ہے کہ انکی انکھوں آسنوں کا پڑنا اور روکنا ہو احسان کریمہ فرقہ کے  
 قول کو اور فقط کہنا کہ ہم ایمان لائے یہ معتبر نہیں ہوتا جیسا کہ پہلے پارہ کے پہلے راج میں استدبارک و تعالیٰ نے فرمایا و من  
 انکاس من یقول آمنا باللہ و بالیوم الآخر و ما ھم بمؤمنین یہ یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ  
 ایمان لائیو اور قیامت پر اور حال یہ ہے کہ وہ ایمان والے نہیں اس خاطر کہ انکے اس کہنے پر انکے دل کی تصدیق نہیں ۱۲ مارک -  
 ۱۲ مارک کہتے ہیں کہ استدبارک تعالیٰ ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ یعنی اپنی اُمت جس کو لوگ اس اُمت کے گواہ ہو چکے قیامت کی دن  
 جب رسول کوئی صالت کا حکم کرے گی انکی امتیں پس اس اُمت مرحومہ کی بیشمار فضیلت ہو۔ تبہ ہی تو کہہ دیا تھا انصاری کے  
 علماء و انکے زاہدوں کہ اے استدبارک تعالیٰ ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گواہی دینگے اپنی اُمت پر  
 پس اس میں بھی انکو فضیلت ہو تمام پیغمبروں پر یہ خلاصہ ہے حدیث جو در مشور میں نقل کی ہے انام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ  
 نے ۱۲ مرتبہ متنبی میں ۱۲ غلطیوں (۲۲) و عاقری اور عطا کے (۳) قضا پر راضی رہنا ۱۲ مارک سہ یعنی شاہ کریم کے واسطے  
 و صحت الہی جل جلالہ کے ساتھ رکھ کر شریعت میں استقامت استدبارک جلالہ کے ۱۲ روح اور مذہبی



جان قزیرات بازید آیا یک شاہ تد ایں  
کند اشخ میراجس دھاسے نہ اوہ چنارال  
تے شیخ تیراودھ نہیں بنی تھیں کہو مرید جو ابوں  
یعنی جانوس امیر یک طفل یتیم ابوطالب وا  
تاوونخ وچہ نہ ستر اوکھ طرف بلقیس پیارے

کند ایک مرتبائیں میں شیخ حالات سنائیں  
تاشاہ کہیا جو چل بنی نون کچھ سرک کیوں خوارال  
جو چل بنی نون ناہ دھاپر فقط یتیم حسابوں  
جے صدق یقینوں مندا مندا بھیجا ہوا رہا  
جو خط سلیمان و منہ یا صدقوں مومن ہوتا ہے

چوں سلیمان سوئے مرغان سبا  
خبر کر منخ بد بے بال و پر  
نئے غلط گفتہ کہ گر گوہر نہہ  
چونکہ خود از دل و جان عزم کرد  
ترک مال و ملک کرد اوآں چیاں  
آں علما مان و کنیزان نیاز  
باغیا اوقصصہ اوآب زود  
عشق ورمہ کام استیلا خوشم

یک صغیرہ کردست آں جملہ را  
یا چو ماہی گنگ بہ از اصل کر  
پیش وحی کہیا شمعش و ہر  
بر زبان رفتہ ہم افسوس خود  
کہ بسترک نام ونگار عاشقاں  
پیش چشمش ہجو بوسید پیاز  
پیش اواز عشق او گلخن نمود  
دشت گردانہ لطفہائے چشم

صدیق بلال صہیب ال جنہیں اکینار و سیاہ  
گفت یلی را خلیفہ کائے توئی  
ازو گر خواباں تو افزوں نیستی  
دیدہ مجنوں اگر بودے ترا

او نہال اکیانال جو کچھ تس کل مقصد پایا  
کز تو مجنوں شد پریشیاں و غوی  
گفت غامض تر تو مجنوں نیستی  
ہر دو عالم بچسب بودے ترا

ابن عباسوں طہرائی سن نقل حدیث لیا یا  
کہیا ابن عباس کہ شخص بنی کہیا جاگن کھلا مال  
تاں اگلی آنت نازل ہوئی رب صاحب فرایا

تس بن جریرتے بن حاتم تس ترمزی حسن تیا یا  
تاں تہو ناں ہوو میں خود پر لحم حرام ٹھہراواں  
جو چیزاں کتیاں رحطال او نہال کرن حرام آیا

بَايِهَاتُ الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَحْزَنْهُمْ مَوَاطِيْٓتٌ مَّا حَلَّ اَللّٰهُ لَكُمْ وَّلَا تَعْتَدُوْا  
اِنَّ اَللّٰهَ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا

سہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط کو بلقیس نے دیکھ کر اپنے مذہبوں کے ساتھ مشورہ کیا تو انہوں نے کہا ہم اسے قتل کر چکے۔ تو بلقیس نے کہا اسے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور خدا کے بنی بندگی والے ہونے میں اور امتیاز تک تعالیٰ کے بندہ میں انکو کوئی حق نہیں نہیں کر سکتا۔ پس وہ اس امتحان کے بعد ایمان لے آئی ۱۲ روم البیان ۱۲



# وَالْقَوْلَ اللَّهِ الدِّينِي أَنْتُمْ تَبِهُ مُؤْمِنُونَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاکیزہ اس چیز کا کہ حلال کیا ہے اللہ نے واسطے تمہارے اور تمہارے مکمل جاؤ حد سے تحقیق اللہ نہیں دوست لکھتا حد سے نکل جائیو الملوں کو۔ اور کھاؤ انہیں سے کہ دیا تم کو اللہ نے حلال پاکیزہ اور اللہ سے وہ جو تم ساتھ لے کر ایمان لائے ہو۔

جو کیتیاں ر حلال تھانوں سے حد تک ہونا پس کھاؤ اور تحقیق جو تھانوں سے حلال طیب رب بنید اور اللہ رنگ جسے لیا تو تیس ایمان کمالوں جاں کجیاں لاں ذکر کثرت و چہ رسل نے پکائے تھے و غیرہ کی کچھ رہیاں ناں جویں پھر وہاں پائے تیاراں عرض کیتی ایہ بیشک پکائے بھایاں بھی پڑیاں ناز ناواں ہونہ اعتقد نکاح انہیں اور جو سنت پڑھو نہ ساوہی ساوہی تھیں اور باہر سدا یا ہاں بن ملعون عثمان نے اسے یا حرام ٹھہرا کہ بھی کیتیاں ناں حرام تھے ذکر ابو کچھ بھایاں جو بعضیاں یا راں حقی ہو جاوے تے متا پکایا تا فرما یا رب تیس حرام نہ کرو حلال سخا تاں جو گوشت تے خوشبو کج یا راں بن حرام نہ ہو جو بعض نبی ویا راں پلار یاں یہ گل کہ سنا ٹی الیوس اس حرام کران خود اوپر بعض اشیایاں

اے مومنو کہ حرام نہ اپنی تے تیس یاں ک شیا میں ٹھیک حدال لکھن الیاں دوست رب رکھنا تے سب تھیں نہ کہ حرام جو کیت تار حلالوں ابن عباسول ابن جریر نے ابن حاتم نے لیا تے بھی کہند دنیا لذاتاں شہواتاں وعدہ شایے پس شاہ رسل ایہ گلاں سن تہاں آکریا وکریاں سن نبی کہیا میں نہ رکھاں بھی افطار کریدا پس جو چلے چال میری تے اوہ ساوہی تھیں آتیا ابو داؤد و ہور ابن جریر یہ مالک کنول اللہ سے اوہاں چیزیاں شہوت والیاں نفس حرام ٹھہرا پھر ہور روایت عکرمہ کولوں ابن جریر لیا یا گوشت کھاو چھوٹو نے بھی چھیداں عورتاں ہونہی ابراہیموں حضرت ابن جریر ستارے پھر ابن جریر سی تھیں کہ اوہ روایت بھائی جویں نصاکت نفس تے شیش حرام ٹھہرا یاں

اے بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض حرموں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال دریافت کیا کہ چپ کر کیا کرتے تھے۔ منکر بعض نے کہا کہ ہم گوشت نہیں کھاتے اور کبھی بعض نے کہ ہم عمدہ گوشت کھاتے نہیں کرتے اور کبھی بعض نے کہ ہم نہیں سوئیں گے منبر کھاتے یہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گوشت کھاتے ہوتے تو فرمایا ہے کہ ان کو کھانا کھالیا حال یہ جس سے بعض نے ایسا ایسا کہا۔ مگر میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں یعنی کبھی میں روزہ رکھ لیتا ہوں اور کبھی افطار کر دیتا ہوں اور میں سوئنا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور گوشت بھی کھاتا ہوں اور دو تہوں سے بھی کھاتا ہوں پھر جس نے میری سنت سے منکر کیا پس وہ ہم میں سے نہیں ہوگا ۱۲ و منثور ۲۰۵۲۰۵ حضرت عبدالرحمان سے ابن ابی شیبہ اور ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم کو گوشت کھانے کا حکم نہیں دیتا کہ تم تمہیں اور رہیاں ہو جاؤ بلکہ یہ حکم دیتا ہوں کہ میرے تھوڑے چلو اور اسلام کے حامی اور مددگار بن جاؤ ۱۲ و منثور



حرام کیتا کہ گوشت چربی خواب نام کب کرے  
 وہ خانان کہدن حضرت محشر حال سنایا یا راں  
 نابن مظلوم گھر اندر کیتا کٹھ اصحاباں  
 عمر تے بن عمر سلمان مقدار دسالم دس تلمے  
 جٹ لباس لاؤ تن اپنی راجب جینو کر پیاسے  
 نہ گوشت چربی کھاؤ منلوں اوپر فراش نکائی  
 گھر باہر چھو نہ پھر شیے ہو کسی تنال رہائی  
 آگھن آہو ٹھیک اس کیتی نیکی سنگ ارادے  
 ہونفسانہ بھی حق تسال پروسیا انسان پیاراں  
 خواب کو بھی قیام تے میں ایچ دو لیوٹاں کر دوا  
 جوشت میریوں پھر پراپس ساؤ لیو چل تاہیں  
 ہو کیا حال وہ نہانا جنہاں زبان حلام ٹھیرایاں  
 میں آجے قیتس من و احکم دیواں کسوا میں

کہناں خرام کن جوں بن مظلوم نمل پڑھدی  
 ذکر قیامت کے ڈاڈا خوف پیا ابرار ال  
 ابو بکر علی تے بن مسعود ابوذر معقل احباباں  
 راضی ربیبی ہر اک تحسین کن صلاح سب پیار  
 اہل کثور فقے دائم منت عبادت سار  
 نہ پاس نہ سے جاتو خوشبو ترک کرو سب بھائی  
 سن ایہ گل مٹی آپ بچیا تساں صلاح پکاٹی  
 فرمایا میں حکم نہ اُنہاں کہاں کنوں خداوے  
 کہدی رہو رکھوئے کہدی چھوڑو نہو نیک شماراں  
 بھی گوشت چربی کھاواں صحبت نال نہ نہو کردا  
 پھر پاراں کر کٹھیاں خطبہ پڑھیا بھر عطاش  
 تو خوشبو لٹاں کھاں سٹوں نعمتاں رب بنایاں  
 جو ترک کرنا یہ چیز ان میں سٹو پڑوانہ آہیں

حضرت علیہ السلام کے عثمان بن مظعون علی ابن ابی طالب ابن مسعود مقداد بن اسود اور سالم مولا  
 بن ابی حنیفہ کا اور قتادہ بن سب گھوڑیں جو رسول سے ملا ہو کر چلے بعد میں لیا سجنے کا لباس اور حرام کیا انہوں نے پاک چیزوں اور  
 بائیں کو مگر بنی اسرائیل کے سیاح کی مانند کھاتے اور پیتے اور تصدق کیا انہوں نے شخصی ہو جائیگا اور جامع کیا انہوں کے تہام پر اور حرام  
 دلوں کے مذہبوں پر یہاں تک کو نازل ہوئی یہ آیت ۱۲ انفسہم وغیرہ ۳۳ اور حضرت عثمان بن مظعون عمر و بکٹ جاتے اپنی  
 عورت کے پس آئی وہ عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عورت میں اور مولا ارسکانہم تھا پس ہم المؤمنین نے اور جو آپ کے پاس  
 دوسری امہات المؤمنین یعنی حرم باقی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سب کے پوچھا کہ اے نبی ہوا کیا حال ہے تیرا تیرا بیوہ کیوں تشریف  
 جوڑا ہوا تو نے بالوں کو کٹھنای اور خوشبو کیوں نہیں کی ہوئی رسول نے کہا کہ جس حالت میں میرا مشہر میرے پاس واقع کہیں نہ ہوا کرتے  
 دلوں سے یہ خاص میں یہ بھی نہیں بچتا۔ امہات المؤمنین اسکی یہ کہنا کہ شکر ہوتے ہوتے شک میں یہاں تک کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 بھی گھس میں داخل ہو اور جو کہ تم سمجھ کیوں نہیں یہی میں عرض کی کہ ہوا کی باتیں نہ کہ آپ بھی خیر اور اسکی باتیں تو سنیے۔ پس ہوا لانے  
 اپنی واردات بیان کی پس بولا بھیجا اپنے عثمان بن مظعون کو۔ ارشاد ہوا کہ اے عثمان تیرا کیا حال ہے۔ عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ عنہ اپنی عورت کو  
 اللہ کے لئے چھوڑ دیا ہے اسلئے کہ میں عبادت کے واسطے خانہ مجاہد اور مہمان کی اپنی سبکداری پھر فرمایا اپنے اسے عثمان رجوع کر  
 اپنی بیوی کی خاطر در داخل ہوا اور اسکے۔ عثمان نے عرض کیا کہ حضرت میں روزہ دار ہوں فرمایا اپنے روزہ اذکار کر پس اسنے روزہ اذکار  
 کو دیا اور اپنی عورت پر داخل ہوا۔ پھر ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف گھر مر لگے ہوا اور بل سوا کہ ہوتے خوشبو لے ہوئے بن بھن کر میں منی  
 عائشہؓ اور فرمایا کیا حال ہے تیرا وہ ہوا اسنے کہا کہ میں شام کے وقت میرا خاوند مجھے ہمبستہ ہوا۔ پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ ان قوموں کا  
 کیا حال ہے کہ جنہوں نے اپنی عورتیں اور کھانا سوا حرام کر دیا حالانکہ میں سوا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا اور  
 اظہار بھی کرتا ہوں پس چنے بہری سنت سوئمہ پھرا وہ ہم میں سے نہیں ہے تو کچھ نازل ہوئی یہ آیت ۱۲ در لثو ۳۴ فرمایا آپ نے  
 جس جنات سے کھائے کھانہ کو یہی وہ مینے سب سن لی میں ۱۲ در لثو ۳۴ یعنی خلاف شہوات اور لذات کا ترک کرنا مثل رہبوں اور نصیبین  
 کے۔ اور جو کہ چارہ دہری کو اختیار کرنا یہ بھی دین اسلام سے ہرگز نہیں ۱۲ خازن



ہی رہا نیت امت میری کرن جہاں دل لڑائی  
 پوچھو کہ خداوند کو شریک اس مال نہ کافی  
 نہ خود جانناں تے سختی کر پوچھو اگر اگلیاں چالے  
 ابو اسحاق ابی بن منذر یوں حکم نہ کنوں الا دن  
 جاں جیناں کہ نہاں نسل پختہ سب حرام ٹھہرا  
 تیرم حرام کرن کوئی شو جو لفظوں میں کچھوے  
 ہو طیب ٹک لہذا جو جس نے فتویٰ شرع لگا دے  
 حلال شیں نال عقیدہ کو حرام نکاتی  
 ایہ فتنہ اصحاب حق کتاوانہ ہرگز بچا یاں  
 بلکہ رول ملک نہ تھان چھوڑن لذاتوں دا  
 تے تخریب تھیں لہذا کراچی بھیجا جاسے ناہیں  
 تنہا سخت مجاہد کر کے نفسانی شہوت دورائے  
 جے حرمت اعتقادی کیتی ہونی اہل خانے  
 بل لا تخرموادے بعد مفرد رکعت پیارے  
 شل حرام منہ پچھانوں جو مل چیزاں آیاں  
 یا کرو نہ لازم حرمت نال قسم دی عمل اشیاواں

تے رفو کھن انہاں کرن جنگل پھرن ایہاں  
 عمر حج زکوٰۃ نماز روزے کرو ادا  
 ہلاک ہووے سختی راہوں خازن وچ جو اے  
 جاں یا ربیک متا پکا کچھ شیں حرام ٹھہرون  
 ظالم تھو اما اصل اللہ متناں مویا خطاب تھیاں  
 نہ شرعی حرام جو اس حرمت تھیں پر کفر لگیوے  
 یا جو پاک سداے اتے حلال جو دنوں بجائے  
 نہ حد شرع تھیں وہون ترک مال کرن بھلیاں  
 جو شیں حلال و نہاں اعتقاد ہون حرام نبیاں  
 تنہا ٹھیک کہہ کیتا آہا چھوڑن شہوتاندا  
 جو سلف ملت دی صفیاں اکثر چھوڑن نہ نبیاں  
 تے لذات نفسانی چھوڑ مشاہدے دلبرائے  
 نال نال ایمان خطاب کیتا کیوں انہاں خدا نے  
 علی انفسکم یعنی خود نفساں کو حرام نہ ماسے  
 یا احباراں قیساں تک نہ لازم ترک بنایاں  
 یا سختی نال خود نفساں کو حرام بناواں

۱۲۴  
 ۱۲۴  
 ۱۲۴

۱۲۴  
 ۱۲۴  
 ۱۲۴



یاں پھریاں حکم حرمت لاؤ جنہاں حرمت ناہیں  
پنال خوشی جے ترک کر کوئی لذائذ نفسانی  
کھانے پینے کان چلا لے لی اس کیل جیوں کیل برب جلیل  
حرام کہتا خود پر کھاناں شریع چہارم پارہ  
جو بعض چار نشین اتے عابد گوشیاں مچھن والے  
جیوانا لذائذ اس پر ہیانت ہووے ناہیں  
جو اس جے قیاس اوہناں داعم ترک کریدو  
تے اتعمال نہاں دیوں کہندو ضرر عظیم ایہاں  
لوگ جو لگے وچ جگہ ریاضت وال ہووے  
جیوں ہی کہیا جو عقد کج و قدر تنہا پاک ناہیں  
لباس نقش تنگ سی پڑھی نماز پاک سجو عظیم  
تے میرا ناگاہ کر اکیلا یا خود منراوے  
شہ عیال لذائذ خوشیاں لوین جھن بھاتی  
اتے حیاتی دنیا والی لہو لعب ہے سارنی  
کئی خوف حشمتیہ ترک لذات جہانی  
جیوں حضرت عمر مولانا ہو مسلم رکھن پایا  
تے صالح لوگ فقیر حجت وچ داخل ہون پھرے  
جابر گھیا عمر میر پختہ گشت پگڑیا پایا  
کیا جانل جاو تیر اندل ونا جگشت تائیں

طرف حلال اشیاں روح معانیوں لکھیا پائیں  
سجھ حلال واناں جائز کرن جیوں رحمانی  
حلال اسدیاں طعام آہیں مگر جو اسرا تیلے  
الام حرام اسرا تیل رب کتنا صاف ستارا  
بھی مال لوگ ہر جگہ کھیتی ترک کرن منوالے  
وچ اسن تمام ناکدو سنبھل پایا قدم نکائیں  
تے اس چھوڑن تائیں موجب برکت ہر عیندو  
جیوں بعضی جابل منتظر پڑھنے والے وہی  
اوہناں ہو سبوں چھوڑیاں جیوں اصحاب صفہ دی ہکا  
اوہ روکر کے جو سنگ رندیاں خسی ہون پائیں  
لاہ اسنوں فرمایا ہو ایہم ابو جحیم دی تائیں  
پس معلوم ہو بازینت زیب تھیں ہٹاوے  
ایہ ریت حال حیاتی دنیا و سیا پاک الہی  
متاع الدنیا فرود جیوں ہے حکم خداونداری  
تاعمال کج نیکیاں پایاں تھوں جاوے عیالے  
تا وقت حساب اکھت ہووے ترک لذات کھیرا  
وچ سلالاں پہلے دولت دیوں شان کھیرے  
پچھوں کہائے کہند ج دن گشتے دل آئیا  
قورین اسن تھیں اکھن تینوں منجرا تیں

یہ کہ اگر کوئی موقع اسعاش کا نہ ملے بھی علاج کے ساتھ ترک ہو جاتی ہیں ۱۲ رکھ یہ دو حدیثوں کا معنی ہے۔ خلاصہ مدیح البیان  
اور اسے مجھے فرمایا اور کہا تھا عثمان کے مکریر اصل جانتا ہے کہ میں اپنی محرمات خود کو طلاق و بیعت فرمایا تھا وہ اور فرمایا جو  
کرنا ہماری اہمیت میں ہجرت کرنا ہے ہوس پھرے جو حرام کی ہے اسدغالی نے اوپر اس کے یا ہجرت کرنا میری بیعت میری  
زندگی کے درمیان یا میری وفات کے بعد میری قبر کے۔ مثنوی میں گمش خود راخصی رہیاں مشوہ نہ کہ عفت ہست  
شہ ہست ماکر وہ نے ہوائے ازہر اکلن خود و نازی بھر ککان نواں بود و پس گویا ہست ہست ہست ہست  
بعد ازاں لائحہ تدان عفت ہست کہ جو کہ سچ حسب بود منزلہ خود پس فرمایا چرا چند مال فوط و خادان آں فرمایا  
اں خیرائے دل تو از جان خواہد فرمایا ہے جگو میری نازی کی بیعت کبیل میں لگا دیا ہے ۱۲ مطلقہ ہجرت ہست و حلال  
کی تحقیقات جو خجائے کر فرمایا اسدغالی نے فقہ شافعی نے یہ مسئلہ عن النبی یعنی چہرہ چہ جاوے کہ ہم لوگ نعمتوں کے  
خلاصہ ۱۳



تیس چیلانے والیاں انہیں اپنی دنیا و چہ پایا  
 بنی کہیا جو شخص ہو کہ دوس کپڑا زینت والا  
 خلعت رکیمت والی اس ن حشر پہنا و  
 کلو رقاہ ذککم اللہ کنوں امام کہیا و سیاوے  
 کہو کہ اس پر ہے کہ نیک و نیکو و نیکو  
 جو کو شش و شش طلب رزق و چہ کرن نوٹن چلے

حافظہ تا بروئے فقر و قناعت مہی بریم

صائب رزق اگر بر آدمی عاقل نہی باشد چرا

موسیٰ شہری آکھو و مہم شاہ رسل سے تائیں  
 کہو عاشقہ فالوہ تو خلوی حضرت کھاندو آپ  
 کہو کہیا حسن نعل شہی میری پے فالوہ نائیں  
 تاجن کہیا اوہ پانی تختہ اپنیدی ہے یا نائیں  
 جو نعت بدی پانی تختہ فالوہ و وصال  
 جیوں خلوی لحم جیوں ہر ہر دل ترک لیا و  
 رب کو نہ رکھو یہ جو کھادیں صرف حلالوں  
 تے صلہ رحم تہ کتے رحمت کرنی سنگ ہمایاں  
 تے وقت غضب نہہ کرنی تحمل کہ ہر نظر نہ آوے  
 تے کرن احسان نال تیرا جو آوی پیش بریوں  
 ترک انہاں چیزیں کی نہ ہادیوں ڈاٹھ مشکل آوے  
 تے بالکل چھوڑ دیوں جو پاک لذت طلال اشیائیں  
 جان فانی بلوغ نول ضیف ہوتا پوسی خلل خرابی  
 اوہ وقت ہوں جیاں طلب بلوغ ضیفی پاتی

تو قائم و تسال اٹھا و چہ خلاصہ ہن گواہیاں  
 جہت نفس تے کس نفس سے چھوڑ تانی الحالا  
 بھی معلوم ہو یا بعضی جہیں چھوٹن اجر و سامے  
 جان شام رزق نہ رتبے تانہا بنیاں واجب ہے  
 جو کر تو خلافت نہ و عیال اللہ نال احسان مثا ہے

باہادشاہ بگو کہ روزی مقدم است

ازینیں گندم گریاں چاک می آبی چرا

تو روزانے کیمے گوشت لکڑی کھاندو پھر عطائیں  
 اتو خلوی شہد کھانوں نول نالے تو رکھتے آپ  
 فرمایا کتوں کہہ کہ موت شکر نہوے روئیں  
 کہند نال تا فرمایا اوہ لونڈی جابل پائیں  
 فضیل کنوں پوچھیا پائیاں پاک چھوٹن و چھوٹا  
 کہیا و سنوں فوس نیریت کہہا ایہ چیزاں بھاون  
 ایہی کی پاپا نال کرن کتھ تیرے گئے کمالوں  
 بھی رحمت شفقت مسلماناں سنگ کتھ تہہ جو نال  
 تو کرنا ظلم معاف تیرا کتھ جان تہہ کوئی دکھا ہے  
 تو تخلیفانہ چہ تہہ تہہ کتھ ناہ جھڑنا ایڈا بیوں  
 چہ روح البیان ایہا پائی لکھیا مومن نظر و مڑوہ  
 ضعیف جہاں تھیں قلب بلوغ اعضا ریشہ تائیں  
 چہ اوس کمال جو اوہناں قوت ماہول ملن صوابی  
 تلاوت اللہ قلیہ تسلیم نہ رہنہ ارجا ثانی

۱۲۴

ملہ امتیر کہ فعالی تو اس شخص سے بہت کریم جو جہدہ خلافت کرے اور سی ملے خصوصاً بالصلوات والسلام نے فرمایا فاتحوا للہ واجتہوا  
 فی الطلب یعنی امتیرا سے اور اور کے طلب کرنے پر ملے کہ ۱۲۴ البیان ملہ وقال ان المؤمن من الخلق یحب الحلاوة قال  
 ان فی الجن المؤمن زادہ لاجلہا الا الخلق ملہ جو آدمی جاء مغفوم و داوشت و گندم کے میدان کو کہتے ہیں اور جو میدان کا میدان  
 طعام نہا ہوا جو اور کھشت کو کہتے ہیں اور جو میں ایک طعام ہو جو غریبوں اور مسکین سے بنایا جاتا ہے ۱۲۴ صراح وغیرہ ملہ اور جو ہری  
 رہبانیت کرنے سے دنیا کی بھی ازہد خرابی ہے جیسا کہ نہ امت اور نعل کا ترک کرنا جو عمارت و دنیا اور آخرت کی منسوب ہو ساتھ چھوڑ  
 دینے بہانیت کے اور جو غلبت کرنی اور معرفت کے اور محبت اور عبادت والے پس کت نہ چا کہہ مت حرام کرے انسان جو ۴



کھان میں ج کھان بالکل کرنا ترک کچھانی  
کیا دیکھا نہیں توں مرشد کمال کہ جو میدان میں  
ہو راجہ یہاں لڑائی سوں مرشد رک ہٹاے  
جو پھر ریاضت محنت و تاثیر عظیم سوئے  
کہندی پس کہیں اس شیخا تا ایسہ مظل سوئے  
کر دن طفل پھر نہاے آپ گھر میں مڑاوے  
کیا و مہدی جو لحم مرغ و حضرت کھانہ بھائی  
کہندی زن یا شیخ کیا انصاف ایہو صالحا میں  
سن گل فرمایا خام نون ہٹیاں مٹھے چکے  
اٹھ بہکم الہوں مرغاً کھ کھلا پر چھندے  
اس وجہ توں پہنچ گوشت مرغ ایہی خود کھانی

گلاسو چہ شارت ہے جو رکھو چال میانی  
وچہ کھاو ن پوین تیر ریاضت اوسط چال رکھائیں  
وچہ شروع سلوک طبع تو گوشت چربی بند کر اوسے  
پر روشن طبع مرقہ چال میانی نال پیارے  
کہ دن خدمت اعظم وچہ لیائی طفل پیارا  
خدمت وچہ تباہی ایہی شیخ ولی بن جائے  
جال کجہ مدت پچھل زن من طفل نوں آئی  
تے اوسد افر زکھاندا انا نکرا خشک تدا میں  
تیس لحم مرغ و کھا ہوتے پت میر اکرے سکے  
جال حج اتھوان کیتی اوس حضرت ہڈیاں نون مے  
پھر مٹی نوں فرماند حضرت پت تیر احمدائی

گفت شیخا دارا میں درویش را  
بوکہ گردد ایں صبی شیخ و ولی  
امر فرمودہ ریاضت مرورا  
دید طفل خویش را دارو تباہ  
مرغ میخورد آل ولی با اہتمام  
طفل را مے وہی نازن جوین  
ایں چہ عدل و داد ای مطلوب ما  
فتہ یافتن اللہ گفتہ شیخ زود  
عقل آن زن از دماغش تہاذ کرد  
چل شود قابل خورد ایں نو بنو  
مے خورد ہر گونہ صراط طبع  
کہ کرامتش نزون بہت از حساب

یک زن آورد طفل خویش را  
تا کہ او صفت گزیندایں صبی  
برگزیدش آں ولی مجتبی  
بعد مدت آں زن شہریش شاہ  
شیخ بود آں وقت مشغول طعام  
گفت شیخا ز خوری مرغ سین  
ایں چہ انصاف بہت او محبوب ما  
استخوان را جمع کردہ شیخ زود  
زندہ شد آن مرغ بس پرواز کرد  
پس بفرمودش کہ ای زن طفل تو  
پول ز خود فانی شود باقی بحق  
احمد تو صیفت آں عالی جناب

نکات

۱۔ اور طبیعت ریاضت کے ساتھ اصلاح پکڑتی ہے اور یہ بڑی جاسی ہم ہے سلوک کے باب میں اور لکنا چاہے  
ایباب ظہیر وینا داروں کو ریاضت سے ملحق اور تحقیق اشارہ فرمایا ہے حضرت علی الداعی علیہ السلام حج و کرشمات بن مفلحون ہمارے  
تمام کانوں سے پس ارشاد کر دے کہ کھانہ کی طرف سوائے افر کھانہ و راقعہ کے ۱۲ - مع البیان ۱۲



تاروکیاں انہیں مرنے کی بجائے شمع منزل ان پارہ  
تے ہاں اپنی جہول طاقتور شوق جہنم چھ چلیا  
یا تہاں کر دہ دی کھان پاک حلال منائیں  
یا پاک حلال جودا تم رہنا وچہ تسلیم رضائیں  
وچہ روح معافی ایسہ اشاری لکھدا شیخ سچا وال  
اشیں قساں کھادیاں تول کیا کری تا اللہ فرمائی

ایہا مل سلوک خطاب ہو یا جو اصل ولیہ پیا سے  
تے کھا و پاک حلال معارف فیسی گنج جو ملیا  
یا کھیا حلال مگر نہ مشاہدہ اپنی تائیں  
اتے غفلت ویسے کھان جان شیخ سلوک ایسا ہی  
اتے حرام جو بہت نفسے کری جہا کوڑا لواں  
جنہاں مل قساں کیتیاں اپیل کہند حضرت تائیں

لَا يُؤْخَذُ كُمْ اللَّهُ بِالْغُفَىٰ إِيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤْخَذُ كُمْ بِمَا عَقَدْتُمُ  
الْإِيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِيْنٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تَطْعَمُونَ  
أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَخْرِيجُهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ قَرْضُ  
ذَلِكَ كَفَّارَةٌ إِيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا إِيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ  
يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

نہیں پکریگا تمکو اللہ ساتھ ہے قصد کے پنج قسموں تمہاری کے لیکن پڑتا ہے ساتھ اس چیز  
کے کہ گروہ باندھی تھے قسموں کی پس کفارت اوسکی کھانا دینا فقیروں کا دویان سے  
اوپر پیرے کر کھانے ہو تم اپنے لوگوں کو یا پہنانا اون کا یا آزاد کرنا ایک گردن کا پس جو کوئی  
نہ پاوے پس ہرے تین دن کے یہ ہے کفارت قسموں تمہاری کی جب قسم کھاؤ تم اور  
محافظت کیا کرو قسموں اپنی کی۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی  
تو کہ تم شکر کرو۔

لے یعنی وہ جو اصل ہو کر جمع کرنے کا ارادہ کریں سلوک والوں کی ابتدائی حالت کی طرف اور نیز مجاہدین اور ریاضت  
والوں کی طرف ۱۲ روح المعانی لے حلال وہ ہے جو ہم چاہا گیا معارف کی طرف فیسی خزانوں سے سوا لطیف کے اور  
طیب وہ ہے جو دل کو قوی کرے حق تبارک و تعالیٰ کے شوق میں اور نوکر کرے اوسکی بندگی کا ۱۲ لے فزادہ الحیو  
طعام اللہ بھیجی بہ اہل ان الصادقین بھوکا رہنا طعام اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہے دہہ ہونے ہیں  
ساتھ لے بدن صیقوت ۱۲ لے یعنی حلال طیب ہے جو دیکھتا ہے عارف تقدیر کے خزانوں میں پس پڑے اوسکو ساتھ  
رضا اور تسلیم کے یعنی جانتا ہے کہ یہاں تجھ پر لگی پھر اوسکو خوشی سے قبول کرتا ہو اور تسلیم کرتا ہے ۱۲ روح المعانی لے ہم جو  
فزا یا لاؤ اخذ کہ اللہ تا آخرت یہ دلیل جو حقیقی ہو قسم ساتھ دل اور فزادہ بان کے ہوتی ہے وہ قسم کل ہو اور حجاب حقیا



تے پکڑے نہ کھائے اور نہ کھائے لغو الہی  
کفارت اس میں ہے وہ مسکیناں طعام کھوان  
یا کرن علام آنا دیاتن من روز رکھنے آئے  
رب کریم بیان تسامع و تیاتن قیس شک گذارو  
نوع قسم دیناں عذاب کفارت بھی تس ناہی  
پتا نکاوت کوڑائی گل جس تے قسم اٹھائی  
ایہ کنوں مجاہد لیا تے اپر حقی نہ بہ پیارا  
وچہ ہر گل رات اللہ باشد ایہ کم کراں نیایش  
جے قصد قسم کرے تاں اسکا اٹھانٹ آئے  
ض مسکین کھوان قوت پڑو پی ان ہر ہوا  
ایہ ابن عباس تے ابن عمر بھی زید انصاری کہند  
تے اہل عراق دوید کہن جو ٹو پانصیف بنیوے  
ٹو پانچوں اوہ ٹو پاکنگ امام اعظم فرماوے  
چاہے دس مسکیناں کھانا کھو وارا کھو اوے  
پر مالک طعام نہ اکر دیون روا نہیں فرمایا  
جو بیچ بریا طعام وہ کھانا مالک مالکے کی آوی

پر پھر تسامع و تیاتن جو قسموں گئی تسامع  
جو غوغا کھڑاں کھوان ہمیشہ یا جاسے پہنوان  
تے کرو حفاظت قسماں کر سو گند نہ توڑن بھائی  
معنی لغو جو سخن یہودہ بے اعتبار شمارو  
پس لغو ایہی جو مال گمان بچائی قسم اٹھائی  
غموں قسم اس مال رکھو حکم تعلق بھائی  
تو شافی کہہ بن قصد زبانوں قسم جو کوئی اٹھکارا  
انھم حالت وچہ قسم لغو کی کفارت ناہیں  
اختال اتفاق کفارت پوندی مویشک نہ پائے  
اوہ ہر رطل تے ثلث رطل جو مدنی سروردا  
بھی قاسم حسن حیدر عطا ہو را بن یسار بتائے  
پس عمر علی ایہہ کرن روایت ہر ہر ان سدیو  
یا شام صبح دو وقت ہر کھانا یا قیمت پکڑے  
یا متفرق یا کھو دس روز کھوان سو مارے  
بلکہ اجازت کھانے دیون کافی ہو دیا یا  
وچہ جاسے دیون شرط جو ملک فقیر نہ اکر چاو

سورہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لکھی ہے اصل میں کہ مالک ہوتی آیت لایواخذن کہ اللہ الایہ عبد بن رواحہ  
کے حق میں وہاں حال کردہ اس کے گھر میں وہاں تھا میں اس کی عورت نے کھانے میں موصول کی پس کہا بیدنے کرے حرام کیا اس طعام  
کو اور عورت نے بھی قسم کھالی اور وہاں نے بھی سو گند اٹھائی کہ نہیں کھاؤنگا جب تک کہ وہ دونوں نہ کھالیں پس کھا لیا  
عبد اللہ بن رواحہ نے اور کھا لیا ساتھ اس کے ان دونوں نے بھی پس حضور علیہ السلام کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو فرمایا  
ایہا نے بہتر کیا تو نازل ہوئی آیت لایواخذن کہ اللہ الایہ اور قسم غوس یعنی جو گندمی ہوئی بات کی قسم اسے کھاٹی  
اور اسے جھوٹ جانتا ہے پس یہ قسم غوس ہے اور اس میں گناہ کبیرہ ہے نہ کفارت ۱۲ کہ اتنی التفسیر ۱۲ یہ دلیل  
ہے تنفیوں کی جو قسم ساتھ فل بعد اقرار دیان کے ہوتی ہے نہ کردہ جو بے اختیار مکمل جاوے زبان تھیں روح البیان  
۱۲ جو اناج اکثر لوگ کشہر کے کھاتے ہوں یعنی گاؤں اور شہر میں جس جس اناج کھانے کا اکثر اتفاق  
ہوتا ہو وہی اناج معتبر ہے اور دوسرا ناقص اناج دینا جائز نہیں ہے اور صد بغم میم ہم ایک بار یک پیانے کا  
ہے ام وہ دو رطل کا ہوتا ہے یا ایک رطل اور تیسرے حصہ رطل کا یا دونوں کا تھوڑے کر کے پانی سے پکڑ لینے کہا صاحب  
قاموس نے تحقیق دونوں کھانوں کو جب بھر لیا یہ اس پیانے کا نام ہے نہ اسے یہ پیانہ یا یا تھب ۱۲ شد اس واسطے جو  
باحیث ہی کافی ہے نہ ملک شرط تھا اور کھانا کھانا عام ہے جو بطور ملک کے ہو یا بطور باحیث کے یعنی مباح  
کر دینا۔ خلاصہ ۱۲



یا کن ازادہ گن دن جان کے توڑی قسم اٹھا کے  
 کہیا شافعی وہ کفارت قتل جو قید و بند آتی  
 تے حنفی کہن نہ مطلق نال مقید حمل کچھو سے  
 بھی قسم کفاریوں قتل کفارہ آ یا سخت پرہیز  
 جے مہرے توڑن بھرو کفارت شافعی جائز کرنی  
 وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ الْفِتْنَةَ إِنَّهَا بِكُم مِّنْ لَّدُنْكُمْ  
 پیچ میں بغیر مسافر ویاں یا چھوڑو صادق آون  
 اذِ الْوَدْعَىٰ لِلَّهِ لَئِنْ أَجْتَزَعْتُمْ لَوْلَا جَعَلَ  
 ایوں قسم توڑی حد پہلے بعد کفارت ۲ آتی  
 تے جاسے پہاڑن وچ بھی اختلاف امان یا یا  
 اوہ پیرن یا چاڑیا کٹی پی ہے ابن عباسوں  
 تے الگ آکھیا جس نے جاسے سنگ تار روائی  
 جان لمام تے قید کس کوئی تے پاسے نہیں  
 شافعی کہیا کہ ان ایش قوت ہوو جس پتے  
 تے حنفی کہن زکوٰۃ دیون و لائق جیہڑا نہیں  
 تے من کفارہ فتی تائیں روا امام بتایا  
 اتے نگاہ رکھو تیں یعنی قسماں توڑو نہیں

تے کافر من جو وچ ہدی قید نہ وچ چھپا کے  
 اوہ قید ہی اسجاہگ نال قیاس کہیا تی  
 جو قید تھ مطلق تے اتھ مقید ٹھیک بیوے  
 پھر کیوں مسافر ہوو وچہ ویاں یا چھل سوئے  
 تے حنفی کہن بھانڑ توڑن پہل کفارت بھرنی  
 ہوو وچہ سفری پھر افطار کرے اوہ بھائی  
 ہوو وچہ روزے رکھن حال قسم توں آون  
 فَاسْتَوْصُوا بِاللَّهِ وَابْتَغُوا الْوَدْعَىٰ  
 کارن منصب تراخی سمجھ کریں ہر جاشی  
 کہ آٹھن تک ہر ہر مکتے دین سوئے یا  
 طاؤس حجاب حسن عطا ہو شافعی کہن نزاسوں  
 مرنیا جس کا کپڑا اتے دو جہت سوانی بھائی  
 تاروڑ توں رکھو اتی خازن وچہ دکھائیں  
 تے وہ مسکیناں دودہ ہوو من روزے اوہ نہ ملے  
 اوں مذکور رکھن آو اوچ مسکیناں پائیں  
 غلام غنی لے دمی تائیں وچہ جیاں منع ٹھہرایا  
 مگر جاں بہتر کچھو تھیں وچہ صحیاں پائیں

سہ شافعی کی دلیل حدیث مسلم کی جو روایا کہتے قسم کھانی پر وچا بہتر اس سے غیر اسکا تو چھوڑو کفارہ ادا کر قسم اپنی کا اور اچھی  
 بائوں پر عمل کری جو بد تسلیم کرنے ولالت کے خوف بڑا کہ اسے تعصیب آتی جو نہیں ولالت کرتی اور نزدیک ۱۲ تفسیر روح المعانی  
 ادا کرنا کرنا کرنا کا اتفاق اچھا تر ہے کفارہ کے خواہ غلام کے آزاد ہو نہیں سلا متی بھی ہو جیسا کہ مسکن تب کہ حضرت امام اعظم  
 کے نزدیک مسکن تب جائز ہے اور امام دارچہ فریہ اسو ساتھ شرط ادا کرنے کے وجوہ الحنفیہ عتق القربی فی الکفارات اور  
 اسی طرح سلامت ہو رقیہ عریضہ وہ عیب جو کام کے کرنے میں مضر نہ کہ دو مکر عیب کو ۱۲ خازن سہ یعنی جیسے تمام آجا کپڑا  
 پہننے کا ۱۲ خازن سہ اور کیا سعید بن مسیب اور بن ہر ایک فقیر کو دیکھو وکوا اور امام شافعی نے سار کپڑے اور کہا ابن عمر  
 رضی اللہ عنہما نے ازار بند اچھ کرے اور چا ۱۲ خازن سہ پس پہلے تینوں میں اقتیاب ہے چاہے جو لسا ادا کرے پس کھانا  
 یا غلام یا پوشاک تینوں میں سے پہلے تو بھر دے رکھنے چاہیے ۱۲ خازن سہ یعنی تو پھر دوسرا کفارہ ہی دینا لازم ہے  
 خازن سہ اس حدیث کا ترجمہ حنفیہ پر نقل ہو چکا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر قسم کے توڑ دینی  
 سے پہلے ادا کرے تو ادا ہو جانا ہے زکوٰۃ کے ادا ہو جانے کے قیاس پر جو کہ سال گزرنے سے پہلے ادا ہو جاتی ہے اور امام اعظم  
 نے فرمایا اگر کسی طرح کوئی کرے تو ادا ہو سکودہ کفارہ بھرنا مضر ہی ہوتا ہے اس واسطے کہ پہلا کفارہ واجب نہ تھا جو توڑنے کے بعد واجب ہوتا  
 ہے جیسا کہ اسی تفصیل میں گذر چکی ہے ۱۲



جو کھاو و قسم گناہ تھے او سنوں تو رن لازم آیا  
جو قسم اجہی کھاو جسو چہ شرط ہو کوئی خاصوں  
اکو غلام آنا دیل جویں ایہہ کرب کاواں  
اکھ نال کفار جو کھو خلاصی قسم اجہی وٹوں  
شکر جو اس امت نوں پنجو رب کفارت راہوں  
جو پنجینف کفارت والی اکھیاں آئی ناءاں  
نا سدی شکر بہت فرمایا کرو اطاعت سارے  
قسم کھاوی جس و رہو نہ تھیں پاسوں پاک الہی  
اوہ دس مسکین جان باطن پنج پنج جو طہر والے  
طعام اونہا نہ شوق محبت صدق اخلاص پائے  
تے اوسط فکر فکر پر شوق توکل سکر آئے  
ظاہر باطن سناں نوں سجدہ کھانے ایہ ورتاؤں  
یعنی پچن حرص ہواؤں گروں نفس چھڈاؤں  
پس ہر ہمار روزہ اتھیں توں حیل قصد اٹھایا  
ہر چار روزی مرن خدا اول چھہ سبحناں اغیاراں  
کہدن اوہ جو گندہ گئے کر توبہ کل گناہوں  
ہر چار روزہ وچہ عبادت ثابت قدم نگاہوں

اور ہم بچے پھر بھوک کفارت وچہ خلاصہ لیا یا  
 جیویں کی جو کہ کرتا ہو و طلاق میری زبان طر  
 یا حج فرض ہوویں اُپر ایتھ اوہ حکم نہ پاواں  
 جہ لگ انہ کر جو لازم کیتوس اپنی گلوں  
 جو ضروری دنیا در قیامت ملو خلاصی بچا ہوں  
 کیا تدبیر علین دی سوہنی اس امت اصلاحاں  
 ہر کم دیج رب نبی تا ہوں پاراوتارے  
 کفارت اوسن ہن مسکینا ندی طعام ایہا ثی  
 من اوسط ما قطع من اہلکم دل روح سرغنی چاہے  
 تے کہن ضا تسلیم ہو کشتو طعام سوہے  
 کرن عبادت خوف رہا یہ طعام جو اس تہائے  
 یا تقویٰ مال لباس نفس آزاد کرن فراون  
 جو ادہاں قدرت تان سوڈا تو اتی آون  
 تے دو چار روزہ رکھن پیوہہ چھوڑن کل فرمایا  
 تے دن تو کل عمریری ہو کریں حساب شماراں  
 درجہ صوم جو حاضر دن سب غفلت چھوڑ صلاحوں  
 وہ وہ وورات و ہنچ پیا کہنکے عمل کماون

ملکین عبدالمعین باقوس حیف

ای کہ صبر و محبت از دنیا می و من  
چون که تو به شرب کم واری سکون

جان کو قمار دے تم اللہ حارک لطیف ہو اے انعام عطا میں

از وقت غروب وقت و وقت صبح

چوں تو بستر از خدا و دوست پوی  
چوں ز ابرار خداوند بشیر پوی

سیدیاں بنیادی تھیں کہ کیا اگر انعام اس میں

۱۰ اور اشارہ دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ ایسا حکم کے قسم کھانے پر واسطے فرما دیا کہ اگر کسی نے اس قسم کا کلمہ پڑھا تو اس کے لئے اور اس قسم کا کلمہ پڑھ کر اس کے  
عربی اور ترقی خواہش فتنہ کی اور نفس کی سرکشوں کے اور فتنہ قسم یعنی پیوہ باتوں پر قسم کھانا ساقط حال اور عیال  
اسد ثانی کے وقت غلبہ شوق اور موقع حاصل کرنے کے لئے اسے حاصل اللہ جل جلالہ کے اقبال اور وصال سے کچھ شے یقین بخود  
پہنچ رہا تھا اور نہ بہت سیلیم کے اور وہ یہ سچ کہ قصاص کرنا جو اس کا قول کسی شاعر کے قول سے اور یہی وصال و بیوہ  
شجرہ کا مالک رہا یہی مگر اللہ تعالیٰ قسم کھانے کو نہیں پڑا ساقط حکم کے لشکر کے صنعت حال کو اور عدو  
من ذلک یہی سچ جو ساتھیوں کی زبان پر جاری ہوتا ہے وید کے غلبہ میں شہ عہد اور عقد کے کرنے سے عیسایہ بعض نے ہم



پھر اسے شکر کا دن فرمایا کہ و اطاعت سے  
ہر کم دیو چہ رب بنی سے تا ہوں چھٹکائے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْكَامُ رَجَسٌ

مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ

أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ

عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنتَهُونَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَ

أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحِدًا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا إِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا

### الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو سوائے نہیں کہ شراب اور خمر اور تھان بٹولے اور پیہر خال کے ناپاک ہیں کام  
شیطانوں کے سے پس بچو اس کو کہ تم چھٹکایا پاؤ۔ سوائے نہیں کہ ارادہ کرنا ہے شیطان یہ کہو اے درمیان  
تمہارے دشمنی اور بغض پنج شراب کے اور جوئے کے اور بند کرے تم کو یا خدا کی سے اور نماز سے پس  
کیا ہو تم باز نہ ہنے والے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور دوس پس اگر پھر جاؤ تم  
پس جانو یہ کہ اوپر پیغمبر ہمارے کے پہنچنا ہے ظاہر

ایہ جس شیطانی کم یہاں تھیں کو فلاح نہ پانے سے  
خمر یا جو اکھڑو کے شیطانی شقاوت  
پھر کیا ہن بھی باز نہ آؤ گے اے اہل ملاحیں  
نفس و خوشیاں ہر حالت و چہ تا بعداری  
جو نہ ہو زمانوں بنی تھی پہو بچان پھیلا  
خمر ہی اس نام جو کچے ڈھکے عقل و بجا سے  
جو کل مسکرت محاکم حضرت شاہ رسل فرمایا  
جو طین خیال ہو یا دوسوں دفع اندر سائیں  
تے مالک ہیں ابن عمر تھیں و چہ عالم ساراں

اے مومنوں! خمر و خمر و تھان بٹولے تیر فالاندے  
چاہو شیطانی جو و پیہر خال و بغض عداوت  
تو ذکر الہی اے نمازوں روک کھو تھان تھانیں  
تے کرو اطاعت رب نبی حکم کرن جو پس جاری  
نے کرو پر ہنیر مخالفت رب بنی دیوں تھیں ماماں  
خمر ہی جو عقل و باوری اندر لغت و ساوے  
و چہ خازن ابن عمر تھیں صوفی محی استہ لیا یا  
جے خمر پیو و چہ دنیا بندہ ہے واجب تائیں  
کیا طین خیال کیا یا نواوہ مٹھکا اہل اناراں

لے فاجتنبوہ کا صبر بخش دل کی طرف پھرتا ہے ۱۲ لے اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ شریفہ میں تحریر چکی ہے دیکھو صفحہ  
۱۸۶ و ۱۸۷ منزل اول و بعد اول لے ۱ اور آیت کے مالک کے تھیں دیوے ۱۲



جو حضرت اکھیا پکے خمر جو بن زبیر مر جائے  
بھی با بن عرقین و چھو عالم و سیا بحر عطائیں  
ہو و چین اور فرین و الو بھی جو چک لیجا نہ سے  
جو چکے خمر جان مست ہو و تان کرن فساد لڑائی  
ہو و اوائیوں و چتر غیب جو دسیا پاک بنی نے  
تے فخری اٹھتے نہ کے باندہ سوراں والی  
تے پھر بین فلکوں کو کی فخری کرن پکارا  
بھی گھراں فلانیان والے کو کی دھکے و چھو منیر  
بھی تنہاں گھراں قبیلیاں پر پھر فلکوں آون  
ایہ سب عذاب خبیانی پاروں خمریوں دیوں ساسے  
تے گا و نالیاں پکرن کارن ہو کھا و ن تھیل لے  
زانی ہو شرابی تھیں رب و دہ ایمان کر نیدا  
جا بر بن عبد اللہ پاسوں بیہقی نقل لیا وے  
ناہ عمل و نہا نے پڑھن آسانی کہ غلام او پائیں  
و جو زحمت خصم نہ راضی جد لگ ناہ منا وے  
ولا یدخل الخمر عاق و لا یمد من خمر خود حضرت فرماتا  
شرابی شگل کھانا کھا و ن منع نبی فرمایا  
تے چوری بھی گھٹ نئے کنوں جو اوپر ایل سکوی  
تے نبی اکھیا تن شخص حبت پر و نل ہوسن ناہیں  
ترجیا جا و نندی جو چکر کر تصدیق مینوے

روز قیامت خمر بہشتی ہرگز کدی نہ پائے  
رب لعنت کرے خمر تے بھی جو پو اسد تیا پیش  
جو کڈے خمر کڈھا و ن کل کھا و سب لعنت پاندی  
و چھو جئے مال جو تان کہناں گھر خود و سب بھائی  
اک ٹول اس امت رات گزاری اندر کھانے پینے  
تے پھر وین و چھو ریس و گھیا رسول کمالی  
جو قوم فلانی و صس گئی راتیں و چھو زبیر شکارا  
تے پھر فلکوں پر تھال جویں لوطیان قوم سینک  
ہو و چلے او نہاں اوپر عایاں تے جویں علو آون  
تے فخری جاے پہن کارن مرواں جان خواری  
ہو قطع کرے جو صلا رحم نول سیتھے ہن موکا لے  
سر آتوں جویں گرتے اپنا گل تھیں دور کر نیدا  
جو نبی اکھیا تن شخصال ربنا ز قبول پا وے  
ہو آگاپ نینوں شجارد لگ کر گھر آوے ناہیں  
سریجا جان نشستی اوہ جد لگ شس خواش پا وے  
ناں پائیاں بفرمان شرابی و دہاں حبت جانار  
تے ابن عمر نے چوریوں کرن زناہ ہو لا بتلا یا  
کہ وقت آ وے جو غافل سوچہ کنوں اسد برترے  
کہ مست شراب جو چکے و دہاں قاطع رحم سنایش  
جو پیندہ خمر مویا سو نہر غوطہ و پانی پیوے

خمریوں کی لعنت ہے جو خمر پیئے

لے نہر غوطہ اس پانی کا نام ہے جو نایہ عورتوں کی خمر کھا ہوں جو جاری ہو گا جس کی بدلو سے تمام روز خمری اذیت میں ہونگے فرمایا  
وامم الخمر اسدی اسطرح ہکا جیسے بت پرست - ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں شراب پینا اور اس کو پیئ کی پختش کرنا بد امر جانتا  
ہوں اور اپنے اسے منحل کل شر و جمل الامم اور ام الخمر اثر فرمایا یعنی ہر راہی کی چابی اور کتا ہونیکا مجموعہ اور سب خیانت کی راہ  
سالم ہے باپ عبد اللہ سے رفاقت کرنے میں کہ بعد وفات خواجہ کائنات ابو بکر اور عمر اور بہت آدمی بیٹھے اور شری فرمایا کتا ہونکا ذکر کرتے  
کے سوا کسی شخصیت کے لئے عبد اللہ بن عمر کے پاس چھو چھا آہوئی تھیں کہ ایک عظم کتا شراب پیتا ہے جب میں نے یہ مسئلہ  
آکر بیان کیا یہ مجمع ابن عمر کے پاس گیا تو اس عمر و کے کہا فرمایا رسول اللہ نے فرمایا اسراٹل کے ایک بادشاہ نے کسی شخص سے کہا  
کہ تو خواہ شراب پی یا خون نا پی کرنا نہ کر ایک وقت سور کھا نہیں تو چھو چھو کر لے لیتے اسے شراب پینے کو تا یہ کہ کیا کر صبا







لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا

مَا اتَّقُوا ۖ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ ثُمَّ اتَّقُوا ۖ وَاٰمَنُوا ثُمَّ اتَّقُوا ۖ

وَأَحْسِنُوا إِلَى اللَّهِ يَجِبُ الْمُحْسِنِينَ

نہیں اور ان لوگوں کے ایمان لائے اور کام کئے اچھے گناہ بیچ اُچھیر کے کھایا انہوں نے جبروت کہ  
بہیمہ کاری کریں اور ایمان لادیں اور کام کریں اچھے پھر بہیمہ کاری کی اور ایمان لائے پھر بہیمہ کاری  
کی اور احسان کیا۔ اور اسے دوست رکھتا ہوا احسان کرنے والا بنو۔

نہ مومنوں پر گناہ جہنم میں نیک اعمال کماؤ  
تو جسے عمل کہتے پھر تقویٰ ہو یا ایمان و دیاراں  
پھر تقویٰ ترک معاصی کفر شرک افعالاں  
پھر تقویٰ ترک ظلم کرموں عباد آپہی  
جو محسن ہو یا بنیاد و اوہ محبوب صفاتوں  
نامیں حضرت ختم رسالتؐ نے ہمیں خدا سے  
احسان خداؤں پر جو جن میں ہیں ہر سبب استائش  
جان الغیب ایمانوں زندہ جسے صد کچھ آتا ہاں

محسّن مرود و احسانها بماند  
ظالمان مرود و ماند آن ظالمها  
گفت پیغمبر خنک آنرا که او  
مرد محسن مرود احسانش مرود

۱۔ اور تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ یہی خوف اور تردد ان صحابہ کبار کو ہوا جو حضرت خمر کے وقت حاضر نہ تھے اور بعد رحمت  
بغیر مرجع کے سب سے اول کی طرح استعمال کرتے رہے ۱۲ تفسیر کبیر ۱۱۰ یا اتفاقاً دوسرے تقویٰ سے مراد چر سے  
اسکو کہ اس اطلاق سے پھر اسوقت پورا ہو جاتا ہے کام اسکا اور ہوتا ہے کھانا اسکا اور پینا اسکا اور صرف اسکا  
ہر وہ چہان میں اس بغیر سے جو ضروریات اسکو اس واسطے جو البتہ پورے ہو جاتے ہیں بغیر حق تعالیٰ اسکی پھر نہیں  
قیاس کیا جاتا اور اسکی غیر اسکا۔ پھر تحقیق حسن مطلق شامل کرتا ہے امر معروف کر اور حق دار ہو جاتا ہے  
اسوقت مرجع اور نسا کا۔ جیسا کہ فرمایا مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ العزیز نے ۱۲ روح البیان -



وَأَنذَرْتُكُمْ مَّوَدَّعِصْيَانِهِمْ نَمْرُو	تائید پنداری بگوش جہاں بُرد
وَجَعَلَ ذَا الْجَنَّةِ دَعَا كَيْفَ يَكُونُ خَيْرَاتِ فَقِيرَاتِ	بوندہ احسان ایسی سب روح بیازن کج نظیراں
سَعْدَى بِاحْسَانِ اسْمِهِ كَرُونَ دَلَّ	بہ از الف رکعت بہر منزلے
تَقْلِيدِي جَوَّجَتْ اَوْنَهَا كَيْفَ عَمَلِ شَرِّ عَدَى	نہیں گناہ تھا منور پاؤں کھاو لعل مباحدی
اسْرَافَتْ فِيمَهُنَّ لُكَّ جَعْدٍ مِنْ خَبَايِثِ	تے ایمان حقیقی لیاؤ کیتے عمل و لامخیں
ثُمَّ اتَّفَقَ اشْرَکُ اَنَانِيَّتِ وَاكْلِ كَوَاكِبِ	نے نال بہوت مومن ہو خودی غم و بجا کے
صِفَاتِ نَفْسِي شَرِّ كَوْنِ كَيْفَ وَجْهِ فَنَادَى آتَى	واحسنوا پھر تقابل اللہ وجہ ہو کے خوب سہا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيُكَلِّمَكُمُ اللَّهُ كَيْفَ تَكُونُ الصَّيْدُ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ  
وَرِمَاكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَتَخَفَ بِالْغَيْبِ فَمِنْ أَعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ  
فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ای لوگو جو ایمان لائی ہو البتہ آزمائش کا تم کو اللہ ساتھ ایک چیز کے شکار سے کہ پہونچے میں اسکو ؛ تمہ  
تمہاری اور تیر تمہاری تو کہ جانے اللہ اس شخص کو کڑتا ہو اس سے بن دیکھے پس جو کوئی حد سے بکل جاوی  
پیچھے اس کے پس واسطے اس کے ہے عذاب درد و پیروالا

ای مومنوں! شکار آزمائش اللہ کرے تائیں  
بن دیکھ جو درن آہوں پس جو حد لنگہ جائے  
جاں سال جدید بیہ وی مومن محرم ہو کے آئے  
جہناں پہونچن تھ پہونچے نگرے آئدی جانور اندے  
تو وہی پڑھ بیکراں نیز یا نال شکار کریدے

۱۲ مسکین کو صدقہ و نفاذ والی کچھ پہلے عشرہ میں پس وہ ایسا ہے جیسا کہ آئنے میں اور رسولوں کو صدقہ دیا اور میں  
کو پہونچنا گویا اولیائے کرام کو پہونچنا ہے اور چنانہ کے ساتھ انہوں میں ملنا ایسا ہے جیسا کہ شہیدان و شہداء پر کیا ہے  
اور مومن کو کپڑا پہنا دیا اسکو اور ہر ایک و تعالیٰ بہشت میں جنتی لباس پہنا دیا اور جنت میں جنت کے ساتھ لطف اور پیار کیا وہ  
قیامت کے دن عرش کے سایہ میں کھڑا ہو گا اور اہل علم و عبادت میں حاضر ہونا ایسا ہے جیسا کہ رسولوں اور پیغمبر کی مجلس میں حاضر ہونا  
فی روضۃ العلماء و روح البیان ۱۲ اس کے قلب کو غیظ سے اور صدقہ و نفاذ والی کو تسلیم دینے کے اور انکی خدمت سے اسکو ملو ۱۲  
روح المعانی ۱۲ بہت یعنی سوا از انباری مل و علا کے کچھ نظر آئے ۱۲ اس کے و انتہ میں و او عانیہ ہو پہلے بیج حال احراز  
کو اور میں مخصوص ہی تھا امام کے عام نہیں متعدد احوال و جرم و فریسات و توبہ کے یعنی جزا اور جرم واجب توبہ کی  
اور مل موعود ہوا اپنے مصافحہ الہیہ کے ساتھ اور صفت ہو جزا کی اور بہر دو لو منصب بھی پڑھتے ہیں اور جزا خواہ متعلق ہے جزا کے ۱۲



## اشارات

اور اس آیت میں اشارہ ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے مومنوں کے لئے بلاؤ کو اس طرح بنایا ہے جیسے سونے کے لئے آگ کو بنایا ہے اسی واسطے فرمایا کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ** یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان لوگوں کی طرح جو خدا کی محبت میں دنیا سے قطع تعلق کر کے اسکی تمام حرص و ہوا سے بچے ہیں کیسے کہہ سکتے ہو کہ اللہ عز و جل کا حکم خدا سلوک کو راستہ میں بیشکی **مَنْ الصَّيْدُ** کسی قسم کے شکار سے یعنی دنیا کی محبوب چیزوں میں سے کسی چیز کے ساتھ **تَنَالَهُ** آید **يَكُمُ** اور **مَا حُرْمٌ** جسے تمہاری ہمت اور نیزے پہنچ سکیں **لِيَعْلَمَهُ اللَّهُ** من **يَخَافُهُ بِالْخَيْبِ** تاکہ خدا کو معلوم ہو جاوے کہ کون اس سے بے دیکھے ڈرتا ہے یعنی ان لوگوں میں تفریق اور نیزہ کر دیوے جو خدا کو ڈھونڈنے میں دنیا کی محبوب چیزوں کو ترک کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں **مَنْ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ** یعنی پھر جس شخص نے خدا کو ڈھونڈنے کے بعد ہی دنیاوی چیزوں کی طرف محبت ظاہر کی **فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ** جس کے لئے دردناک عذاب ہے یعنی وہ پھر خدا کو نہیں پاویگا وہ خدا کی درگاہ سے دھکیل کر نکال دیا جائیگا **كَذَٰلِكَ أَفِي التَّوْبِيلِ** اپنے وقت کے شیخ یحیٰی ابن عبد اللہ شیرازی قدس سرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فراتے ہوئے دیکھا کہ جو شخص خدا کا راستہ چھوڑ کر چل پڑا پھر لوٹ کر آیا تو خداوند تعالیٰ اسکو سخت عذاب کرے گا کہ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو ایسا عذاب نہیں کرے گا **فَاللَّهُ يَفْقَهُ**

مثنوی	قلب چو آید یہ شد در زماں	دور آمد در گری اور اعیان
حافظ	دست و پا انداخت ز در بوم خس	موج آتش ہی خند و خش
	ترجم کریں چمن ببری آستین گل	گر گلشن تجیل فارسی میبکیتی
	ہوار حمار و خشتی تے ابو ہریرہ محرم ساہی	تیر لکاتس مویا پچھیا اگلی آیت آئی

**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَ**  
**مِنْكُمْ مَّتَعِلًا فَجَاءَ بِمِثْلٍ مَّا قَتَلَ مِنَ النِّعَمِ يَكْفُرْ بِهِ ذَوَا**  
**عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ**

لے پس معلوم ہو کہ جب سالک سلوک کا راستہ طے کرتا ہوا پہنچے کو واپس ہو پڑے تو اسوقت لایق ہوتا ہے عذاب دردناک کے بلکہ سالک کو لازم ہے کہ عشق کی منزل میں محکم قدم رکھے جسکو کبھی بھی جنبش نہ ہو۔ مولا کے عشق میں آگے پہنچے بہت جا نا سخت ہے ادبی اور کم نصیبی ہے۔ (تفسیر حلوانی)



عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهُ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ مَلَكَتُمْ  
وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت مار ڈالو شکار کو اور تم احرام میں ہو اور جو کوئی مار ڈالے اسکو تم میں  
جانکر میں بدلہ اسکا ہے مانند اسکی جو مارا ہے جان کے جانوروں سے حکم کریں ساتھ اسکو و صاحب  
عدالت تم میں سے قربانی پہنچانے والے کعبہ کے یا کفار کو کھانا مسکینوں کا یا برابر اسکو روزے  
تو کعبہ چکے وبال کام اپنے کام عاف کیا اللہ نے اور پھر سے کہ گزرا اور جو کوئی پھر کر پچاسین لایو یگا  
اللہ اس سے اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا

ایمونیو قتل شکار نہ کر ہو وقت احرام کدائش  
جو کیتا قتل شکار اس میں جہا عوض بھری حیوانوں  
جو منصف کہن جہا بھیج وہ ہدی کر قربانی  
ناپہ احرام شکار کرنا بدلہ محرم چاہے  
تے جو مڑ کرے دوبارہ اتھیں بدلہ لے لے لے  
بن مند رانی خانم پھقی ابن جسیر تنامی  
جو محرم کر شکار وہ عدا سہو اخطا بھایس  
تاجلدی اوس مذاب ہو کو پر کرے متاعے سایش  
جے بکری ناہی تیرا دیہہ کھانا چھیاں فقیراں  
جے اوٹھ قتل یا شیل اوسدی تا بدلہ کا ڈالایا  
جے ناہ طعام توفیق نا اوس تیرپہ روزی رکھن آسے  
حسن مجاہد زید کہن جے یاد احرام رکھیندا  
پرنہ سب جہو مفسراں ہور فقیہاں پیارے  
جس قتل لے لے قیمت اوسدی دیوں سنوادی

جو عدا کرے شکار نساختیں بدلہ بھری تداہیں  
جو حکم کرن اُن مال اوس منصف مال شل دیشاؤں  
تے چھ سکینا تے یا اوس برابر روزے جانی  
قرب متا کیتا جو وقت جہالت کر دوسا ہے  
تے اللہ اس تے غالب بدلہ لیو نہا رجو چاہے  
حضرت ابن عباس کو کہی واپسین نقل گرامی  
ہو حکم قتل اس جیت جو مڑ پھر عدا قتل اتھایش  
جے اہو قتل کر تو تا بکری اُسدے عوض کوڈیش  
جو کھانا بنی ناہی تاتن روزے رکھ لظیراں  
جے کاؤ لے لے و نیہ مسکیناں طعام دیون آیا  
تے مڑ دیون ہراک آیا جس تھیں بری ہو جاڈی  
پھر قصہ قتل کرے نا اوسدا بدلہ مول نہویندا  
ہو عدا ناسی موڈاں بدلہ خازن دچہ تارے  
اے ابو حنیفہ واجب دستو رحمت رب و ساوی

۱۲ سورہ مائدہ

لے پیا حال جو خا سوا بالغ الکچہ تھت ہو اسکی تفارہ مرفع معلوم ہو اور جسرا کے طعام مسکین اسکا عطف بیان ہے۔ ملاحظہ ۱۲  
تے ایسی بدلہ واسطے اُن کے اور پھر کے دوبارہ عدا کو طرف نکال کر کے کی تاجلدی اوس مذاب ہو مگر جب متا کرے اسکو اللہ تعالیٰ  
و نہویندا طعام مڑا ہے کو نہویندا اور اندازہ نہا کر دہو چکا ہو ۱۲ ملاحظہ ہو قصہ قتل کرنا اس میں نا بھاری گن ہو نہا رجو چاہے  
۱۱ انہیں ہر سکتی جہاں سہو قتل کرے ۱۲ خازن سہو اس جانور کی پیدائش کے مشابہ کوئی جانور نہویندا میں سے  
پس وہ اسکا بدلہ ہو جو جب قیسر کو کر کی حالت کے ساتھ اعتبار خلقت اور صورت کے ہوگی اور ابن جریر نے حضرت ابن مسعود



تے مودی جانور نہ تو قتل واجب کچھ نہ تھیوے  
جو موذی یا دفع ضرر و کارن اسین قتل کریندی  
بھی یا لوشنی چھ شکار نہ داخل کرے بھائی  
جانور چھ مقتول جانور بدل قیمت آوے  
یا قیمت اویدی سیکتا نول دیو ہر ایک بند  
جو چھٹی لوی ل کر ن تس کیوں باہر نہ آیا  
تو چھٹی حیوان شکار بھائی کھان و ناہیں  
اگر حرم دی پہلی دوجی جلن کیجن آئی  
ہی اور اذیت اختیار نہ ہو اتھ کر جویں چاہی  
جان و نیا چھ رتیں طلب نہیچ نہ احرام کھلو  
یا عارف لوک جو قتل ہو قتل و او نہاں ناہیں

وچہ بخاری سلم حیوان نقل حدیث دیوے  
نہ جہت شکار لکھ کر کورسی مویاں کچہ نہ بندے  
صیلا طلاق اوہیں چھس کسی جلیوں پھر دیو بھائی  
گاؤ اوٹھ بکری دل جا کے فرج کر اوے  
صید و عید فطرے جتنا استھیں گھٹ نہ ونڈے  
تے کھانا روزی ہو رجبہ بھی دین جائز فرمایا  
تو شافعی کہن جو کھانا اچھا و چھ موابہ پائیں  
پھر حرم حرم اندر یا باہر حرم کہو ہر جانی  
شل اوسدی یا طعام دیو اتی باروزی کھیا ہے  
اگر و شکار نہ شہوت نفس اتے لذات جو ہو  
جو قتل کرے یعنی اوسنوں لاوی و نیار اہیں

لے کاٹنے والا کتا اور سانپ اور چیل اور کتا اور خوار اور بھیر یا یہہ نوکر کے تھے ہیں حدیث میں اور صاحب  
حدیث نے کہا ہر ایک کاٹنے والے جانور کا نام آگاہ ہے ۱۲ مارن و خلاصہ ۱۳ جو اس قسم کے جانور خود بخود پاؤں کے تلے  
اگر جاتے ہیں خلاصہ اور موابہ میں ہو جو جان بوجھ کر اپنی احرام کے یاد ہونے لگے شکار کرے اسکو گناہ ہو اور شل  
اس شکار کی بدلہ نہیں پڑتا اور اگر غلطی سے ساتھ کرے یعنی کسی کو تو نیزاری مار لگ جائے کسی اور جانور کو نہیں اور اس کے  
بدلہ نہ گناہ ۱۴ موابہ الرحمان ۱۵ اس واسطے جو بدی خاص عبادت ہی سو مکان معین یعنی مکہ معظمہ جو وہ اور جگہ یا  
اور وقت میں یعنی سوا دسویں یا ہویں یا ہویں تاریخ کے جائز نہیں بھلا کھانا کھلانے اور روزہ رکھنے کے کبر مخصوص  
نہیں تھا اس جگہ یا وقت کا ریح اس ہی کے چھوٹا جانور بھی جائز ہے جو صحابہ نہ ماہہ نہ غلام یعنی ماہہ پٹھوری کو بھی جائز کھا  
ہے اس واسطے کہ اگر غلامی ہو تو یہ طعام ہی ہو جائیگا ۱۶ خلاصہ ۱۷ اور ابن جریر نے عطاء سے روایت کی ہے کہ زبانی اور طعام  
بجائے کہ ہی دینا لازم ہے اور روزی جس جگہ ہے اور ایک روایت میں ہے روزی جلدی ادا کرے مستحب ہے تفسیر و تفسیر اور  
جو ایک دفعہ شکار کرے اسکا بدلہ ہے اور جو دوسری دفعہ کرے تو بدلہ اس کے پاس سو صبیحا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں قتل  
منجھنا فجزاۃ علیہ فیہ مرتۃ واحداۃ فان عادۃ ثقیلا لہ یتقہ اللہ فکذا قال اللہ عز وجل رواۃ  
ان من یرو ابن منذر من طریق علی عن ابن عباس اللہ تعالیٰ عنہ یعنی جس نے قتل کیا جان بوجھ کر حکم کیا جاوی  
اور اس کے اس کے قتل کرنے کے متعلق ایک دفعہ چوبیس دوسری مرتبہ مل کر تو پھر کہا جاوے اسکو بدلہ لوے اسکا تباہ و تعالیٰ  
تجو سے جس طرح فرمایا اور تبارک و تعالیٰ نے روایت کیا اسکو ابن جریر اور ابن منذر نے طریق علی اور ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے ۱۸ اس سے یعنی تین سالہ اندازہ کر کے غلہ خرید کر ہر ایک مسکین کو اگر گندم تو غنم اور اگر کوئی آٹہ ہو تو ایک ایک  
صاع دے یا اس طعام کے برابر روزی رکھے ہر مسکین کے بدلے ایک ایک روزہ اگر چہ اسے طعام دینے کی توفیق ہو یعنی جسے  
توفیق ہو مسکین کو وہ طعام حصہ میں آتا تھا اتنے مسکین کا اندازہ کر کے روزے ادا کرے اور اگر بھلائی ایک مسکین کا  
ہو یا کھانا نہیں ہوتا تو پھر اس قدر طعام صدقہ کرے ۱۹ امارک و موابہ ۲۰ اور وہ اہل دنیا پر سراج ہو جو چونکے اور وہ  
عام لوگ ہیں جو اپنی بچھو میں کمال سے ساتھ اعمال انہی کے اردوئے قصدا یعنی نعمتوں اور عرام سے شکار اور محروم جہاں محبت  
کے ہیں دنیا کو حرام کرینوالے اور کعبہ کی زیارت کا قصد کرینوالے معزوت تھے وصل کا ۱۴ روح البیان



متحد آتے اور واقعہ جو صبر کنوں دنیا دے  
تے و نہ جان کرین جس کچھ حاصل نفسوں پایا  
اور پھر ریاضت محنت اور سوال ہی تو قد کھپاے  
ایک کم کرن و نہ نصف جیہہ کی مثال کنوں تساہل  
اقتیماں قسم ریاضت و تنگ گھٹ پٹا گھٹ کھاون  
خلوت گوشہ نشین و تن قابو کرن جو اسال  
یا کھانا دی مسکیناں روح سر غفل خفی دل تائیں  
طاف خدا و نہان صدق چہ رنگ اخلاص گرامی  
یار روزی کھن بند ہو رہنا و کھن نصیب اغیاراں  
جو ہو چکا سو معاف ایہانی بن جو کر دو بارے

مثنوی عاشق صنم تو ام در شکرو صبر  
عاشق صنم خدا با فر بود

طالب صابوق نول ہر لائق توڑ علاقے سارے  
وٹھو جو میل اوسو دل و نشان مہر ہو نہ بھاری

اَحْلِلْ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَ مِمَّا عَالَمُ وَالسَّيَّارَةِ وَحَرَمَ عَلَيْكُمْ صَيْدَ

الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرَمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

حلال کیگا واسطے تمہارے شکار دریا کا اور کھانا اوسکا فائدہ واسطے تمہاری اور واسطے ساقول  
کے اور حرام کیا گیا اوپر تمہارے شکار جنگل کا جب تک کہ رہو تم احرام میں اور ڈرو اللہ سے  
وہ جو طرف اوسکی اکٹھے کئے جاؤ گے

جائز قساں شکار بحر و ابھی کھانا دریا میں

لحم جو عمل کر کے قبولیت کی دعا کر اور قسے کا لحاظ بالکل اڑو ۱۲ بیع البیان ۱۵ اور شکر کرتے ہیں ہی ہوتی چیزیں پر  
اور عقوبات پر راضی ہیں اور انہی احکام تسلیم کرتے ہیں وغیرہ ۱۳ بیع البیان ۱۵ جلد اول یعنی شکار کرنا دریا میں جائز کا  
واسطے تمہاری فائدہ اٹھانے کے تمہیں حلال ہے اور طعام دریا کا بھی جو فقط چھلی ہے تمہیں حلال ہے اور دریا میں جاؤ رہو  
جو بخیرانی کے نہ زندہ رہو اور بہار نام کے نزدیک چھلی کے بغیر دوسرے دریا میں جائز کا کھانا حرام ہے بخلاف دوسرے اور کہا  
سراج المنیر نے چھلی تازہ کی قید ہے اور طعام ہے جیسا کہ موسیٰ ۲۴ تشریح کے تھے جائز وقت خضر علیہ السلام کی طرف ۱۲  
۱۵ طعام کا فہمہ طرف بحر کی پھر تازہ ہے سنا ما حال ہے یا مفعول اور یہی شائبہ تہی مادہ نام جس سے متعلق ہے صبیح البحر  
کے ما خلاصہ ۱۵ خواہ پانی میٹھا ہو یا کھاری پس لفظ مطلق عام ہے اور عالم میں یہی قول صحیح ہے بخلاف بعض کے جو کہتے ہیں کہ



حرام شکار جنگل نساں پر نہیں محمد لگ آؤ  
 بجری اودہ جناور پیدا ہون چہرے وچہ پانی  
 شکار مراد چوزہ طعام مراد جو موٹی ماہی  
 صید جناور بجری سب جو ہون حرام یا جلوں  
 توکل و پانی جاوڑا جدا شکار رعیتاں  
 حرام شکار جنگل وقت احرام نہت حراموں  
 نہ صید بجری نے مال تعلق مادہم حرماد  
 پھر طانی ماہی جو وچہ پانی مر کے ترے کہ امیں  
 زلیعی وی نیچے اندر ہی نقل روایت پیارے  
 جو حضرت اکھیا کھا کھینوں وریاؤ لے باہر  
 پر طانی بحر اندر جو مر کے پانی تے تر آئی  
 تھے کہ شکار کیتا اس وچوں محرم جائز کھا دن  
 معارف عالم روحانی و صید حلال نساں  
 تے جنگلی صید حرام نساں نول میں جہڑی نفی  
 تے ڈرو خدا تھیں سیرا پے وچہ تے یہ ٹھیک بچا نو  
 پس وچہ سلوک کو سب جہد نہ مال موافع ہارو

تے ڈرو اللہ تعالیٰ حرام سکر کھتے کیتے جاؤ  
 جو کھو سمندر وچوں تلاو وچہ دیا نہراں جانی  
 ایہ جو بکر صدیقوں اندر درفشور گو اہی  
 تے چھٹی عالم حلال محرم نول کھاں فقط ہر کلوں  
 چھ کچھ ڈوڈو شل اونہاں بھی روا شکار بناناں  
 مادہم حرماد سدیال تعلق آیت ناموں  
 جو بجری صید حلال ہمیشہ جیوں فرمان خدا  
 کہو انام حرام اس کھا دن وچہ خلاصے پائیں  
 عبد اللہ بن جابر تھیں اودہ نبیوں نقل شمار  
 یا پانی خشک کھاں یا مٹیاں ماہی مردہ ظاہر  
 اودہ چھٹی مردہ مول نہ کھاؤ مال حدیث گو اہی  
 جو نہ سنگ ادا دیا شانت محرم صید بنا دن  
 طعام جو باقع علم یہ تن اخلاق اخلاص مٹاں  
 جو حیوانات حلال و نفس لکھیا روح معانی  
 جو طرف اللہ سب کھی ہو سوال فنا وے جانو  
 ہو رب سب کھنڈ اسدے ہن سامان جو ہارو

لے صاحب نفی کیے نے اس قول کی تشریح کی ۱۲ اسلہ اور یہ بھی ہے یعنی شکار کھا کر بھی جائز ہے ۱۳ خلاصہ شہ سوال  
 صید البحر و طعام عام تے پھر احکام نے طانی چھٹی اگر کس طرح حرام کہا ہے۔ جواب چھٹی کی تین صورتیں ہیں ایک  
 وہ جو زندہ پکڑی گئی۔ دوسری جسکو دریا یا بحر چھٹیک دے۔ تیسری وہ جو بلالی میں مرکز تیر ٹپے اور یہی طانی ہے اور  
 اسیں ہی کلام ہو حنفیہ کلام نے اس واسطے جو صید البحر میں شکار کا جواز ثابت ہو اور طعام سے کھانا اور کھل طعام کا  
 اپنی ذات کے ساتھ حیوانات کو شامل نہیں کرتا پس یہ دلیل بکڑنی ساتھ کیت کے صحیح ہوئی باقی رہی حدیث و احکام فہیستہ  
 یعنی طلال ہو مردار و یا کا۔ پس یہ حدیث بھی شتم طانی کو شامل نہوتی اس واسطے جو طانی وہی جو ساتھ اپنی موت دریا میں  
 مر گئی ہو پس وہ دیکھ کی ماری ہوئی نہ مری بلکہ دیکھ کی مری ہوئی ہوئی۔ اور جو چھٹی دیا باہر چھٹیک و پانی خشک ہو گیا البتہ یہ مردار  
 دیا ہی ہے اور حلال نہیں ہے ۱۴ اطلاع تھے اور جو پہلے احرام سے شکار کیا ہو وہ بھی جائز ہے اور نزدیک مالک اور شافعی اور  
 احمد رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جو صید واسطے محرم دو کی کیا ہو وہ محرم کھانا جائز نہیں انکی دلیل یہی جو روایت کی ابو داؤد اور  
 ترمذی اور شافعی نے اور احکام نے اسکا جواب دیا یہی جو روایت کی امام محمد نے امام زکریا رضی اللہ عنہ سے اور آجے ابن الکلبندی سے  
 اسے حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو کہا اسے ہم گفتگو کرتے تھے حج اس کے جو کھاؤ و محرم نہ کھاؤ اور حضرت صاحب  
 سے جو کہے تھے پس بلند ہوئی آواز جاری تاکہ بیدار ہو آجے خواب کی اور فرمایا تم کس چیز میں چھٹکرے ہو عرض کی یا حضرت شکار کا  
 گوشت آیا اسے محرم کھاؤ کی پس حکم فرمایا ہے نہ کھاؤ اور روایت کی یہ حدیث حافظ عبد اللہ و حسن علیہ السلام اور امام زکریا رضی اللہ عنہ



مثنوی	کا فرم من گزیاں کو دست کس	دروہ ایمان طاعت یک نفس
	کار تقویٰ دار و دین و صلاح	اگر بد باشد بدو عالم صلاح
	کرے ناہ نرک جو شہوت ہوا نول	اگر سے راضی نہ رہاویگا خدا نول
	جے چاہیں جان جان قرب الہی	تا دویں نیکیاں ول با صفائی

جَعَلَ لِلّٰهِ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَمًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ  
 الْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذَلِكَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ  
 وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ  
 الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مَا عَلَّمَ الرَّسُوْلُ اِلَّا الْبَلٰغُ  
 وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ

کیا اللہ نے کعبہ حرمت والے کو باعت قائم رہو کا واسطے لوگوں کے اور مہینوں حرمت والوں کو اور  
 قربانیاں اور گلے پیر والیاں یہ واسطے کہ جو جانو تم یہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ پیچ آسمانوں کے اور جو کچھ پیچ زمین کے ہے  
 یہ کہ اللہ ہر چیز کے آگاہ ہے جانو یہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے اور یہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے  
 نہیں ان پر پیچیدگی مگر پہنچا دینا۔ اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو چھپاتے ہو تم۔

حرمت والا مہینہ بھی نہ ہی قلائد جہت آسمانی	رب کعبہ کیتا گھر حرمت واجہت قیام کو کاندی
ہی جو کچھ آسمانوں زمینوں بھی ہر چیز پہنچانے	ایہ اسکاران جانو ٹھیک اتو اللہ سب کو جانے
تے ایہ جو اللہ بخشہ ہمارا مہر محبت والا	جانو ایہ جو ٹھیک اللہ سخت عقوبت والا
اتو اللہ جانے جو نیس کو دی ہو چھپا ہر کاراں	نہیں رسول اوپر ہر مگر ان حکم و سن اظہاراں
پاروں قدر بلندی عزت ہو ورجالت اعلیٰ	کعبہ یعنی ارتفاع ایسی یعنی اٹھن والا

لے جعل اگرچہ ساتھ معنی خالق کے ہی ہوا جو جسے اور بیت الحرام خواہ مفعول ثانی ہو اور قیام احوال ہوا یا بل ہو کعبہ سے یا اوسکا  
 عطفت تفسیری ہو اور قیام مفعول لہ بھی ہو سکتا ہے۔ شہر الحرام اور ہی اور قلائد یہ سب معطوف ہیں اور کعبہ کے پس صفت حرمیت  
 اور قیام کی ہر ایک واحد کے ساتھ متعلق ہو جائیگی ذالک اشارہ ہے جملہ کی طرف یعنی یہ بتانا۔ اللہ بلا از روی جو خوفہ ہونے کے  
 یا از روی اول ہونے کے کل بنیا دل ہی اور اس کے بلند ہونے سے روح معانی۔ اور کعبہ اور چٹا ہونے کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ زالو کو  
 کعبہ کہتے ہیں از روی اور چٹا ہونے کے اور جو ان عورتوں کو بھی کہتے ہیں بلندی میں از روی انکی چھاتی کے کہتے ہیں۔ تفسیر روح معانی



تو ہی ایسی قربانی کا اٹھ بکری سمجھ پیارے  
جہت شناخت گل پاؤں بھی کارں حفظ نشانی

ذوق محرم رجب ذی الحجہ ماہ حرمت و چاہے  
قائم جمع تلاؤ یعنی پشاجو گل قربانی

تا برویغیت اسمعیل را

آن توکل کو خلیل خدا

تا کنی شاہ را و قہر نیل را

آن کرامت چوں کلیمت از کجا

شکل نمایانندی کر جبکہ ی طرف اس بیت گرامی  
روز قیامت تائیں رب قس کیتنا حرمت والا  
گروچی شہسی ند لگ مت اوہ ہسی وچہ شیر بہت  
بن ماجہ تھیں وچہ خلاصے نقل حدیث سناں  
جو تیں تھیں بوہنہ محبوب سپد کوئی شہر اسان ناہیں  
تاہوریں شہر نہ جارہند ایس غینوں چھوڑ سراسر  
حرام خدا سے باہجہ وساوں غیر انمول اس غانی  
حاصل اس کجسے راہوں یعنی قلب صفاؤل  
حرام تہذیب طہار کر نیاں صفتاں نفس ہوائی  
جو اس بجلی پاروں پاؤں بند و قرب خدا سے  
ذکاء لعلوا جانوں جو تیاں حاصل ہو یا پایا

کجے دی ایہ شان جو اس جاہن فقیر تمامی  
زین آسمان او پائو جبکہ خالق پاک تعالیٰ  
بھی نئی کہیا ایہ امت جد لگ اس گہر متدی غفلت  
جال اوسدی تعظیم گواون ہون ہلاک تداؤل  
بھی بنی مخاطب کر کے اکھیا خاص کے دیتا میں  
جو میری قوم نہ تیری وچوں بینوں کردی باہر  
ہو کعبہ دل ہومن و ایہ بیت ایہی رحمانی  
قیام اللناسی موت حقیقی کرن ہوتا بلاؤں  
شہر حرام انوار جو چمکن نال تلو ب صفائی  
بدی نفس مذہب جو ماربا ہو یا نال فنا وے  
تلاؤ نفس طہیج جو سر کشیاں چھڈ تاراج ہو یا

لہ یعنی قربانی کا جانور جبکہ اوسکو کوئی بھی چور کر نہ لیا جائے ۱۲ تفسیر روثی لہ جو حق اوسکے حکیم تعظیم کا ہے ابن ماجہ سے  
اور طبعی تو تو کی طرف التفات کرتا ۱۲ اس غانی ہوا ہوساؤ وادوات الہیہ کے جو دلپر وارد ہوئی ہیں ۱۲ روح البیان  
میں ہو کہ کعبہ دل پہ بیج باطن کے واسطے خاص اور خاص الخواص کے تاکہ پناہ کرے ساتھ وسیلے کے ساتھ طریق  
ہیں کی ذکر کے اور ساتھ دور کرنے وسواسوں اور خطر دل کے اور ساتھ ثابت کرنے رُبوبیت اور توحید الہی کے نہیں موجود مگر  
وہی ذات پاک اور نہیں ہو و حقیقی مگر ایسا اور نہیں محبوب مگر وہی اور نام اوسکا بیت اللہ اوساطے ہے کہ معلوم ہو کہ یہی حقیقی  
بیت اللہ ہی پس حرام ہے جو داخل کرے اس میں غیر کو پس نگاہ رکھی اُسکو یا دیگر اندر سے اور غیر کی محبت اور غیر کی طلب کرنے  
سے یہاں تک کہ کھولے اندر تارک و تعالیٰ دروازہ رحمت اور فضل اپنے کے اور شہر الحرام راہی ہو بیچ زمانے طلب اور بیہ  
الی اندر کے حرام ہے طالب کو ملنا جہنا ساتھ خلقت کے اور بلا غفلت کرنا اوسکا طرف غیر حق جل وعلی کے اور یہی نفس بہیمیہ  
ہے جو چلائی جاتی ہے دل کے کعبہ کی طرف پناؤ لکھ اور وہ پناہ شریعت کے ارکان ہیں پس ہلاک کر دیا جاوے نفس ساتھ  
دل کے غناپ کرنے کے اور آداب طریقت کی پھری کے ساتھ حیوانی لذت اور شہوات سے ذکاء لعلوا  
اسیلاں شہر ہو کہ جب آدمی دل کے کعبہ میں پہنچ گیا تو دیکھتا ہو نور اوسکے اور جلال اور جمال اوسکا پس اُن نور کو ساتھ  
گواہی دیتا ہے زمین اور آسمان کے بیچ اوساطے جو اس وقت دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ تبارک و تعالیٰ کے پس جاتا ہو بیچ  
حقیقت کے اور تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب کر فی الاہی ساتھ پروہ پانے کے واسطے غیر احباب کے جو دنیا کی طرف جھکے ہیں اور  
مغز میں اسکی زینت اور شہوت کے ساتھ اور غم و رنجیم کے ساتھ کھولنے و ڈالنے اور ساتھ اٹھانے پھونکنے ۱۲ روح البیان



جال جن حرام خمر و اکدن لوکان بنی سنایا  
میں خمر تجارت کو آٹا اے سوار جہاں  
تاق ساں میں کجاہر کھیا رب پاک قبول کریندا

تاہک اعوانی خدمت حضرت روح اللہ عرض الایا  
اور حال حج کجاہر کھیا جو قس خرچاں اور ربانے  
جویں آیت اگلی نازل ہوئی روح معافی کہندا

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ

فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَفْهَمُونَ

ع

کہہ نہیں برابر ہونا پاک اور پاک اور اگرچہ خوش گئے تجھ کو بہتایت ناپاک کی۔ پس مومنوں سے  
اے صاحبو عقل کے تو کہ تم منسلح پاؤ گے

بھائیوں برابر پاک پلید حرام حلال جو مالوں  
پس مومنوں کا عقل پہلے کر حلال حراموں  
جال ابو الانبیاء حب لالوچہ رکھی ہو رب سائیں  
تا فرمایا تیس کہ جہاں جانا پاک پلید ال  
حرم سے دو قسم اول جو نجس حرام ایہاں  
دو جا قسم حرام ہو پاک ہو اور بھی دو انواعوں  
ہو چھڑاں حیوان نفع اوہاں چیزاں پکڑن آوی  
دو جا قسم جو عارضی حرم کے سببوں آئی  
ہک حرم مملوک جویں بیع فاسد ہو راجا رہے  
جویں شوق غلبہ آوی چوری بھی آؤشل اوہاں  
حرام حلال برابر جانن کفر صریح ایہاں  
کنول غلبہ مراد ہیں جو کل حرام اشیائیں

بھائیوں برابر خوش لگو تھ جو مال حرام مالوں  
تاہاں اجر عظیم آہوں ہے انعام خراموں  
تو پاک پلید حرام حلال نہ کر دے لوک نکاہیں  
جے مال حرام ہائے وہ بھائیوں نہ غلبہ مریدیاں  
جیوں خوش کفر خمر و غار وغیرہ نفع منع سل بھائی  
ہک جس حرم غلطی سمع لغتہ جویں ہو ناؤں  
پر کھان حرام امین ایہ چیزاں جہ خلاصہ لیاے  
پھر کھان سیدیاں کھیا نوک خلاصہ وچوں بھائی  
بھی خوش نہاں اتے دو جان مملوک ہارے  
تے نفع ہو جو مال حراموں سببام الانبی  
تے کرن اختیار حرام ہو کھاؤن فسق ہو اور بھائی  
تے مال حرام و لی غصرت سمجھ غلطی پائیں

لے فرمایا اگرچہ کریں جہاں میں وہ چھڑے کہ کوہاں بھی نہیں ہوگا اور استیبار کے تعالیٰ نہیں قبول کرتا مگر پاک چیزاں  
روح المعانی ۱۲ سے یعنی ہر قسم کا فائدہ اٹھانے پختہ جانتے نہیں ۱۲ سے پس بیع مملوک حرام کے فقط استیبار کے تعالیٰ  
کی مخالفت کا الزام باقی رہتا ہو اور دوسرے کی ملک میں بھی منتقل ہو سکتے ہیں اور بیع انکے زکوٰۃ فرض ہے علیٰ اسکا یہ ہو چھڑاں  
مال خیرات کر کے نادم ہوا اور بیع حرام غیر مملوک کے حق تبارک تعالیٰ اور حق بندہ کا دونوں ہیں اور نہ انہیں ملک دوسرے  
کی ہو سکتی ہے اور اسیں زکوٰۃ فرض ہے اگر اس مال کے حصہ داروں کو جانتا ہو تو ان کو دیوے اور تو بہ کرے اور اگر  
نہ جانتا ہو تو اس میت سے جو اوس کا ثواب مال کے مالک کو پہنچے اور تو بہ کرے شاید رحم کیا جائے ۱۵



بھاویں نفس نیک یا بھاویں فاسق و فاجر سے  
اپنے مقبول جو بھیجیا شیئر لٹ اس مندا یا یا  
و طیب ہر جس میں سبک ہوں حقوق ادا میں  
جو خرچ میں جو عبادت بدی جان اود مال ملال  
جاں بعد غنا فقر او ایوی جان نصیب کورالواں  
پہلار حول و جالغسل اود لوری ایہ ظلمانی

ہو رنق حلال جو حرکت فکر نفس بن آہوں آدمی  
یزنی من حیث کا لچت سب نام اسیدا آتیا  
تے مال نصیب اود جس نفس حق خدا اودا نا میں  
بھی جو خرچ فاسد و جہیں جان نصیب اود مال  
چاہیے مال جو وقت ضرورت خرچ ہو فقر و مال  
بھی نیک اخلاق ہو لیتے بر خلقی خبت چھانی

مثنوی

میں مرد اندر پئے نفس چوراع  
نفس گرچہ زبردست و خرد و مال  
علم تہ فقہ است و تفسیر و حدیث  
عمل اصل ہے یا پاک و مال

کو گویں ستاں برد نے سوئے بلخ  
قبلہ اش دنیا است اور امر و مال  
ہر کہ خواند غیر ازیں با غش نصیب  
ہر کہ کردی غیر ازیں نے سوڑ مال

بخاری مسلم ترمذی ابن جریر تے نسائی سار  
السنن کہیا جو ہدن سائل خطبہ بنی سنایا  
جو کہیہ امیر اباب نبیہ سرور کہیا مسلمان  
پھر کنول طریق قتادہ اوسنوں راوی نقل کرے  
تاں جو سائلان گھیرا یا اود پر ختم رسالت  
تے فرمایا جو کچھ خبر لاج ویاں جواب تمامی  
سچے کہتے دیکھ رہے سن بنی جو کوئی الا وے  
کہ شخص آیاتس پوچھیا کہیہ امیر اباب ایہا ثی  
اود پوچھ اپنی بن ہور کے داپو ترسی سد و اندا  
اندر راوی آکھیا و کچھ حضرت جوتیں و کھونا ہیں

بھی ابوالشیخ تے بن مرویہ سب آنسو کران شامی  
جو اود پوچھیا خطبہ کہی سنویم عرض الایا  
تاں اگلی آیت وحی لیا یا سو یا حکم ربانان  
و پھر شان نزول اس بیت سوال جو پیش ہو کر و  
اسدن حج ہر یا تاں بیٹھی منبر اسحالت  
ایہ سنہاں قوم جاتوئے واسع علم رسول گرامی  
سب کی کونال بیٹھے دھاک سر لاکن سوال ملے  
فرمایا تھہ باب خدا تے اود مگر کیا سا ہی  
رضینا باللہ ویکلا سلام وینا سی ندہ اے عظیم اللہ  
تے شہتے بولتین سند اسجا آیت اگلی پائیں

سلہ غلط اس واسطے کہ ساتھ اشارات النفس کے معلوم ہوا جو مال نصیب کا اعتبار مت کرو اسلئے کہ اس میں کوئی بھی  
شرعی قائمہ نہیں اس واسطے اس مال کو دین کی نصرت کا ایک آلہ سمجھنا بخاری پے بھی ہے ۱۲ علوانی سلہ روایت  
کی عبد اللہ بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابی حاتم اور ابن مرویہ نے ۱۲ درمنثور سلہ یعنی انہوں نے گمان  
کیا کہ ہر ایک چیز آپ کے دربارہ حاضر ہے ۱۲ فقیر درمنثور سلہ اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ادریم پناہ پختے ہیں  
ساتھ اللہ تعالیٰ کے فنون کی برائی سے کہارادی نے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے اس قسم کا  
کبھی نیکی ادریم ہی میں نہیں دیکھا تھا نا کہ میں دیوار کے باہر سے دیکھتا تھا ورنہ اود بہشت کو ۱۲ درمنثور سلہ کہارادی نے  
آنویر آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا لا تنملوا الآیہ - درمنثور ۱۲



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُوهُمْ وَإِنْ  
تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبَدِّلَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ عَفْوٌ  
حَلِيمٌ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ه

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو ان چیزوں سے کہ اگر ظاہر کی جاویں واسطے تمہارے تاخیر  
لیکن تم کو اور اگر سوال کرو گے اُن سے جب اُنارا جاتا ہے قرآن ظاہر کیا جاوے گا واسطے تمہارے معاف  
کیا اللہ نے ان سے اور انہیں بخشتا ہے والا ہے تحقیق پوچھا تھا ان کو ایک قوم نے پہلے تم سے پھر  
ہو گئے ساتھ اس کے کافر

جسے ظاہر کیتیاں جاہن تسالہ ہر اکرن دل میں  
اودہ ظاہر ہوں تسالہ نہاں تھیں عفو خدا فرما دے  
پھر کافر ہوئے عمل نہ کیتے حکم جو اترے ساری  
اساں کہو سال فرض حج ہر سال اخلاصوں  
فرمایا جو میںں کروا بندی سخت تسالہ  
ایسے وی تائید اندر ایہ آیت رب فرمائی  
فاسئلوا اهل الذکر انکم تم لا تعلمون جو میںں سیایا  
کر ہو پچھو اوسکارن ہوں جاں نازل حکم آہی  
تسالیں بہت نیوں پھر پچھوں جو سخت زیانوں  
پھر ناموں کے پاروں بے گیاں چور کسایاں  
تے سختی بھلی نصیحت قرار دے جو میںں ہوئے نائے  
جو جسے ہی پچھن پاروں چیز سے نے حرمت پائی  
جو بنی نے تنال گلاں پاسوں ایہی روک مثالی

اوسوں تسالیں بنی نوں سوال اودہ اشیا میں  
تو جو تسالیں کرو سوال جدول قرآن اُتار یا جاوے  
ٹیکے ال کیتا کہ تم جو پہل تسال تھیں آہی  
جال حج و احکم ہویا بن مالک پچھیا ویر پاسوں  
جاں تن واری اس کے دیر ایہ کیا سوال تداں  
جو ہر سال حج تسال تھیں بند امور وائی  
ہر کرو سوال حضرت سنگ جو میںں مرس جا فرمایا  
حین یُنزل القرآن جو وچہ زمان رسول صفا فی  
وت اودہ تکلیف حال شری پچھوں کہ سنگ تسالوں  
جنہاں تو مال کے سوال تھیں اُتار پھر ایاں  
جو میںں قوم موسیٰ موسیٰ کر کہ بہت سوال دوبار  
جو میںں ودا اوس مسلم تے ہر شاہ رسل فرمائے  
مغیر بن شجرہ طرف معاذ وی لکھ چلایا

لہ لا تسئلوا ہی تجری ہر باب فتح یفتح سے اور بعد باب نصر بصر سے اصل تبدیہ ولام ساتھ علت جزم کے کر گیا اور تسوہ  
نصر بصر سے ہے اور اشیا غیر منصوص ۱۲۵ علامہ شہ یعنی قرآن اُترنے کے وقت تمہیں جواب ملیگا اللہ تعالیٰ تو ان متقیوں سے  
معاف کیا ہے تم کو تا انہی تکلیف کیوں کرتے ہو اگلی امنوں سوال تے پھر جو اپنے حکم نازل ہوئے عمل نہ ہو سکا تو مشکور ہے ۱۲۶  
جیسا کہ صلح کی قوم نے تاقہ کی بابت اذلق موسیٰ پرسوال کیا خدا کے دیرار کا اور عیسیٰ کی قوم نے مائدہ کا سوال یہ روایت کی گئی  
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یعنی جو مسلمان سے بہت دُراتا ہے از رو کتناہ کو وہ مسلمان ہے جسے سوال کیا کسی  
چیز سے جو پہلے وہ حرام نہ تھی پھر از رو سوال اس کے وہ شے حرام ہوئی ۱۲



ترجما بہت سوال کریں یہ دعائیں صحیح ہیں یا  
غلط طالع کھولتے ہیں انہیں اپنی ہریوں پایا  
تا غلطی عالم نہ نکلتے نہاں مارن دیکھو لاٹل  
ہو جنہاں ایمان کی بیانی نہ تھان کچھ غیبی شائیں  
تا پاروں سمجھ قصور شاں کریں ہلاک بچانوں  
تو لیاں نیل کان غیث نہاں ڈار بباری  
تو لیاں پاروں غصہ ڈار وچہ شہ نثارن  
کامل پیکر غیبی اسرار جو مخفی آئے  
وچہ اس کے ضمن جواب میں تسان کچھ کچھ حاضر

ہر جگہ اگر لکھ دو جا اپنا صلح مال کو او ان  
سعد و کون ایت ہے جو حضرت روک ہٹایا  
غیر انہاں میں جو کچھ میں پیشہ مسائل  
اپنی برائی ایمان و الیہ سائل ہو و ناہیں  
جو اوہ غیبی اشیا حقائق آدن نظر تسانوں  
اوہ جہاں تسان سمجھاں وچہ نہ اولن سو انکاری  
جو بن غصہ غصہوں شیرانی پکڑ مرقن مارن  
جو شروع سکوت تریں بتے کرن سوال آئے  
تے کرو سوال قرآن جو جامع اندر باطن ظاہر

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ تَبِيعَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَ  
لَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكِبَ وَ أَكْثَرُهُمْ  
لَا يَعْقِلُونَ وَ إِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى  
الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ نَبِيًّا وَلَا يَهْتَدُونَ

نہیں حرام مقرر کی اس کے کان بھی اور نہ سائیدہ اور نہ اوستی لاٹل اور نہ دس بچے جانیوالا اونٹ  
زین وہ لوگ جو کافر ہوئے باندھ لیتے ہیں اور پرانہ کے جھوٹ اور بہت ان کے نہیں سمجھتے  
اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے او طرف اسخیر کی جو تارسی ہے اللہ نے او طرف پیغمبر کی کہتے  
میں کایت ہو کہو کچھ پایا نہ او پر او سکے پاؤں اپنے کو کیا اگر چہ چوہا پاؤں کے نہ جانتو کچھ آونہ راہ پلے

لے انہاں مشکل مسائل جو قدم پھسلانیں و بیان علماء احناف کے ۱۲ ملے روایت ہے سلمان فارسی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ اسنے سوال کئے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چیزوں سے پس فرمایا حلال  
ہے جو حال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور وہ حرام ہی جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اور کہ جس سکوت فرمایا اور دلیل ہے جو حرام  
کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یعنی اولیاء کے بارے میں سخت پکڑ ہے خدا تعالیٰ کی اور فرمایا ہے حق تبارک تعالیٰ  
نے پس نہ تکلیف کرو تم ان کے درمیان ۱۲ جامع الوصول -



نہ اللہ حکم بکیرے کیتنا ناہ سائبہ والا یا  
گمراہ کافر لوگ خدا تے جوڑن کوڑیاں باتاں  
جان نہناں کھیند او طرف قرآن اتو شاہ رسلدی  
بھلا بھلاویں کچھ عقل کھیندو ہوں باپ تنہا ہے  
وجہ خازن ابن عباس روکھن بکیرا ڈاچی تائیں  
نہ کترن جت نہ لڈن او سنوں ناروکن گھا پانی  
چو ناہ ہو روکن چیرن نش کھلی چھوڑن ڈاچی  
سویاں بعد ہونڈو کھل کھاوے سب رمل و زانی  
جیویں کہن بیمار ہو کے صحت یا گھر کے غائب  
وصیلہ بھیکری یا کبریٰ دینی جان شت سو جابے  
وصیلہ کہن اس جہت جے بھائی ناہ تال ملایا  
جوادی ہو ڈاچر وچہ رت فارغ چھوڑن خالی  
حامی اوہ ڈاچی دس سو کو پورے جسے ہونے  
حامی او سنوں کہن جو اپنی پیچہ بچا سے بھاروں  
چو اوہ مرے تالمم او سدا رمل مرو زناں سب کھا تے  
ایہ رسال کڈھیاں عمر و خراخی شاہ کے اوہ آہ  
بکیرہ سائبہ حام و صیلہ او سے بُت بنا کے

نہ حکم و صیلہ کیتنا بھی ناہ حام حکم فرما  
تے اکثر لوگ عقل کر بندو بھلے راہ بجاتاں  
تا کہن اسان اوہو کافی جس دوسکے آپے چلے  
ناہ کچھ او نہناں ہدایت پائی ناں بھی مگرے جاتاں  
جان کچھ پنج جنے اتو تونی کن نش چیرن سائیں  
جے پنچو ناں کچھ نہ ہو کہ سب کھانے مرد سو ناں  
زناں نہ چیرن ناہ دو دو پیون تمناں سب کھل  
تو سائبہ او کھ جو نہ بتاں ت او سنوں ساہن بناں  
تا ڈاچی یا او کھ میرے کھلے کھاوے پیون سائبہ  
جے سنو ناں فرما اوں فرج کر مرو زناں ہر کھانے  
اس شیر حرام زناں گندو گوشت روا کھہراں  
جے فرماوہ جوڑا نروں فرج نہ کرن زوالی  
لڈن اوں نہ مڑ کے سائبہ شل آزاو کھلو تے  
ناہ گھسا پانیوں روکن بھی ناہ لڈن پچھن اظہار  
ایہ کفار انڈیاں رسال آیاں وچہ تفسیر ال پانے  
او سے پہلے اسماعیلی دین چھوڑا یا آہ  
قرشیاں وچ گمراہی پایا سچا دین چھوڑا کے

لہ ماجل اللہ یعنی نہیں حکم نازل کیا یا نہیں امر کیا خدا تعالیٰ نے ساتھ آہ کے اور بکیرہ بھی نکالا ہوا ہے اور  
وہ ناہ شتر کو بکیرہ کہتے ہیں اس کے کانوں کے چیرنے کے سبب سے پس یہ فعلیت ہے ساتھ معنی مفعولہ کے  
اور وصیلہ لے ہوئے کو کہتے ہیں یعنی جیب بکری ناہ بچہ جنتی تو پ رکھ لیتے اور اگر مرچہ جنتی تو او سکوتوں کے  
نام پر چھوڑ دیتے اور انکی ہی نہ کر دیتے۔ اگر نہ اور ناہ دونوں اکٹھے پیدا ہونے تو پھر فرج نہ کرتے تو کہتے یہ وصیلہ ہے  
یعنی دونوں لے ہوئے ہیں یعنی اپنی بہن کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ یا اگر بکری کا ساتواں بچہ نہ ہو تا تو پھر او سکوتوں کے  
کھاتے اور ناہ کوڑیوں میں چھوڑ دیتے۔ اگر فرماوہ دونوں ہونے تو انکو فرج نہ کرتے۔ بلکہ کہتے کہ یہ اپنی بہن کے ساتھ  
لگا گیا ہے اور فائدہ وصیلہ کے زندگی میں مردوں کے لئے خاص ہوتے۔ اور مردوں کے مر جانے کے بعد عورتوں  
کے واسطے ہوتے اور سائبہ وہ جانور ہے جو بٹوں کے نام پر بطور نذر چھوڑ دیتے تھے اور اس سے کوئی بھی فائدہ  
اٹھا نا جائز نہ سمجھتے۔ جس جگہ چاہتا پڑا چکنا جیسا کہ ہندو لوگ سائبہ چھوڑ دیتے ہیں اس سبب ملک میں پھر عبودیت  
وہ مر جاتا تو پھر مرد اور عورتیں اسکو کھاتے اور حام یعنی محافظ جس زناؤں کے بغیر کے دخل کچھ پیدا ہونے او سکوتوں سائبہ کے آزاد  
کرتے۔ جب وہ مر جاتا تو مرد و عورتیں ملکر او سکوتوں کو نوش جان کرتے ۱۲ اکبر و احمدی و زاہدی و عالم و خاندن و خلاصہ وغیرہ۔







مذہب کچھ ایت ذمے نکلے وچہ جہانے  
خود گرد او نہا مے پہلے آچو مذہب چہ اماں  
جو کتب حدیث مصنف ابو یحییٰ ہب اندر آہے  
جو رد تقلید اندہن آیت کوک ایہ پیش کریدی

اودہ مذہب کنوں اماں سو کن کر کے مکر عیالے  
کوئی مالکی کوئی حنفی شافعی حنبلی کوئی خرمالان  
لامذہب کوئی اہلنا چول گزریا مول نہ سارے  
اودہ کل تفسیر الالمہنت چھہ معنی الکت کریدی

مجتہد و رخلق داں نائب رسول  
ور نوشتن گر چہ آہد شیر و شیر  
ور گلو خود حلقہ تقلید دار  
نہ ہی با قلائد خوف و د

۱۱

ہم چو خود آں را بدانی او چول  
لیک و ہر دو لقا و تہا کثیر  
تا بجنبہ چوں ہدی گردی شار  
بے قلائد را بگبیر و نا سوز

ناکیتا حکم بحیرہ وار ب نہ سائیدہ اکائی  
کن پائے نفس بحیرہ ستے جہت مخالفانے  
وصیلہ نقل میلان سیاں حبیلان لیاں آہیاں  
حام نفس جوط عینا ہو یا رجوع کد ایش  
پھر شیطوں پاوسواں کہن توں کینا نہ کافی  
ہن خوش کف نفس لے نوں توں منزل توڑ چڑھائی  
یا حیدری آقندری لے ہین بحیرہ سارے  
تے چھوڑن شریعت والے جیہڑی سخت چالے  
وصیلہ اوہ جو اپنیان ن چھہ غیر انال لیندے  
جام نفس و خدا سنگ کرو گمان گد افوں  
جال نہال کھیو آوطون احکام خدا تعالے  
اسان کافی دہو جو اسال وڈکے کم کریدی موئے  
سُن چو کیر جانیت پھلی نازل ہوئی آہوں

تا حام وصیلہ حکم و تار شیطوں خلق چھائی  
سائیدہ مطلق نفس جہت باغوں کھلے کھانے  
کدو جہت سنگ اوہناں ستند اوں شرونجایاں  
تے دروازہ وصل او سکارن ہرگز کھلاناہیں  
باجھ انہاں اعمال کافی ہو مل نہ آیا صافی  
تاں بجا بجا دیاں سوں کچھ اپنا نفس مہائی  
جو کناں وچہ کچھیکر ہدی سندر سی پاو نہاے  
سائیدہ بچن جو کھلو دھرتی چور شمع منہ کالے  
سنگ نجا و محبت صلہ رحم چھہ بنے بہندے  
جو پاتم جھیک مکان تحقیقت ضرر نہ رہیا خلا فوں  
تے طرف اطاعت ختم رسالت تا ایہ کرن مقالہ  
کہہ اوہ بھادیں شرع نہ جانن طرف طریق نہ ڈھکے  
تعالیٰ انزل اللہ و الرسول جو آخر تک اصلاحوں

لے مکر شاد و شل میں نرم اور داؤد ظاہری و غیبی کے سوا یہ کوئی نہ تھا کیا اعتقاد ہو جوئی ہو محمد کرکشی کشتی بہیں ہوں اور جو تقلید شخصی آہوں  
چارہ نہ دیکھا ہو ۱۲ علوی ملکہ اتھنہ ۱۱ احبار ہم و جہا ہم من دون الہی یعنی پیکار نہ ہوئی عالم اور دیشول کو رب بجز خدا تعالیٰ کے ۱۳ ملکہ یعنی سونو  
استقامت و استقامت کو لایا اور اس نوبہ کے نہ سو ۱۲ روح المعانی ملکہ یعنی اب جو شریعت کی مخالفت کچھ بھی ضرر نہیں کرتی ۱۴ ملکہ یعنی سالکان  
شریعت کی اتھاد ۱۵ ملکہ جو وقت مومن کی دل نورانی ہوئے وہ کفار کو تباہیت لایا کھن اور بدی معلوم ہو چو پھر مومن کو اور شاد و ہوا تم اپنا کام کرتے جاؤ  
خلاہذا معاذ میں ہو کہ یہ نازل ہوئی اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کے یعنی تم لازم پکڑو اپنا نفس کو نہ ضرر ہو گا مگر وہ اہل کتاب تو تم سے خیر پکڑتے



تاکہ کیا تھا اس میں ہاں دیاں ہرگز چھوٹے نہیں

تاں اگلی آیت نازل ہوئی کہ فرمیں سرزمین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا تَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَىٰ يَهْدِي اللَّهُ لِمُجْتَمِعِكُمْ جَمِيعًا فَيُضِلُّكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

إِلَى اللَّهِ مُجْتَمِعًا جَمِيعًا فَيُضِلُّكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو محافظت کرو اوپر اپنی جانوں کے تیار ہو اپنی احکام الہی پر ضرر نہ کرے گا  
تکد جو کوئی گمراہ ہو جائے جب راہ پاؤ تم طرف خدا کی ہے پھر جانا تمہارا سب کا پس خبر دیکھا تو مسافح  
اوسکے کرتے تم کرتے۔

اور مومنوں میں لازم کیڑو جاننا اپنا تائیں  
ہو طرف السدی مژن تائیں سب اسول مرسو آخر  
ہو خازن وجہ جو کہن حضرت ابو بکر فرماتے  
میں نبی حضرت تھیں موعیان دیکھو وجہ گناہاں  
تے بیل و ماتحت کر تائیں مین سخت سرزمین  
تے اہل اسلاموں دیکھ برائی کرنے عیب آئے  
نہیں تے دل تھیں برا جانن ایلوئی ورجہ پایا  
جے روانکار کرن ناچپے اپنا آپ بچائیں  
جو امر بھلائیوں منع برائوں کرن نبی فرماوے

ضرر دیوے تائیں گلا ہی کسی جاں تین مصلح  
پھر خبر دیوے تائیں جو تیں آہو کرے عمل سراسر  
ایہ آیت کوک پڑھن تے آئے معنے ہیں ہولانے  
تے ماروکر تائیں سب تھان کرے عذاب تداواں  
پکرن عاتساں اچھو تے اوہ کرے قبول سائیں  
نال بان یا سنگ نہاندی روک جے قدرت پائی  
کہیا ابن عباس کہ کوک من تائیں واجب کہنا آئیا  
قرن مودید عاوجل تھیں کرے روایت پائیں  
جائیں دیکھو بخل اطاعت تھیں دنیا پوجی جاوے

لہ اسکا معنی یہ ہے جو نگاہ رکھو تم اپنی جانوں کو گناہوں کے چمٹ جانے سے اور گناہوں پر اُترنے سے یعنی ان چیزوں کو  
لازم پکڑو اپنے آپ کو ۱۲ آیت یعنی نیکیوں کے ساتھ امر کرنا اور برائیوں سے روکنا واجب ہے اور بیچ و فروش  
کے ابن ابی شیبہ اور اسود اور عبد بن حمید اور عیسیٰ اور ابن مبارک اور حمید لائے ہیں اپنی صحیحین میں اور ابو داؤد اور  
ترمذی اور صحیح کیا اسکو ترمذی نے اور شاہی اور ابن ماجہ اور ابو یعلیٰ اور طبری نے تفسیر سنن اپنی کے اور ابن جریر اور ابن حذر  
ابن ابی حاتم اور ابن جہان اور قزطی نے اپنی اور ابن ماجہ اور ابن مریہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور صنبائی  
نے مختار میں اور قیس نے کہا تفسیر جو کھڑے ہوئے تھے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حدیث کہ آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ  
کی پھر تائیں اسی اور فرمایا اے لوگو تم پڑھتے ہو اس آیت کو یعنی یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم ولا یضربکم اللہ من ضل الذین  
اور تحقیق رکھتے ہو تم اوسکو بغیر گناہ کے اس کے اور تحقیق سننا ہے میں نے حضرت علیہ السلام سے جو فرمایا تھو کہ  
جب گناہ دیکھیں آدمی امتنا تغیر دس ان کو تا نزدیک ہو جو عام کرے اللہ تبارک و تعالیٰ اوپر ان کے عذاب کا  
۲۳۹ و مفسر ۲۳۹ یعنی جب معلوم ہو کہ بخل کی یا عداوت کی جاتی ہے اور دنیا کو دین پر مقدم کریں امر ہر ایک شخص  
اپنی رائے فاسد پر مغرور ہو تو اسوقت جائز ہے کہ اپنا آپ علیہ السلام کی عداوت نہیں تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر  
ضروری ہے ۱۲



جان آتش نفسانی دی پیروی لوکی کرن چاہوں  
 تازی نسل جان سہالین اپنی ضرر نہ کری تباہ  
 تاویں سہالین شکل جیوں کھنڈہ چہ پھرن آگیاہ  
 پس انگلیں عمل کن کو کنول نسلان لہجہ دل آئیں  
 کسواس آیت تھیں بچھیا پاسوں بن مسعود پیارے  
 پر ہے نزدیک البتہ اوہ آدمی وقت شتاباں  
 پس اس وقت تسانوں اپنے آپ سہالین آئے  
 ای سو منور پاک کو تھیں کہ جانال ہنیاں تلباش  
 جو منکر ہو یا نساؤا کچھ پا کے نفس ہدایت  
 بغض عداوت حسد نہ آہی اندر اگلیاں لوکاں  
 ہن پیا اندھیر چہ فیضت جے کوئی کے سناوے  
 بس مگر کیا ایہ آیت اونہاں لوکاں کارن آئی  
 کیا ابی بن کعب قریب قیامت وہ آخر زمانے  
 جد تک دل تسان ہک نمل لگ حکم کرو بھلیاٹی  
 کیا ابصری حسن اک مومن پاس منافق رہندا  
 تنیم واری اتو عدی ہو رہیل چلے دل شامی  
 ہویا بیل بیارے فرجہ کا غداوس مگایا  
 جاں سخت بیا ہو یا نہ کرے ویشہ ساتھیان تہیں  
 انہاں پھول اسباک جام چاندی و انقش سنہری الا  
 جاں گئے رہی مال باقی دا گھر اوسدی پہونچایا  
 بھی اوہ پیاہ لکھیا سوچتے اوہ لدنا نہیں  
 کچھ مال فروخت کیتا سی اس دن ہاں آکھیا ناہیں

تو کری پس ہر فرد رائے رائے خود جواں جواں  
 غیر اندی گمراہی وقت جبراً ہووے تداہاں  
 جواں ملنے عمل کری تہنا لوچوں ہوا فکرا  
 آہی عمل بچاؤ تسانیاں اجواس ہون عطائیں  
 تا فرمایا ای لوگو نہیں ایہ اوہ زمان اظہارے  
 تہیں کہ حکم نکویا ناہ اوہ کرن قبول ثواباں  
 نہ ضرر دیوے تسان کی گمراہ جان متاں راہ پاوی  
 جواں کی نفس تسانوں کھلا پکڑے اوں تباہیں  
 ہے اوسدا ضرر اوسیکر تے جبرسی دکھ نہایت  
 اوہ امر بنی تھیں ہر ویہ وچہ جگان نیدی ہوکاں  
 اوہ نفسانی شیطانی اٹھاوٹ تھے تہا وے  
 جو واعظ دی پنہ نصیحت کرن قبول نکاتی  
 وقت آدمی ایہ صادق اینویں بن مسکوہلے  
 جاں مختلف ہون قلوباں غرور نفس بچاؤ بھائی  
 جو عمل مومن دیکھ جائے وچہ مواہب کہندا  
 بیل مہاجر مومن آہ اوہ دونویں دل خامی  
 ہک فہرت اسبابی دی کاغذ خرچی پایا  
 جواں میرا گھر کیر دینا پس اوہ مویا اتھائیں  
 گدھلیا حبشے ترے سوسی مشقال کمالا  
 اونہاں کھول اسباب فہرت تھی چہ بک کھلیا پایا  
 تا پاس تنیم عدی کو آکے کہن بدیل کھائیں  
 پھر کہند کیا بہت ونا ندا رہیا سمیا کھائیں

۱۔ کہا معافنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانے کے پچاس آدمی کا فرمایا گیا حضور کے زمانے کے پچاس  
 آدمی کا جو کہ ہو آپ یعنی آپ سے ۱۲ سالہ جیسا کہ اس وقت کے جاہل اور نادان لوگ جو نصیحت منکر آگے سے  
 نامح کو شے اور محول میں اُڑاتے ہیں اور سکھاتے کہتے ہیں لغو ذباہندن ذالک مگر جب تک جانے کہ میری نصیحت  
 کسی پر کارگر نہ ہوگی تو نصیحت کو راجھوڑو اور اگر کچھ امید ہو تو کرے ۲۔ مواہب الرحمن -



تو بال بیک لایوس وغیر کھن ایہ بات نہ آئی  
تے کاغذ وچہ ہے لکھیا ہویا بولے خبر نہ کافی

وت کہیا اوہناں طرف چاندنی اساتح نہ بھائی  
جل پیش حضور مقدمہ لیا تو آیت اگلی آئی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا أَحْضَر أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ حِينَ

الْوَصِيَّةِ أَنْ تَدْعُوا عَدْلًا مِنْكُمْ أَوْ آخَرَ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ

فِي الْأَرْضِ فَاصَابَكُمْ مَصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْسَبُونَهَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ

فَيُقْسِمُنَّ بِاللَّهِ إِنْ ارْتَبْتُمْ لَا تَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ

وَلَا تَنكِتُهُمْ شَهَادَةُ اللَّهِ إِنَّا إِذَا لَوْنُ الْأَشْمِئِينَ

اگر کوئی جو ایمان لایوس وغیر کھن ایہ بات نہ آئی  
اور دوسرا نہ ہوا تو ان کے پتے پہنچ نہیں سکتے  
تھان سے جب حاضر ہو ایک کسی کو تم سے تو وقت دیکھ کے  
اور دوسرا نہ ہوا تو ان کے پتے پہنچ نہیں سکتے  
تھان سے جب حاضر ہو ایک کسی کو تم سے تو وقت دیکھ کے  
اور دوسرا نہ ہوا تو ان کے پتے پہنچ نہیں سکتے  
تھان سے جب حاضر ہو ایک کسی کو تم سے تو وقت دیکھ کے

ایہ دونوں کے تسلیوں میں موت کہی اہل جاہ  
یا غیر ملکی قوموں موت جے وچہ سفرے

یا بعد نمازوں قسم اٹھنی ہوئی اوہناں دی پاسوں  
جو قسم اللہ دی عوض اسال کچھ بدلہ مال پھر ناں

اوہ بجا وین غیبت میں بی ہو وٹاں بھی مل نہ بیٹے  
پھر حضرت بعد عصر و اوہناں وٹاں قسم چوائی

پھر کچھ دن بعد میندی اوہو پیالہ قابو آئے  
تا کہ یا اوہناں سال کنوں بل ایہ جام خرید یا آئے

تا وقت وصیت کرن انسان شاہد اپنا آئے  
آجائے تا بند کھو دوٹاں بعد نماز عصرے

جو تسلی شیعہ مگر جان بھی اس قسم حراسوں  
یعنی لے دیکھ کچھ الٹ قسم دے تاہ کچھ کرنا

تا شاہد ہی رہی ہیں چھپا پشمت ہیں عامی ہوئے  
تیم عدی کھاتم وٹوئیں گئے گھر اپنے نول بھائی

نہیں میری وٹ شرف مقدمہ وچہ حضور سدا ئے  
اگر اس وقت نہ پاس اسال کوئی حضرت شاہد سا

۱۲ یعنی تم سے یعنی مسلمان منتشر معتبر ۱۲ ملے یعنی جب ایک کسی تمہارے کو سفر میں موت حاضر ہو تو دو مسلمان گواہ بناؤ  
اور وصیت کے ۱۲ جو عصر کے بعد قبولیت کا وقت ہو جو واسطے دعا کے خواہ وہ تیک ہو یا بد اور وہ وقت برکت والا  
ہوتا ہے ۱۲ تفسیر رو فی ۱۲ یعنی کہیں نہ نہ مول لیکے ہم کچھ اس قسم کے بدلہ میں یعنی ملے دنیاوی کے لئے جھوٹی قسم نہ کھا لیکے اگرچہ وہ  
باز قریبی ہو ۱۲ تفسیر رو فی ۱۲ یعنی اگر ایسا ہم کریں تو اس وقت ہم گم گم گم کریں ۱۲



جو ایسے مقرر ہو چکے ہوں کہ وہ طلبہ گاہیں  
اسٹال مسکارن انگلیتہ تہذیب جو اسان خبر نکاتی

شاہدوں ہونگے تا اس میں دیندی جام انہاں  
آنا اگلی بہت دیو چہ کیستہ تا نازل حکم الہی

فَإِنْ عَثَرَ عَلَىٰ أَهْمًا اسْتَحَقَّا ثُمَّ فَإِخْرَجُ يَقُومُونَ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ

اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأُولَآئِينَ فَيَقْسِمُونَ بِاللّٰهِ لَشَٰهَادَتِنَا أَحَقُّ مِنْ شَٰهَادَتِهِمَا

وَمَا اعْتَدَيْنَا إِذَا دَلَّ الظَّالِمِينَ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يَّاتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى

وَجْهِهِمْ اَوْ يَخَافُوْا اَنْ تَرُدَّ اٰيْمَانُ بَعْدَ اٰيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوا

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

ع

پہلے جو یہ جو اور پرستار کے گران دونوں حق ثابت کیا ہو گئے ہیں وہ شخص کھڑی ہو ویں کہہ کر کہی ان لوگوں سے  
کہ حق ثابت کیا تھا اور پرستار کے جو نزدیک کے تھے پس قسم کھائیں ساتھ ان کے کہ البتہ گواہی ہماری بہت سچ ہے  
گواہی ان دونوں کی سے اور ہمیں صل سے مکمل تھے ہم تحقیق ہم اس وقت ظالموں ہیں یعنی مرتے وقت یہ بہت  
نزدیک ہوا اس کے کہ آویں گواہی پر طرح اس کی کے یا ڈریں یہ کہ پھیری جاوے گی کہیں پیچھے قسموں ان کی کے۔ اور  
وہ وہ اللہ سے اور سنو اور اللہ نہیں ہدایت کرنا قوم فاسقوں کو۔

پھر جے معلوم نہیں اسہاں کیستہ ثابت حق گناہوں

آنا گلی ہوں دو وجہ شاہد جاہک نہاں گواہوں

سہ جو کوئی شکر علم حضور صلہ اللہ علیہ وسلم کہے کہ اگر آپ کو غیب کا علم ہوتا تو حال انکا ظاہر نہاں جواب یہ ہے کہ وہ  
مقدمہ واسطہ فیصلہ شرعی پیش ہوا تھا پس جو شرعی گواہوں کے متعلق ہے۔ تو علم باطن کے پس سنت جاری ہو گئی جو شرعی  
فیصلہ ساتھ کشف اور کرامت کے نہیں ہو سکتے نہیں تو وہی طریقہ دلیل شرعی بن جاتا وہ اسلئے خواہی امت کے  
شرعی معاملات میں باطن کا دخل نہیں فرمایا ۱۲ فقیر حلوئی عفی اللہ عنہ۔ ثلث اور رؤفی میں ہے آپ نے قیام اور عدی کو عص  
کی ناز کے بعد ہمبر کے پاس کھڑے کر کے قسم کھلائی تو قسم کھائے کہ بچے بیل کامل نہیں لیا ہم یہ سچی قسم کھاتے ہیں آپ نے چھوڑ  
پھر بیل کے وارنوں نے کچھ مدت کے بعد وہ لٹو ایک درگزر کی روکان پر دیکھا اور پوچھا تھے کہاں سے لیا ہے کہاں سے قیام اللہ  
سے مول لیا ہے پھر وارنوں نے اس کے ساتھ جھگڑا کیا انہوں نے کہا بچے بیل سے خرید کیا تھا اور ہر گواہ ہمیں پھر آپ  
پس فیصلہ آیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی ازیوم فان عشترا الایہ سہ یعنی اگر معلوم ہو کہ ان گواہوں نے گواہی  
میں خیانت کی ہے تا ان کی تو دوسرے گواہ کھڑے ہوں واسطے ادا کرنے شہادت کے ان لوگوں سے  
جسکا حق مارا گیا اوپر ہمارے جو راہ وہ خدا را اور قریب ہیں گواہی دینے میں ان دونوں بیگانوں سے کینہ  
اپنے نزدیک نہیں ۱۲ رؤفی



اور نہاں تھیں حق نہاں تھے ثابت ہوا یا خداؤں  
 ناقص الہی کھا آکھن اسان عن شہادت کے  
 تو وہاں سین ٹنگھو تا پھر ظالماں تھیں سیدائیں  
 تو دورن جو کوڑا میوں سوا ہون شل تناءں

جو حقوالہ سے بہت قریبی یا اولی الحق داؤں  
 اور نہاں گواہ تھیں چنان تھی کوڑا گواہی اگے  
 ہو امید اس طور دل شہادت کرن صلاحیں  
 تو دوراں تھیں سنو نہ اللہ راہ سے بدراہاں

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

جس دن کہ اکٹھا کریگا اسد پیغمبروں کو پس کہو گا کیا جواب دیو گئے تھے تم کہیں گے نہیں علم ہو  
 تحقیق تو یہی ہے مومنہم کا جاننے والا

جمع کر دیو جس دن بنیاں پھیرا وہاں فرماے  
 تجھیکہ ہیں ہیں جان براغیاں ساریاں تائیں  
 ہو واتقوا اللہناں تعلق اس آیت منقولان  
 وچہ شہر میدان سولان بن رب کر کے جمع الائے  
 جاں بنی معلوم کرن جو رب بن سب علم ایہاٹی  
 بھی ملو گئے تا ظلم کر سیتی اتے حلیم سداوے  
 پس ایہی وچہ چپ بن دیو پیش علامہ غویبی  
 تا کہہ من سانوں علم توں جانہیا غیوب الہی  
 یا علم نہیں اسان تہہ حکمت ایس سوالوں آئی  
 جو لکھوئی کنوں سالہم سجا نقل حدیث لیا کے  
 میں اوہاں بچپاناں فائدہ ثابت کہان راہدیکر  
 ابن عباس کہیا جو ہول قیامت ہوش لیجاسی

جو کی قساں حکم قبولیا لوکاں کہن اس علم نہ ہے  
 ہو غیب نسبت خلقت ہمیں تنغیث کجہ رسائیں  
 یعنی دور اسدن تھیں جمع کر دیو رب سولان  
 تسلط توحید جان قوم شہی کیا اناجی استاؤ  
 جو خوفم جوابتے اسان جہل نہ او سنوں کافی  
 تا جانن اتھہ بولیاں ناہ کجہ نیر نہ شہر مٹاوے  
 تو سو نہیں علم بھی ول اسکا یسے وچہ ہے غولی  
 یعنی جو اسان علم تیرے تھیں نہیں پوشیدہ کافی  
 یا جو توں جانے علم نہ سانوں او سداؤ کجہ کجہ  
 جو بنی کہیا کجہ کرگ مت تھیں حوض میریے آدی  
 کہن نہ نینوں خبر جو اوہاں کیتا چکے تیرے  
 اوس سولوں کجہ جوابتے یسین ہوش تھاں پھر اسی

۱۱ اور کہہ نہیں کہ جو ہم تحقیق جو ایسا کام کر دے اسوقت ہم البتہ مدد جائیگے ظالموں کو جو جھوٹ حق کی کہیں پھر فرمایا ہے اور عورین العاص  
 اور مطلب بن روادھو دونوں نے قسم کھائی خدا تعالیٰ کی ہمدانہ عرصہ کہ یہ کٹھور ایل کا تھا اور انہوں نے خیانت کی ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 بیل کے وارثین لادیا ۱۲ رو فی سکہ من من اقوام نے اور پراپنے پیغمبر کا طریق برتا تھا وہ انہیں معلوم ہی تھا جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف  
 میں مذکور ہے اور یہ سوال اقوام کی سزاؤں کے لئے ہوگا ۱۳ اور یہب الرحمن سکہ اور نہ حلیم ہے نہ سفید ۱۴ سکہ روح البیان ۱۵ سکہ یعنی جس طرح  
 کوئی کہو بھلا نہ ہوتا یعنی جانتا ہے ۱۶ سکہ یعنی محشر میں اللہ تعالیٰ کا ہول دیکھ کر سب کچھ بھول جائیگا۔ اس بھی معلوم ہوا کہ ان اقوام  
 کو جو حوض پر جائیگی یہ اللہ تعالیٰ ہول قیامت کی انکا ظلم شاہد نہ ہو جیسا کہ لکھوئی ابن عباس کی روایت سے ثابت کیا ہے جو لکھوئی حضور کے علم سے

۱۲ سکہ یعنی محشر میں اللہ تعالیٰ ہول قیامت کی انکا ظلم شاہد نہ ہو جیسا کہ لکھوئی ابن عباس کی روایت سے ثابت کیا ہے جو لکھوئی حضور کے علم سے



پھر کہ اپنی امت کارن و لین بنی گواہی  
تے وجہ جاننے لکھوی لکھیا تھیں ثابت ہو گیا  
جس تھیں ثابت ہو گیا ان کے علم غیبی  
ایہ لکھوی کنوں عالم لیا نفی علم دی تاہی  
جو سارا غیبی علم نہ بنیاں منہ سے شتر و صہا  
جو کل نہ من ان کے من میں تاہی ہے ایہ خوبی

اِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اِذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ اِذْ  
اَتَيْنَاكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْنَاكَ  
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْانْجِيلَ وَاِذْ خَلَقْنَا مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ  
الطَّيْرِ يَازْنِي فَتَنفُخُ فِيهِ فَاصْبِرْ يَازْنِي وَتَبْرَىٰ اَلَا كُنَّا  
وَالْاَبْرَصَ يَازْنِي وَاِذْ نَخْرِجُ الْمَوْتِ يَازْنِي وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِي  
اِسْرَآئِيلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ  
اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

جس وقت کہ گواہی عیسیٰ مریم کے یاد کر نعمت میری اور اپنی اولاد پر مال اپنی کے جس وقت کہ قوت دی میں تجھ کو  
ساتھ جان پاک کے باتیں کرتا تھا لوگوں میں جو جھولی کے اور اچھڑا اور جس وقت کہ کھایا میں تجھ کو کتاب حکمت  
اور قوت اور اکیل اور جس وقت کہ بنانا تھا تو مٹی سے جیسے صورت ہمار کی ساتھ حکم میرے کے پس پھونکتا  
تھا پیچھے اسکے پس ہوتا تھا پرندہ ساتھ حکم میرے کے اور چپکا کرتا تھا اور زاد اندھونکو اور کوہڑی کو ساتھ  
حکم میرے کے اور جس وقت نکالتا تھا تو مردونکو ساتھ حکم میرے کے اور جس وقت بند کیا میں بنی اسرائیل کو  
تجھ سے جیسے تو اسکے پاس لیلیں پس ان لوگوں نے جو کافر ہوئے انہیں ہی نہیں یہ مگر جادو ہے ظاہر

جس من رہا عیسیٰ مریم بیٹے تائیں  
جاں روح پاک انجیل یا سیریلوں دتم تہہ یاری  
تے جاں تہہ سکھائے لکھنا علم نبوت ملے  
کہ یاد و انعام جو میرے میں پر بھی تہہ جاں عطائیں  
بھنگوڑی و چھی حال دمو لے سخن کریں آشکاری  
بھی تورات انجیل سکھائی ہوئی فضل کمالے

۱۔ جان انسان حکم لکھوی صاحبیے اکثر علم غیب کا مانا ہے واسطے ابتدا علیہم السلام کے اور حقیقت میں انہیں اکثر علم  
کھا تھا ساتھ تعلیم اسلام شانہ سے نہ مستقل نہ از روئے احاطہ سے نہ اور تفصیل اس مسئلہ کی جلد دوسری منزل اول میں موجود ہے  
۲۔ یہ ایک مستقل رسالہ ہے یہ شمول الوہابیہ فی سبک انجیل کے بھی لکھی گئی ہے ۱۲



پھر اسی طرح پھوکیں پس زندہ ہو کر حکم خلافتوں  
و گوارا لیں جو مردیاں اول میں تھیں جن جہاد میں  
جہاں عجز و ادبناں پاس لیا میں نشان تدا امل  
تا چاہا ہر لیا تدا اسمائے کر مکہ کفراروں باہر  
تالی نبوت و ہائی سال رہے و چہ قوم کہانی  
و چہ آل عمران شہر و اسدی ہر تفسیر سوئے

بھی ثبوت بخشی ایذا و شکل او پا کے خاکوں  
تے اپنے کوڑھے اور زوال جان نہ رست بناویں  
تے جہاں میں اسرائیلیاں سوں تینوں رو کیا آئے  
تا وہناں کفران کیا تھیں اسیم مگر اں جا و ظاہر  
کہیا ابن عباس جان حریرہ لاندی عمریسی وی ہی  
پھر طرف آسمان اٹھایا اللہ خازن معالم لیا تھ

وَ اِذَا وُحِّیْتُ اِلَی الْحَوَارِیِّیْنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَ بِرَسُوْلِیْ قَالُوْا اَمٰنًا

وَ اَشْهَدُ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۚ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسٰی ابْنَ مَرْکَمَ

هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّکَ اَنْ یُنْزِلَ عَلَیْکَ مَائِدًا مِّنَ السَّمَاءِ

قَالَ تَقُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

اور جو وقت وحی بھیجی تھنے طرف حواریوں کی یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبروں میرے کے  
کہا کہ انہوں نے ایمان لائے ہم اور شاہد رہے تو ساتھ اس کے کہ ہم مسلمان ہیں جو وقت کہا حواریوں نے  
اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہے پروردگار تیرا یہ کہ او تارے اوپر آسمان سے کہا  
دُرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والو

مینوں نے رسول میری پس رہی سخن پوکاری  
جہاں کہیا حواریاں اے عیسیٰ بھلا رہے کر سکتے  
کہیا عیسیٰ تیں درو خدا تھیں ہے ہو مومن مانے  
جو قدرت و چہ شک کیا عیسیٰ تیری اللہ یا سا  
کہیا ابن کثیر فقیر ہے جہناں مائدہ طلب کیا ہی

اتے حواریاں بدیل جہاں اسان پایا متوں سے  
ایمان آندا اسان تیرے شاہد مسلم ہاں میں پچے  
جو مائدہ آسمان تھیں بھیجے ساؤ یکا ران کھانے  
انہاں حالت شروع ایمان آہی جو کامل ہوئی نہا  
جو درو اللہ تھیں اٹھے ادنیٰ کو نہ ذات الہی

منزل اول جلد دوسری صفحہ ۶۶ سے ۶۷ تک آسمان پر اٹھانے کا ثبوت سورت نسا و منزل اول جلد دوم کے صفحہ ۶۶  
سے ۶۷ تک موجود ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر چڑھنے کا بھی دوسری جلد صفحہ ۶۷ سے ۶۸ تک ثبوت  
موجود ہے اور مرزا قادیانی کا رد اختصار کے ساتھ ص ۱۲  
صفحہ یعنی گواہ رہو تو اے عیسیٰ علیہ السلام ۱۲ صفحہ ایک قرأت میں آیا ہے کہ تھیں طبع و کلام یعنی تہ کی زہر کو تھ  
یعنی دلا سکتا ہے تو اپنے رب سے ہر ایک قسم اس کلمہ میں ہے ادنیٰ قبی اسی اسطے عیسیٰ نے فرمایا کہ وہم اللہ تبارک و تعالیٰ سے  
اور اتنی جرأت نہ کرو ظاہر اور شہور قرأت متن والی ہے ساتھ صفحہ ۱۳ کے



سوال کیا اہل جہت جو باہجہ شقت پا کے کھانے  
کراں و عاتساں جہت مگر بہ ڈرنا بہتر آیا  
ومن یتق الله يجعل له رجا جہت جو اتھیں ڈرنا

کرم غنم دل کرن عبادت کہیا رسولؐ فرمایا  
جو ایسے سوال نہ کر ہو شاید پکڑ ہووے فرمایا  
راہ خلاصی کڈھے رزق مس جہت فلن نہ دھرا

قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمِئِنَّ قُلُوبُنَا وَلَعَلَّكُمْ أَنْ تَسُدُّ

صَدَقْنَا وَنَكُونُ عَلَيْهِمَا مِنَ الشَّاهِدِينَ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عَيْدًا لِأَوَّلِ

وَإِخْرَاجَنَا وَأَيُّهُ مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

کہا انہوں نے اولاد کرتے ہیں ہم یہ کہہ دین سہیں سے اور کلام پکڑیں دل ہمارا اور جانیں ہم یہ کہ تحقیق سچ  
کہانے جسے اور بھویں ہم ادھر اوسکے گواہوں۔ کہا علی بیٹے میرے کہنے یا اسد پروردگار ہمارا تار اوپر  
ہمارے خان آسمان سے ہووے واسطے ہمارے عید اول ہنگ کو اور آخر ہمارے کو اور نشانی تیری طرف سے  
اور رزق دے سکے ہمارے اور تو بہتر رزق دے والا ہے

وہاں لکھیا خوش اسانج کھانا اس لئے تھیں کھائیے  
 نہ اسیں اس لئے نعمت اور بہو کی کھول کے اگلے  
 تاجید ہو اسان پہلیاں پھلیاں کل مل اور طعموں  
 تے توں سب مذاق تھیں ستر رندی دیون والا  
 مفریاتر تہہ رندے رکھو روزے رکھو الاٹے  
 نوں نہ رتھیں سنگت تا عینسی کل اور صفائے

تو دل اسان کراں آرام تو جانو پیچ نیرا آرمائیے  
تاعیسی آکھیا ربان فلکوں مائندہ گھل اسان  
تے تیری طرفوں پہونشانی دویہ اسان تو العالم  
ابن عباس کہیا جاں کیتا قوم سوال فرالا  
جس خاطر اسان رونے رکھے اوہ کہ رزق کھو اٹھ  
وہاں بستی اسان ربان مائندہ کراں غلام بجلے

قَالَ اللَّهُ إِنِّي مَنِّتُ عَلَيْكُمْ فَخَسِرْتُ عَلَيْكُمْ إِنِّي كُنتُ مِنَ الْغَافِلِينَ

عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ

رب کہیا میں نازل کرساں مانجھہ پرستار میں  
اجیا سخت عذاب نہ کہس کرساں اہل جہاں فی  
عہ یہ انکی بات منظور کر کے فرمایا بھلا دعا کر نیے واسطے تمہارا  
نعمت واسطے تمہارے ۱۲۷۵ یہ روایت حضرت سر

جو اس کچھے کفر گرو تئیں دلیساں سخت نہرا میں  
یعنی سب جیاناں وچوں سخت عذاب اُسرانے  
۱۲۔ یعنی موجب نجات اور عذاب کا مست ہو پہلے  
المان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو ہے ۱۲

فوجہ کہ اللہ نے تحقیق میں انہیں والا ہوں اُسکو اور پڑھاری بس جو کوئی کفر کرے یہ اسکے تم میں سے وہیں تحقیق میں عذاب کروں گا



پس نادرہ والاخوان فرستے فلکوں لیکے آئے  
 کہ بیچہ بل کہ پر تھا کہ کیا عیسیٰ رؤسا تائیں  
 اچھی نعمت اسرائیاں کدی آگے نظر نہ آئی  
 عیسیٰ کیا جو نیک زیامے اوہ کھوڑا ستائیں  
 تا وہ نماز کہلا کر وضو عیسیٰ عجز نیادوں  
 اوچھی برائے نظری آئی روغن سرخیں جاری  
 تے کروا کروا سکر ساری رکھی ہر انواروں  
 دوجی اوپر شہید تھی تے گوشت بریاں پائیا  
 تا عرض کیتی شمعوں اوٹو پیش عیسیٰ متوالے  
 نہ دنیا والا طعام نہ عقبے بلکہ پاک الہی  
 لوکاں کہیا عیسیٰ نول پہلے شروع کرو تسین کھانا  
 اوہ تیر سو بندہ رنج کھاوا چھی اونویں آہی  
 ہوئی فقیر غنی کب تبصیر چالی بعد ال تائیں  
 جو کھا کے دوجی چڑھی آسانی نظروں غائب ہندا  
 بعضیاں چوری کیتی آسوجہ آیا قہر قہار سی  
 پس چاہتی مومن سمجھ کر امت حاجت چاہی نہیں

خواجہ سنج دو بدلیا فوج لہند (نظر پائے)  
 ایہ رحمت کراتے شاکر مینوں فتنے وچہ نہ پائیں  
 خوشبو خوب عجائب جیہی کسے دماغ نہ پائی  
 تا عرض کیتی شمعوں تپنا تھیں بہتر کون اتھائیں  
 بو نہہ روٹی پڑھ اسم خدا سر پوش اٹھیا بار ازل  
 سر نے نکالے سر کردم دل ناہ پھلکا کاندہ یاری  
 تے روٹیاں پنج آیاں کہ اوپر سی بہتوں عطاؤں  
 چوٹھی اوپر کھن پنچویں اوپر پنیر شکایا  
 ایہ دنیا طعام یا عقبی کہیا جواب مسیح کمالے  
 قدرت اپنی نال ایہ کھانا پیدا کیتا بھائی  
 عیسیٰ ناہ کیتی سب بھکیاں کھاوا ٹی مرو پانا  
 جس بیمار کھاوا اوں صحت بخشی تری تہا کہی  
 اوہ ہکدن لہندا ہکدن ناغہ وچہ خلاصو پائیں  
 پھر لوکاں شک کیتا کہو شمساً نظر نبی کوئی نہ  
 سوربے ہکدن پنج تن سوتن دن وچہ کل ماری  
 جو شک گذار سی اوسدی مشکل وچہ رؤفی پائیں

منہی نہ کیا

ہاں چوں عیسیٰ شفاعت کو حق  
 مائے از آسمان شد آمدہ  
 باز گستاخاں او بگذاشتند  
 بدگمانی کردن و حرم آوری  
 ہر گستاخی کنند طریق  
 آں گداریان نہ دیدہ ز آرز  
 من و سلوی نہ آسمان شد منقطع

آں فرستادہ بنیمت پر طبق  
 چوں گفت آنزل علیکنا مائدہ  
 چوں گدایان ز لہا بروا شدند  
 کفر باشد پیش خوان مہتری  
 گرداندر وادے حسرت غریق  
 آں و نعمت برایشاں شد فراز  
 بعد از آن رخ ان شد کس منتفع

اور یہاں کہ کھانا نہ دیا

۱۔ بعض نے کہا کہ یہ چھیل تھی اور بعض نے کہا کہ وہ بہشت کے بیٹے تھے ۲۔ رؤفی میں ہے کہ کہا شمعوں نے اسے معاف  
 اگر اسے اور چھوٹی دکھاؤ تو سارا ایمان ابھرا اور زیادہ بڑھ گیا تو حضرت نے اس چھیل پر بیان شدہ کو دیا یا دھندہ ہو جا تو فوراً وہ چھیل  
 حرکت کرنے لگی پھر فوراً وہ لپٹی لپٹی ہو جاتا پھر چھٹی ہو گئی پس چوادی ڈر گئے اور انہوں نے اوسکو نہ لہا یا تو اپنے درویشوں ۳



ہر کہ بے ادبی کند در او دوست	راہزن مزاں شد نامرد و دوست
از ادب پر تو گشت است این فلک	وز ادب معصوم پاک آمد ملک
بدرگستاخی کسوف آفتاب	شد عزیزیل ز حیرات رو باب
انقدر خواہیم تو ضیق ادب	بے ادب محروم ماند از لطف رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد	ملکہ آتش در سہمہ آفاق زد
ہر چہ بر تو آید از ظلمات و غم	آں رب بانی و گستاخیت ہم

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَآلِيَّ  
 الْهَيْمِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي اَنْ اَقُولَ مَا لَيْسَ  
 لِي بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا اَعْلَمُ  
 مَا فِي نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَٰهًا  
 اَمْرَتْنِي بِهٖ اِنْ اَعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا  
 مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ  
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ  
 فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اور جب کہ بیگا اللہ سے عیسیٰ میں میرم کے کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو کہ پکڑو مجھ کو اور ماں میری کو دو  
 معبود و دوسرے اللہ سے کہو گا پاکی ہو تجھ کو نہیں ہے واسطے میرے یہ کہ کہو نہیں وہ چیز کہ نہیں واسطے میرے  
 حق اگر میں کہا ہو گا یہ اونکو پس تحقیق جانا ہو گا تو اسکو جاتا ہے تو جو کچھ بیچ جی میرے کے ہے۔ اور  
 نہیں جانتا میں جو کچھ بیچ جی میرے کے ہے تحقیق تو کہے جانے والا غیبوں کا نہیں کہا میں واسطے  
 اونکے کہ جو کچھ کہ حکم کیا تھا تو نے ساتھ اس کے یہ کہ عبادت کرو اللہ پر و دگام میرے کو اور پر و دگام  
 اپنے کو اور تھا میں اور اون کے گواہ جب ملک رہا میں بیچ اون کے پس جب قبض کیا تو نے  
 مجھ کو تھا تو ہی کہ بیان اور اس کے او تو اور یہ ہر چیز کے گواہ ہو۔ اگر عذاب کر گیا تو اونکو پس تحقیق ہو۔



بندے تیرے میں۔ اور اگر بخش دے تو اون کو پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا

جہ کہ اسدای عینی کیا تو اکھیا لوکاں تائیں  
عینی فرامی تہ پاکی میں کہ لائق تقیہ  
تال ٹھیک ہوتی علم توں جا جو میں نفس چھپایا  
ناہ میں اکھیا اونہاں گم جو توں کہنا فرمایا  
میں شاید پھیا اونہاں تو آجا ہر گز چہ تہا نہ دے  
تے توں ہیں اوپر ہر شے حافظ کریں اب جو انہاں  
پس ٹھیک توں غالب پر دین عذاب توں اب  
سن عبدالمبین عمروں وچہ عالم خازن لیلے  
امت میری امت میری رب رحمان اکھا  
تاہت رہی خوش کیتا جبریل تائیں فرمایا  
تے رب تیرا بونہہ جانے جبرائیل آفاق چھایا  
تال رب کہیا جبرائیل کہ محبوب میرے تائیں  
ف۔ ولسو علیلہ ویکہ فرمئی وچہ منی سویتے آیتا  
اتھ بنی کہیا جو بندہ کبھی امت کنوں ہماری  
ہے بڑی بنی وی خاطر داری نالے اہل ایمان  
ہو ووی امید شفاعت عاصیاں تائیں مشرور و شری  
ہو فلک تو فتنی وچہ تادیا فی شومچایا

تہ جہد نہ رسد اکھیا تال ایہ جا وور دوسرا کہو کہ آپ کے ساتھ ہیں

جو میں تال میری بن خالق پوجو دوہاں تائیں  
کہند سخن جو حق نہ میرا ہے میں ہوندا کہیا  
نہ مینوں خبر جو جی تیرو چہ علم عیناں تہ دھایا  
جو پوجا کرو اسدوی جو رب میرا بھی تسال آیا  
جاں مینوں صاعٹا یا آویں حافظ اوپر اونہاں تو  
پس ٹھیک ایہ بندے تیرے تو جو بخشیں تہاں  
بھی حکمت والا ہیں وچہ کرے عفو عابقیباں  
جو پڑھایا آیت رو کے حضرت و زویر تھ اوٹھا کر  
جے چاہیں کریں اب اونہاں نہیں ایہ کہہ سکد ناہ  
جو جا کے چچہ چچہ تھیں کیوں رو رو نیرو دیا  
فرمایا ہے مینوں غم امت عاصی دا آیتا  
میں خوش کر سات صاعٹ و لوں یاہ غم کھائیں  
رب جلدی کر خوش تینوں راضی ہو میں فرمایا  
موضع طر کیا میں تال بھی ناں خوش تھیلوں بھاری  
جو یوم لا یغیر اللہ الشئی والذین امنوا خوشخبری کو تال  
جو کری انکار شفاعت اوہ گمراہ وڈا جھک مارے  
جواب اسد اوچہ جلد و جی دی واضح گزر دیا

لہ یعنی جو میرے جی میں چھپا ہے تو وہ سب کچھ جانتا ہے اور جو تیری ذات نے چھپا یا ہے میں وہ نہیں جانتا۔ تحقیق تو یہی  
جاننے والا تمام غیبوں کا ۱۲ یعنی سب اپنے آپ کو مخلوق اور محبوب کہا تھا نہ رب اور خالق ف یہ مراد ہی حقیقی  
رب کہلانے سے اور یہ سب شرکت ہی اور مجازاً اطلاق رب کا غیر پر جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسفؑ عز وصر کو رب  
کہا تھا چنا چھ سو یوسف میں حکایتا فرمایا اسد تبارک و تعالیٰ نے انادبی احسن مٹوای یعنی تحقیق میرا رب بہت  
اکھا تھا اچھا کیا کرنا نہ۔ پس حقیقت اور مجاز کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ۱۱ حوالہ فی عنی عنہ ۱۲ یعنی اگر اُنکے انکار کو کفر کے  
سبب عذاب کریں یا بغیرت کریں تو سبب اُنکے توبہ کرنے اور ایمان لانے کے کی جاوے گی ۱۲ روٹی ۱۳ ایک یہ آیت اور سری  
وہ جو سورہ ابراہیم میں ہے جو فہرہ قبل علیہ السلام کے متعلق ہے یعنی ذبی النہم اصناف کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ۱۴  
خازن ۱۵ یعنی ایسے کے کچھ کا میں دل رکھ نہیں رکھتا ۱۶ اخلاصہ ۱۷ منہل مہلی جلد و سری ۱۸ سے ۱۹ تک  
مرزا یونگی ترمید خوب واضح طور پر ہو چکی ہے یعنی وہ کہتے ہیں کہ تین گھنٹے یا سات گھنٹے فوت رہے تھے پھر زندہ ہو کر  
آسمان کی طرف پڑھ گئے تھے تفسیر روح معانی جلد اول پس معلوم ہوا کہ مرزا یونگی کا عقیدہ کفار سے بھی بدتر ہے ۱۲



کل المہنت تھیں پس پیا اوہ سخت اندر گر اہی  
تہ نال قرآن حدیث اجماع و ثابت اوس حیاتی  
بڑا حقید عیسایاں تھیں مرزا ثیاں و آایا  
جواب سوال آیت وچہ اوہ ہوسن روز حشر دی  
موجود مسیح آئندہ ہی ہے اوہ قادیان وچہ بسا لدا

توفیقینی تھیں عیسیٰ می اونی سمجھ اس پانی  
نصرانی بھی کہن آسمانی چڑھیا بعد مماتی  
جو اوہ بھی زندہ سمجھن تے انہاں لکھ مولایا  
پھر ثابت کیوں کری جو عیسیٰ فوت چکا ہو فردی  
ہن دعویٰ کھلا کرے نبوت رب نہیں نہ کھانا

قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ لِلَّهِ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ع

کو اوس یہ دن کہ فائدہ دینکا پتھوں کو سچ انکا واسطے انکے ہیشت میں ملتی ہیں انکے نیچے سے نہریں بہیں رہیں گی  
بیچ انکے ہیشتہ رضی ہو اللہ ان سے اور رضی ہو اوس سے یہ ہر مراد پانچاڑا۔ واسطے انکے ہر بادشاہی آسمانوں کی  
اور زمین کی اور جو کچھ بیچ اون کے ہے۔ اور وہ اوپر ہر ایک چیز کے قاصر ہو

کہو اللہ اسے عیسیٰ آج اوہ دن جو بیچ پھاراں  
اوہ نت بہن وچہ اسکا رضی ہو اور لب انہاں تھیں  
ہو کھانے اور میں انکے تے جو وچہ اوہاں دے  
قائدہ کہو خوش تر چنگے خطبہ روز حشر دے  
وہ جانشیناں ویری رہا سچا دوس روز الاولی

نفع کری اوہاں کارن باغ چلن تھیں انہاں  
تے اوہ رب تھیں رضی ہوں ایہ وڈی مراد تھیں  
تے ہر شے تے رہا رہے وچہ منع عطا بنیادے  
کہ حضرت عیسیٰ فرجہ ہو وچہ آیتاں کھیلیاں پڑھ  
اوہ جھوٹا ہی بیچ اوسدا اوسدا تے تس نفع ہو چکا

ملہ یعنی اگر یہ واقعہ دنیا کے متعلق ہوتا تو وفات آپ کی بیچ زمانہ ماضی کے صاوق آتی ہے تو پھر جب یہ واقعہ متعلق  
قیامت کے ہے پھر بعد نازل ہونے کے آسمان سے کلمہ توفیقینی کا صاوق آنا ہے۔ اور یہ قول ہے سدی کا  
اور جہود نفس میں اسی پر ہیں کہ یہ واقعہ قیامت کا ہے نہ دنیا کا۔ جیسا کہ سیاق کلام ماقبل اور مابعد سے  
پایا جاتا ہے اور حوت اذ اس جگہ ساتھ معنی اذاکے ہے واسطے زمانہ آئندہ کے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ  
نے وَلَوْ نَرَى اِذْ فَرَعَوْنِی اَلْکَرْدِیْنِیْ تَوْبَتُوْا مَکْرُکُوْکٌ گمراہی کے بیچ دن قیامت کے اور ساتھ دلیل آیات اگلی اور  
بچھلی کے بطور ثبوت ہے کہ یہ جواب اور سوال قیامت کو ہوئے اور کہ ماضی کی حقوت خدا تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر پہنچایا  
جس وقت کا واقعہ ہے ۱۲ عالم لے یعنی ضلالت کی خوشنودی جب حاصل ہوا اور خدا تعالیٰ بمعزل سی راضی ہوا ورنہ تو یہ  
بڑی مراد اور کامیابی ہر اور سب سے بڑی طرفت مومنوں کے لئے ہو اور حقیقت یہ تمام مرادوں بڑی مراد ہی خوش بہنامی ہے  
کا ۱۲ مراد صادقین جو پیغمبر ہیں بقول بعض عالم ۱۲ لکھ وقال الشیطان لما قضی الامر تمام  
آیت تاک۔



میخ وچہ دنیا سچا آہا پس وچہ روز جزا دے  
ہو موافق قول سدی سوتے جمہور الاون  
جو کفار انہوں سچ کہن تھیں نفع نہ اسد کانی  
انہ جنت تھیں تائیں کارن اہل ایماناں

نفع دیکو سچ اوسدا اوسنوں خازن وچہ فادے  
صاوقین تہی اتے مومن اہل توحید جو آون  
اونہاں دنیا وچہ کچھ نفع دیکو جے اللہ چاہو بھائی  
ہو اگے ارشاد خدا جو بس دیکھ موحد شاناں

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے جو بخشش کرنا لامہربان ہے۔

سورہ مائدہ ختم ہوئی اتے شروع انعام ایہاٹی  
پرچھائیاں اس نی کہ سو بیچہ آیتاں ب آیتاں  
تے جاں ایہ سورہ تری شتر ہر ملک سنگ نازل  
تے شاہ رسل تسبیحاں پڑھیاں سرحد بوچہ پایا  
نہ کی سورہ و آیتاں جمع ہوئے شیطان ایسے  
جو پڑھے انعام او شتر ہر ملک تس پڑھن موعوال  
ہو وچہ تورت اس ناومرہیہ حضرت علی کہیاٹی  
کہے ویلی بن مسعودن حضرت شاہ رسل فرمایا  
پھر اول انعاموں تن آشاں کری تلاوت بھائی  
تے بخشش منگو قلمی دی حق روز قیامت تائیں  
تے ربط اسد اسنگ مائدہ پنج جو آخر مائدہ آیا  
یعنی جو پڑھن آسماناں ہی مخلوق تمام  
ایہ حاصل فرمایا وچہ مائدہ تے تفصیل اونہا ندی  
پہلویں آسمان پیدائش وچہ انعام لیاٹے

کہے بیہقی ابن عباسوں کہ رات کی وچہ آتی  
ایہ کوئی کہن تو بصری خامیاں تے چھٹا بتایاں  
کہا تو ملک ہو اونہاں کہے تسبیحاں وچہ شاعل  
بنی کہیا اس جھنہ وحی کو لے سوتا اکھٹی لیا یا  
جو اس سورت و آیتاں جمع ہو جنس رصرکے  
وچہ اسدن رات عالم اندر ویکھ نقل جو فتوداں  
وچہ زہدی کا تب سندی ایہ سورت سی اکھواٹی  
جے سنگ جماعت پڑھکے فجر مصیٰ توحیت لایا  
رب شتر ملک مقرر کری پڑھن تسبیح آہی  
وچہ ہک روایت چل ملک ضعفوں خالی ہیں  
لہ ملک السموت والا ارض و ما فیہن ہی مالوں پایا  
اوہ ربہدی سب مخلوق تو اسکو کہہ چرٹے نامی  
وچہ انعام ہوئی مائدہ دہم تا ہیں بعد سوائندی  
پھر نوراندیکہ ضم کہتے رب وچہ انعام جو پاندی

سورہ قول سدی کے موافق اوسط ہے جو یہ گفتگو متعلق دنیا کے ہے یعنی صدق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے دن  
نفع دیکو سچ علیہ السلام کو مگر یہ روایت خلاف جمہور مفسرین کے ہے ۱۲ احادیثی یعنی اللہ نے علیہ السلام کو اس کی سب سے  
موضع روایت بھی آتی ہے ۱۲ ارج المعانی سے و ما قدر واللہ حق قد قدم سے تین آسمان ارتین تائیں و نقل لقاوا  
اقل سے لیکر ۱۲ ارج المعانی سے اور حجازہ اولی کے نزدیک ایک سو ستائیس ہیں ۱۲ ارج المعانی سے انہوں نے آسمان کے دو  
کری بھرٹے تھے اور سبحان اللہ والحمد للہ کی آوازیں بلند ہوئیں سے اگر جو کچھ کہنا ہو اس میں اندازہ نہ کریں مگر حق تبارک تعالیٰ  
نے ہر راہ جبریل کے پیچھا یا پیچھا ہزار فرشتے بھیجے تاکہ اس سورہ مبارک کو حفاظت کے ساتھ لائے یہاں تک کہ تیسرے سینچیں جمع  
کردی اور بیشک اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تمکو ایسی برکت کے ساتھ و غرت بخشے ہے کہ جس کے بعد پھر دولت نہ ہو گی ۱۲ تفسیر کبیر



ہو ای ظلمات تو تو فکر متضمن مافیہن دے  
پھر محل لمن مافی السموات ہے آخر تیک گرامی  
ولہ من سکن فی اللیل والنہار بعد اسدو فرمایا  
پھر حیوان چرند پرند اتے نیندر موت تمامی  
خلق الاصباح تو خلق الحب والنوی مافکر سنایا  
ایسب چیزیں تفصیل مافیہن فیالہن پیارے

پھر خلق انسان اتے ذکر نباتیاں سند اکہندے  
اوس ملک بھی منظور فال طرف مکان چرین تمامی  
مظروفات جو ظرف زمان ملک اسد اسب  
پھر سوچ چن سنایا فی کراتنا سورت پچ تمامی  
پھر مافی پنجن فم انگوریاں کٹن ذکر بتایا  
بھی پھر وجہ روح المعانی لکھی جیت نندو

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ

ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرا اور  
اوجھالا۔ پھر وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنی کے برابر کرتے ہیں

سب تعریف اللہ نول حسنو زمین آسمان اوپائے  
انہاں لیلان پہنیاں سنیاں پھر بھی اہل کفر دے  
ہو اسب روح جس جو اکھن چانن رب او پایا  
جو دوہاں نول رب خلقیا اس بن خالق پھر نکائی  
ظلمات حج احسبت جو ہتو ایہن راہ گمراہی  
ظلماتوں رات مراد نے نوروں من روشن فرمایا  
یا کفر اندھیرے چانن ایماں یا ظلمات معاصی  
یا نور ہے ظلمات اندھیرا جیت نور اوجھالا  
تے نوروں پہل اندھیرے جیت ناروں پھل پشایا

اتے اندھیرے چانن خالق قدرت نال بنائے  
ربا بنو دنی نال برابر دستاں کرن اندھیرے  
تے شیطان اندھیرے خلقی تا میں رب فرمایا  
تے مشرک بت برابر کر دے آپے نال الہی  
تے چانن نور کو جو راہ توجید اسلام اک بھائی  
یا چانن علم تے جہل اندھیرا خازن وچہ لیا یا  
تے چانن ہے فراہن داری ویکھ رؤ فی خاصی  
تے پہلے زمیاں نقیہ آسمان بنائے رب تعالیٰ  
ایہ قول قنادہ واوچہ خازن محی السوء لیا یا

سلاہ اور میووں کے اقسام اور نہشتوں کا پیدا کرنا معروشات اور غیر معروشات اور ابھی اسی طرح کئی چیزیں جو  
تفصیل میں درمیان میں کی ۱۲ الفیض المعانی سلاہ اور خازن میں لکھا ہے الحسب اللہ تعالیٰ ہے واسطے بندوں کے۔ یعنی  
کسی طرح تعریف کریں بندے حق جل شانہ کی تو فرمایا کہ سب تعریف واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے ۱۳ سلاہ  
الحسب اللہ کا لفظ غیر ہے اور معنی اوسکا امر ہے یعنی حمد کرو اللہ تعالیٰ کی۔ خازن جس نے پیدا کیا آسمانوں کو  
اور زمینوں کو اور خاص کیا انکو اسکا کجکے تیج ذکر کے جو بہت بڑے ہیں مخلوقات سے جو سمجھتے ہیں بندے کھڑا ہوا ہوا  
جو ستونوں کے اونچے اسٹے عبرت ہوا اور فقیر ہیں اور زمین بھجائی ہوئی ہے اور پیدا کی بعد اوسکے اور تیج اسکے  
عبرت اور فائدہ سے ہیں ۱۴ خازن۔



تے وجہ حدیث انہیں پوچھو مخلقت اب پائی  
 اوس راہ پر بہت پائی جس چائن اوہ گویا  
 تبدیل برابر کرن کوششے نوں سنگ کے پیارے  
 جو تھوڑے پوچھن جان کر بسن اللہ سائیں  
 جو رہی سمجھ برابر غیر ال کرن سجد و عبادت  
 چنانک سنگ خلقت اہل اسلام نہ کرن برابر  
 تے نال وصل نبیان لیل کرن دعا حاجاں  
 وچہ منزل اول جلد و جی دے ہو تفصیل اس پوری  
 وچہ بحر حقیقت رکب سمان اوپا یا ہے دل تائیں  
 تے چائن و لنوں لایا خالق سنگ ملکی و صفاں  
 جہاں صفات ملکی تے روحانی غالب آون  
 متن رب دل تے زبور پین خاص شمع دے  
 تے اوچہ جہاں شربت و می غالب ہون انجیرے  
 ہو ولی جہاں سلطان لکھو اوہناں باہر زروں جانی  
 افرت من اللہ الہ ہر راہ ہے خالق خود فرمایا  
 جو نفس و نور پوچھن اوہناں و جارب ٹھہرایا

۱۲ اس سورہ کے ساتھ ختم ہوتی ہے ۱۲ غار

پھر اپنا نور خلق تے ڈالیا جس پائی شینا ٹی  
 سوہو یا اگر وہ خود مستدل بغوی نقل لیا یا  
 جو کا فر نال خدا کے بت برابر کرن تیارے  
 خالق بصرت آسمان احمق سمجھ کر بند ہو ناہیں  
 ایہ بیشکے کر تے سجد عظمت جان حرام تفاوت  
 وچہ صفت کیجہ استقلال باہجہ کفار سراسر  
 ایہ بنیاں ولیاں ائم آہ ویکھ عزیزی باناں  
 جو بہت شکر لالہ و ن سجدی گل اوہناں یہ کڑی  
 زمین نفس تے صفات نفس این ظلمات بنائیں  
 روحانی اخلاق او صاف مل پرنور الطافاں  
 اوہ طرف عبادت حق دی جھکے و بنیاں حکم مناوے  
 رب نفسانی او سول کدھ تنہا ندی راہ نلاج دے  
 اوہ تابع ہوئی سلطان ہوا ویکھ شہوات کھیرے  
 جو روحانی او صفا طرف ظلمات صفا حیرانی  
 توں دھما نہیں جس میں نفسانی نوں رہی بنایا  
 اللہ نال برابر ایہو شکر و ڈا ہے آیا

۱۲ سورہ انفعا کے خود بخود وہ صفت اپنی پیدائی ہوئی جتنے مثل الہی ابدی خدا تعالیٰ کے ۱۲ صفات بہیمہ حیوانی اور  
 اخلاق سبعیہ شیطانی ۱۲ تفسیر فی سہ یعنی نفس کے برے صفات دو کر کے اوسکو صفات ملکی اور روحانی کے ساتھ متصنف کرتا ہے  
 جیسا کہ فرمایا اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہو نکالتا ہو اذکو اندھیر دل سے  
 نور کی طرف ۱۲ سورہ اور شہادت دینا کی ایسی ذات چھو ۱۲ سورہ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے والذین کفروا اولیائکم  
 الطاغوت یعنی جو کچھ من النور الی الظلمات پس یعنی ہے تم الذین کفروا بہم یعد لون کا جو بعد پیدائش آدم ؑ کے  
 جوں ہو اوزمین کے جو نفس ہے اور رہتا ہے ہوشے اللہ تبارک و تعالیٰ نے نفس تے اندھیرے دلوں میں اور روحانی نور سے پس  
 جھک گئے کافروں کے ساتھ غالب ہونے اپنی نفسانی صفتوں کے طرف طاغوت نفسانی خواہش کے پس عبادت  
 کی انہوں نے نفسانی خواہش کی اور کیا ہوئی اس جو نفسانی کو برابر ساتھ حق تبارک تعالیٰ اپنے کے روح البیان ص ۶۱  
 طحاویل حکایت ہے کہ ایک جماعت فقہاء کی آئی طرف شیخ عارف باللہ ابی العیث قدس سرہ العزیز کے تاکہ آرائیں  
 ایک کو کسی چیز میں جب آپ کے نزدیک آئے تو آپ نے انکو فرمایا جیسا بعد عبدی یعنی مر جیسا میرے بندے کے جیسے سنگان کو پس  
 بڑا جانو اس بات کو پس پھر ملاقات کی انہوں نے شیخ اچیل بن محمد خضریٰ قدس سرہ العزیز کی تائیدی انہوں نے شیخ مذکور کی انکو پس آپ  
 نے اور فرمایا شیخ ابو العیث نے چہ فرمایا جو تم بندے ہو نفسانی کے اور ہو نفسانی بندہ اوسکا ہو یعنی غلام فقہر غلام مرید آئم  
 کر پوچھ کر پوچھ کر لطف پر بزرگ اور استروح البیان اور کہا کعب اجارے ساتھ اسی آیت کے نور من شروع ہوئی ہے



هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلَكُمْ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهُ

بِمَا أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ

ہوایا جس نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر تم کی اجل اور ایک اجل مقرر کی گئی پھر نزدیک کو یعنی قیامت پھر تم شک کرتے ہو  
تے مدت مقرر ہو نزدیک اس پھر تم اس شک ہو گئی  
ہے موتوں کچھ حشر تائیں تس علم امد ہر حالت  
ہمک ت اجل کہ حشر نزدیک وچہ خاندن کرن کتابت  
جو قاطع رحم ہو کہ بد اوس دی دنیا عمر کھٹانندی  
خطاب جمع اولاد جو آدم خاکوں اصل بنائیں  
ہو اوس کہ پاس و دھو کھٹے ہر عمر میں کچھ پسندے  
ایہ قول ضعیف خاندن چہ لیا یا فیل نال تباون  
ایہ وچہ مدارک عمر انہی سو ہنا قول لیا یا

وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمُوتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَهَجْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا

اے جن جن دنیا والی عمر کھٹائی گئی تو پھر عمر اوسکی برقع والی زیادہ ہوتی ہے (خاندن) اور روح البیان میں ہے کہ یہ آئیں اللہ تبارک  
تعالیٰ نے خلقت کے لئے ٹھہرائی ہوئی ہیں ۱۲ آیت جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے وما یحرم من معتمرا لیتقص من عمرہ  
الافی کتاب یعنی عمر میں عمر سے اور نہیں کم کیا جاتا اور کسی عمر سے مگر جو ہے کتاب میں مگر کہا جاتا ہے اور سعید ابن  
جبیر نے پہلی اجل دنیاوی ہے اور دوسری اجل آخرت کی اور لکھا ہے روح المعانی نے پہلی مدت معلوم کرادی ملائکہ کے لئے  
تاکہ جان لیں اور لکھ لیں جیسا کہ ہر دو صحیحوں میں آیت ہے جبیر نے کہہ کر چالیس دن مانگ پڑے ہیں نطفہ ہوتا ہے اور چالیس دن بخون  
اور ۴۰ دن صفحہ پھر اوسکی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے پس پوچھتا ہے اوس میں روح اور حکم کیا جاتا ہے چار چیزوں کے کھٹنے کا یعنی  
مذق اسکا اور عروا اسکا اور اسکا نیک یا بد ہونا اور تفسیر روح البیان میں لکھا ہے ہر سدی سے کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو زمین کی طرف  
تاکہ اس سے مٹی لے آوے پس کہا زمین نے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ پکڑتی ہوں تجھ سے یہ کہ کم کرے تو تجھ سے پس واپس ہو گیا  
جبریل ہواور نہ لے اوس مٹی اور کہا اوسنے کہ با الہی پناہ پکڑتی ہے زمین تیرے نام کے ساتھ پھر بھیجا اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل  
کو پھر اسی طرح پناہ پکڑی زمین نے اور واپس ہو گیا۔ پھر بھیجا حق تبارک و تعالیٰ نے ملک الموت کو پس پناہ پکڑی زمین نے۔  
اسی طرح کہا فرشتے نے میں بھی پناہ پکڑتا ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے یہہ جو مخالفت کر دوں میں اس کے حکم کی پس اٹھائی او سنے  
مٹی زمین کی پس ملائی اور سوخ مٹی اور سفید مٹی اور سیاہ مٹی سب کے مختلف رنگ میں اور ہر کوئی ہر کوئی مٹا اُسے اُس مٹی کو ساتھ  
لی لے کر اُسے زمین اور تلخ کے اسی طرح مختلف ہوتی خلقت آدمی کو پس کہا اللہ تبارک تعالیٰ نے ملک الموت کو جو حکم کیا تھا  
جبریل اور میکائیل علیہما السلام اور زمین کے اور تو نے رحم نہیں کیا میں عزیز نکالو لگا اپنی خلقت کے اصرار تیرے ہاتھ کے ساتھ







جاں بنیاں لیاں نال کفار اُن سے ٹھٹھے لائے  
 امام الحرمین آہو چہ مسجد کو دے درس صلاحوں  
 کسے دعوت سی اوہناں کیتی دلچہ خیال امام دوزا یا  
 دعوت تھیں فلح ہو کے مڑے فقر تسمی  
 چہ حکم کیا اوسدے حق میں پڑھی نماز صباہوں  
 بھی مسجد وچہ لوکاندی اوہ ظاہر غیبت کردا  
 جو شیخ برادرہ اول انیویں نیک اعتقاد بناوے  
 پھر پہچے اوہناں مقامانول اوہ طے منازل کر کے  
 ہوا وہ رب جسدی شل نہیں کی وچہ تمام صفاتاں  
 تے ثم قضی اجلا پھر اوس تے وقت مقرر کیتا  
 تے وچہ خدا دے فانی ہو کس اک مرد آہی  
 پھر وچہ تصرف رب بعد علم تیں شکیں پیدے  
 وچہ عالم علوی سفلی اوس الوہیت ہک جہی  
 حرکات اتے سخات علوم تاساں سجد آئد جانے  
 اوہ نگران اوہناں پاسول ہر کر دے روگردانی

تہناں اُنہاں ورار لپ کرے ناخو داراہ ویکھائے  
 کہدن بعد صبح کچہ صوفیاں گز رہو یا اُس مہوں  
 ہوا نہناں فقر انکم نچن پُتے کھا دن آریا  
 تا اوہناں دے شیخ فقیہوں کو میا سخن گرامی  
 حالت جناب ابروچ مسجد کردا درس بناؤں  
 کہیا اما اوہ غسل کرے اتے نیک اعتقاد فقر دا  
 پھر تالعداری مرشد رندی لازم اوسنوں آوے  
 ابروچ البیباؤں گے روح معانیوں ویکھن مڑ کے  
 تا اوہ صبح جیساں لوں غلظت قدرت نال اثباتاں  
 جو پتھیں ہمنوں وچہ وقت مقرر ہو چنے مینا  
 واجل تسمی عندہ باقی ہوں بعد فنا ہی  
 اوہ وچہ تسال جیو چن ہو کر و تصرف ہر ہر بندے  
 عالم غیب شہادت ہو و سلف علم پیدہی  
 جو انفسل آفاق نشانیاں ہوں اوہناں اُپر عیاں  
 کنول نوار مشاہدہ ریدبول ایتے ہوتے زبانی

اَلَمْ يَرَوْا اَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَنَتْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ  
 نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْاَنْهَارَ نَجْوٰی

سہ اس سے معلوم ہوا کہ نیک بندہ کونسا نہیں اور تفسیر کرنے والوں کو حد تبارک تعالیٰ سیدھا راستہ نہیں دکھاتا بلکہ اُن کے  
 مقصد ہونے سے طریقہ اُنکا حاصل ہوتا ہے پس جہت قدر بد فرتے پیدا ہوتے ہیں یہ سب ہی بزرگوں پر مد ظنی اور بری ہے ابلیس  
 سے نکلتے ہیں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ سہ کہا امام الحرمین نے شام غزل کرنا اوسکو اسدن بھول گیا ہوا اور امہ تبارک و تعالیٰ  
 نے یہ سب بنا دیا ہو فقر کے حق میں نیک اعتقاد رکھنے کا پس منکر لوگ جو کھلے ہیں اس زمانہ میں اُنکے انکار کی کچھ وجہ  
 نہیں ہے صوفیائے کرام کے حق میں پس اُن کراموں سے بزرگناہ کشتی کہ اور کوئی بھی علاج نہیں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ سہ  
 کیا کہیے جینے بعد ابدی قدس سرہ العزیز کے کہ کسی شخص نے نہیں فائدہ اٹھایا ہے ان عالموں کا فرمایا بیٹھنے سے پاس اللہ تبارک  
 و تعالیٰ کے تیس سال نیچے اس درجے کے اور اشارہ کیا اُسے اس درجے کی طرف یعنی جو چن گھر اس طریقے کے کہ نہیں کھلے  
 اسرار اُنکے اور نہیں چلتے نور اوسکے گھر پہچے جہد کرنے کا دل اور زبردست سلوک کے ۱۴ روح البیان صفحہ ۱۹ جلد  
 اول سہ ۱۵۵۰۰ مہولانی ہے تفسیر روح البیان ص ۲۱ مطبوعہ عثمانیہ ۱۲



مِنْ نَحْمِهِمْ فَاهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ يَحْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ

کیا وہ دیکھا انہوں نے کتنے ہلاک کنویں ہم نے پہلے ان سے قمرلوں سے مفرد و بیکھا پہلے ان کو  
بیچ زمین کے جو کچھ کہہ مفرد و بیکھا اور بھیجنا تھا پہلے آسمان سے اوپر ان کے برسنے والا اور کیں نہو نہیں  
چلتی ہیں نیچے اومکے سے پس ہلاک کیا پہلے اول کو کھٹا گناہوں ان کو کے اور پیدا کر نیچے پہلے ان کے قمرلوں اور

کیا دیکھا انہوں نے کتنے ہلاک کنویں ہم نے پہلے ان سے قمرلوں سے مفرد و بیکھا پہلے ان کو  
بیچ زمین کے جو کچھ کہہ مفرد و بیکھا اور بھیجنا تھا پہلے آسمان سے اوپر ان کے برسنے والا اور کیں نہو نہیں  
چلتی ہیں نیچے اومکے سے پس ہلاک کیا پہلے اول کو کھٹا گناہوں ان کو کے اور پیدا کر نیچے پہلے ان کے قمرلوں اور

مثنوی ابرنا بد از پئے منع زکوٰۃ

کال پیا نیکیا نہ اڈا بدیاں ہوں چو فیرے  
و یعقوا عن کنیرا جے رب بہت متا کر نیدا  
ہو افسوس نہ عیرت آوی لوکاں دیکھ مذا باں  
خشک ہو دیا واں پانی تنگی بارش ہوئی

۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غُرْافًا فَيَاسْتَعِينُ فَعْدَاؤُكُمْ  
جسے سہی لوگ ہو دن رب نوں نفع نہ کیجے خدا بولوں  
رب بخیر ایت ساریاں اہل ایماناں تائیں  
وَأَن تَكْفُرُوا بِهِم مَّا قَدْ خَلَتْ أَعْيُنُكُمْ مِمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ  
ہو ایویں عادت بدی جاسی اُنھہ قدیموں آدمی  
تے لوکی نیک بن جائے نہت ہر عصر زمانے  
بک نیک اللہ دی بندہ بن جہان انبیا ال الاون  
چہ ہاروں خدا سلامت بھی منگت مسلماناں  
اُنھہ چالی مرد بھی مل تنہاں مثل خلیل سوائے

جو پانی خشک ہو دن تسان کہ پھر تسان آب لیاو  
جو کچھ کرن اوسدا پھل پائے بنن ناہ اہل صوابوں  
ہر یک بد رفتے تھیں کھسٹا مال عطائیں  
ہو قدرت علیہ بد اظہار اس آیت تھیں آجیا  
سب بعد ملکات نافرماناں عدل لوک اوپاؤ  
جویں ابی الدرداء تھیں ہو فرمایا نبی بیکانے  
اوہ نہت نیک تو صدق مع سنگ گس ورجو نوں  
رنجے علم انہی سنگ پناں خاص کیتا ذی شانوں  
جاں کوئی مردی ادھان تھیں حالتیں عروس رب کھلیا

مثنوی شکر نعمت نعمت افزوں کند

کفر نعمت از نعمت بیروں کند

دیج آدمی زادو بر محل

کہ باشد چو انعام بل ہم مثل

نہ گاہاں بن لعنت کرن نہ موناں کہ پوچھا کہ  
ہاں نص حارث دیو بیو نقل ابن خربلد نالے  
نہ تینوں شیشے جدا گت تھیں ناہ کتاب لیاویں  
اوہ کہن کتاب خدا دی ایہ توں کھلیا اوسدا

نہ نیویاں کرن حقارت بھی ناہ اچیاں حسد کمانے  
تے ابن امتیہل سب کہتہ آن رسول کمانے  
جہت اسال تو چار ملک اوسں پر گواہ بناوین  
جواب اسدا تن طور اگو تدریب بنی نوں وسدا

وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَيْكَ كِتَابًا فَرِطًا لَّاسْتَحْسَبُوهُ بَيِّنًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلَئِنْ كُنَّا لَنَازِلِينَ

كُفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ

اگر اوتار تے ہم اوپر تیرے کتاب یعنی لکھا ہوا ہیچ کا فہول کے پس ٹوٹے اوسکو ساتھ ہاتھوں اپنے کے البتہ  
سمجھتے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں نہیں یہہ مگر جادو ظاہر

تے آجے اسیں میں پر کھل کر کے وجہ کا عند تحریراں

ما تھانناں اوس کھولن کافر جادو کہن نظیراں  
اے اہل ایمان اوس محنت کو نا بود کرتا ہے اور اہل صدق اور اخلاص کو ثابت رکھتا ہے ۱۲ روح البیان ص ۷۰ ملائکہ میں  
عالم غیب اور اہل میں تو مضمون بالغیب میں اگر اگھول دکھائی دیتے تو مومن ایمان بالغیب کا نہ رہتا تو پھر دنیا نہ رہتی  
کیا قیامت پر پہنچانی اسلئے کہ مراد قضی الا مفر سے قیامت ہو خلاصہ یہ حدیث تفسیر روح البیان ص ۷۰ میں موجود ہے  
اور مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے اور بخیر لوگ پیر و مرشد مولوی اسماعیل نے اپنے رسالہ ۱۱ امت خلافت میں بھی لکھی ہے ۱۲  
یعنی اگر ہم آپ پر کاغذ میں لکھی ہوئی کتاب بھی نازل کرتے تو پھر بھی ہاتھوں ساتھ کھول کر کہتے کہ یہ تو جادو ظاہر  
۱۱ و نظر بند ہی ہے ۱۲



یہ جنہاں نصیبی ایت اونہاں شبے نہ جان کریش  
سخت حماقت کفاراں تصدیق اسد وچہ آئی  
ناکھیاں اونہاں حق بیان نہ مہندی حق تائیں  
ابن ابی شیبہ بن منذر ابن جریر گرامی  
جو مس کرن تیں کچھ کھول تا بھی ناہ سجاون  
جان قوم اپنی نول طرف توجہ بولایا ختم رسالت  
جو ملک ہو دی سنگ نیری دیکھے دیوے تہہ گوہری

لہو اکھیں نے تھیں پھر جان کفری راہیں  
جو مجھ سے طلب بھی اونہاں جیلگری و سائی  
نہ نقل اونہاں سمجھن اتے ڈوری ہیں بلائیں  
فاسو باید یہم وچہ کنوں مجاہد کہن تمامی  
وچہ درفشور جلال سیوطی نقل حدیث لیاون  
ناں ز معین اسوہور نظر ایہ کہن لگو اسحالت  
ناں اسیں پکڑے اونہاں وچہ اگلی آیت آئی

وَقَالُوا لَوْلَا اَنْزَلَ عَلَيْنَا مَلَكًا لَّفُضِيَ الْاَمْرُ لَكَ لَا يَنْظُرُونَ

او کہا اہوں کیوں نہ آگیا اوپر اس کے فرشتہ اور اگر اتار تے ہم فرشتہ البتہ فیصل کیا تا کام پھر نہیں فیصل ہو جاتے۔  
تے دلال ساویا تھیں خاک ہو کر مال نقین جاوے  
مال انکار عذاب ہنداجب مہلت ملی ٹا رہیں  
جو معجزہ دوا دیکھ نہ سکے پانڈے جلد تباہی  
بہی سنگ سیکان رہندا دیکھ اکھیں لکھدے  
سواہی شکل اوپر ناہ دے اکثر ایس ثبوتے  
کرن روایت کیا کفار نہ کیوں ملک اتارے  
آفاق تم ہووے قیامت اندر درفشور اظہار ال

تے کہن اسپر کیوں ملک آوی جیہڑا اوس سچا ہے  
فرشتہ جے ایس کھلے پورا ہوندا کم تہہ رہیں  
ایویں عادت جاری بہی مذہب دیہوں آئی  
موجادہشت کنول شتیاں مرد دیکھ نہ سکے  
جو دیکھن بعض فرشتیاں ثابت مثل ہارو مارو تے  
ابن حمید اتے ابن جریر اتے بن منذر سارے  
وچہ صورت انسان کہیا رہے ایس ملک اتاراں

وَلَوْ جَعَلْنٰ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَلَكِنَّا عَلَيْنَا مَآلِكُ سُوْن

اور اگر کر تو ہم سکون فرشتہ البتہ کرتے ہم اوسکو بصورت مرد کے اور البتہ تہہ الیہم اوپر نیکی جو شبہ کرتے ہیں  
جو ایسا کر دی کہہ کوئی ملک پیغمبر کھلائے  
تے جس کو چاہناں شبہ نردم ہی اسوقت پیا ہے

او دتاں بھی مرد کو صحت ہوندا مال فضل دی  
تاہی شبہ کریدو کہندی نہیں ایہ ملک جبارک

لہو ملاک ہی عالم عیسے میں اور یونین بالین میں غل میں جیہ لکھوں سے دیکھ لیتے تو ایمان بالغیب کاموقعہ نہ رہتا اور نہ  
نیارہتی بلکہ قیامت قائم ہو جانی جو راوقضی اکھر سے قیامت جو ۱۲ خلاصہ  
سے جیہ کہ طرف ہم رہی اللہ تعالیٰ عہدناں حضرت جبریل آن کی شکل میں متثل ہوکر جانا ثابت ہو سورہ میرم میں اور طرف  
حضرت صلحہ کی وجہ تعلق کی شکل میں آنا جبریل علیہ السلام کا اور دیکھنا پچکا دسکو اصل شکل میں سو یہ خاصہ تھا آپ کا ۱۲  
صلواتی۔ سٹہ تو پھر اگلی آیت نازل فرمائی حق تبارک و تعالیٰ نے ۱۲



جاں فعل عجیب و مستند ہے جو میں سونا پینا کھانا  
ولید و میتہ تھے بوجہل جاں شاہ رسول کو مٹائیں

تاں آئندہ ہے ایہ جادو پوند سخت عذاب بنا  
ہاں کرن لگے تا اگلی آیت بھیجی سائیں

وَلَقَدْ آتَيْنَا هَازِلًا مِّنْ قَبْلِكَ فَخَافَ بِالذِّكْرِ سَاحِرًا مِّنْهُمْ هَاكُلًا

یہ ہے ہازِل قُل سیر و فی الارض تَعَاظُرًا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمَلٰٓئِیْنِ

اور اللہ تحقیق ٹھٹھا کیا گیا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے پس کبھی لیا ان لوگوں کو کہ ٹھٹھے کر  
تھے ان میں سے اور پھینے کہ تھے ساتھ اُس کے ٹھٹھے کرتے کہ سیر کرو بیچ زمین کے پھر دیکھو کیونکر  
ہوا آخر کام ٹھٹھانے والوں کا

تھے بیشک تمہیں سل جو گزری ہیں رسول حقانی  
پر اور کہ نہاں ٹھٹھا کرناں پیش تنہا سے آئیا  
کہ پھر اگر تمہیں نکل پھر ناک چھ کر ن تھلائے  
جہاں نبی رسول جھٹایا کیونکر ہو غرق طوفانوں  
ہو و صالح اتنے عجیب پیغمبر قباں حال تیارو  
دن بخود بھنی جہاں ٹھٹھیلیاں کھا دیاں پھر کے  
بن ہیلان یک شیعہ سب اصحاباں کم تس آئیا  
ایہ بہتیاں لوکاں واقع و ٹھٹھا مشہور چہ دیا  
ٹھٹھے سے طعن کرن دی بد لے اینویں ملے  
نفل کیون اہل فسق و ابرکت والی جاؤں  
بنی کہیا جو امت میریوں لو طیاں عمل کماندو  
خبیث اثر جو ہیں پا کوں کد ہے جہاں تمامی

یہو کا قرآن تنہا دی ٹھٹھے سے کردی زبانی  
تھے ہوئی ہلاک غدا بوں نیکاں حسن بدلہ پایا  
کو میں ہوئی ایچھو ناوں الیاں اٹھدی تھرتارے  
فرعون لے غر و دشا د ہوئی کو میں اہل زباناوں  
یہود اندو الزام عیسیٰ حق پاکے جو ہیں چتارو  
باند رسور ہوئے کو میں رہدی نافرمانی کر کے  
اوہ تلے دیوار آپا تے سویا و چہ یقین وقت لیا  
تے اس قصوں و قصو اکا بر نقل کریدی سیانے  
رافضیا کہ دفعے کمی جلد و دجی نہیں ملدے  
جو ثابت نال حدیث بنی دو و رفور بناؤں  
لطیاف رح نقل کر دی تنہاں اوٹھن سنگ تنہا دی  
قویں مندی جاؤں نیکاں کدہ کہری بزرگ مقامی

لے حاصل کلام کا یہ ہے کہ اگر فرشتہ پیغمبر بنایا جاتا تو وہ حال سے خالی نہ ہوتا تو پھر تم لوگ کو دیکھ نہ سکتے  
جو فرشتہ عالم ملکوت اور عالم غیب سے ہے اور ہمارا دیکھتا عالم ناسوت اور شہود سے ہے اگر وہ سرور کی  
فصل ہوتا تو پھر آدمی کی صورت ہوتی یا کسی حیوان کی پس حیوان کی صورت رسالت کے لائق نہیں ہے اور نہ قابل اعتبار  
اور صورت آدمی کی بیچ دھوکا کے پاتی ہے جو اصلی واقعہ کس طرح ہے پس حجاب اٹھتا اور اس میں اشارہ ہے کہ وہ صورتوں  
سے زیادہ حسن و عباد میں اور یکساں نہ ہو جو حسن حضرت یوسف علیہ السلام کا معجزہ اور خاصہ ہے ہمارے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صورت پیغمبر نہیں ہوتی نہیں تو اس جگہ خصوصیت مراد کی نہ ہوتی ۱۲



مثنوی	نے نہرا حفظ رہاں از راز کس پیش چو بود یاد مرگ بے نوح خویش	نے نظر کردن بعبرت پیش و پس پس چہ باشد مردن ماراں پیش
ہر دوچہ ایسے تھے جو کہ لوگ دس دن موت کے اٹھ روئے غنتی مرواں ویس کیتا نے	جو ظاہر باطن متوجہ دل قبلہ نظری آدن رہل ہٹھے روح مرواں او دیا جوج ماجوج ہو یا نے	
قُلْ مَن مَّا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلْ لِلَّهِ كُتُبٌ عَلَىٰ نَفْسٍ الرَّحْمَةِ لِيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ الَّذِينَ		
خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ		
کہہ واسطے کس ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے کہہ واسطے اکتب ہے گہی ہے اوستے اوپر ذات اپنی کے مہربانی البتہ اکٹھا کر بیکجا کر کو طرف دن قیامت کی نہیں شک بیچ اوستے جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو پس وہ نہیں ایمان لاتے		
چھٹے اونہاں محبوبا جو تھے دچہ زمین آسمان جس نے لکھی ذات اپنی تے رحمت جہت لوکاں نہ شک ہے کہ ہرگز ہیکا اندر جس سے آدن ہے اس آیت دچہ غبت کارن کو داناں بھاری	اوستے ملک لایہی کہہ ملک اوہ کارن رجبہاں تے بیشکساں اکٹھا کرسی اندر روز حسرتی جہاں گھاٹو چہ خود جہاں لایہی ایمان نہ لیا دن جورب ل جوج کرن ہو دوی رحمت اوستی طری	
لے یہ آیت کتم خبر اتمہ بارہ چوتھا سورہ شام کے دیکھو نشاں ہے دیو یا ایک خلقت ہے جو اوپر ایک قدم کے نچنے میں منتخب عادی قوم سے جنہوں نے نافرمانی کی تھی اپنے رسول کی پس مسخر کوئی اللہ تبارک و تعالیٰ صورت اونکی ساتھ نشاں کے اور ایک ہاتھ ہے اور ایک پاؤں ہے اور آدمی کی طرح اونکی بیچ ہے ہاں اور دل کی طرح چلتے ہیں ۱۲ روح البیان - ۱۳ جب جواب نہ دیں تو آپ بھی فرمایں کہ وہ ملک حق تبارک و تعالیٰ کا ہے ۱۴ خلاصہ ۱۵ جب اللہ تعالیٰ اسکا ملک ہے رحیم ہے تو اس کے ساتھ ایمان نہ لانا بیشک سخت نقصان ہے یہ سوال سکھا دیا پچاس واسطے بدستگیرین کو الزام دیا جاکہ اللہ ذلیل ہوں اور زمین اور آسمان میں اس جگہ ہم پر تھا کتب علیٰ لفظ الرحمة کے جو کتب واسطے وجوب کے ہوئے ہے اور خدا تعالیٰ پر کوئی شے واجب نہیں ال سنت کے جماع کے ساتھ جواب واجب و قسم پر ہے ایک نظر طری ہے جس میں دوسرا عرض مقدار ثابت ہو اور ساتھ اس کے آپ یا کسی دوسرے فریے کے مسکو مجبور کرتے ہیں یہ عمل کرنے اوس کے کہ کسی حق ثابت ہو نہ کوئی سختی کرے پس وجوب اہل واسطے ذات باری کے منہ ہے اور دوسری صورت میں بھی اسطرح ہے کہ اگر خلافت اس کے کیا جاکے تو بھی اسی الزام نہ ہے بلکہ اس کے انہی ارادے کے علم قدیم میں اسکا کراؤ قرار پایا ہے اور اس نے سکھ جو کر کیا ہے وہم ایسا نہ کرے بلکہ خلاصہ اور روح البیان میں ہے حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے رحمت کر فی واجب کی ہے ۱۶		



رحم ایسی جو خود بندیاں جلدی پھڑکے خدا بول  
جو توبہ کرے آریوں مڑا دے دل ایسے جنابے  
ابو ہریرہؓ وچہ بخاری مسلم بنی کہیا فی  
اوہ عرشوں اوپر پاس الہیہ کچہ انبوح آئیا  
ان حتی سبقت غضبی ہے وچہ دوم روایت  
وچہ دوہاں صحیحان ابو ہریرہؓ شاہ رسل فرمایا  
جو ہک گھٹ سوتھہ رحمت اوہ کیتا بند الہی  
جے کافر جانن پاس خدا سبھ کرن امید جناناں  
ہو ابو ہریرہؓ سلم دیوچہ حضرت نے فرمایا  
جن انسان حیوان طیور پکے کیرے سارے  
اُس کو رحمت نال کرن ایہ الفت پیار تمامی  
مسلمانوں وچہ سلم انیوں ہو روایت آئی  
جو پاس ہی ہک عورت قیدی آئی تے گھبرائی  
لڑنے نول جھٹ ڈٹھوس پھر گنگھاتی اوسنوں لایا  
جو دستوایہ زن چاہو آگوچہ ڈالیا پکے تائیں  
تائیں کہیا رب رحمت بنیال استخیں وافر آئی  
رب رحمت اس امت ذات اپنی تو وہی کیتی رحمت  
جل پلایاں اتناں سب لچھوٹا ہوئی خدا بول  
اطلاق نفس اذات خدا تے ثابت ہو یا انتھائیں  
ایہ رحمت مطلق ذاتی ہے جو ہر شے نے پائی

دیکھ گناہ کرے نت ٹالا دیو واصل مقابول  
اوس تو بکرے قبول فضل تھیں رحمت ایدو و بے  
جاں خالق خلق او پائی وت ہک لکھی کتاب الہی  
جو غضب میریک اوپر میری رحمت علیہ پایا  
جو رحمت میری غضب تے تو غالب بڑھ نہایت  
جو سو حصے رب رحمت کیتی ونسب اکو آ یا  
کہو رحمت کل خلقت دنیا وچہ ورتا ہی  
تے مومن کنور عذاب سدا نہ ہوں بخیر عیالہ  
جو الہ دی سو رحمت اوتھیں ہک حصہ ایہ آ یا  
پیار محبت الفت کرن جو سب آپسو چہ پیارے  
تے ہک گھٹ رحمت بکھو کارن روز گرامی  
تے وچہ بخاری مسلم عروشاں شاہ رسل فرمائی  
شیروں وچہ تھن کھن لکھ تے دوڑی واپو اوہی  
تے نال محبت شیر ملا یوس دیکھ بھئی فرمایا  
یا اے رض کیتی وس لکھے کہو نہ ڈالو بھائیں  
ایہ خازن وچہ حدیثاں سچو لکھیاں مرد صفائی  
جو اگلیاں انگول اوہاں گناہوں عذاب نہ رحمت  
تے اس امت رحمت شتر تک مہلت ملی دیو بول  
جو ناجائز کھیا سدا ہے ایہ رو سنا ئیں  
جو بن مگے بن حاجت باجھو استحقاق ایہائی

۱۱ لکھوی صاحب نے اس جگہ اپنے اصول کے موافق معنی کیا ہے نہ اہل سنت کے مذہب کے موافق ۱۲ حلاوتی  
۱۳ حتی ترفع الہا بت خاصہ عن قتلہا خشیۃ ان یصیبہ ۱۴ معنی ذیابا تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی  
رحمت پہلے پیدا کرنے آسمانوں اور زمینوں سے پس کی وہ رحمت زمین میں۔ پس اسی رحمت کے ساتھ پیار کر دیتی ہے  
مال اپنے بچے کو اور حیوان اور طیور پس ہیں پس قیامت کے دن حق تبارک و تعالیٰ بہت کامل کرے گا اس رحمت کو  
خازن ۱۲  
معنی یعنی میرے حسن و لہو ہونے کے عینیت کی ہے اسی طرح سدا رحمت اللہ علیہ نے فتنوی شریف میں فرمایا  
دیکھو متن میں ۱۲ حلاوتی غفۃ اللہ عنہ



مثنوی	در عدم مستحقان کے بدیم مانبودیم و تقاضا مانبود	کہ ہر جان پرین دالش زویم لطیف تو ناگفتہ ما سے شنود
مثنوی	جہاں ہر رحمت دنیا والی ایڈ فراخ و ساد سے آنش از قبر خدا خود ذرہ الیت	ہر ظاہر باطن والی نعمت ادس کو بختیں آ سے بہر تہدیر لیٹیاں ذرہ الیت
مثنوی	باچنین تہر کہ ز رفت وفا تقصیرت رحمت بیچول چنین اں احو پسر	برو لطفتش میں برو ساقبت زائید اندر وہم ازو سے جز اثر
کہیا فریش بنی نول خندہ حرص ایہی اموالاں تا دولت ہو میں نول بھارا اندر قوم ہماری	تاہیت اگلی وہ خدا نے رو او نہاں فرمایا	تا کنول قریش نینوں کر کٹھا دیئے مال بجالاں پر شرط ایہی اس انیوں رل نال اسان اظہاری

وَلَكَمْ مَّا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالتَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قُلْ اَعِدَّ اللَّهُ

اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُهُ وَلَا يَطْعَمُ قُلْ

اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اور اسطے اُسکے ہے جو کچھ بتا ہے پنج رات کا اور دن کا اور وہ ہے سُننے والا جاننے والا کہہ کیا سو کہ خدا تعالیٰ  
کے پکڑ لگائیں دست وہ جو پیدا کر نیو الآسمانوں اور زمین کا ہے اور وہ ہی کہنا تاہی اور نہ کھلایا جاتا کہہ  
تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ یونین اول وہ شخص جو مسلمان ہو ہی اور مت ہو تو مشرک کیلے نیوالوں سے

ہے تاکہ سو دلو جو کچھ پھر اندر رات دیہانہ سے  
کہہ پھراں خدا بن یار تو جس زیر آسمان بنائے  
کہہ میںوں حکم ایہو جو ہوواں مہری مسلماناں  
ولی معنی رب اؤ معبود ہوو یار اتے ناصر  
جاں کہیا کفار اسیں دولت و اول میں اسٹے  
تے اوہ سنے جو کہیں جے جانتہا رتیاں ولاندے  
اوہ روزی خلق کھواٹو ناہ آپ کھوایا جائے  
تے اہل شرک نصیب و ان میں ویکھ مارک شاناں  
وچہ عالم خازن لکھتے کر کے خوب اجا کر  
تا اٹھلی آیت رب گھائی کہہ میںوں خوف خدا سے

۱۷ ہم ایشہ ان قبایل سے مال جمع کرتے ہیں ۱۸  
۱۹ اور تفسیر عباسی میں ہے جو ہم آپ کی طرح کر عزت کریں گے اور ہمیں بھی نیکو میں کریں گے اور رضا صرا کہو اپنا بادشاہ  
بنالیں گے ۲۰ حلوئی عفی اللہ عنہ ۲۱ پس معلوم ہوا کہ اند تبارک و تعالیٰ نے اولیاء امیدیوں اسرار و بیہ کی طاقت  
و رکھی ہوئی ہے اور عبادت تو خاصہ اللہ جل جلالہ کا ہی ہے ۱۲



قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ مَنْ  
يُصِرْ عَنْهُ يُومِئِدٍ فَقَدْ رَجَعَ لَكَ الْفَوْزَ الْمُبِينُ

کہہ تحقیق میں ہوں اگر نافرمانی کروں پروردگار اپنی عذاب کی عذاب میں سے (عذاب) اس دن دور کر دیا جاوے گا پس تحقیق مہربانی کی اور سزا دہندہ ہے مراد پانا ظاہر ہے۔۔۔۔۔

کہیں خداں کراں جیکر کجہ ربدی نافرمانی جس تھیں سدن عذاب اس جنت ربدی باقی	مت اوسدن جو سب تھیں اے عذاب ربانی تے ایہہ یمن عذابوں اوسدن کا سیانی ہونہہ آتی
--	--

وَأَنْ يَّمْسَسَكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَأَنْ يُنَزِّلَ  
بِخَيْرِهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

اور اگر لگا دیوے تجھ کو اللہ ضرر پس نہیں کھولے والا اوس کو مگر وہی اور اگر لگا دیوے تجھ کو بھلائی پس وہ اوپر  
پھیر کے قادر ہے اور وہ ہے غالب اوپر بندوں اپنے کے اور ہر حکمت والا خبردار

تے جو تینوں ضرر کی کوئی اس بن کھولے ناہیں تے ہوا وہ غالب خود بندیاں تو کر دیں اس بھاناں ہو فوق یعنی غلبہ قدرت رب دا اوپر عباداں سن ابن عباسؓ وچہ سراج منیر حدیث لیا یا پس بنی سوار ہو اس اوپر تے تینوں مگر بہانہ میں کلمے کہ سکھاواں تینوں باور کھیں ب تائیں جاں منگین استغیثیں جاں نصرت خاص ہوں نفع دیوں کچھ تینوں پر جو لیکھ تیری رب کیتا نہ کھیلوں کچھ تینوں پر جو لکھیا ہوں خدا نے اپنے تیری وچہ حدیث اتو کہ لفظ نہیں وہائے کر عمل یقین خداؤں جو تہ توت ہو و کیا رہے	تے جو اوہ بھلا کر دیں قدرت ہر شے کے سبائیں تے اوہ ہر حکمت الاسب اس جو نفع نقصاناں جو یفوق عرش جو عرشوں فوق ایسی حمان ایشاد جو شاہ فاسد و شجر ہدیہ پیش بنی پرہو چنایا جاں کوہ واقدر تیری تاکر التفات میںوں فرماندے اوہ یاد رکھ تہ اگے اپنے پاو نیگا رب سبائیں جگسا راج کھڑ کرے وچہ نفع تیری اصلاحوں جو کھڑ کرے کل امت جو تہ ضرر دیوے کچھ میتا ہن متعلم ادھائی گئی تہ ضرر کے لیکھ قضاے توں نرمی وچہ بچان خدا اوہ سختی وچہ بچائے جے عمل طاقت صبر کریں جو بہتر صبر ہائے
--	---

سورہ منزل اول جلد ثانی میں یہ بحث موجود ہے ۱۱ سورہ یعنی فرمایا جو کو ایسے کہا بیت کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا  
جیسا کہ کچھ من کے ہے ۱۲ سورہ یعنی جو تیرے تقدوس میں ہے وہی تجھ کو دیکھا ۱۳ سراج سورہ اٹھائی گئیں تھیں اور غفلت سے  
صفحہ ۱۱ سراج سورہ مکونات پر جو ہر جہاز کے بہت ہی بہتری ہے ۱۲



جو ان کے لئے اللہ کے رسول اور پیغمبر قرآن ارشاد الہی  
 ان کے لئے رسول کریم کے لئے بت پکڑاں بھی معبود نہ بجا نہ  
 وہیہ سراج انور العالی نقل کر نیلے بجا نہ  
 بھی استقلالوں ناصر مدگار خدا بن کیہ ہرا  
 جے و لوح خالق ظاہر مدین روا صلیح نہیں  
 ولاتل اسد لکھان چھا ہاں طالب نظر دور اثر  
 جو بنیاں لیاں نصرت ثابت اودہ تو سل پائیں  
 ایہ اہل توحید عقیدہ چاہئے بجا یاں عمل کیا یا

یو پامی ٹھیک سنگے سنگ سختی خوشی ایہا فی  
 جان کہ کھدیوں باہجہ خدا کجہ ہاں وس تباہے  
 وہیہ ظاہر خطاب بنی نول گراں عام مراد ایہا فی  
 غیر خدا نول پوجہ نالائق جانن کفر و ڈیرا  
 تے نال نول نیاں ولیاں استجاب دعائیں  
 جو ہانے رب حقیقی ناصر ولی محب زنا آئے  
 حقیقی نصرت باہجہ خدا وی کوئی کر سکا نا ہیں  
 نہیہ وجود مؤثر کوئی باہجہ خدا دے آیا

نسبت کمین بغیر کہ انہا خدا کنہ

حافظ اگر سچ پیشیت آمد و گراحت ای حکیم

رسالت تیری ہی جو آن کرے تصدیق عیانوں  
 جو ذکر کلام نہ پاس اہم ہو کجہ باہجہ ولیوں آیا  
 تا اگلی آیت راقبتاری ویکہ رون فی بجا ہی

جان کہیا کفار بنی نول ایسا شخص ملہ اسانوں  
 اسان پوجھیا کنول ہم اونصار کہ سہناں کہ سنایا  
 نول فی شاہد کیا جو اسان ویکہ صفا گواہی

ملہ اگر یہ اوکھت سوکھت میں غالب ہو شان ۱۲ اسلہ یہاں کوئی لاندہب یہ نہ سمجھے کہ مدنیوں اور ولیوں کی نہیں  
 ہوتی بلکہ مدنی میں خدا تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے و ما رھیت اذ رھیت و لکن  
 اللہ رھن یعنی آپ نے سنگرزوں کی مدد کی جس وقت چلائی وہ لیکن وہ تمہیں بھی چلائی ملکہ وہ تو خدا تعالیٰ نے چلائی تھی سورہ  
 نوہ میں جو بنی ولی سے مدد ہونا گواہ خدا تعالیٰ ہی سے مدد ہونا ہے اور ولی غیر خدا مندی خدا تعالیٰ کے کوئی کام نہیں  
 کرتے نہ دنیا فی احد ہوتے ہوتے ہوتے میں ۱۳ اسلہ جو گواہی دے تیری رسالت اور قرآن حق ہونے کی مدد  
 حکایت کرتے ہیں شیخ عبدالواحد بن ابی بکر بن العزیز سے فرمایا اوس بزرگ نے میں سوار تھا میں ڈالیا مجھ کو سخت ہوا  
 نے درمیان کسی چیز سے کہ میں نے ڈال ایک شخص کو دیکھا جو ایک ست کی پرستش کرتا تھا میں نے پوجھا  
 اسے کو تم کس کو پوجتے ہو تو اس نے اس ست کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے اوس کو کہا کہ یہ تیرا خدا ہے کہ جو تو نے  
 خود اپنے قصوں بتایا۔ اور ہمارے نزدیک وہ خدا ہے جو پیدا کرتا ہے شل انکی نہیں یہ رب جو عبادت کی جاوے  
 اسکی تو کہا اسنے تم کس کی عبادت کرتے ہو فرمایا ہم اس ذات پاک کو پوجتے ہیں جس کا غلبہ ہے آسمانوں میں  
 اور پکڑاؤسکی ہے زمین میں اور قضا اوسکی ہے زہدوں اور مدوں کے درمیان اور اوسکے سیم نیک ہر اسکی بزرگی  
 اور بزرگی عظمت والی ہے کہا اسنے یہ تمہیں کس نے سکھا یا ہے کہ اپنے کہ حضور علیہ السلام ہر سی طرف  
 ایک دن تشریف لائے پس میں آپ نے اوس خدا لاشریک خدا کی جیروی کہا اوس کو کیا کیا جانتا ہے وہ رسول علیہ السلام ہیج  
 تمہارے میں نے کہا جب رسالت پہنچا دیتا ہے تو قبض کرتا ہے اوسکو خدا تبارک و تعالیٰ اور پسند کرتا ہے اور اسکو  
 جو نزدیک اوسکے ہے اسنے کہا کیا وہ کوئی شاہ چھوڑ گیا ہے تم میں کہا ہاں چھوڑ گیا ہے ہیج چارے کتاب بادشاہ  
 کی کہا اسنے دیکھا وہ کتاب بادشاہ جل جلالہ کی اور لائق ہے کہ بادشاہ ہو مکی کتاب میں خوبصورت ہوتی ہیں پس چنے  
 اوسکو قرآن مجید دیا کہا اسنے میں اسکو نہیں پہچانتا تو پھر بھی چنے اور اوسکے قرآن مجید کی ستودہ جنگ ختم نہ ہوتی وہ  
 لار زارہ و تھانہ کہہ دیا اسنے لائق نہیں کہ تاخرانی کی جائے اسکی کہ جس کی یہ کلام پاک ہے یہ وہ اسلام لے آیا اور اسلام

۱۲ اسلہ یہاں کوئی لاندہب یہ نہ سمجھے کہ مدنیوں اور ولیوں کی نہیں ہوتی بلکہ مدنی میں خدا تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے و ما رھیت اذ رھیت و لکن اللہ رھن یعنی آپ نے سنگرزوں کی مدد کی جس وقت چلائی وہ لیکن وہ تمہیں بھی چلائی ملکہ وہ تو خدا تعالیٰ نے چلائی تھی سورہ نوہ میں جو بنی ولی سے مدد ہونا گواہ خدا تعالیٰ ہی سے مدد ہونا ہے اور ولی غیر خدا مندی خدا تعالیٰ کے کوئی کام نہیں کرتے نہ دنیا فی احد ہوتے ہوتے ہوتے میں ۱۳ اسلہ جو گواہی دے تیری رسالت اور قرآن حق ہونے کی مدد حکایت کرتے ہیں شیخ عبدالواحد بن ابی بکر بن العزیز سے فرمایا اوس بزرگ نے میں سوار تھا میں ڈالیا مجھ کو سخت ہوا نے درمیان کسی چیز سے کہ میں نے ڈال ایک شخص کو دیکھا جو ایک ست کی پرستش کرتا تھا میں نے پوجھا اسے کو تم کس کو پوجتے ہو تو اس نے اس ست کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے اوس کو کہا کہ یہ تیرا خدا ہے کہ جو تو نے خود اپنے قصوں بتایا۔ اور ہمارے نزدیک وہ خدا ہے جو پیدا کرتا ہے شل انکی نہیں یہ رب جو عبادت کی جاوے اسکی تو کہا اسنے تم کس کی عبادت کرتے ہو فرمایا ہم اس ذات پاک کو پوجتے ہیں جس کا غلبہ ہے آسمانوں میں اور پکڑاؤسکی ہے زمین میں اور قضا اوسکی ہے زہدوں اور مدوں کے درمیان اور اوسکے سیم نیک ہر اسکی بزرگی اور بزرگی عظمت والی ہے کہا اسنے یہ تمہیں کس نے سکھا یا ہے کہ اپنے کہ حضور علیہ السلام ہر سی طرف ایک دن تشریف لائے پس میں آپ نے اوس خدا لاشریک خدا کی جیروی کہا اوس کو کیا کیا جانتا ہے وہ رسول علیہ السلام ہیج تمہارے میں نے کہا جب رسالت پہنچا دیتا ہے تو قبض کرتا ہے اوسکو خدا تبارک و تعالیٰ اور پسند کرتا ہے اور اسکو جو نزدیک اوسکے ہے اسنے کہا کیا وہ کوئی شاہ چھوڑ گیا ہے تم میں کہا ہاں چھوڑ گیا ہے ہیج چارے کتاب بادشاہ کی کہا اسنے دیکھا وہ کتاب بادشاہ جل جلالہ کی اور لائق ہے کہ بادشاہ ہو مکی کتاب میں خوبصورت ہوتی ہیں پس چنے اوسکو قرآن مجید دیا کہا اسنے میں اسکو نہیں پہچانتا تو پھر بھی چنے اور اوسکے قرآن مجید کی ستودہ جنگ ختم نہ ہوتی وہ لار زارہ و تھانہ کہہ دیا اسنے لائق نہیں کہ تاخرانی کی جائے اسکی کہ جس کی یہ کلام پاک ہے یہ وہ اسلام لے آیا اور اسلام



قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ هَدًى ۖ قُلْ اللَّهُ شَهِيدُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ  
إِلَىٰ هَذَا الْقُرْآنُ لِأَنْذِرْكُمْ بِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا يَنْتَهِدُكُمْ لَتَشْهَدُنَّ  
أَنَّ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ قُلْ لَا تَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَ  
إِنِّي بِرَحْمَتِي مِمَّا تَشْرِكُونَ

کہہ کون چیز ہے بڑی گواہی میں کہہ اللہ ہے گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وحی کیا  
گیا ہے طرف میری یہہ قرآن تو کہ ڈراؤں میں تمکو ساتھ اوسکے اور جس کو پہونچے کیا تم کو گواہی دیجو  
ہو یہہ کہ ساتھ اللہ معبود اور میں کہیں نہیں گواہی دیتا۔ کہہ سوا اُسکے نہیں کہ وہ معبود اکیللا ہے اور  
تحقیقی میں ہزار ہوں اور سچیت کہ تم شرک کرتے ہو

کہہ ای محبوسیات رہیوں کھری وڈی گواہی  
تے وحی کیتی میری بول رہے ایسہ قرآن گرامی  
کہیا تیں گواہی بھر جو رہے مال خدا ہوا آئے  
کہہ اس بن ہو رنگل جو اللہ معبود اک سائیں  
ومن بلغ تحنون انجیاں ایہ قرآن بنائیں  
بھی باہجہ زبان امت جس لہ پہنچا سنیا مالے  
پہونچا جس ان گواہوں ٹھا حضرت تائیں  
تے جاں یہ آیت اتری لکھی نبی طرف بادشاہاں  
وچہ بخاری عبد اللہ بن عمروں کرن روایت  
تے بنی اسرائیل تھیں بھی کہ بیان سوچہ رہا ہر  
اوہ جاہل اپنی دفع اندر ٹھیک تیار کر اوی  
تازہ خوش اس رب کر جس سنی مینھوں کا ٹی  
تے بہت مبلغ سلع جہت اوس بہت حفاظت کر

لہ یعنی بطور وحی قرآن نیز لطف بھی کیا اپنی تاکہ وراوی تو اوسکے تھا تو کہ وہ خطا مدعا سے روایت کی محبت کیسی کرزی نے  
خازن ۱۲ شہ بہت جبار بادشاہ جیکے قصیر اور کسری خطا بھی تو پھر لڑت انکی لکھی آئے یہ آیت ۱۲ شہ یعنی بہت لوگ فقط  
حدیث بیان کر لیا مالے اور جو سننے والے انہیں بہت حفاظت کرتے ہیں اسکی الحدیث یعنی اجتہاد کرتے ہیں اور اس سے کئی

۴۰  
چنانچہ اوائل پارہ ۱۱ ام کو کوئی مستقل جہت لکھیں بیان پر کچھ لکھو لے خاموشی کی کہ جو کہ غیر مطلقاً کو مضر پڑتا ہے ۱۳ صلائی علی غنہ



ابن زبیر کی سنیوں خود سرور فرماندے  
 پھر وہ کہیں آگاہ چائی غیروں اپنی تائیں  
 نے کرن بیان حدیث اگر جس صحیح رکھو وہ بھاری  
 ایس حدیث ثابت ہو یا فقط محدث جہڑے  
 الحدیث مضلہ الا الفقہاء خود کہو استاد بخاری  
 چار نام جو مجتہد نامہ کوئی ہو یا مثل انہامدے  
 جو شخصی تقلیدوں نکلیا چوڑ گیا ہو سوئی  
 کہ لائم بیان نہیں بلکہ فرقہ اہل قرآن کہانے  
 آکھن باجہ قرآن نہ ثابت کوئی حدیث رسولوں  
 اوہناں کفری نور نماز بنائی چھوڑ نماز پرانی  
 اوہ عبد اللہ چکر الی ہے جہل بخت کفر کھنڈائی  
 فقہ حدیث اتنے تفسیر ال پر جو عمل کماون  
 اہل قرآن دامعنی بن قرآن نہ کچھ منانا  
 ترجمو اگلے غلط کہو سب ایہ فرقہ شیطانی  
 ہوشامت اعمال نکلن لوگ جو جیو گندری  
 مرزایاں وکھ کفر کھنڈائی گرجی وجہ بہندے  
 رات دنے شیطاں نہاں متے جیلے مکر کھاوے  
 ایہ لائم ہی تھیں کل ہائیں نکلیاں میت زمانے

تب نہ خوش و شخص کسی جس سنی حدیث اسامے  
 تو کئی حدیث بیان کرن اتو سمجھ نہ ہو دی تنہا ہیں  
 اس حدیثوں مسئلے کئی کٹھو اوہ اظہاری  
 فقہا والے دجے اکثر اوہناں کنوں اسیہ سے  
 جو باجہ فقط حدیثاں عمل کری خود جاری  
 بن پڑھ اوہ ترجمہ حدیثاں مجتہد آپ کہانے  
 کوئی بخیری مرزائی بخدی تے لائم بھب کوئی  
 اوہ عقل موافق معنی اگر تفسیر حدیث جھوٹانے  
 تفسیر کوڑ لوکانہ ایڈھوئے جھوٹوں  
 کل جدید لندینک تلح ہو و شر شیطانی  
 باجھوں چند مریدان اپنییاں مشرک سمجھ بنائے  
 نال تنہا تے ویرا نہانہ امور من جا آزماون  
 سواوہ بھی اپنی عقل موافق معنی اکٹ بنانا  
 اس چوہدویں صدی اندر خود اوں ترجمہ کتیا جانی  
 جو سلف خلف نو کفر کہن خود بن موحد بندری  
 وجہ سیدان تہوں مقابل ہوئے مشابہ زن  
 چکر الی مرزائی بخدی چیلے سب اوس آئے  
 لکھوی بھی وچہ روخچہ دی لاکھیا وکھ عیانے

الَّذِينَ اتَّيْنَهُمُ الْكِتَابُ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمُ الَّذِينَ

خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى

اللَّهِ كِبْرًا وَكَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْقِرُ الظَّالِمُونَ وَيَوْمَ نُخْشِرُهُمْ

جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا لَبِئْسَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ

لَا يَنْفَعُكُمْ فِيهِ لَبَّيْكُمْ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُنْفَخُ عَنْكُمْ ذُكْرُكُمْ لَبَّيْكُمْ يَوْمَ تَبْصُرُونَ عَذَابَ اللَّهِ الْكَبِيرَ



تَزْعَمُونَ ۚ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِیْئْتِهِمْ اِلَّا اَنْ قَالُوا وَاللّٰهِ رَبُّنَا

## مَا كُنَّا مُشْرِکِیْنَ

وہ لوگ جو دئی ہے مٹے اُنکو کتاب پہچانتے ہیں اُسکو جیسا کہ پہچانتے ہیں بیٹوں اپنیوں کو۔ جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو۔ پس وہ نہیں ایمان لائے۔ اور کون ہے بہت ظالم اُس شخص کو کہ باندھ لے اور پرائے کے جھوٹے یا جھٹلائے نشانوں اوسکی کو تحقیق نہیں چھٹکارا پاتے ظالم اور جس نے کراٹھا کر نیچے گیم اور کوسب کو پھر کہیں گے ہم واسطے اُن لوگوں کے جو شرک لائے تھے کہاں ہیں شرک تمہاری جنکو تھے تم دعویٰ کرتے پہ نہیں ہو گا بہانہ اور نکا مگر یہ کہ کہیں گے قسم ہے اللہ پروردگار ہمارے کی نہ تھے ہم شرک لائے ہو اُنکو

بیٹیاں بنیادی جو بڑا وہ خوب پہچان کھیندے اور شاہ رسل و نال ایمان نہ لیا و چون غریب بھی قرآن جھوٹا و ن ربا جادو شعر بتا و ن تے جس دن کھو کر مشے کرا کھو اسیں نہائیں پھر کچھ نہوسی غدار و نہاندا مگر کہیں سب فردی عبد اللہ ابن سلام مل پوچھیا حضرت عمر سوچے تاکہ کیا رسالت پر علی اسان بیت یقین صفائی جو خبر نہیں کیا زناں کمایا تے ایہ ہی الہی کو چہ منع ہو چہ حبثت خازن و چہ شمارن تے مومنانے گھر ملن کفاراں جو و چہ دفع دوائے تے حقے گنفل ماد عندر یا حببتاں شیطاناں تا بعدار و نہاندا ہوں ایہ بھی نامقبولوں اونہاں محبت حب الہی لازم ہے نہ کھائے تے یہ حقائق ملی خلاصی لکھوی ناہ سر پایا

اہل کتاب رسول ساؤیدی انج پہچان کر نیدے جنہاں گھلٹوچ خود جاناں پاٹن مشرک اہل کتاباں جو کہن فرتے بیٹیاں ربہاں شلف بت الاون تے ہے ایہہ کافر کسی خلاصی پاوی تا ہیں اج کھرت شرکیتاں جنہاں شفاعت دھوکے بہتری قسم خدا ناہ ہیں آپے شرک کنندے جو بیٹیاں پہچان بنی دئی ہوتاں کیونکر آئی صحت اولادوں جو اسوچہ ہی شک بہائی خیر النفس ام جو و گھر ہر ہندے کارن جو کافر اندی گھر حبثت اندر پاوں ایمان والے خیر و الفسہم ایہ گھانا پیا تنہانیاں جاناں تے غیر شیعہ جو پیر نکارے ٹھو چال رسولوں جو اہل طریقت پیشے تے ثابت قدم کاندے ولیماتال عداوت رکھن بغض خدا سنگ آیا

لہذا فتنے سمراد عذر ہے یا بتول کی محبت کرنی کہ جس وقت مشرک اس جھوٹے کے فیالجہ اپنی خلاصی کا ارادہ کرینگے ہی تو سب کہ اسکو فتنہ فرمایا اور بتول کی انتہا یہ ہوگی جو انکے مخالف ہو کر قیام کیلئے کھڑے قیامت کے دن خلاصہ علما ہی صفی اللہ رحمۃ اللہ علیہ



جو مطلق پیر تیری اوسے بتاں شک لائے <sup>۱۲</sup> رحمانی شیطانی پیراں وچہ نہ فرق بتائے

النَّظْرُ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ

دیکھ کیوں کر جھوٹ بولا انہوں نے اور پر جانوں اپنی کے اور کھوایا گیا اون سے جو تھے باندھ لیتے

دیکھا اونہاں کیوں جھوٹ لایا اُپر اپنیاں جاناں  
جھوٹو آکھینو اسان شرک نہ کیتا قسم آہی  
برسٹیاں ابو جہل ولیدہ نظر ائے عتبہ سے  
پچھن نظر کی کجی محمد کی تھے سنی اسان  
پرین جو کہ کیا نیاں اگلیاں لوکاں تساں سناواں  
میں جانا کجی کچھ سچیاں گلاں سن ابو جہل الایا  
نا اگلی امت رقتاری ویکھیں دُر مٹوروں

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمُ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ

وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَلَا يَذْكُرُونَ ۚ وَمِنْهُمْ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ۚ مَا حَتَّىٰ أَجَاوَزَ

يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ لَفَزُوا أَن هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

اور بعض انہیں سے وہ یہ کہ کان دھرت ہیں طرف تیری اور کہتے ہیں بنے اوپر دلوں انکے کے پر دے اس کے کہ سمجھیں  
اوسکو اور بیچ کا نوں انکے کے بوجھ ہے اور دیکھیں نشانیاں ایمان لاویں ساتھ اُن کہیں ہاں تلک کہ  
جب آویں تیرے پاس جگتے تجھ سے کہتے ہیں اگرچہ کافر ہوئے نہایت مگر کہہ سائیاں پہلوں کی

تے بعض اونہاں تھکر کن صراں اسان پر دویں لگائے  
جو سب نشانیاں دیکھتی تھیں یہی ناہ ایمان لیا طن  
تے آکھن کافر کو کی یعنی نظر کہہ اشہاری  
سی اوسٹیاں ایمان لیا یافق مکہ جد جوبا

سہ شاید اوسکا وہ آواز جڑا نے کیا تھا بعد اپنے کلمات کے سچا نے کے پس یہ اوسکا سچ جانا نہایت کا مقدمہ ہوا اور اس سو یہ بھی  
نابت ہوا ہی کہ جب کھارنے قرآن کو نہ کر بھی نہ مانا دیا یہی دینے کی خل ہو اور پھر اسی واسطے کافر کو ایمان نہ لانے کے سبب اللہ  
تبارک و تعالیٰ نے مردوں کے ساتھ قسیم دی ہے کہ کفار مرنے کی طرح نہیں مرنے پس کفار نہ نہ مٹنا یہی ہے کہ کفر نہ مٹنا



تے نصر حارث واقصہ کہانیاں اکثر اگلیاں لوگاں تاسن قرآن الایمیں ایہ بھی قصے کہانیاں آیاں جو دشمن بنی ایندین چاہندے ابوطالب نہایت تارے	بھی بادشاہان پہلو تھان سنیاں تارے کھیندے ہوکاں دوہرہ عالم خازن ایہ سب سچ گوایاں پائیاں تے آپوں غالی رہی ایمانوں آیت رب اوتارے
---	---

وہم یمنون عنہ وینون عنہ وان یملکون الا انفسهم وما لشرعون

تے استحقاق منع کرن ایہ لوگاں آپوں ہن دواؤں سدی ضحاک کہن حق اہل شکر ایہ آیت آئی جویں پہلی آیت دی وجہ انہاں قصہ گذر سدا یا تے اس عبارت مقابل کھن ابوطالب حق آئی مویاں بعد ابوطالب کے خوابوں حال پوچھایا بھی کیوں اس اہل نکل نوں چوپیاں آوی ٹھڈا پانی بحان اللہ جب بنی یوں کا فرلوے رکائی وجہ ترجمہ القلب رسالہ ذکر ولادت سارا	اور دمنہ بھی کرتے ہیں اوس اور دور بھی رہی ہیں اس اور نہیں ہلاک کرتے مگر جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے نکرت ہلاک مگر خود جانناں سمجھتے نہیں افادے جویں ابوجہل تو سناھی اوسکے دیکھہ عالم بھائی یا کنوں قرآن محمد شکر قول قتادہ آیا جو شکر قار ہٹا لانا بیوں آپوں سنئے تارہی دیسوں سپردہ شری میں کچھ امن غدا بول آیا مال شہادت جس تہ لونی کرے آزاد چھائی پھر مومن کو بن خوشی ولادت پادوں لوی صفائی بھی ابی طالب حال اتھ عاجز کیتا ہو آشکارا
--	---

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ ذُقُوا عَلٰی النَّارِ فَقَالُوا اٰیَلَتِنَا نُرَدُّ وَلَا نَكْذِبُ بَآیَتِ رَبِّنَا وَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

بَلْ اَلْهَمَّ مَا كَانُوا یُحْقُونَ مِنْ قَبْلُ

وَلَوْ رَدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا كُنُوْا عَنْهُ وَآلَهُمْ لَكٰذِبُوْنَ

اور کاٹکے دیکھو تو جو برقت کہ کھڑے کئے جاویں اپراگ کے پس کہیں ای کاہر چھ جاویں اور نہ جھٹلاویں رب اپنی اور ہوویں ہم ایمان والوں سے بلکہ ظاہر ہو گیا واسطے اونکے جو کچھ کہتے چھپاتے پہلو اس اور اگر چھیرے جاویں التبتہ پھر جاویں طرف اوچھیرے کہ منع کئے کہتے ہیں اوس اور تحقیق وہ التبتہ جھوٹو میں	ان کہیں کسی مڑ دیا جاتو بنے مومن سارے تے اہل ایمان تھیں چائی من کتب رب سائیں
---	---

جہاں دیکھن جہوں ٹھہرا تو جاسن کا فرنا رکنا رے تے اوہ آیتاں ریل پندیاں کردی جھٹلائے نا میں	نار کہیں کسی مڑ دیا جاتو بنے مومن سارے تے اہل ایمان تھیں چائی من کتب رب سائیں
--	--

۱۳۔ اور لوگوں کو سنا تھا ۱۴۔ یعنی اس ہلاکت کی اول کو خبر نہیں ہے ۱۵۔ یا پھر آپچی پیروی سے جو ابوجہل لوگوں کو روکتا تھا اور آپ تصدیق کرنے سے دور رہتا تھا ۱۶۔



بلکہ ہو یا دنیا یا آخرت ہر کچھ آپ پہل چھپا دیے  
تے اوہو کافروں البتہ کرن بیکار سے کوروں  
جو گوراء و چوڑ کے کہیں اٹھان اسی ثانی

جو موسیٰ جابن تا کرنا اوہو کم نہیں کے جانے  
جاں ایہ آیتان نازل کافروں کی جست فثوروں  
تا اگلی آیت رب اترامی بکھر رونی جانی

وَقَالُوا إِن هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۝ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ

وَقَفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ قَالَ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا

الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ۝

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا الْيَسْرَ تَنَا عَلَىٰ مَا فَرَطْنَا فِيهَا ۝

وَهُمْ يَكْمُلُونَ ۝ أَوْ ذَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ إِلَّا سَاءَ مَا يَسِرُّونَ ۝

اور کہا اُنہوں نے نہیں مگر زندگی دنیا کی اور نہیں ہم اٹھائے جانے والے اور کاشکے دیکھو نہ ہوت کھڑے  
کے جاوینگے اوپر پروردگار اپنے کے کہیں کیا نہیں یہ حق کہیں البتہ ہر قسم ہر پروردگار ہر کی کہیں گیس  
چھو عذاب بدلے اوسے جو تھے تم کفر کرتے تحقیق ٹوٹا یا اُن لوگوں نے کہ جھٹلایا ملاقات اس کی کو  
یہاں تلک جب تک اُنکے پاس قیامت ناگہان کہیں گے او افسوس ہو اوپر اوسکے کہ تقصیر کیا  
ہے بیچ اوسکے اور وہ اٹھاویں گے جو ہر اپنا اوپر نہیں اپنی کے خوار ہو رہا ہو کچھ بوجھ اوٹھاتے ہیں

تے نہیں پھر اٹھاؤ جان و الے واری ثانی  
جاں ایہ منکر تیش کچھوں رب کے رب سائیں  
تا منکر ان کے کہیں کیا سچ جانو نہ ہر شرنوں  
رب کو عذاب چھوین پاروں کرے کفر کماٹی  
تا جد وقت قیامت اپن جیت اوہا نول آیا

تے کہیں نہیں پھر جیون گمراہ دنیاوی زندگی  
ہُن ای جو جو کبھی جو دیکھیں اوس تماشے تائیں  
تے جہت حسرتاں فتنے رکن اہل کفر نوں  
کہیں اسانوں تم مڑی ایہ ناں حق ایہا ہئی  
ٹھیک اٹھناں بہت دیاں ہو باجہاں املن چھو گیا

۱۷ روح البیان میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن علم کی صورت میں ظاہر ہو جائیگا اگرچہ ہر نفس اس کا روگ وانی کرے والا اور جاننا چاہو  
کہ بوجھ کئی قسم کے ہیں لیکن دل کا گناہ سب پر فوقیت رکھتا ہے اسلئے کہ وہ نہایت بلند ہے سب گناہوں سے وہ ایسا  
بوجھ ہے کہ روک دیتا ہے سالک کو سالک کی مثال سے پس سالک کو لازم ہو کہ کل گناہوں سے توبہ کرے اور غافی ہونے کے طریقے  
میں پورانی ہونا۔ فرمایا حافظ علیہ الرحمۃ تھے۔ مگر خود دوائے دوزخ عالم رندی نیست مگر کفر نیست و رب مذہب خود بینی خود لائی  
نیست ۱۲ سلسلہ جیسا کہ فرمایا اسد تناسک و اخالی نے تو میرے شکر لکھتے ہیں اسی الرحمن و قہار یعنی جس دن اٹھائیں گے  
ہم ہر سیرکار لوگوں کو طرف رحمان کی اسوار کرے گا



تے خود کٹاؤں چاؤں اپنی مندی عمل بصاعت  
پھر وہی عالم خازن بھار چکن داکر شانہ سے  
خوشبو تک قمر اکڑہ آتس کہے زبان  
کہو میں تیرا نیک عمل ہاں چڑھ میں اُپر پٹھائیں  
نئے آیت آخر سورت مریم اتھ گواہ گذاری  
آن لے کہو جانو نے مینوں کافر کہے نہ جانی  
کردار ہیوں سواری میں پر راج دن وقت سے  
سہی کنوں اتے ایویں وجہ خلاصے ظاہر پایا  
إِنَّ النَّفْسَ لَمَّاءٌ بِالسُّوءِ فَتَنُهَا لَهَا مَلَكٌ لَّكَوٍ

آکھن ای افسوس کمی ساں کیتی وجہ اطاعت  
خبردار ہی چیز برے جو کافر بھار اٹھانہ سے  
جاں مومن گور دل نگار مین اگوں پر شکل نورانی  
ای شخصیاتوں جانے مینوں مومن آکھے ناپیں  
میں تیرے اوپر دنیا اند کیتی بہت سواری  
نئے کافر آگے شکل بُری کہ بد بودار ڈورانی  
آکھو میں بُریائی تیری تول وجہ نیت دنیا سے  
ایہم بچلون اوزار ہم دامتے خازن لبیا یا  
گناہوں نفسوں جیوں خالق فرماوے

### اشارات

پر نکلن نفسوں مال اسدی ممکن ہو کہ بھائی  
جو ذکر آہوں قلب ہووے ترنا لے نرم الایا  
تے اگ شہوت دی بھر کر گسوت غفلت جاں اپنی  
پھر دگر موندہ جیوں کھڑا کھڑے جڑے ہاں تھیں آدمی  
نہ پانی دتیاں سبز ہو کہ جڑے ہاں گیاں سب بھائی  
آب نہ امت تو یہ دیویں مت بن بیٹھیں عاتقی  
تے علی بن موقوف کنوں حکایت عاشق وچ دساو  
جوں گلی آیت وچ اوہنا دی حالوں تچو دساو

نئے ہاں نفس و نفسوں کی نخلیا جاوی بھائی  
سن شیخ محمد ابو عبد اللہ ترمذی نے فرمایا  
جاں دل ذکر دل خالی ادب وچ نفسارت آدمی  
بھی کنوں اطاعت ربی روکن جاں کچہ تروے  
بھی سکے رکھ دابن بالن سے ہو علاج نہ کانی  
ایہہ رکھ وجود تیرا جو بھائی خوراجیہا باقی  
پس ذکر خدا توحید اطاعت اصل اصول تراے  
جاں اہل النار نعیم جنت دی دیکھیں حشر کھاو

وَمَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ

لے کہا علی نے کہ ایک سال حج کیا مینے محل میں بیٹھ کر سچا لٹ سواری پس دیکھے مینے کئی آدمی چلتے پایادہ تو مینو بھی  
پا پایادہ چلتے کر پند کیا اُنکے ساتھ پس میں محل سے اُتر کھڑا ہوا اور دوسرے ساتھی کو سوار کر دیا پھر میں اُنکے ساتھ چلتے  
لگا کہ پوچھے ہم ایک جنگل میں اور تھک کر چلنے سے رہ گئے پس ہم تنہاں کے کار سو گئے تاکہ وہاں مجھے خواب میں کھائی  
دیا کہ میرے ہمسائوں کے پاس سونے کے خال اور چاندی کے آنچور ہیں اور دھو تو میں پاؤں چلنے والوں کے اور  
باقی میں ہی رہ گیا نا ان میں سے ایک نے کہا اچھے دو سئوں کو کیا بیشخص اُن میں سے انہوں نے جواب دیا کہ یہ محل والا  
یعنی سوار ہے اُس نے کہا نہیں بلکہ یہ پایادہ چلنے والا نہیں ہے اس واسطے کہ یہ پایادہ چلتے کو دوست رکھتا ہے ساتھ اولیاء  
پس انہوں نے میرے پاؤں بھی دھو دیے اور مجھ کو تعظیم سفر کی سب دور بہ گئی پس جس شخص کا یہ حال ہو کر کہ مجھ مدت صحبت  
اولیاء میں پایا ہو تو پھر اس شخص کا کیا حال ہو سکتا ہو جو متبع اعتقاد کو ساتھ ہی علیہ السلام کے قدم مقدم چلے تا ارج البیان



# يَتَقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

اور ہمیں زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور مشغولہ اور البتہ گھر آخرت کا بہتر و واسطے اُن لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں پس کیا نہیں سمجھتے ہو تم

تے نہیں دنیا زندگانی جس تے کافر ہیں ہنکاے  
نے گھر آخرت و بہتر کارن متقیان وے آیتا  
ہو دنیا کنوں و نو جو آخرت تھیں نیک ایسا ٹی  
اخصس الیہ ابو جہل نوں کہو کوئی سندا انا میں  
ابو جہل کہیا میں تم اسدوی سچ محمد نامی  
جائے ہر شے دی سرور ملی نے شرف اُسنو ہی جائے  
حقیقت سچ ہو دنیا اوہ جو رہتیں وک ہٹاے  
حکم الہی کہول کہول شغل کوئی نفسانی

گمراہ الکیاں کھیلنے دیوانیاں شغل سپاے  
جو اودن تہیں تے دنیا اندک واسا پایا  
تے آخرت نام بہت جو چچہ پیار ب فرمائی  
محمد سچا ہے یا جھوٹا دیشیں ٹھیک اسایش  
بھی کدی کو نہ بولیا اُس نے پر ایسہ گل امی  
تا ہو قریشیاں کل دن باقی شرف کیا رہ جائے  
محبت اسدی محبت الہی دلچ و دھما و دی  
جو چھو نفس و لہو جھکیا تا رہے خاص حقانی

پسیت دنیا از خدا غافل بدن  
اہل دنیا چہ کہیں چہ ہمیں

نہ قماش و لقر و فرزند وزن  
لَعَنَ اللَّهُ اُمَّتَهُ عَلٰی رَءْمِ اٰجِمِیْن

دنیا بڑی زن سکاراں بن خوش فربے ساوے  
جو اصل حقیقت دنیا والی نظر آوی تہہ پایاے  
جی کہیا تیس کہو کھکیاں نفساں اپنا تائیں  
الدنیا جہنم المومنین جو ایسی و سیا ختم رسالت

تس تن طلاق دتی اولیا واں ہر یک ٹھس کاوی  
تارنیا تے کل دنیا والے جائیں سخت نکاے  
فرووس مہیت ویسے کارن ملی جو رزق اتھائیں  
دنیا قیدی خانہ مومن عیش کفار اس حالت

سلا و مشہل جلال نے حضرت کو غائب فرمایا ہو انھوں کہ اگر نظر آتی تو قیامت کا کوئی انکار نہ کرتا اور رب تکالیف اُنہے جانتیں اور دنیا پر  
کوئی بھی سختی نہ رہتی جو کہ وہ دنیا میں ہے وہ صرف آزمائش کے واسطے کیا ہے ۱۲ سلا جس طرح مدنی کو بیگہ اور پرہیزگار زندہ کی اور نبوت  
بھی اُنکو واسطے ہے ہمارے کہ کیا رہیگا باقی اور محمد ابنو قصی جو قصی جس طرح پشت باپ تھا عبد المناف کا اور پانی پلانا سماج  
کو جو چنے مانا تو سرحداری اور شرافت اُنکی ہاتھ میں ہوگی اور اخصس منافق تھا یہودی میں کا بہت شریف ۱۲ عادل ۱۳  
الدنیا نام کسی بیرونی نے ایک مثل بغدادی ہی اس حدیث کا مطلب پوچھا کہ میں بہت محتاج ہوں دنیا میں اور تم بڑی دولت  
اور شرف والی حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں والدینا جہنم المومنین الحمد للہ یعنی دنیا قید خانہ ہے واسطے مومنوں کے اور  
راحت ہے واسطے کافروں کے پس جب میں محتاج ہوں اور غنی تو پھر حدیث مذکور کے برعکس عالم ہو اُس پر بات سنکر اُس نے شکر عالم فی  
جواب دیا کہ کیا تے نہیں دیکھا ہے کہ زینت احمد دنیا کا مالہ اسباب میرے واسطے مفید ہے بہ نسبت جنت کی نعمتوں کے جبکہ  
معدہ کیا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ساتھ میرے بہشت میں اور یہی کل تکلیف محتاجی کی تیرے واسطے جنت ہے جو بیچ دنیا کے بہشت  
اُن غلاموں کی جو معدہ ہو ساتھ تیرے انعام میں نہیں مثال اسکی دو عورتوں والے کی ہے کہ اگر ایک راضی ہوگی تو دوسری شصتے ہوگی  
اور کہ ایک عابد نے کثرت انوس کو اور گھر آخرت کے اور گناہوں کے ملکہ غم کھا اور اس رات کے جو غمے سوئے گذار دی اللہ صلا

۱۲  
یہ سہل بخیر نہ نہ نہ لکھا ہے اور غم کھا اور اس رات کے جو غمے سوئے گذار دی اللہ صلا



نہ دنیا باقی رہی عقبی باقی رہے چنگیری  
 کہ چون دینار مالک سنگ ہو یا بصرے گذر اسوا  
 حکم کرے مژدہ راں کرد تیار محل شتا  
 تر مالک کہیا دین توں گھر تے کتنا مال لگاناں  
 فرمایا ایہ مال جو مینوں دیویں کل جواناں  
 تے میں دیان ضمانت مینوں آپر خداوے مردا  
 لڑکے خادم جن جو چہ تے نت رہنے والا  
 گھارہ زعفران گھٹا کتنا توئی کسے تھ لگائے  
 مالک سی ایہ پند جو انی لول لول وچہ سمانی  
 نے کاغذ قلم ووات مٹکا ورت لکھیا نامہ جانے  
 میں تیر بیکارن صنامن ہو یا اوپر ذات الہی  
 جس گھڑی میں صفت سنانی رتے وعدہ آیا  
 جو کھلاست اس گھر تیر تھیں اندر ظل ظلیلے  
 پر کھ ضمانت بند کہ کاغذ داتا تھ جو انے  
 پھر موہرے چالی تہاں کنوں شو جو انے آئی  
 رات وفات مالک نوں لکھیا کاغذ کہت دسایا  
 جاں کہو لیا اسنوں لکھیا سی وچہ باجوہ سیانہ  
 جس گھر حجت ضمانت مالک مٹی اوس جو انے

ہو جعفر ابن سلیمان کنوں حکایت نقل چلیری  
 اسال پھر وہاں ٹھاکہ جت ان محل بنواؤ ڈاٹھا  
 سلام کہیا اسال و تا پرت جواب جو ان صوابی  
 کہندا رہم ہزار ایسی اس گھر تے خرچ کراناں  
 ناحق اوس مال کھنڈی جاہگ کھان وچہ ٹکٹاں  
 جو حجت وچہ تھ بہتر تھیں ملے محل مہر و  
 سنج یا تو توں فو تو بنو جڑے جو اہر اعلیٰ  
 تو رب کو کن کہن تھیں گھر پید اچھبے جائے  
 تے رکھ اوہ مال طبق وچہ حاضر خدمت کیتی بھاٹی  
 پھر لکھیا مالک بن دینار ہے صنامن شخص فلانے  
 جو بدلے اس گھر حجت وچہ تھ ملے عجب گھر بھاٹی  
 خریدیا میں اس مال قصہ حجت تھ بہت الایا  
 اوہ گھر عالی حجت دا وچہ عزت قرب خلیلے  
 تے مال جو استھیں لیتا داتا وند فقیراں دانے  
 تے کہیوں کہن جگر وچہ رکھنا اس کاغذ نوں بھاٹی  
 وچہ محراب پندوی جلدی مالک اوس اٹھایا  
 عزیز حکیم اند تھیں ملی جو ان خلاصی پیارے  
 اوہ اسال پوری کیتی ستر حقے وودہ دتاے

برکہ پایاں بیش تر مسعود تر  
 زانکہ دانہ زیر جہان کاشتن  
 آخرت قطار استنرا ہلاک  
 پشیم بگزین شتر نو و عتر ترا

بیت

پد ترا و کارے کہ افروز دید و بر  
 بہت بہر محشر برداشت  
 در تیج و تیاںش ہچوں پشیم پشیم  
 ور بود استر چہ تمیت پشیم را

عقبی سمجھتہ قطار اوہاندی دنیا پشیم اتے لیتے  
 اٹھ عقبی جس پسند قدر اس دنیا لیلیاں کافی  
 ایویں سن وچہ ہو سی جاہگ مولوی دم الایا

جہاد وصال جوڑ لوں جت ٹیک کون جاہل نہیاں جیو  
 صوف تے جت تائیں کیا کرسی جلال دولت پائی  
 ایہ وارہ وارہ باغ قصو جس چہ گل ہر قسم و سبایا



## شعری شریف مولوی معنوی ام

باز گوئیے اسے اسیران جہاں  
ای تو بندی اس جہاں محبوس جاں  
تختہ بند است آنکہ تختش خواندہ  
پادشاہ فیت بر ریش خود  
بے مراد تو شود ریش سفید  
افتخار از رنگ و بو و از مکان  
ای ز خوبی بہار آں لب گزاں  
روز دیدی طلعت خورشید خوب  
بند دیدی بر این رخسار طاق  
کود کے از حسن خدو لاوی خلق  
ای پیرہ لوہائے چرب چہر  
مرخبت را گو کہ آں خوبیت کو  
پس انال رشک استادان شدہ  
نرگس چشم خمار ہچو جاں  
حیدر کا مدد صفت شیراں رود  
زلزل و جعد مشکبار عقل بر

مزارت اور چوئی تو شہزادہ کجاہ دیکھتے تھے  
مزارت اور چوئی تو شہزادہ کجاہ دیکھتے تھے

از خود گردید اسیران جہاں  
چند گوئی خویشاں خواہر جہاں  
صدر پنداری و ہر در ماندہ  
پادشاہی چوں کنی برنگ و بد  
شرم دار از ریش خواری گزائید  
ہست شادی و فریب کو دکان  
بنگراں سروی و دروی اختراں  
مرگ اور یا دکن وقت مغروب  
حسرتش را ہم بہیں توئی محاق  
بعد فدا شد خرف رسوائے خلق  
فضلہ آں را بہیں در آہرین  
بر طبق آں نوق و آں مغزی و بو  
مصنعت عاقبت لرزاں شدہ  
آخر آتش بین و آب از وی چکاں  
آخر او مغلوب موٹے میشود  
آخر تر آں شد چو نوب زشت تر

مزارت اور چوئی تو شہزادہ کجاہ دیکھتے تھے

بھی ابو جہل نے ملے آگھیا حضرت نون مکاری

اسان جھوٹے نہیں کسی سنیاتیں پیچ نیوگلسای

لے ترجمہ یعنی ایسیران دنیا اور ایسیران جہاں اور اگر وہ بندہ شد اپنی جان کی کیا تو نے ..... اپنی جان کو اس جہان فانی میں قید کیا ہو تو کب تک خود پرستی کرے گا ای فانی جہان کے خواہر وہ تختہ بند ہو تو جبکہ کہتا ہے اور ہر ایک مجھے گرسے ہوئے کہ بندہ بنے والا تو جانتا ہے جب تجھے اور پر زخم یعنی رنج اپنے کے پادشاہی سے اوپر اچھے اور بُرے کے کس طرح حکم چلا سکتا ہے تو۔ تیری ڈاہڑی سفید ہو گئی سو مقصود اور مراد اپنے کے کچھ شرم کر ساتھ امید کے زخم کھانے سے بڑائی کرنی تیری ہے ساتھ مکاروں اور لڑتوں اور خوشبو و خوشبو کے مگر یہ سب کھیل ہے (لوگو!) وہ لب مائے رخ ساتھ نریت اور خوبی کے آخر الامر یہ درد اور ریا ہو جاتی ہیں آفتاب کا منہ تو دیکھتا ہے نہایت عمدہ لیکن اسکی صورت غروب کے وقت تو دیکھو۔ چاند چہا رہے ہم کو تو دیکھتا ہے کہ کس کمال کو وہ پہونچا پھر وقت گزرنے کے دیکھ اوسکی عاجزی اور کمی اسکا ساتھ سرک دیکھ کہ وہ کس طرح عوام و خلق ہر گناہ پر کمال کو اوسکی عقل بڑی ٹھیکری کی طرح کیا ہو گئی۔ دیکھ کبھی عمدہ غذا کیسے چرب اور خوش رنگ ہوتی ہے آخر کار جس کا فضلہ بہت ہی بد بودار اور گندہ ہوتا ہے پھر اس پلیدی رنگ نہما کو کہ وہ تیری خوبصورتی کہاں جواب بیان کرے اس ادعا و صنعت و کی انگلیاں لے آکر مار دے کھانے والی ہوئیں سہ کچھ نرگس مثل جان کی خار وال تو ہے مگر آخر کار اسے کھد کو دیکھ جس میں پانی ٹپکتا ہے بڑے بڑے پہلوان پریش اور لافانی خیر و عیب یہاں وہ بھی صفت میں جاتے ہیں مگر وہ بھی آخر کار ایک چر ہے جیسے سے مغلوب ہوجاتے ہیں



پر وہ نبوت محمدیؐ میں تادمہ جھوٹا میں شنیدی

تا اگلی آیت رب اوتاری خبر مفسر ویدے

قَدْ كَعَلِمْنَا أَنْهَ كَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يَكْنُ بُؤُوكَ وَلَكِنْ

الظَّالِمِينَ بَايَتِ اللَّهُ يَحْجِدُونَ وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ

فَصَبِرْ عَلَىٰ مَا كُنْتَ بِأَوْدُوحًا حَتَّىٰ أَتِيَهُمْ نَصْرًا وَلَا مَبْدَلَ بِكَلِمَتِ

اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِينَ

تحقیق جانتے ہیں کہ اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے جو کچھ کہتے ہیں پس تحقیق وہ اللہ نہیں جھٹلاتے جھکو  
لیکن ظالم دشمنوں اللہ کے انکار کرتے ہیں اور اللہ تحقیق جھٹلاتے گئے پیغمبر پہلے تجھ سے پس صبر کیا  
انہوں نے اپراو کے کہ جھٹلاتے گئے اور ایذا دے گئے یہاں تاک کہ آئی اُن کے پاس دو ہماری

اور نہیں کوئی بدلنے والا باتوں اللہ کی کہ اور تحقیق آئی ہیں میرے پاس بعضی خبریں پیغمبروں کی

<p>اور میں نے نہ جھٹلانہ پیار یا خیال نہ کہ وہ انکے لیکے جھوٹے گئے پیغمبر جتے پیش تسائے تجو آئی اور نہ تلبس مدد اسان اسحالے تے پاس تیری کچھ قصص سولان آئی سمجھ افادہ ذات اپنی نور پر وہ نہائے کو قیاس افھایاں جو مخبرہ کی کر امت آپوں ظاہر کرن کہ امیں تحت بقیت حق آصف آندا دعویٰ مال علی نور قبل ان یوتد اکیک طرکک اندر ستر نسل سویری میں اکھ بھلن تیری سوہر لیاواں تحت انھائیں</p>	<p>اس میں بیشک جانتے ہیں کہ اللہ علیہ السلام نے ایسی ظالم تیاں رہیاں سنگ انکار کماندے پس صبر کیا اور نہ جھٹلانے تے وہ کہ پوچھنا لے تے نہیں کوئی بدلنے والا وعدے نے احکام خداوی پاس قساو پیغمبریاں دیاں خبراں کئی آیاں انھ لکھوئی کہیانہ ہو اختیار بنیاں تے فرسحا میں صلفوس لکھوئی اتف ہو یا اچے قرآنوں قال اللہ علیہ السلام ان کتابنا اتیک پہ پڑھ پیاے انا اتیک پہ خود دعویوں ولی کہیا پیغمبر تائیں</p>
--	---

یعنی یہ جھٹلانا کافروں کا فقط آپ کی ذات بابرکات کے واسطے ہی خاص نہیں بلکہ آپ پہلے بہت رسول جھٹلاتے  
گئے ۱۱ احادیثی سے یعنی مومنوں کی نبوت اور زور یا عذاب آسمانی نے اُن منکروں کو نصیبت اور نابود کر دیا۔ اور  
اہل اللہ تعالیٰ ہوئے ۱۲ سے پس جس طرح وہ منصور ہوئے اور دشمن معذوب ہوئے۔ اسی طرح  
آپ بھی مظفر اور فتح مند ہوئے اور دشمن منہور جو فرمایا انا لنصر ولسنا یعنی تحقیق سنے اللہ مدد کی  
رسولوں کی۔ جیسا کہ فرمایا کتب اللہ لا غلبین انا ورسلی یعنی لازم کیا اللہ تعالیٰ نے کہ اللہ غالب  
ہوؤں گا میں اور میرے رسول آخر سورہ مجادلہ ۱۱ غازی  
سے ناصحانہ عتاب کے ساتھ اور شفقتانہ طریق کے ساتھ ۱۲



پس ایسی مسافت تھیں جسے خطے تخت لیا یا  
ایہ نال اختیار کر امت ہو یا بن اختیار ایہائی  
رسول اللہ چو کھیرا ناک جاں سنجے جاں جیاتی  
شاہ رسل نوں خیال ڈاہہ ہر ویلے ساعت  
تا چھٹ عذاب بلاؤں پاؤں عالی درجیاں تائیں  
جو اینویں ظاہر ہو کہ امت ایہ قول بیان لیا وے  
جیہ پئے وی دل مضطربوں ووجے طور ٹھہرایا  
ہوئے احتیاج میری سرکار نہ کچھ پرواہ ہدایت  
بجایں لکھ کر وٹاں لو کی پن جنہم راہیں  
ہاں جے آپ نہا نہاد منع ووج نہ جٹا چاہو  
تاں وجہ زمین کوئی سرنگ لگا یا پھر ہری رکھ آسانی  
حضرت وی بوخلمہ ہنس ہی جو مومن ہوں سا

ایہاں لکھا ہے کہ خطے تخت لیا یا

جاں جی اکھیر تخت اسدا خود آگے پایا  
لکھوی لے کر جیلے غفلت وچہ گمراہی پائی  
آپے ل ہو یا کس دے پاؤں لاندہا جھاتی  
جو کسے سببوں یہ قیمت کا فر کرن ساعت  
اوہ جاں کوئی معجزہ طلب کے بندہ ہاں کچھ عطا ئیر  
نہ نال کمال محبت حضرت نوں سمجھا وے  
جو ایہ اپنی محبت جہت ہدایت خلق جلیں سوڈیا  
بجایں شیطوں پوجیا جاو منکر ہوں نہایت  
بجایں کمی کروٹاں جنت ہو کہ مفت عطا ئیر  
پر جاویرے جھوٹے ساڈی تے دیکھا اہناں گھبراہو  
اکھیں کھول کھیں ایہ سیاہ دل وچہ خلاصی آئی  
ماں گلی آیت رب قاری ویکھ رونی پیارے

لکھا ہے کہ خطے تخت لیا یا  
ایہ نال اختیار کر امت ہو یا بن اختیار ایہائی  
رسول اللہ چو کھیرا ناک جاں سنجے جاں جیاتی  
شاہ رسل نوں خیال ڈاہہ ہر ویلے ساعت  
تا چھٹ عذاب بلاؤں پاؤں عالی درجیاں تائیں  
جو اینویں ظاہر ہو کہ امت ایہ قول بیان لیا وے  
جیہ پئے وی دل مضطربوں ووجے طور ٹھہرایا  
ہوئے احتیاج میری سرکار نہ کچھ پرواہ ہدایت  
بجایں لکھ کر وٹاں لو کی پن جنہم راہیں  
ہاں جے آپ نہا نہاد منع ووج نہ جٹا چاہو  
تاں وجہ زمین کوئی سرنگ لگا یا پھر ہری رکھ آسانی  
حضرت وی بوخلمہ ہنس ہی جو مومن ہوں سا

لکھا ہے کہ خطے تخت لیا یا  
ایہ نال اختیار کر امت ہو یا بن اختیار ایہائی  
رسول اللہ چو کھیرا ناک جاں سنجے جاں جیاتی  
شاہ رسل نوں خیال ڈاہہ ہر ویلے ساعت  
تا چھٹ عذاب بلاؤں پاؤں عالی درجیاں تائیں  
جو اینویں ظاہر ہو کہ امت ایہ قول بیان لیا وے  
جیہ پئے وی دل مضطربوں ووجے طور ٹھہرایا  
ہوئے احتیاج میری سرکار نہ کچھ پرواہ ہدایت  
بجایں لکھ کر وٹاں لو کی پن جنہم راہیں  
ہاں جے آپ نہا نہاد منع ووج نہ جٹا چاہو  
تاں وجہ زمین کوئی سرنگ لگا یا پھر ہری رکھ آسانی  
حضرت وی بوخلمہ ہنس ہی جو مومن ہوں سا



وَاِنْ كَانَ كِبُرُ عَلَيكَ اَعْرَاضُهُمْ فَاِنْ اسْتِطَعْتَ اَنْ يَتَّبِعِيَ نَفَقًا

فِي الْاَرْضِ وَسَلْكًا فِي السَّمَاءِ فَاتَّبِعْهُمْ بَايَةً وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ

عَلَى الْهَدْيِ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْخَالِينَ

اور اگر کمال ہوا ہے اوپر تیرے منہ پھیرنا اور ٹکاپس اگر کئے تو یہ کہ موصوفے سے نہ گسیج زمین کے  
یا سیرشی پنجہ آسمان کے پہلے انکے پاس کوئی نشانی اور اگر چاہتا اللہ اللہ اکبر کرتا اور نکلو اور پر ہدایت  
کے پس ہر گز مت ہو جاہلوں سے

تے جے بھلاؤ سے تینوں منہ موڑن کفار اراں یا پڑھی وچہ زمین مہر میں وت معجزہ کوئی لیا نہیں تے ناہ ہو ہرگز کوننا وناہل کہیا ہوا عتاب پیدارا وچ روح البیان ان کی ت وچہ رتبہ بنی سکھلایا تا جو وچہ شہادت اندر حضرت ختم رسالت دوا ہر غم و احب کرم و اشافہ اولیہا راں مگر تقاضا حکمت ناہ ہر اک مومن تھیوے تا فرمایا ایمان قبولن اوہ لوک پیارے جو میں انکی آیت وچہ رب کہیا اوہ مومن تھیندے	جو ہو سکی پانچ زمین لگا کوئی سُرنگ اظہار اراں تے سدے راہ تے حج کر سبے چاہیوے سبائیر جو محبوباں نول نال رمزے کر دے باز اشارا جو میں بنی کہیا رب اوہ تائیس سوہنا اوچے آیا جو عقد ار نہ رحمت کرے نہ رحم اوہناں سے حالت چاہے رحمت عامہ تامہ ہر اک طرف کھلا لال جو فوری ظلمانی دو شتم ہوئی مخلوق دیوے فہم تدبیر والا سنا اچھا نصیب ہے ہے جو میں ہر آیت پند قبولن روح البیان لکھیندے
---	--

اِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَبْعَثُونَ وَالْمَوْتِ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ

سنا اوہ مومن کہ تو میں وہ لوگ جو مٹتے ہیں اور مردی جلاؤ انکو پھر طرف اوکی پھیر جاوینگے  
تھینک قبولن اوہ لوکی پیار یا سخن جو تیرے

سنا حق تبارک و تعالیٰ نے حضرت صلعم کو رحمت کا جو دہرہ فرمایا اسی واسطے حضرت کے دل میں یہ چاہت لگی رہی تھی کہ کسی طرح کوئی بھی کافر دنیا میں  
نہ رہے مگر حکمت الہی کا یہی تقاضا تھا کہ روزنازل سے کہ قوت فی الخیۃ و فریق فی السعیر یعنی ایک فرقہ جنتی ہو گا اور ایک جہنمی احوالی ۱۲  
سنا وہ لا لک ہے جو جی طرف سنا اور فہم یعنی سمجھنے اور فکر کرنا سنا موتے کے جو کفار میں جیسا کہ فرمایا اس تبارک و تعالیٰ نے کہ لا تسع الموتی  
اور حق تعالیٰ نے جیسا کہ روایت کیا اسکو حسن اور بہتر سے لوگوں روح المعانی - اور اسی طرح سراج النیر اور کبیر اور عالم اور خازن وغیرہم میں بھی  
آیا ہے اور جو حق تعالیٰ کی آیات میں اپنے کافر میں ملو میں مودع کے ساتھ تشبیہ و تناسل واسطے جو کہ مردے کے جواب نہیں دیا کرتے پس جو سنگ  
جواب نہ دیا اور کلام بھی نہ کرے اسکو بھی موت میں مردہ ہی کہتے ہیں کہ سنا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر مردے سے تجھ سے اچھا سنتی  
ہیں یہ حدیث بخاری میں ہے اور مذکورہ اس مسئلہ کی تفصیل منزل اول ص ۱۸۷ میں ہے ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله هم اموات



تے موتی یعنی کافرن زندگی جہانِ دل مردے  
پھر سب کچھ تین جہنم سمجھ ایمان سماعت پاؤں  
مردی سن کلاماں پر ہر دین جوابے آگوں  
جو یہ کافرن گرجدین ایمان قبول نہ ہیں  
تے باہجہ جواب لاؤں مرویاں سُنا ثابت پیارے  
لاستعوا جہد القرآن نہیں کافر کھنڈی نہیں  
باہجہ سماع قبول جو سنیاں جاندا ناہ کفار ال  
تے ابوسفیان قصہ گزیا جس کچھ سن فر آؤں  
باہجہ بالتبھی الوجہل سچا یا نبی سوہارے  
جال کفار ال سرور قریشاں کہیا سرور تائیں

جاں کفار ال نوگن رات تھیں کدھو روز حشر دے  
پر سنن من تنفع نہ کرسی رصا جب فراون  
اس کہن عرف وچہ سند انابین وین سند آکلوں  
تا ناہ سُنا اس ب فرمایا وچہ قرآن بتائیں  
جیویں سنگ مزیاں صالح اتو شیخ طاب پکاری  
جو سنو قرآن نہ یارو سوچہ گھٹو شور کہائیں  
تا والغوا فیکم تغلبون ہوند اکیوں سخن ظاہراں  
جو دو جیاں رات تائیں کیندا سنیم سچہ عیاں  
ومنہم من یتقے الیک تے خود لکھوی کری تائے  
جو کیوں اس کوئی نشان آوی تا کہیا ر سائیں

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنْزِلَ

آيَةً وَلَٰكِن أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

اے یا جس طرح مردوں کا قبروں سے قیامت سے پہلے دوزخ بہت محال ہو اسی طرح ان کفار کا بھی دنیا میں ایمان لانا  
ممکن نہیں ۱۲ خلاصہ صفحہ صلی علیہ السلام کی قوم کے ہلاک ہونے کا اور آپ کا ان مردوں کو انکے ہلاک ہونے کے بعد پکارنے  
کا آکھیں پارہ کے آخر میں صاف موجود ہے اور انھی شعیب علیہ السلام کی قوم کا انہیں پارہ کے شروع میں اور  
فقیر نے ترجمہ کے رسالہ میں مفصل بیان کیا ہے ۱۲ حوالہ فی عنہ صفحہ تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ آدمی چار قسم  
کے دنیا میں ہیں ایک شعیب بن نفیس والوح یعنی نیک بخت ساتھ روح اور نفس کے نیک بختی کے لباس میں اور وہ بھی  
ہوتے ہیں اور صاحب عبادت کے۔ اور دوسرے بد بخت ساتھ نفس کے بد بختی کے لباس میں اور وہ کافر ہیں اور اُسے رہنے  
والے کیونکر گناہوں پر اور تیسرے بد بخت ہیں ساتھ نفس کے لباس سعادت میں شل بلع باغور اور بر صیفہ اور ابلیس کی اور  
چوتھے نیک بخت ساتھ نفس کے بد بختی کے لباس میں شل بلال اور صہیب رومی اور سلمان فارسی اپنی پہلی حالت میں  
پھر یہ لایا گیا لباس نکاسا تھ نفوس اور ہدایت کے اور کیا حکمت تھی نیکوں اور بد بختوں کے پیدا کر نہیں حالانکہ فرمایا  
الہ تبارک و تعالیٰ نے کہ اگر چاہتا الہ تعالیٰ تو سب کو حج کر دیتا ہدایت پر اور اندہ ہدایت کرے تم سب کو کفر یا حضرت عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ الہ تعالیٰ کو دے ازل سے معلوم تھا کہ فلان آدمی میری خلقت میں گناہ کرے گا لہذا سبقت پانے  
اُسکی ہتھ دے اسی واسطے سعادت کے راستہ سے محروم رہے ہیں پس کو دیا اُس کو شقی یعنی بد بخت واسطے سبقت  
کرنے قصدا کے اور اُس کے اور یہی حال ہے سعادت کا جب بندہ فرمانبردار ہوتا ہے تو اُس کو سعید یعنی نیک بخت کر دیتا ہے  
اُسکی ہتھ دے چاہنے کے لئے سعادت لاجالی کو اور قابلیت امانت رکھی گئی ہے انسان میں ساتھ قول الست بیکم قالوا  
بلکہ پس اُن کا یہ قبول کرنا دن و نیاق کے دلالت کرتا ہے اور استعداد کرنے والے کے روح البیان شریف  
عبارت جو عوام لوگوں کو مفید نہ تھی مترک ہے ۱۲ حوالہ فی عنہ ۱۲



اور کہا انہوں کیوں نہیں اتاری جاتی اور اوس کے نشانی رب اُس کے سے کہ تحقیق اس کا وہی اور پادسکے  
کہ اُتاری نشانی ولیکن اکثر اهل کج نہیں جانتی

<p>تے کافر کس نہ کیوں سپر کوئی رب نہیں لہو نشانی جو اسیں مجھ کو کہندی کیوں اُسے اس کا پاس آوے یا جوین نافرمانے عصا ہور مائدہ جیوں آسمانوں جوین چلن پیاڑ جو ڈالی اوسدی کیا کفایا میں جے مجھ کو اوسو چاوسی فرین نہ اہل ایمانوں پچھالی آیت وچہ ذکر سی قدرت رب جہاں سے</p>	<p>کہہ دیت بھیجن تے رب در پر ہونہ کرن نادانی جو کے نہیں فرخ ہو وچہ ندیاں خوب چلاوے یا جو طر ایمانوں مضطر کری عیانوں نا فرمایا کہہ قادر ہے رب پر ایہ فتنہ سائیں تا تر ت ہلاک دن جوین اگلیاں مہلت دینہ جانوں تا کجہ نہ نہ قدرت اگلی آیت کرے تارے</p>
--	--

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَيْرٍ يُنَاجِي إِلَّا آمَنَ

أَمَّا لَكُمْ مَا فَرَطْنَا فِي لِكَبٍ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُخْشَرُونَ

<p>اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی پرندہ کہ اُسے ساتھ دو بازوؤں اپنے کے۔ مگر اُن میں ہر مانند تمہاری نہیں کہ کیا ہے بیچ کتاب کے کچھ چیز بھر طر پروردگار اپنی کو اُنھ کے جانیکے مگر انہ بھی کہ امت ہو مثل تسان نہ آیا پھر ایہ جمع کچھوں سارے طر نے پاک الہی بن مخلوق آسانی بعض مفسر نقل کریدے جو صف بھداؤں جناور سرے ملک ورج جانی یا وچہ تسبیح کر دی ایمن اوہ تسان مثل شمارے نہیں کوئی چیز مگر اوہ پاکی بدی صا الاوے جو ابو ہریریل مسلم وچہ و سیا بنی سوکے جس گھوٹی بکری نوں شک الی بکری مارا آوے پر بعد حساب دن اوہ مٹی خازن وچہ نہیں</p>	<p>نہ کوئی چرند پرند جناور وچہ نہیں دے آیا لیج محفوظ اندر اسان لکھنوں بھوئی چیز نکاتی وچہ دابہ الی طیر آئے سب حیوان زمیندے اولیہ و الی الطیر و قوم صفت قدرت رب نشانی مثل تسبیح جیون مرن یا وچہ پیدائش سارے وَأَنَّ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ وَكَانَ بِهِ اِوه اتے تین سب جہت سب کچھ ہو سوری جو ہر حق مال اور قیامت حق اپنا بھر پاوے تا سگولیوں گھوٹی بکری بدل اپنا یوے</p>
---	---

سہ مجموعہ یہ سب جانور بھی مثل تمہاری ایک مخلوق ہے۔ پھر تم ہوا میں ایک سیکند بھی نہیں مٹھر سکے  
اور تم اُڑنے والے جانور دیکھتے ہو کہ کتنی در سہا میں کھڑے رہتے ہیں اور جس جگہ چاہتے ہیں منازل طے کرتے ہیں  
ہوئی کو اپنے نزدیک یہ ایک عجیب چیز ہے اور دیکھتی جانور کس طرح قیترتے ہیں اور پانی میں رہائش کرتے ہیں۔ یہ بھی  
قدرت الہی کا نہایت ہی عجیب نشان ہے۔



تے ملک الموت کدھو چند ہر دی جن انسان حیواناں  
 شافعی کہن بیٹھے آپ مسجد وچہ حرم دے  
 مگر اب قرآنوں سن ہر اک دواہیاں ریتھائیں  
 فرمایا کجہ جمع نہ آستے کہند اوستس قرآنوں  
 پھر اسدی سند رسول اللہ تک تو رام چڑھائی  
 یعنی سنت میری پھرتے میریاں راشد یاراں  
 پھر اسناد حدیث امام عترت تک توڑ چڑھائی  
 بن اہل قرآن ہک فرقہ نکلیا کورے دھوکے  
 تے کوئی حدیث رسول تھیں کھن ثابت ناہیں  
 ایہناں اپنی دکھناں سار بنائی چھوڑناں آہی  
 بانی اس فرقے دا کا فر یک اجماعوں آیا  
 تے بخدی کہن ہیشہ رسولان سنگ مائل آئے  
 بھی انا لکھا کہ بنی کہیا میں تساں برادر آریا  
 نہیں تزن بھائی دی دعوتے روانہ بنی نسیاں  
 لاندہ بانوں شرم نہ آوی بنے برادر جھوٹے  
 جے اس آیت تے عمل کرن کیوں موقعہ ایہ بھولاندی  
 یومنون بعض الکتاب یکمرون بعض الکتاب ایل شریاں  
 نشانیاں تھدی بنی ہر قسم جانورائیں تھیں  
 روح البیان سوا انساناں سہ امتاں بھی آیاں  
 جو گتے جے ناہ امت ہندی نا انہاں قتل کر اندا  
 تے ایہ کالاکاٹھیک شیطان ہوند ابدراہی  
 بھی مالکےں بو تہہ ٹھورا فائدہ سیاہ سگوں ہے آیا  
 بھی نفس تے ہو صفات نفس ستھے اتاں دسک

کتاب ہر لوح محفوظ یا ہے قرآن عیا ناں  
 کہیا جو چاہے کچھ میں تھیں مسئلے کسے کم ہے  
 کسے کیا سوال جو روح حرم دے قتل زبور آیتیں  
 ما اتکم الرسول فخذوا نہایت شافعی پڑھو عیا ناں  
 علیکم سنتی و سنتہ خلقا الراشدین من بعدی جہنائی  
 جو کچھ میرے اہل ہدایت اہل رشد اظہاراں  
 انہ قال للحمر من قتل الزبور جو روح البیان کہیاں  
 بلکہ مخالفین قرآن جو معنے آئے کر دے  
 تفسیر اصول فقہ سب علماں جان کور بنائیں  
 کجہ احمق جاہل تابع اسدی کا فر سوکڑ و اہی  
 پس جو کوئی اسد تابع ہو کواہدہ بھی کا فر پایا  
 جو قل انما بشر مثکم رب صاحب روح قرآن بناؤ  
 ایہ جہت تواضع محض بنی نے آہ سخن الایا  
 تے قول پاخانہ پاک نفس نوری جسم نسیاں  
 جو کتیاں نخریاں تھیں سند ظاہر باطن کھوٹے  
 سوراں کتیاں سنگے کیوں ایہ اپنی مثل بناٹے  
 کجہ قرآن من او کفر کرن سنگ بعض کثیراں  
 پکیا جان اپنے گونگے نازل حیوں حماں تھیں  
 جو بن جہ حدیث شریف اس بات حضرت کنول گمیاں  
 پس کر قتل انہاں تھیں کالا جو حیوان دساندا  
 اوہ وذا صیث اذ ودا لرا کا کتیاں کنول سیائی  
 جو بہت سیول تہیں مال اوس روتا سکار نہ پایا  
 ایویں جو سنگ پران شریعت ہو طر لقیات احوک

۱۲ لایہ ساتھ قول ابن عباس کے حازن میں لکھا ہے

یعنی اگر عمل کرتے آیت قل انما بشر مثکم لایہ پر اور پھر چاہئے عمل کرنا اس پر بھی یعنی علامہ کہیں ہر مثل سول  
 اور بندوں اور کتوں اور بچوں وغیرہم کے ہیں ۱۲ فقیر حلائی عفی اللہ عنہ



جو میں نے روح و صفات جو اینہا بیچ کمالوں  
 ہی کنوں مال احوال ہر یک میں جیوں شائق فرمایا  
 تے عام اکٹھے ہوئی و سن جویں ابوہریروں لیا تو  
 پس کل بکھیرتے چو پاؤ ہر شے رب اٹھاوے  
 کہیا ابن الملک دلیل اس دیو چہ اوپر حشر و حوشاں  
 پھر ہوئی حکم طیب و حوش بہائم خاک ہو جا ہو  
 جاں مٹی ہو دیاں جانور ان نوں دیکھن کا فرخاسہ  
 مہر کیتی رب جہان دلال اوہ اصلی گونگے دوسے

ایشل تھائے اُتارن سب میں ہر سی سچے افعالوں  
 جو سمع بصر و ہر یک اینہا کنوں کھین سیایا  
 جو خلق ساری حق منقہات کھیاں سب فرما تو  
 پس گھوٹی کبری سیکانوالیوں بدلہ اپنا پاسے  
 جو واذا الوحوش حشرت پڑھیا تو انوی ہوشاں  
 پس مٹی ہو جا سن مٹی جویں زمیں دی پا ہو  
 تا کر ان کند ہوئے اسیں مٹی و چہ قرآن او جا کر  
 شتوی مرج جویں عارف رومی خیر او نہاندی لوری

و ائیس ہر گنگ اصلی کر بود  
 چوں سیماں شو مرغان سبا  
 جز مکر مرنے کہ بودے بال و پر  
 نے غلط گفتہ کہ گر گر سر نہند

ناطق آنکس شد کہ از مادر شود  
 یک صیفے کرد ببت آن حملہ را  
 یا چو ماہی گنگ بد از اصل کر  
 پیش وحی کبریا سمعش رہد

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمُّوْا وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ مَن يَشِئِ اللّٰهُ يُضِلِّهُ

وَمَن يَشِئِ اللّٰهُ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ قُلْ اَرَايْتُمْ اَنۡ اَنۡتُمْ

عَذٰبُ اللّٰهِ اَوۡ اَنۡتُمْ السَّاعَةُ غَيْرُ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنۡ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؕ بَلْ

اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيُكْشَفُ السَّحَابُ وَتَرَٰ اَنۡ اَنۡتُمْ تَشْرِكُوْنَ ؕ

اور جنہوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو بہری میں اور گونگے ہیں بیچ اندھیروں کے جس کو چاہتا ہے اللہ  
 گمراہ کرتا ہے اور سکوا دوسرے کو چاہتا ہے کرتا ہے اور سکوا اوپر راہ سیدھے کے کہہ کیا دیکھا ہے تھے اپنی تہیں اگر  
 آوی تھاری پاس عذاب اللہ کا یا آوی تم کو قیامت کیا غیر خدا کے کو پکارو گے اگر ہو تم سے بلکہ اسی ہی کو

اس جہا کہ سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ  
 مسئلہ لا یعنی تحقیق کان اور آنکھیں اوہل سب کے سب وہ پوچھے جائیگے اُس سے ۱۲ روح البیان سکھ گمراہ انکا کہہ سوری  
 از روئے مقابلہ کے ہو گا نہ از روئے تخفیف عذاب و توب کے ۱۲ روح البیان سکھ و بقول الکفار یا لیتنی کنت قرآنا  
 اور کہے گا کافر یا افسوس ہو جاتا میں مٹی اللہ فرمایا نہ دے یہ جانوروں کا مٹی ہنہانہ ہونے کے بعد ہو گا اسلئے کہ شرابہ کے  
 وقت ان کے واسطے کوئی درد اور تخفیف نہیں ۱۲ روح البیان سکھ خاص کر دوا گونگا بھی ہو۔ روح البیان ۱۲



پکارو گے پس کھول دو جو کچھ کہہ پاتے ہو طرف او کی اگر چاہا اور بھول جاوے گا کچھ شریک مفکر کرتے ہو۔

تر جو جہلاؤں ایتھیاں بیدیاں میں اودھ گونگی ہو کر  
 جو چہ اندھ بھڑاں جبل کفر انہاں رتہ کوئی سیاہی  
 ایتھال کچھ پیار یا دوسو جہاں جو عذاب خلیش  
 کیا باجہ خدا پھر سہو کے تین تھل اپناں تائیں  
 بلکہ جیاب الدوسری وچ سب کرسو عجز و عایش  
 یعنی جس کھولن کائن سد و بت معبوداں  
 جاں کھ مصیبت کفاراں کوئی آدندری وچ دنیا سے  
 جال انہاں کھوئی سختی ویلا او طرف الہی  
 تاب فرمایا فاضل دوسری طاعت زنت سہیو سے  
 جال کفاراں تھلیقاں تیاں حضرت نول سن ہاراں

اور اگر کن کیوں سچ گواہی سنن نہیں سچ کو ہرے  
 جس چاہے رب گمراہ کرے جس چاہے ماہ و کھاد و  
 مثل کفار اگلیاں تسان قیامت ملن نہ پیش  
 چیکو ہو تیں سچ کہو جو بت خدا ساں آہیں  
 پس دور عذاب کرو جو چاہے دنیا و چہ تسایش  
 تے جاہ و بھل خدا اپنا جو کر ہو شرک خرد و ال  
 تاں چھو تباں سنگ و خج و دعاؤں بھلکہ و طرف خدا  
 عبادتے اطاعت رب سچ سکھاں کہ دے نا ہی  
 جس تنگی وقت پکار و نرمی وقت بھی نصیب  
 تا جہت تسلی اگلی آیت رب کیتی اظہار ال

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَآخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ  
لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ فَلَوْ لَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ

اور البتہ یقیناً چاہئے کہ اس وقت کی پہلے سچے یعنی بنیاد پر کھانے اور کو ساتھ فقر کے اور مرض کے  
تو کہ وہ عاجزی کریں پس کہہ کر جس وقت آیا اون کے پاس غذاب ہمارا عاجزی کی ولیکن سخت ہو گئے  
دل اون کے اور زہریت دی واسطے اون کے شیطان نے جو کچھ تھے کرتے

اساں ٹھیک رسول گھلے دل تناسخ دیتی تیں تیں تیارو  
چہر خنجاچی بیاریاں رنگ اسان کیڈا اونہاں تیں

یعنی جسکو چاہی۔ ایت کی توفیق دے دی اور جسکو چاہے سیدھے راستے پر قائم رکھے ۱۲ علو الی غنی عنہ۔  
 کہ جسکو فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ اذا ضل الانسان الضلہ عانا لجنبہ وقلعدا اوقاما الایہ یعنی جب آدمی  
 کو سختی پہنچتی ہے تو پھر وہ بکا رہتا ہے ہمیں پہلو سے بل یا تھو دیا قیام میں ۱۳  
 سئلہ یعنی پکار رہا تھا کہ اے اللہ اسے کھولے عذاب کے پس اگر چاہے اللہ تعالیٰ حل جلالہ وور کرے اس عذاب کو دینا میں اللہ تعالیٰ فضل  
 کے جیسا کہ سختی کے وقت میں تمہارا ساتھ اوستی عادت ہو مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہا جو دے کر ہی اس عذاب کو قیامت کے دن  
 اس واسطے کہ ہمیں بدلنا خدا کا قول اوستی نہ کرے ایک الزمہ کر سکتی ہے جیسا کہ چاہے ۱۴ اس طرح المیز۔



بغض سے کرکٹ و چھنگل پیاس جان غالب آئی تعرض کیتی اونہاں بیشک ہیں تو قیامت و سالیان جو جنگلی لوگ سلاطین کچھ بار سال کر رہے ہیں	کھنڈی طوط گھو کنڈیاں تک آب آیا چھ بجانی پر اس میں حول طاقت کھنڈی استرالیج دوہا یاں اس پانی ترستہ پلہ انقیاس تہری اس تھا نویں
نظم مرد متوجہ زابل میں نمود بے ریا از جهان دست یکی است	کتیج خود بین خدا بین نمود خوشیتن بین دست پرستی کیست

قُلْ رَدِّیْمُ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرِ اللّٰهِ یَا تُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ فَکَیْفَ تُنصِرُوْنَ ۝۱۰۱ اَلَا یَاتِیْہُمْ یٰصَدِیْقُوْنَ ۝۱۰۲

کہہ کیا دیکھو اگر لے لیوے اللہ سناوائی تمہاری اور بینائی تمہاری اور سہر کر کے اوپر دلوں  
تمہارے کے کوٹنا مہر دے سوائے خدا کے کہ لا دیوے ٹکڑے دیکھ کر کیوں طرح طرح کے بیان کرتے ہیں  
ہم نشانیاں پھر وہ پھر رہتے ہیں

مکے والیاں کہہ محبوبا خبر دیو میں تائیں تے مہر غضب ہی کرو دیں تسان ہونہ سمجھتے تسان میں جو دیدیو مورتساں ایہ تیراں کچھ حبیب اسانہ دی دعائیں و عید کیں کدی خوف امید کدائیں کدی امر نہی احکام کدی رب کرے بیان مثالاں یصدفون داعنی یصدفون جو روگردانی	جو انہیاں دیواں رب کرے تسان کھنڈی بھر تائیں پھر کس حبیب و قدرت ہے بن اللہ سائیں اسیخو آسماں اونہاں کیوں تانہ و تابجی و پھر جانہ ترشک کی ہی ترشک کدی کدی غصہ وال نبائیں کدیں آیات بیان کری جو فہموں دھوکلاں دیکھ دلائل کھیلے کافر پھر بھی وچہ حیرانی
---	--

قُلْ رَدِّیْمُ اِنْ اَتٰکُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً وَّ اَوْجْہًا ۙ هَلْ یَمْلِکُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۰۳

کہہ دیکھانے والا تو کھو عذاب الہی کی بارگی یا آشکارا نہیں ملک کو جائیگو مگر قوم ظالموں کی - کہہ دیو کفار عذاب جو بردتساں اچانک آوی یا آوی تسان عذاب آشکارا ظاہر ہو گو نشانہ وچہ کبیرجے عام عذاب اندر بدینیکہ بھی شامل	جو محل عذابوں کوئی کشانی ظاہر نہ و سیاوے تاہوں ہلاک کر اوہو جو ظالم لوگ ہویاں ایہہ دنیاچ انہاں شرکت آوی وچہ میت کمال
--	--

۱۰۱ یعنی بھائی عقل تمہاری اور سمجھ تمہاری میں بھائیو تم کسی شے کو ۱۲ سال نہیں ملے یہی اسباب ان کے فسق کے جو ہمیشہ اسلام  
کرتے تھے اس پر تھ گھنے کے تسمیعی سے ۱۲ سال بیان عذاب یعنی خبر و کھلا سہاقت کی سہہ یعنی جس کی نشانیاں اول ہی میں  
ظاہر ہوں یا بغتہ وہ عذاب ہورات کے وقت آوی ۱۰۲ یعنی



تے نال باعتبار قیامت ایہ نشانِ مہلاکت نہیں  
 بختہ اوہ خدا جی نہیں چہرہ جو دن دیوین  
 نہ ہوں ہلاک خدا بول مگراں شرکِ ضیاء سرچاٹو  
 جَوَاتِ الشِّرْكِ لَظْمٌ عَظِيمٌ جویں خالقِ منہ پایا  
 تے پیچھے لگن خواہش نفساں جانی شرک پیارے  
 سلفِ خلف ناچھوڑ طریقہ نہیں طریقِ بناوان  
 غلیل تائیں ب کہیا کیتو کیوں خوف شدید پیاری  
 جاں نام باپ میرا جس آ تیرا قرب الاء  
 اذ کل ملک علیہ کر کے اوسدے پیش چھکانے  
 پس بھی کیتی رب طرف غلیل ایو ابرہیم سے  
 بہک چنگ و چرخوں لون کھیا مالک ابن دینار  
 حال اپنا کیا دساں شامِ مخروں پیش تھا ہے  
 تے حاکم عادل خالق دی ہر پیش ہوناں جا آخر  
 ہو کس شے تہ رو یا یاد سیا مجنوں ختم الہی  
 مگر اسدن لون دناں جو گدرا یا عمر میری نصیر

نظم انکارِ کینم و نہ مجالست بر آورد

ہے سفر لیاں نہیں تہ شہ پہ گھاٹی طرفِ حشر دی  
 پھر خبر نہیں جاد و نوح ہو یا ہون جنت جانیں  
 جو او مجنوں سن لوک جہانم مجنوں کہن تمامی  
 مگراں دل میریو چہ یار میری دی حُب سمانی

رو رہی بیلی کہ خطر ہست درو  
 کاروانِ منت تو در خواب بیاباں پشیر

عقل الوانوں چاہو تو بہ استغفار لیاوے

تے دنیا نے سنگ چکر دیو لہن کدی کدیں  
 ایہ ابن عباس حسن الاون دیکھ سراجِ سہویں  
 ہوناں شرک گناہاں خود جاناں تہ دے ظلم کائے  
 جو ٹھیک شرک ہر ظلم و دیر او چہ لقمان و سایا  
 افویت من اتخذ الہمہ ہوا جویں وہ قرآن تداوی  
 ہر فرقے سب نفس پوچھا کہ شرک کسے جاون  
 عرض کیتی کیوں ان تین میں جو خالقِ حیا ہے  
 خود تجھوں کر پیداؤ الیاموح خود شاہشاہ  
 پھر اک گناہوں کنوں حضور اس تیری جو اٹھاؤ  
 توں جان جو ناقرمانی دوست سخت دشو پر پیارے  
 بچیا حال کیا ہو تیرا کیتی عرض رجا ہے  
 سرتے ہو جو نہ توشہ پہ سفر و ساز سوارے  
 ایہہ گل آکھ رتاں پھر ڈاٹھا مالک کچیا ظاہر  
 نہ گھا بر سوتوں رویا ہاں دینا حرصوں کاٹی  
 تے اسدن چ کوئی نیک علی ہامول میر تھیں

روزی کہ رفت جاں بجاں دگر کشیم

مینوں ایہ آون سچھے جان سداؤ کہ جزوی  
 مالک کہیا مجنوں لون گل حکمت سن اسجاش  
 مجنوں کہیا جنوں تھیں تینیں یار گرامی  
 وچہ گوشت خون آو پھٹیاں جاری جو یا عشق الہی

نہرا اول قدم آنت کہ مجنوں ہاشی  
 تے روی راہز کے پرسی چہ کنی چن ہاشی

اتو کر فرما زواری فہر آہوں جان بچاوے

سید یعنی عقیق شرک البتہ ظلم ہے فرما سورہ لقمان اور شرک باطنی اداں کا بہت ہے یعنی ہوا تے نفسانی جیسا کہ  
 فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے افواہیت من اتخذ الہمہ شوی یعنی کیا نہیں دیکھا تو تے اس شخص کو جس نے  
 خواہش نفسانی کو اپنا معبود پکڑا۔ ۱۲ حوالہ فی علی المدینہ



جوں رب کہیا جو موتن ہو یا صلح عمل کمائے  
 جانے پر یاں ملک کہنا نیاں پھر چکڑن آسمان  
 یعنی جگہ گناہان کچن نیکیاں لکھیاں ہو یاں  
 توں جانن ہر لکھیا اوہ اسان جو اس عمل کمائے  
 فرمایا تہیں بچے بیشک بندے بر آکسایا  
 گناہ اپنے نوں بچے ہو یا شرمندہ لوجہ بھارا  
 میں بخشیا اوس گناہ کرم تھیں اکرم کل کر یاں

نہ اسو خوف نہ غم کھاسی روح البیان الہی  
 جاں لوح سنگت مقابل کرن اتھ نیکیاں لکھیاں ہائے  
 تاں نہ پھر دو گن بچاؤں آکھن یا رب سیاں  
 تھیں جانیکیاں عوض پر یاں بھیت کیا نہ آخر  
 مگر میرا وہ بندہ کر بر یاں بونہر بچھٹایا  
 تے آسو جاری کر کے کہیوس بخش گناہ غفارا  
 پس بعد گناہ نہامت تو بہرہ حاصل جریاں

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ  
 فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يُسْمِعُونَ  
 الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ

اور نہیں بھیجتے میں ہم پیغمبر و نگو مگر ثبات دینے والے اور ڈرانے والے پس جو کوئی ایمان لاوی اور اصلاح  
 کرے پس نہیں ڈراوی اور پادشہ اور نہ وہ غم کھادیں گے اور جن لوگوں نے جھٹلایا نشانوں ہمارے کو  
 لگے گا ان کو عذاب بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے

تے گھٹے ہیں رسول احبت جو کارن تابعداراں  
 پھر جو ایمان لیا یا لے کیتیاں نیک کیا یاں  
 تے جنہاں جھٹلایاں تیاں ساڈیاں ہو خدا تہا ننوں  
 قوش کفار بنی نوں سن جدا لے سخن سنائے

جنت دی خوشخبری پر تاقی باغیانوں ڈر ناراں  
 خوف انہاں کوئی ہو کہ تے ناہ علیک کدیاں  
 نافرمانی جہنم تے مکمل طاعت رب رحمانوں  
 تا وہ جو اب نہائے اگلی آیت رب فرماوے

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا أَقُولُ  
 صلہ ایمان اور اسلام مکمل ہے کہ بسبب حجاز کے حقیقت میں ایک ہی جوں ہیں جس میں دل کی تصدیق ہو اسکا نام ایمان ہے جو  
 اصل ہو جو ہونے کے لئے جو ایمان ہے سچ اسکے یہاں لاغی ۱۲ روح البیان ۱۲ وہی کفار جکا ذکر پہلے ہو چکا ہے یعنی  
 ابو جہل اور اسکے یار جو کبھی تو کہتے کہ سونے کے پہاڑ ہو جائیں گے کہتے کہ کہہ کی زمین کشادہ ہو جاوے گے کبھی کہتے تیاں ہی  
 ہو جائیں اور کبھی کہتے ہیں فراموشی زیادہ کرو کبھی کہتے کہ اساتو میں گدڑی ہوتی بائیں جس میں وہ ہمارے بیان کر پس اُنکے  
 جواب میں فرمایا قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا أَقُولُ  
 بعد میں گذر چکا ہے ۱۲



لَكُمْ اِنِّي مَلَكٌ اِنْ اَتَيْعُ الْاَمَايُوتِي اِلَى قُلْ هَلْ يَسْتَكْبِرُونَ

وَالْبَصِيرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ

کہہ نہیں کہتا میں تمکو کہ نزدیک میرے خزانے خدا کے ہیں اور نہ میں جانتا ہوں غیب کو اور نہ کہتا ہوں  
تسے کہ میں فرشتہ ہوں نہیں پیروی کرتا میں گمراہی کی کوئی کیا گیا ہی طرف میری کہہ کیا برابر ہوتا ہی  
انصاف اور آنکھوں والوں کیا نہیں فکر کرتے

پاس سیکر میں جو تیس سگو دیواں کوہ عیانے  
جد لگ وحی نہ تھیو تک لگ ہووے نہیں تارا  
کھا ہو پیو پھری نکاح کرے پھیر کوں نہاں  
بلکہ وحی آسمانی وی میں کراں اطاعت سائے  
کیا انہو لوگ کافر و حج گمراہی شرک سداو  
کہا اتنی بھی سمجھ کر کہتے ہیں ایہہ احمق کافر  
ابو سلی لقی ہوئی وت بہتا علم نئی نوں مٹوں  
اس معنی بن تسلیم الہی علم نہ مینوں کاٹی  
باجہ کھائے کے معلم ایہہ بھی رب صفاتوں  
جوئے علم تام غیباں تال بھی شرک گھیرے  
جوں وجہ تفسیر خلاصے فتح محمد کرے بنا میں  
و علم اپنا رب کو جادو باجہ رسول سوارے  
ذات بنی دیوں لقی کراؤ عینی علم اسراروں  
جو شیک بنی ہو رب جہانی نیشا پوری لیاوی  
پیش کد اکھیا جو میرے پاس خزانے ہیں الہی  
نہیں تے جل سونے و ابن اکہنداجر عطائیں  
بنی جواب دیندو استائیں غور کریں انھ تھوڑا

توں اکھ بیا یمن کہاں جو بدو کل خزانے  
بھی میں غیب جہاں جو تیس کچھو تال سارا  
بھی جو ہم کو تیس ایہہ پیغمبر مثال ساءل  
کہہ میں کہی نہ کہیا جو میں ہاں مثلاً ملک جبار  
پر کچھ پارسل الزام کفار ال او جنوب ہما سے  
اوہ ال بصارت مومنانہو سنگ دل کوں برابر  
تے وچہ تفسیر جل سے لکھیا آیت سورت جنوں  
لفی علم ہی اتھ جو حضرت کائن اکھ سنانی  
جوں استقلال علی علم خدا نوں یعنی اپنی ذاتوں  
تے سنگ تعلیم الہی حضرت عیسیٰ علم تیرے  
بنال تعلیم الہی حاصل اسوچہ شرکت ناہیں  
فلا یظہر علی عبد احد الا من اتفق من رسول و کچھ پیار  
یا جہت انور عبودیت اظہار تواضع پاروں  
آجوشل نصاریٰ نا کوئی ایہہ اعتقاد جماوے  
یا فرمایا میں باجہ رسالت دعویٰ کرن نکافی  
ویر جہت تواضع بنی کہیا میں پاس خزانے ناہیں  
میں تجیں خرچ کرو جوں چاہو گھٹا نہیں کچھ بھورا

۱۔ اس واسطے کہ نہ اندہ نہیں بلکہ ساتھ استعارہ تعالیٰ کی تعلیم کے ہے مگر مطلق کہنا لازم ہے یعنی اسطرح کہہ کہ کوہ غیب کا  
علم اکثر تعلیم کے ساتھ ہوا ہے نہ مستقل پس یہی عقیدہ اہل سنت کا ہے ۱۲۔ میں تمکو سونے کے پہاڑ کر دوں  
یا مدیاں اور چشمے جاری کر دوں ۱۲



کتاب المجاز وچہ بخاری باب صلوة شہیدوں  
قسم خدا میں دیکھاں جو کچہ ہونا روز قیامت  
وَأُعْطِيَتْ مَقَاتِمُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ اُسے فرمایا  
تھے اَلَا اِنَّ الْعَمَلُ لِلّٰهِ وَرَسُولُهُ وچہ قرآن بخاری  
وچہ روح البیان خدا فرمایا تھہ نبی سے تالیس  
میں اپنا آپ نبی جانے جو حضرت تاجر علم سے  
وچہ واقع شب بولج جو ہے تحقیق نبی فرمایا  
جو ہو چکا اتنے جو کچہ ہوسے استقبال زمانے  
پس جو کوئی آکھے غیبے جانے او محبوب خدا  
روح البیان عبارت دا ایہ ترجمہ لکھیا پیارے  
مطبع انتبول اندنفسیر چہ ایہ بصافی  
مقلع الغیبہ خیر الراجح ضا بن ہور سخا نے

عقبہ بن عامر نے کہیا حضرت نبی سعیدوں  
اوہن میں جو من اپنی وچہ دیکھاں سو چہ کر امت  
میں کھیاں ملیاں میں خزانیاں عمل بخاری کیا  
گلاں ایہ جو نبی کیتا انہاں رب رسول ہو کر  
سخن کفاراں نال موافق سمجھ کفار الایس  
تعلیم الہول گلے پچھلے پتے ویندے ہر کم سے  
وچہ خلق میرے اک قطرہ چکھا جس تحصین بکچہ پایا  
سب علم ہیامیں میں کہیا رسول ربانے  
اوہ وچہ گراہی سگر راہوں لا پٹے پایا دوراڈا  
چہ سنیستی صفیوں جلا دال وچہ ہر تارے  
پاس نقیر لہی موجود وچہ جس شک پیائی  
مراد اس بن تعلیم کوئی آپوں نہیں سخا نے

لے اور ہری اگر فرمایا تم اللہ و رسول سے فضل میں الیہ علم کے دینے کو اپنا دینا فرمایا اس حلیہ ہو کہ آپ کو انحال خدا تعالیٰ حل علامہ اپنی  
طرف نہ پور فرماتے میں کیا کہ وہ نبی میں کچہ کتو کو پانے نہ تھہ فرمایا اور دوسری جگہ آپ کے نبی کی کہ چلانے کو اپنا چلانے فرمایا۔ اور آپ کی اطاعت  
کو اپنی اطاعت فرمایا اور چکا پتے نفی اسنے کوئی ہر کہ خدا تعالیٰ کے نبی ہو علم حاصل میں نہ اپنے ذاتی یا کسی انسان یا وقت کے تعلیم سے پس  
آپے فرمایا بخیر اپنے جس کچہ کسی اور سے یا جو ہو نہ میری پس نہیں اور نہ کسی غیر علم پر یا جو چاہے تو ہے۔ یہاں تو سب خدا کی تعلیم ہے جسکا  
و مالتی کہ ان نبی الیہ نبی بن ہری میں کہنا کہ اسانی و حی کی نبی جو کچہ نبی تعالیٰ استاد کا ارشاد ہوتا ہو اسکی تبارک تبارک تبارک تبارک  
نے دوسری آیت کو مانتی میں الیہ نبی ہو لا وھی نبی نبی آپ انسان تو ہر میں ہے نہیں پونے کہ جو حی کی جاکر نبی اپنے آپ حصہ ۲  
کچہ نہیں کہتے پس جب کہ ارشاد ہوا الیہ نبی کچہ کہنا کہ جو اب دیا نہیں تو ساتھ قرآن اور حدیث کے ایک کچہ علم غیب کا ہونا ثابت ہے  
اس مسئلے کی تفصیل فرما دل اول جلد دوسری قسط کتابت ۲۷۶ لکھی ہے اور اسی طرح دیگر میں نے لکھی ہیں۔ نقیر نے رسالہ خبر میں بہت  
وضوح طور لکھا جو رسالہ فقیر کے پاس موجود ہو وہاں قسط ۱۷۸ اور قسط ۱۷۹ میں ہے اپنی تفسیر قاریات ابو منصور میں بہت آیت  
اِنَّ اللّٰهَ عَلِمَ السَّاعَةَ لَکَھَا یَوْمَی قیامت کا علم خدا کے پاس تو بس حدیثوں میں ہے اور میں نے اسے عنہما سے کہنا بھی چیزوں کو کوئی  
نہیں جانتا بخیر خدا کہ خبر اور حدیثیں لکھا فرمایا اگر یہ حدیث ثابت میں تو مراد اسکی یہ ہو کہ ان چیزوں کی حقیقت پر یا نبی کو اطلاع نہیں دی  
جیسا کہ بخیر حساب معلوم کرتا ہو اور اسنے کہ معلوم کرانے سے نبی خبر میں معلوم ہوتی میں کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت ابراہیم  
کو جوتا ہے کہ کہہ کر اپنی بیماری کی نبی نبی اور حضرت عیسیٰ کبر نے فرمایا کہ بخیر الہام ہا جو چہ جارجہ کہہ پتے تو لکھی ہی پیدا ہوئی تھی۔  
اور یہ بات انھما کے تبا اپنے فرمائی تھی اور حضرت صلح کو بھی اسکا علم تھا کہ قیامت کہ میں کی امن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہے مگر اس طرح کہا  
جائے کہ حضرت صلح کو اسکا تعلق کا امر کہہ کر اسکا ان نہ تھا اور نہ کوئی اور شے بتانے کا مگر نبی آسانی کے ساتھ نہ ترجمہ ہو نام ابو منصور  
رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کی عبارت کا کہ مقلع کے کتب میں غلی موجود ہو اور حقائق کبری میں لکھا ہو نام جلال الدین سیوطی نے  
جو حصہ صلح کو قیامت کا علم بھی تھا لکھا آپ اسکا پیشہ دیکھنے پر یا مگر نبی ہن اگر معلوم نہ ہوتا تو قیامت کے نشان نہ فرماتے۔  
نشان میں نہ تھا کہ جسکو حقیقت شے کی معلوم ہو۔ حلائی غنی عنہ یہ آیت سورہ النعام میں ہے کہ (نقیہ حاشیہ بر حصہ ۲۱)



کافر کہن الکا ساوے دشمن غیب اخباراں  
 پس توں بھی نفع اؤ ضرر ساوے ظاہر کھنکھن  
 جیہڑے غیب آہو کفال اندرون سماے  
 جویں جاں کوئی منکریت شاو کسورگ سیاہی  
 نہ انہاں چیز اندا علم انسانوں آخر کہنا پوندا  
 کہیا جو غیب نہیں ہں اوہ غیب نہ جانال  
 جو کہ اقول لکم انی ملک تے اسد عطف صریحا  
 تے ولفند کہ مناجاتی آدم صاف عبارت نص گواہی  
 تے سجدہ کرن رشتیاں کارن آدم معلوم آثیا  
 رب کیتا حکم روکل حضرت نال انہاں کفاراں  
 پس کہیا نہ کہان جو کیر پاس خزانے ربک آئے  
 پڑا کہان تسانوں تے اوہ علم اثیا حقائق

جو دیکھ سکھ استقبال زانی جہت اسان کل راس  
 تا کارن روکفا جواب ایہہ ونا نبی گرامی  
 اتھ نفی اونہاں عیناں دیکھارن روکفا ہو یا تے  
 جوالییاں پلٹیاں چیزاں منگن تنگہ کہن بیانے  
 اوہ بھاویں علم خلقوں سووہو پر ایہہ کہیا جاندا  
 جو مینوں خراوہ چیزیاں عیناں خبر نہیں نواناں  
 تے ہر کوئی جانے کون ملالک افضل ختم بنیاں  
 جو ٹھیک بزرگی بنی آدم توں بخشی پاک الہی  
 بھی لاعلمی جو فائل ملک آدم دشان سواہا  
 موافق عقل اوہنا تے ہو جویں پور حدیث اظہار  
 باوجود اس بات جو میں اوہ میرے پاس سوئے  
 بھی ماہیت اینہاں چیزاں سندھی اوہ علم فائق

کے فرما دیا کہ اگر بات اور قوت کی زیادہ ہوتی ہے انسان سے پس یہ سب افضلیت اقدسہ العالیہ ہے

(حاشیہ خلق ضا) خدا کے یہ پانچوں علم یعنی قیامت کب ہو اور میں کب برسے گا اور آدمی کل کیا کرے گا اور کہاں مرے گا اور محل کی خفیت  
 پس اس کے بعد فرمایا کہ ان اللہ علیم خبیر پس ملا علی قاری نے شرح حرکات مشکوٰۃ زیر آیت حدیث اسحٰنی والی کے لکھا ہے اور شرح حصص  
 اور تفسیر احمدی میں بھی ہے خبر یعنی خبر سے یعنی نبی و والا جس طرح سمیع یعنی شننے والا برحق فعلیہ پس اس واسطے انبیاء اور اولیاء غفام  
 نے اکثر ان پانچ چیزوں کی خبر دی ہے اور یہ مضمون مطابق ہر آیت سرہ جن کے جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے مطلع نہیں کرتا نہ فرمائی کسی کو اپنے  
 خاص عیب پر مگر یہ کہ یہ رسول کو اور تفسیر فتح الرحمن لکھا ہے کہ اولیا کا معلوم کرنا اس کے قدرت کے ثابت ہے جو کیا کہہ کرنا اور کیا کرنا  
 سوئے تے تو سے اولیاء میں لکھا ہے کہ بزرگ یہ رسول سے مراد حضور علیہ السلام ہی ہے پس پانچ چیزوں کا علم خاص خدا کا ہے تو  
 اس کے بھی وہی علم اور جو کہ جس کی نفی سے مستشام ہو رسول اکرم م اور اورد کے اولیا اور اگر کہے کہ کوئی دوسرا علم ہے تو اس کی دلیل  
 وضاحت ہو جاتی ہے کیا یہ بھول لوگ نہیں دیکھتے کہ حضرت خضر نے کشتی توڑی اور کہا کہ یہ لوگ اس کے ساتھ اچھی کامی کر گئے  
 اور فائدہ اٹھا گئے پس یہ ان پانچ چیزوں سے ہے یا نہیں اور ایک لڑکے کو مارنا اور کہنا اسے کفر کرنا ہے اور دہرار کے پیچے  
 خزانہ معلوم کر کے ان میں جو مکی دیوار بنا دینی اور کہنا یہ بڑے ہو کر اپنا مال حاصل کر لیں گے دیکھو شروع پارہ ۱۶ کیا یہ چیزیں مفقود  
 میں یا نہیں اور حال یہ ہے کہ جب کشتی پر سوار ہو تو ایک پڑیا کے کشتی کے کنارہ پر بیٹھ کر اپنی چونچ دریا میں ڈبو کر باز نہ سکا تو  
 خضر نے موسیٰ کو کہا اچھا علم اور میرا علم اور تمام خلقت کا علم خدا تعالیٰ کے علم سے اتنا ہے جس قدر اس چڑیا کی چونچ میں پانی آیا ہے  
 پس یہ معلوم ہو کہ حضور علیہ السلام کا کفہ علم ہو جو کہ دوسرے نبیوں کی مستثنیٰ میں پھر نفی علم غیب خاص اللہ جل جلالہ میں سے جب فرمایا سو  
 جن میں ولا یظہر علی غیبہ احد الا من اراد فی من رسول الایہ ۱۲ فقیر صلوٰتی سکھ یہ سخن اپنے خود بخود نہیں فرمایا بلکہ یہ الہی شاد  
 فرمایا کہ باطن تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلعم سے کفار کو سکھنے نفی کے کہلا کر اور کیا اگر یہ مطلب ہے تو پھر یہ آیت اور دوسری اس  
 قسم کی آیات جس کے ساتھ ثابت ہوتا ہے انہیں غیب کا یہ نسبت خلقت کے اور بہ نسبت علم اللہ جل شانہ کے بیجا نہ جاتی ہیں پس یہ عقیدہ  
 ہے اہل سنت کا اور خلافت اسکے گمراہی ہے ۱۲ اعدائی سکھ یعنی فرمایا نہ میرے پاس خزانے میں اور نہ غیب جانا بھول اور نہ فرشتہ ہوں  
 پس ظاہر میں پانچ چیزوں کی نفی فرمائی پس اگر آپکاشان فرشتوں زیادہ ہو تو دوسری دونوں چیزوں کی نفی کس طرح ہے جو کہ عطف ۱۶

کے فرما دیا کہ اگر بات اور قوت کی زیادہ ہوتی ہے انسان سے پس یہ سب افضلیت اقدسہ العالیہ ہے

کے فرما دیا کہ اگر بات اور قوت کی زیادہ ہوتی ہے انسان سے پس یہ سب افضلیت اقدسہ العالیہ ہے







وچہ سراج خطیب کہیا ایہ نفی رسول الہی  
ماتق فیکر لوگ اعتقاد نہ کرن الوہیت دا  
ہیئت حضرت فضل اکرم کل رسولان آپ  
إِنَّ السَّحَابَ لَا مَائِدَتِي وَجُودِ اِیہن ثابت کر دے  
ہک فرقہ بے دین کہے نہیں کچہ وجود حدیثاں  
تفسیر حدیث اصول فقہ سب لوکان لوں بنا کر  
ہر وہی قرآن ثبوت حدیثاں جنوں خالق فرمایا  
یعنی تسال سوال پوری حد پکڑ لہو استائیں  
طیعو اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم سار پیری کو عطا  
جو تابع رسی نبی اتی فقہا دال روا سنو ندی  
اطیعوا اللہ فی عطف ہو یا حدیثی اتے اہل امر دا  
وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطاعَ اللہ بھی خالق فرماے  
جب قرآن علم سب کوڑتا ایہہ دسن سانوں  
تدو رکعت نماز کھتے اتے حرمت حکم حماراں  
قل ہل یستوی الامم والبصیر پیا پاکھ ادھار و تیاں  
نابینا گروہ سجا کھاے جس رستہ پایا  
یا جو تاج وحی ہو یا سو اہل بصارت کامل  
جو دعوی کرے رسالت کیونکر اوہ سنگ غیر رسولان  
اُن بیت زمانے لاندھب سنگ نبی براہر بندے

تواضع پاروں بھی اقرار عبودیت نہیں سہی  
چوں فضلے حق علی اعتقاد الوہیت و ا  
ایس کنول تواضع غیبوں نفی نہ مطلق سہی  
وچہ امر بنی بن وحی نہ اجنباد بنی کچہ کر دے  
جو کوئی حدیث نہ بنی الاثر جوڑیا کوڑی رئیس  
بن قرآن ایہن سب کوڑی ایہہ بد ٹول الاثر  
ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نہاکم عنہ فانتہوا سمجھن آیا  
تے جس تھیں نہ کرے اس گلوں ہو و بند اقتضائیں  
بھتی بعراری شاہ رسل ہو و مجتہدین صراحت  
تا فقط اطیعوا اللہ رب کہتا اور جیانی نہی بند تھیندی  
تا ہوا معلوم فقہ حدیث اطاعت بدی مروا  
انکم تنحون باللہ فانہ یوحی بحکم اللہ بھی و سیا وے  
زکوۃ چالیہواں حصہ کتھے وچ قرآن عیانوں  
ہو و کا طیب کٹھا کتھے چا دسٹن اظہار اں  
جو اہل انی سو جا کھا کویں برابر ہوں کہ ایہیں  
یا نا مینا ہے کافر مومن اہل بصارت آیا  
تے حیث اربع وحی نہیں سو اہلنا ہو یا جاہل  
ہو و برابر کیونکر اتنی خبر نہیں مجہولوں  
تے علم رسول اللہ دیوں منکر ول گمراہی تھیندی

اس لئے کہ اس کا بانی عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اول پر اس کا نام غلام نبی تھا اور چار پائی پر بیٹھا رہتا ہے اور جس کی خبر پہلے ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی تھی جو ایک ایسا آدمی اخیر زمانہ میں ہو گا اور چار پائی پر بیٹھا ہوا ہو گا کہ سوا قرآن کے سب کی سب حدیثیں جھوٹی ہیں دیکھو مشکوٰۃ صلد اول کتاب اعتقاد بالسنۃ یا کتاب العلم اذ یقرر علو ای معنی ائمہ علیہ السلام اگر کہیں کہ لا الہ الا اللہ کئی حکم ہے لہذا کہ محمد رسول اللہ اس حکم کو نہیں ملایا اس تفریق کی کیا وجہ ہے اگرچہ سورۃ فتح میں ہے پس اس کا مطلب کرنا اور اس کا وظیفہ کرنا کسی آیت سے ثابت ہو اگرچہ ذکر اور امر کی آیات ہیں پھر نہ وہ خدا کے ذکر کے متعلق آیات ہو ہیں نہ حضور کے ذکر کے متعلق یہیں اگرچہ اللہ کی کسی ایسی آیت سے ثابت کر دی کہ جس میں لکھا ہو کہ میرے رسول کا بھی ذکر کرو پس اگر اس آیت میں کسی تفسیر حدیث سے بنا جو توبہ جھوٹے ہے تو میرے لئے ہے منکر بنام شہادت علم حدیث اور اجماع ائمہ اور قیاس مجتہدین وغیرہ کا امری جلد زیر بحث اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کے موجود ہے ۱۲ اور یہ جو کہتے ہیں قرآن اور حدیث ۱۳



جاں کہیا قریش ابو طالب بن آکھینجے تائیں  
تاشاید ایس سچائی اُس بنے اوسک ہر دے  
چامیا یہ کم تاجو دیکھن من دے ہن تاناہیں

غلام سائے خود صاحبان تھیں یوں کدھ سائیں  
تا ابو طالب تھیں سُن یاہ حضرت نال صلاح عمر دے  
تا اگلی آیت نازل ہوئی چا اونہاں تیلائیں

وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُخْسِرُوا آلِيَهُمْ لَيْسَ لَهُمْ

مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَكَاشَفِعَ لَعَلَّهُمْ يُتَّقُونَ

اور ڈرنا سائے اُسکے اُن لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں اس سے کہ اُسکے کئے جاوینگے طرہ پروردگار اپنے  
کی نہیں واسطے اون کے سوائے اُسکے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنیوالا تو کہ وہ بچیں

جو رب اپنے دے اکو پیش ہوں تھیں اُن انجائیں  
ہو اُسیدار ان تیروں بچن گناہوں (سادے)  
یا اہل کتاب اتو مسلم لوگ جو قابل بعثت فشر دے  
ولی قریشی جیہہ اکم سوارے خوب تنہاندے  
جو ہیں مراد کفار تا کہ بچہ اچھ اعتراض نہ بھائی  
جو نہ کوئی کفار اندا حامی نہ شفیع کوئی آیا  
جو نبی شفاعت اہل گناہوں نقل صحیحوں دیوے  
نال قرآن اجماع حدیث ایہہ ہوں شفیع ہر حالے  
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ اِلَٰهٍ بِاِذْنِهِ پاره تیریا بھائی  
تا ولی شفیع ایمانال والیاں کارن سب سداون  
جو یس اسوے اَعِطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ وچ قرآن ویا

تے نال قرآن دواہیں پیار یا اونہاں لوکا تائیں  
نہ ولی شفیع کوئی انہاں کارن ایہی باجھ خدا دے  
ابن عباس کہیا وہ مومن جہناں خوف خشر دے  
لَيْسَ اَمْرٌ مِنْ دُونِهِ دسی نہیں کوئی جہت انہاندی  
اتو نہیں کوئی بن رب ایہناں جہت جو کہ بر سفارش کاٹی  
جو دمالہ من پیچم وکاشفیع مخدوب صاحب فرمایا  
جو مومن میں مراد اچھ اعتراض گنجائیں تھبوے  
بھی بنیاں ہو فرشتیا ندی تے اہل ایمانان لے  
بعد خدا دی اذن شفاعت انہاں قرآنوں پاٹی  
جاں جہت شفاعت گاری اذن الہوں پاون  
تے شاہ رسل نون اذن شفاعت ویا وچہ تھہ آیا

سلہ یعنی ان پد وچکی طرف خیال آپت کو طلاق کو خدراں شریف ساڈا وڈرا وچو اپنے رب کے اُسکے ہونے سے ڈرتے ہیں یعنی مومن اگرچہ  
ڈرانا اچھا کام ہے مگر فائدہ اس سے مومنوں کو ہی ہوتا ہے نہ کفار کو چنانچہ کسی جگہ فرمایا جو کافریں نہیں سنتے یعنی ہدایت قبول نہیں کرتے جو کفار  
اہل میں اہلوانی سلہ اور کہا گیا ہے معنی یخافون کا یعلون ہوئے ہو لوگ جانے والے ہیں سو وہ لوگ مومن اور کتابی میں جو قیامت  
اور خشر فشر کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے خاص کیا ہے اُنکو ساتھ ذکر کے سو وہ چھپاتے ہیں اگرچہ آپکا ڈرانا تمام خلقت کے لئے  
ہے جو محبت اکبر پرہیز نوکر ہے اُنکے غیرت جو یہاں سے ہیں خشر اور فشر کو بامراد اس سے کافر ہیں یعنی ڈر کفار کو ساتھ قرآن کے  
کہ وہ خشر اور فشر کے معنی نہیں ایسی واسطے فرمایا یخافون ان یخسر آلہ یعنی خدراں سلہ یعنی اعتراف  
تھا جو مومن کے سوا اللہ تعالیٰ کے ولی اور شفیع کوئی بن نہیں سدا لکن اذن اللہ تعالیٰ سے وہ ولی اور شفیع بن سکتے ہیں تو یہ وہ اعتراض باقی  
تھنا کہ معنی یہ ہو کہ سدا لکن الصیل جلالہ کے کوئی ولی اور شفیع کسی مومن کا نہیں ساتھ اذن کے پس شفاعت اُن گروہوں کی  
ثابت ہو سکتی ۱۲ حلوانی عفی اللہ عنہ ۱۲



تے وچہ سیر اس آیت کردی نقل حدیث رسولوں  
مقام محمد شفاعت وعدہ کدھہ قرآن دکھائیں  
زیر اس آیت عبد القادر موصی وچہ کہیا ٹی  
بلال صبیح خواب آتے سلمان تسمی  
پچھوں عفرع ہو عینہ غنی قریش سدھائے  
جواہرناں والو اُن دے جتھے بیٹھے نال بنی دے  
ناکھن نبی فوج خود پاسوں قص کوک اٹھایوں  
جواہرناں والو جتھے اُن دے سائوں بدبو آوے  
میرکے ہن ناہیں مومنناں اپنی مجلس کنوں پراہاں  
جو جہ اسیر آئی خدمت وچ ندایہ اٹھائے جاون  
اوہ انہاں فقیراں مسکیناں شگ بیٹھیاں کھیا سانول  
ہرانت اُپر لیں آ ہے بو نہہ سرور جن النساء  
کہن فرش دیہو لکھ حضرت سدا علی گرامی  
تے او سہر پار غریب گوشے لگ بیٹھے نموں جھونے

جاں ہاتھ پائی بھی گیا جہنم نام میں راضی مولوں  
نے لایا خدای اللہ البقی والذین امنوا معہ بھی فرمایا سائر  
جس کس حق شفاعت حضرت کرے قبول الہی  
ایہم یار قریب آپ کی وجہ خدمت بیٹھے بنی گرامی  
تاہم بیٹیاں کیچھ بنی سنگ فقرا والوں ایہ گھبرائے  
تے سنگ بہاں ل سٹھیں سمجھے عار کفار نہ میدے  
ناپاس تیرے سین بیٹھے شاید ہووی اثر ایٹھا ویں  
انہاں پاسوں چاک سین بدھو سن حضرت فرما دی  
پہر کہا وہاں کرو کھری مجلس خاص کہ جہت اساک  
جو کئی کردہ اطراف عہد خدمت پوج تہ آون  
کیا کہ سن وجہ ساڈی تے انہاں کیچھے فرق عیانوں  
پس ایہ کل مٹی الودین دتی رائے عمر ذمی شانناں  
تے کاغذ اباعہد لکھن تے ہوئے تیار تمام  
نظر حیرت سنگ تگن دیکھئے بجاہ ساڈے کیا ہوئے

یعنی فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی صلعم کو اور مومنوں کو جو آپ کے ساتھ ہیں پس جب ایسا مجمع عام میں بادشاہ کا کوئی وزیر کسی کی حاجت کرے اور بادشاہ قبول نہ کرے تو پھر اس مجمع میں اس وزیر کی گفتگو ہوتا ہے اور حال یہ ہے جو وہ ظفر پایا جو اللہ جل جلالہ نے درمیان اس آیت کے کرمیامت کے دن میں نہ سوا کر سکا اللہ ایچا اور آپ کے ساتھ جو کوئی یعنی مومنین صاحبین پس اُن کی عزت بہت منظور ہو کر جبکہ حق میں ترغبت کریں منظور ہوگی جس طرح تفہیم موضع القرآن وغیرہ میں موجود ہے اور عبارت موضع کی یہ ہے کہ اُس دن شرمندہ نہ کرے گا خداوند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی جسکو خداوند نے گروہ کیسا ہی گنہگار ہو خدا تعالیٰ انکی خاطر سے مقرر بخشید گا اور اُس دن وہ لوگ بھی شرمندہ نہ ہونگے جو ایمان لائے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منزل ہفتم سورہ تحریم و طبع خادم الاسلام دہلی ۱۲ھ جیسے واقع بن خائن اور عین بن حبیب اور غزالی اور آوری کی کسی مشترک سوا اُنکے مولفہ القلوب یا یعنی جہنوش الفت سی دین کی خاطر داری کرتی حضرت صلعم کو منظور بھی بسبب امید اسلام کے کہ شاید یہ اسلام قبول کریں اور بہت لوگ اس قسم کے مسلمان ہونگے ۱۲ھ صلاحتی عقی عنہ ۱۲ھ کہ امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ آپ اس طرح بھی کر دیکھو شاید یہ بدارتیاب ہو جائیں ۱۲ھ خازن ۱۲ھ کہا صاحب خازن نے کہ اس کے شان نزول میں بڑا خوشہ ہوا ایسے کہ مسلمان کا اسلام لانا ثابت ہو دینہ مفورہ میں اور اسلام مولفہ القلوب کا بھی سورہ فتح کے بعد اور سورہ انفصام کے مطلع میں نازل ہوئی ہے بلکہ اس کا شان نزول اس طرح صحیح ہوا بلکہ صحیح وہ ہے کہ روایت کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور کلبی اور عکرمہ نے کہا ابن مسعود نے کہ گزری ایک جماعت ویش کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نزدیک آپ کے حبیب اور عمار اور بلال اور صباب اور شل انکی غریب مسلمان تھے تو کہا انہوں نے یا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کیا ایشی میں آپ ساتھ انکی بسبب اپنی قوم سے بد کہ لینے کے کیا یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے ہمارے درمیان سو یا کیا ہو تو تم تابع ان کو گوی ہیں نکال دیو انکو تو شاید اطاعت کریں ہم تمہاری قوم پر نازل ہوئی یہ آیت ۱۲



تا اچا چیت خطابوں رب نازل فرمایا | دھہ اگلی آیت ناہ انہاں مسکیناں کدھن آیا

وَلَا تُطْرَقُ الدِّينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا

رَبُّ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَطَرَهُمْ فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ

بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ۝

اور مت ہاںک دی اُن لوگوں کو کہ پچارتے ہیں پروردگار اپنی کو صبح اور شام چاہتے ہیں منہ اوسکا نہیں  
اوپر ترے حساب کے کچھ اور نہ حساب تیرے سے اوپر اومکے کچھ پس ہاںک دی اُنکو پس ہو جاویگا  
تو طالموں اور سطح فتنہ میں الہی ہو بعضے انکو یعنی آزمایا ہو ساتھ بعض کے تو کہیں کیلہی میں کہ احسان کیا ہو اوسنے

نہ دور مہیا انہاں لوگاں جہر کرنا عبادتیں  
نہ اعمال نہانہ نہانہ کچھ لیکھا اوپر نسا نہ سے  
پس ناہ انہاں تر میں اپنی مجلس کنوں کدہیں  
بالغد اوقہ والعشّیٰ پڑھن نماز صبح عصر وی  
ہر دم یاد الہی ربط قلب ول مالک پیارے  
یا مجلس کنوں ہاںک دین یا غریب شانے  
اس تھیں محبت حضرت ثابت تک بلج صوابوں  
یعنی کفار اناہہ کرجیال اس قدر جیسا  
اس حکم تارخی دنیاں اوہ تخصیص تحریر گوائے  
تے پس صلاح دیوں تھیں چاہی عمر معافی ساسی  
تاسد بانی اسانوں آو کہیا سلام اسانوں  
جد اس میں چاندی جانوی وچہ حضور نبی رحمانی  
پھر کو چہ بکر بندہ حضرت وح اساد سے  
پھر کہندو حمد اید جس نے حکم منوں ہے کینتا  
ایہ اسد و لوگ جہاندی خاطر داری آہی

۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

۱۱۱ کے کہنا کہ یہ جو اس قدر کوئی سچ ہے نہ آجی کوئی حاجت اُنکے متعلق ہے ۱۲ خلاصہ فقیر کے لکھا یعنی ساتھ تمہارے  
ہو ۱۲ ہے ۱۲ خلاصہ فقیر کے لکھا یعنی ساتھ تمہارے



کہ مجلس عظیم یا مسجد و رسول جہت لحاظ امیراں  
تہ اہل علم نوں کھڑا کرن وچہ قرب امام سوڈے  
تعلیم اتی تخصیص کسے عالم دی منع نہ آئے  
چو سچا ایشیا مسجد پر مہرے قابض تھیوے  
شیخ اتے علما و انہوں بھی استجاب ایہائی  
اپنی پاس بھاؤن تھماں نظر عنایت پاؤن  
ہر پھلی آیت سنگ تعلق اگلی آیت سندرا  
ولا نظر الدین یدعون ربہم ماہدہ و حضور تباری  
جو ادھانسا لکنا کچھ تیرے اوپر لیکھا ندیں  
تخصیص ولایت اس آیت وچہ ہے خالق فرمائی  
جویں نیان اتے روناں بوئد دوست رب کھیند  
جویں نال رسالت شاہ رسولان ریشان ووصایا  
قتنا بعضہ بعض اسیں کہناں سنگ کہناں آزمندی  
پس چاہی فاضل شکر کری مفضل صبوری آئی  
جے صاحب مفضل اس کو شش فضل پاؤن وچہ کردا  
جویں سلیمان شاگرد سنگ ایو صابر ہک جیہی  
تے ہی فاضل نوں فتنہ تھیں فضل پنے دے تائیں  
تے ہی مفضل فضل اس تھیں وکن نال عروراں

مسکیناں قہراواں پچھاں ہٹاؤن منع کثیراں  
خدا پرست ہو خائف مجلس و عطا نہ دور ہٹاے  
بوئد آثار شواہد اسوچہ شک نہ کرناں بھائی  
ایہہ بوئد خدار مجالس وچہ توں ہر جگہ کچھوے  
مرید شاگرد و لائق شفقت سنگ رکھوئیں بھائی  
لحاظ عوام یا کسے امیر وں ناہ تنہاں دور ہٹاؤن  
ایہناں دوہاں گرداں سلیمان اتھال سلیمان  
اہل سکوت تائیں جوتیرا سب نہ سہن پیارے  
جو مجلسین وں وں کہیں تنہاں ظالم ویں تہاں  
بعد نبوت اتے رسالت ویکھو عریش بھائی  
اووین بھو صفیاں و لیاں دوست رب کریدا  
توین نال ولایت یار بنی ویاں اعلیٰ درجہ پایا  
فاضل سنگ مفضل و مفضل فاضل سنگ پندری  
جو فاضل کری نہ شکر وں ہو وچہ فضل اس بھائی  
مفضل صابر سنگ فاضل شاگرد ہوں برابر فردا  
عجوبت وچہ دونوں پورے جویں نص صریحی  
مفضل اس پر جو نظر اندر تے گئے فقیر کہہ میں  
تے ہی فتنہ مفضل فاضل و مفضل شہن شہرواں

۱۱۵ نال کہ اس غریب حق تلف نہوا و نہوا انصاف کو اسکی دل شکنی نہو تیرا اختیار ہو اور کسی شخص کو باعتبار علم اور خدا پرستی کے یا کسی  
ضرورت شرعی کے ساتھ عزت اور بزرگی دینا اور کسی خاص جگہ پر بٹھانا جائز ہے ۱۱۶ ولایت محض برگزیدہ یعنی جن لینا حق تبارک  
تعالیٰ کا بندہ ہے جیسے نبوت اور رسالت محض برگزیدگی ہے اور جل جلالہ کی اور یہ دونوں تعلق نہیں رکھتے ساتھ کسی سبب کے  
سیبات سے عرض سے تحت اثری یعنی یہ مرتبہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتے ہیں نہ اور کسی سبب سے ۱۱۷ بغیر سبب  
اصحابہ و جمیع الخلائق والجن والانس والملك یعنی ہوا صحابہ اور انبیاء و تمام خلائق جن والانس اور الاملاک مگر انس ایشاں ۱۱۸  
۱۱۹ وکن الہ فتنہ بعضہ بعض اور ہم اسی طرح آزمائیں بعض کو بعض کے ساتھ ۱۲۰ فاضل یعنی بزرگی اگرچہ کوئی  
کسی چیز میں فضیلت رکھتا ہو اور مفضل وہ ہو جسپر کسی کو فضیلت دی گئی ہو یعنی مفضل عاجز ہوتا ہے ۱۲۱  
۱۲۲ حضرت سلیمان علیہ السلام بسبب کثرت اپنے صورت اعمال کے عروج عبودیت کے اور ایوب علیہ السلام ساتھ  
اپنے عجز کے صورت اعمال عبودیت میں سے برابر ہے نعیم العبد ہونے میں جیسا کہ حق و تبارک و تعالیٰ نے دونوں کو  
فرمایا نعیم العبد ہونے کے یعنی اچھا بندہ ہمارا روح البیان ۱۲۳ اور غصہ کرنا اسکا اس کے حق میں اس کے فضل کی نسبت اس فاضل سے ۱۲۴

۱۲۱ حضرت سلیمان علیہ السلام بسبب کثرت اپنے صورت اعمال کے عروج عبودیت کے اور ایوب علیہ السلام ساتھ اپنے عجز کے صورت اعمال عبودیت میں سے برابر ہے نعیم العبد ہونے میں جیسا کہ حق و تبارک و تعالیٰ نے دونوں کو فرمایا نعیم العبد ہونے کے یعنی اچھا بندہ ہمارا روح البیان ۱۲۳ اور غصہ کرنا اسکا اس کے حق میں اس کے فضل کی نسبت اس فاضل سے ۱۲۴



پس عاقل و پر لازم ہو اختیار کرن اس شیئوں  
مگر جو رب ارادہ کینا اوہ تدبیر کافی پیار سے  
ارادت ہوتی قسم ارادت ہو ملک دنیا والی  
نس و نشان ملک دنیا و اہر یوں سنگ و نفی نقصانوں  
ہو و جی محض ارادت عقیقی حیوں مولے فرمایا  
بھی نس و نشان سلامت کی و چہ دین خدا و  
تے و نشان سنگ کن محبت و دم علامت آئی  
پرید و دن و چہ خاص اوہ ذات خدا و چاہندہ  
ذات اپنی و خلق کو لوں ہوں آزاد تمامی

ما را خواہی خط و دو عالم در کش

در بحر غرق شو در کش

فضیلت مسکیناں فقرا و ال بدھ غیاث آئی  
و چہ روح البیان سعید خدای تھیں نقل بیت آئی  
اوہ لوگ مہاجر و پناہ دہ آئے انور تار سے  
تے خازن اوپر ساڈی پڑہ اسی قرآن سچا و ال  
تے اسیں سارے سندہ آئے اوہ کتاب حقائق  
و کثرت یوں کینا اوچے و ال نازل حکم اسباباں  
کہیا سعید خدای تے بیٹھے حضرت روح اسافے  
پھر تنہا کہیا انج حضرت حلقہ کر ہوسارے  
راوی کہے نہ اوہناں تھیں کوئی بنی سچان کرید  
اوٹول مہاجر روز حشر تال پوٹیل ملن مرادال  
غنی حساباں و چہ ہوس گوناگون بلائیں

ما فظ تو اگر اول درویش خود بدست آور

کہ خرم ز رو گنج درم نخواہد ماند

تے بنی کہیا ہر شے و بیکار کنی ٹھیک کہیا  
ہے صبر کنوں تنہاں چھین رب سنگ نہ قیامت

تے گنجی جنت حب فقیراں مسکیناں فرمائی  
و چہ روح البیان مدنیان لکھیاں طالب اوہناں بھالے

سہ یعنی جس شخص نے آخرت کا ارادہ کیا اسے واسطے اس کے کوشش کی اپنی ۱۲ روح البیان

جو حق اس ب اختیار کیتی نہ کر ارادت پوٹوں  
کا شفی حیو کر و چہ حسینی لکھیا و کچھ سوہارے  
توید و ن عرض الدینا ہے جویں و سیار کمالی  
راضی ہوں و جہاد و نشان نفیس منہ بھونال  
و من اراد الاخرة و سعى لها سعيها و سيبها  
سنگ دنیا نقصان رضا خوش دنیا نال اتفاقے  
ہو تیرگی محض عبادت خالق جویں اللہ فرمائی  
نشان اوس پر و ہاں جہان مال کھد قدم سنگ جانور  
تے خالق خلق جو کرن برابر اوہ مشرک بزمی



عطار  
والعین

حب و درویشان کلی حجت است

و شمن ایشان سزائے لعنت است

رب غنی کفار مسلماناں مسکیناں سنگ نہایا  
گروہ کمال ایمان خدمت حضرت عرض نہائی  
تنہاں کچھ جواب نہ حضرت نامہ بدجاں چلے  
اوہ جاں دل و چہ خدمت تیری کھ سلا تہاں

اوتہاں سنگ لکان اوتہاں حسد نہاں غیاں شک نہایا  
جو ایں سین و غی و گناہیں بخشش اسان کنول الہی  
تاریک فرمایا جو بین مندی حکم اساد و گھلے  
جو ایں کلی آیت حق اوتہاں آتی و چہ رونوی پاہاں

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ

رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَكَذَٰلِكَ

نَقُصُّ لَكُمُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ

ع

اور جب آئیں تیرے پاس وہ لوگ کہ ایمان لائے ہوں ساتھ نشانہوں ہماری کے پس کہہ سلامتی ہو اور تمہاری  
لکھی ہو پروردگار تمہارے نے اور پرفات اپنی کے مہربانی یہ کہ جو کوئی عمل کرے تم میں سے بُرائیاں  
ساتھ نادانی کے پھر توبہ کرے پیچھے اسکے اور نیکیاں کرے پس تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے اور  
اسی طرح جدا جدا بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور تو کہ ظاہر ہو جاوے راہ گناہگاروں کی

کہہ اپنی تیرے رحمت لکھی جو چلے راہ بداندے  
بعد اس کے کچھ نکوئی توبہ سے دور آئے  
تے اینویں ایں آیتیاں کو کھول بیان کمالا  
جاں اتری ایہ آیت بعد اس پاک حبیب سے را  
السلام علیکم کتب بکم علی نفسہ الرحمتہ آیت بھاری  
صلح جو تھی آریوس استغیث نادوم ہو یا بھائی

جاں اوہ لوگ آون تہ پاس جساد و حکم نہاندے  
نال جہالت کنول تساد و بی نے بد عمل کماٹے  
تاریب معاف کری جو ہو اوہ رحمت بخش والا  
تجو راہ گناہکاراں دا ظاہر تھیوے سارا  
جو آوند ایا ربی دی خدمت فرمائے استائیں  
معالم خازن و چہ ایہ آیت حق عمروے آتی

لہذا میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کو فرما کے ساتھ اور فقرا کو انبیاء کے ساتھ اور اکیس دوسرے کی ضد پس آنا انبیاء شریف کفار کا  
یہ تھا جو حسد کیا انہوں نے بے یقینیت لیا تھے فقر و محابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور کفار کے ساتھ ایمان لاتے اور انہا غریبا کا ساتھ  
غنی کفار کے یہ تھا جو دیکھتے غریب اصحاب فراموشی رفق اور غمے مال کی اور دنیا دہی بخشش و عشرت کی پس یہ مومنوں کے لئے فتنہ تھا ۱۱۱  
یعنی جو لوگ محکوم و مظلوم و پاک جانتے ہیں اور سچے پیغمبر حق اور قرآن کو سچی کلام اللہ تعالیٰ کی یہی مراد یا فتنوں کو ۱۲ رونوی سہ یعنی جو  
صلح و مشکوہ حضرت عمر نے حضور کو دیا تھا کہ آپ یہ کام بھی کر دیکھیں شاید ایمان لے آئیں پھر جب آپ کو یہ عتاب لبر اندہ ہوا تو حضرت  
عمر نے ڈر گئے اور غم خواہی کی ۱۲ فقیر علوانی غنی اللہ عنہ ۱۲



مُہر و کہیں سلام تو مومنوں کو خوشخبر سناؤ

ایسے سچا بولیں کہ مومنوں میں عمل کا حال

### اشارات

گناہندی بیماریاں جہت اس آیت پر شفا میں

پر شرط ایسی بہترین ہو تو بہ استغفار دعائیں

درومند ان گناہ را روز و شب

شریعت بہتر از استغفار نیست

آرزو مند ادا وصال یار را

چارہ غیر از نالہ و زاری نیست

راہ خلاصی والے چاہن شرعاً قلیل تائیں

صلح لوگ جس پاسے اُتول واک بھوئیں

طریقہ پہلا اوس راہ تو بہ استغفار ایہا فی

گناہندی بُریانی ویکھو ہو رذاب اس بھائی

ضعف اپنا دیکھو کرے جو گرمی دھپ نہ جھلے

پھر اگر موعظ وی کیونکر مجلسی نظر کرے اُتو لے

پس چاہئے کہ گناہوں نکلن کوشش کر کے سارے

ہن جتنے قسم گناہ سب ملے تائب ہو دن بھارے

قریش جاں وین بتاؤں سید شاہ رسل متائیں

ناگلی آیت رب اوتاری موضع ویکھ منائیں

قُلْ إِنِّي نَحْيِيكَ أَنْ أَعْبُدَ إِلَٰهَ النَّاسِ تَدْعُونِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ

لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذْ أَوْمَأْنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ

کہہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں یہ کہ عبادت کروں اُن لوگوں کی کہ چمکارتے ہیں سوا خدا کے کہہ نہیں پیروی

کرتا میں خواہوں تمہاری کی تحقیق گمراہ ہو جاؤ نہیں اس وقت اور نہ ہوں میں راہ پانے والوں سے

کہہ میں منع ہو یا جو پوجا کر اُن بتوں مروجہ راں

کہہ میں کراں پیروی جو تسخیر اہل نفس و بھائی

جاں کہیا کفار کھنکھو تا کہ کونوں غلبہ و راویں سانوں

لے لگا ہو چوتین قسم میں ایک وہ گناہ میں جو درمیان تمہاری اور خدا تعالیٰ کے میں جیسے شراب زناہ مزلیہ وغیرہم علاج اُنکا فرما

ہو لگے ہو گناہوں سے اور بچتے کرنا اپنی آپجائیں گناہوں کی ترک پر اولیک قسم کے گناہ درمیان حیرتے اور بندوں کے ہونے میں

جیسے حلال کرنا اُن کا بغیر حق کے یا اور ایذا دینا خون کرنا اور بھی جماعت میں کے میں کفارہ اُنکا واپس کر دینا سے مال اُنکا

یا ظلموں کا بخش دینا جو اُن پر کئے گئے تھے اور اگر وہ مرتکب ہوں تو پھر نیک دعا اور صدفہ کرنا اُن کے حق میں اور ایک اور قسم

کے گناہ میں واجبات کا ترک کرنا جیسے نماز روزہ وغیرہ میں کفارہ اُنکا اور اگر اُنکا ہے جہاں تک طاقت رکھتا ہو۔ پھر

جب اُسے اپنے دل کو گل گناہوں سے پاک کر دے الا تو ساتھ ان طریقوں کے لائق ہے جو رجوع کرے ساتھ بہتر خوشی

اور عاجزی کے پس یہ بات اہل علم کے فضل سے پوری ہوگی پھر جاو غسل کر اور اپنے کپڑوں کو دھو اور نماز و گناہ

ادا کر جیسے حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کوئی منہ کہ جس وقت گناہ کرے گناہ کرنا پھر سوہنی طرح سے دھو کرے پھر

کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کرے پھر اہل جلالہ سے بخشش مانگے۔ مگر جو بخشش کیجاتی ہے واسطے اُس کے ۱۳ روح البیان



قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ  
 بِهِ إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ يَقْضِي الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ قُلْ لَّوْ  
 أَن عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَفُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَاللَّهُ  
 أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ  
 مَا فِي الْبُرُوجِ وَالْجُرُومِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ  
 فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

کہ تحقیق میں اوپر میں روشن کے ہوں پروردگار اپنی کھپت اور مجھٹلایا تمہارا سکو نہیں میرے پاس جو جلدی کرتی ہو  
 تم ساتھ اس کے نہیں حکم کرو اسطرح اللہ نے بیان کرتا جو حق کو اور وہ اچھا فیصلہ کرنا والا ہے کہ اگر میری پاس  
 ہوتی وہ چیز کہ کتاب لنگو ہوا اسکو البتہ فیصلہ کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمہاری اور  
 اللہ جو چاہتا ہو ظالموں کو اور نزدیک اس کے ہیں گنجیاں غیب کی نہیں جانتا اور نہ مکر وہ جانتا ہو کچھ  
 بیج جنگل کے ہے اور دیکھتے اور نہیں گرتا کوئی پات لگ جانتا ہے اسکو اور نہیں گرتا کوئی دانہ بیج اندھروں  
 زمین کے اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک لگ بیج کتاب بیان کرنا والی کہ۔

کہہ میں قرآن اتنے وحی ربی عمل کما ندا اور میری پاس نہیں جس حدیثی مال ثباتی کر دے رب ہی بیان کرنا تے بہتر فیصلے اوہ کر سندا تاجیک اسان تساندا لکھ اندر ہندی ناہ خرابی تے اسیر پاس غیباندی کنجی بن بب ہو رنجانے	سو تسال مجھٹلایا ہو دستائیں پھر یارہ شیطاندا ناہ و حل جلدی ہو وچہ غذاب اللہ تترے کہہ جس دنیا کو تسبیل جلدی جو میں پاس ہوندا تو اللہ جانو اہل ظلم دی ناہیں نال صوابے تے جوشے ہے وچہ جنگل وریا سدا علم اوس دانے
---	---

لے اپنی جو کاکرتی ہیں خامطر علیہما تاجیک من السلام یعنی ہر ایک انسان سے پھر برے تب فرمایا اپنی ہر ایک اہل عالم کہ جب پھر رسا و  
 میرے تابو میں ہوتے تو فیصلہ ہو جاتا یعنی تم ہلاک ہو جاتے بسبب جلدی کرنے کے واسطے خدا کے مکر و نزدیک اللہ جل شانہ کے ہے ۱۲  
 سلج المیزان جس میں کہ تم لوگ حقدار ہو سکی آمدن کا وہی وقت ہو جے وہ حقدار میں ۱۱ سلج میرے یعنی خدا کے نازل ہو سکا وقت  
 جو غیب میں ہو یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ تم کو کت غذاب ہو اور یہ غیب بھی وہی جانتا ہو کہ جلدی کرنے اور دیکھنے میں اسکی کیا  
 حکمت ہو پس ظاہر کرنا کہ غذاب کو جو جب چاہنے حکمت اپنی کے تعلق اسکی حکمت کے ہے چاہو تو پھر اللہ تم کا اور دلیل اس میں کہ اللہ کو علم تھا  
 ہر چیز کا پہلے اُنکے واقع ہونے سے ۱۱ سلج میرے



تے ناہ کوئی پتھر و درختوں پتھر گرد و سنوں رب جانے  
 مگر اوہ وچہ کتاب روشن دی لکھیا ہو یا سائیں  
 مقایع الغیب این پنج چیزاں جویں اللہ فرمایا  
 کہیا صحاح کفائل ہر اوہ علم اوقات غذا باں  
 جو لکھوی کنول عالم بن مسعودوں قول لیا یا  
 وچہ سورہ جن خاص غیبیاں رب کسو خبراں کردا  
 کہیا بیضاوی غیبی علم اوہ خاص جو اسد جانے  
 تے ولیاں علم اتباع رسولوں جو غیبی گلزاراں  
 ہر احمدی وچہ مراد اس غیبوں اوہ پنج غیب مراد اں  
 جلال سیوطی وچہ خصایص حضرت شاہ صفیائے  
 جو جگہ فلانی بارش بہت ہوتی ہر ایس دہڑے  
 تاخیر کئی جو جگہ فلانی اندر روز نسلانے  
 تا زاد کھدایان اوہاں نول شاہ رسل فرمایا  
 تہ اہل عباسول ابو نعیم روایت کیتی بھائی  
 اور اوسنوں فرمایا کہ حضرت خوشی ہو کو میں تائیں  
 فرمایا جہنم پستروں پاس ساڑے لیا ویں

۱۱۱ اور اکثر تحقیق میں بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام سے حاصل ہوئی کہ شریعت اور کتب کا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا ہاتھ ہے ان پر ایمان

نہ وانیچ زمین اندر یاں جو تر خشک ہو یا تے  
 ہر لوح محفوظ کتاب روشن اتھ صفا مراد سائیں  
 تے اینویں وچہ بخاری حضرت شاہ رسل فرمایا  
 جو کہ وں غدا ہے نا تو ایویں سیاق کلام صواباں  
 اسدی سمجھ نہ آئی لکھوی ناحق رولا پایا  
 مگر رسول پسند پھیں رب نہ کردا پر وہ  
 رسول پسندیدہ نول بعض اوس کردا رب عیائے  
 جیوں نور سوج دیوں جن دیتائیں قرآن اظہاراں  
 جو آخر لقمان سورت دی کیتا رب ارشاداں  
 نقل حدیث لیا یا بکدن کہیا ختم بنیائے  
 کچھ اہل نفاقاں سنیا کہن مناں کویں پیچ بولاری  
 بارش خوب ہوتی سن تے منکراوسن مانے  
 ایہ خبر ایمان کریں تساں پوری کمنحتو تبلیا  
 عباس دی بیوی ابو الفضل کفر بنی دل آئی  
 جو رحم تیرے وچہ پوتر میکا خلقیا اسد سائیں  
 جاں زن جنیا لڑکا لیکسی وچہ حضور سناویں

۱۱۲ مقایع جمع مفتوح کی یہ استعداد ہو کہ جس کے ساتھ غیبوں کو پایا جاو ۱۲۰ سورۃ المؤمنین ۱۲۰ آیت کی تفسیر گذر چکی ہے زیر آیت  
 قل لا قول لکم عندی خزائن الله ولا اعلم الغیب الا بکے جو قریب اسکو گدی ہے ۱۲۰ حوالہ فی غنی السنن ۳۵۰ خزائے بارش یا غدا رب  
 یا نیک جنت یا بدخت کرنے کے یا عمر کی مدت کے حازن وغیرہ ۱۲۰ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا اں پانچ چیزوں کے  
 سب چیزوں کا علم ہے پس اگر یہ صحیح محکم تو مطلب کیا یہ ہوگا کہ یہ پانچ علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے سوا ایو آپ حاصل کرتے ہیں  
 پھر حضرت مملکہ اولیا و اسد نے اکثر اں پانچ چیزوں کو اہل میں ہی خبریں دیں تھیں پھر اں پانچ چیزوں کا علم خاص علم خداوند کا ہے  
 اور پانچ آیت سورہ جن یعنی ولا یظہر علی غیب احد الا من اراد فی من رسول یعنی اللہ تعالیٰ نہیں خبر دے گا کہ اسکو اور اپنے خاص غیب کے  
 مگر پیغمبر رسول کو اوقاف حسینی میں لکھا کہ اس سے مراد حضور صلعم بھی ہیں پس جب خدا تعالیٰ کے خاص غیبوں پر رسول پسندیدہ  
 کا مطلع نہ ہاں شامیر کا یا قرآن مجید کے ثابت ہوا ہے اور وہ خاص غیب یہ پانچ چیزیں ہیں پھر حضور کے علم غیب سے منکر نہ مانت بیدینی  
 اور جہالت ہی خدا تعالیٰ ہدایت سے۔ اگر کچھ کہے تو کوئی دلیل لائیں کہ یہ پانچ چیزیں سورہ جن مانی غیب کی آیات سے  
 خارج ہیں ۱۲۰ حوالہ فی ۵۵ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ لقمان کے اخیر میں ان الله عندہ علم الساعة وینزل العقیث و یعلم  
 ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تنکب علی و ما تدری نفس بای ارض توفی ان الله علیم خبیر یعنی تحقیق اللہ تبارک  
 و تعالیٰ ہے قیامت کا جاننا اور بھیتا ہے نہ اور جانتا ہے جو کچھ جنوں میں ہے اور نہیں جانتا کوئی کہل کیا کرے گا اور نہیں جانتا کوئی کہ کون  
 مرے گا اور کس وقت مرے گا تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ جانتے والا خبر دینے والا ہے و فی خبر کامنی مخبر ہے یعنی خبر دینے والا جسکو

۱۱۱ اور اکثر تحقیق میں بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام سے حاصل ہوئی کہ شریعت اور کتب کا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا ہاتھ ہے ان پر ایمان

۱۱۲ مقایع جمع مفتوح کی یہ استعداد ہو کہ جس کے ساتھ غیبوں کو پایا جاو ۱۲۰ سورۃ المؤمنین ۱۲۰ آیت کی تفسیر گذر چکی ہے زیر آیت



تاں کن سچے بانگ الائی کہتے کن اقامت  
 ام عبداللہ رکھ فرمایا خوشخبری تدہ تائیں  
 بہتی تے بن شیبہ و نویں کن روایت بہائی  
 جو ہموں بل مومنانہی نوں شاہ رسل فرمایا  
 اٹھیا کھیت تیک آہا ہوو نہا رتسمی  
 تے قصے خضر مونی دیوں دیں جے منکر جھکے مائے  
 تے جواڑ کے قتل کرن وچہ آ غیب چھپایا  
 و تو ابراہیم ملکوت السموت والا رض بھی خالق و سبائی  
 عرشوں فرشت تائیں ہر شے نوں حضرت آہا جاتا  
 بہت دلائل وچ اس باب قرآن حدیثوں پائے  
 وچہ شرح عقائد غیب اوہ چیر چوین سب کوئی نہ جانی  
 جوناں دریے ہوو فریئے کر معلوم ہوتا ہے  
 جو مالہ جن دا ویکھ الاوی بارش ہو سی بھائی  
 ہے عرش تے کہ رکھ جس تے خلق برابر آئے  
 وَمَا نَقْطُ مِنْ وَقْتٍ تَحِیں ایہ مراد بتائی

لعاب مبارک شیریں منہ کس الیا سحر کر امت  
 ابو الخلفاء ایہ لڑکا ام الفضل شکر سائیں  
 یزید اصم سے بیٹے تیک اسناد اسدی ہو پچائی  
 جو جگہ غلامی وچہ تدہ مرنا اونویں واقع پایا  
 کہ خطبے دیوچہ آہا وہ سب دسیا بنی گرامی  
 نفع جو سی وچہ کشتی توڑن جانا خضر سوئے  
 تے دیوار اسارن وچ بھی آہا بھیت رکھایا  
 بادشاہی اسارن میں کسمانہاں ابراہیم دکھائی  
 تے سجدہ کرن کچی دا علیسی نے اندر شکم سنجاتا  
 کیا شان رسول جہانے مرکب خاکوں مرکوز ندی  
 انداں سنگ تعلیم یا سنگ الہام اوہو عیانے  
 اسچ خوف نہیں جے مدعی غیب تا کا فر آوے  
 جو دعوی غیب کرے تا کا فر نہیں تاں کفر نہ کاٹی  
 جسدی عمر گھٹے پت دگے روح نکالی جائے  
 وچہ نایخ خطیب ہر پتر اوپر بسملہ آئی

لہ اذہبی ام الفضل یعنی ام الفضل اسکو لچایا یہ خلفاء کا باپ ہے ۱۲ سالہ اس حدیث کی پوری تفسیر الہ ربی  
 ضل میں موجود ہے اور وہ رسالہ فقیر کی تالیفات سے ہے - ۱۳ سالہ یہ حدیث رسالہ مذکور میں اور جلد دوم تفسیر ربی  
 میں موجود ہیں اور کتاب احوال الآخرة میں لکھوی نے بھی لکھا ہے جس سے ان پانچ قسم کے علوم کا ہونا حضور علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام میں ثابت ہوتا ہے اور لکھوی نے یہہ اپنی تفسیر میں بھی لکھا ہے کیا امت تک جو جو کچھ ہونا تھا آپ نے سبکی  
 خبر اس ایک خطبہ میں فرمادی تھی اور وہ حدیث اس نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی پس لکھوی کا لکھنا اگر  
 قول کے مخالف ہے جو وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتا ہے - اچانکہ جو قیامت تک علم نہا ہر ایک شے کے علم کو شامل ہے کہ فلاں اس  
 حکم پر کیا اور علی کی اتنی عمر ہوگی اور مہدی ہونگے اور قیامت کے نشانات بتائے پس معلوم ہوا کہ نبیوں و رسولوں کو الہی تعلیم و  
 یہ علم ہوتا ہے - چنانچہ یہ قسم بھی قرآن مجید میں مذکور ہے ۱۲ سالہ جیسا کہ جبریل علیہ السلام کی سواری کے قدموں کی خاک گرسالہ  
 کے درمیان ڈالی اور وہ زندہ ہو گیا اور کو اڑ نکالتا تھا جیسے کہ فرمایا سورہ طہ اخیر بارہ سورہ میں اللہ تعالیٰ قال بصرت بما اح  
 یصو و ابہ فقبضت قبضتہ من اثر الرسول فنبذتہا وکن ملک سولت لی ففتنی یعنی سامری نے کہا بیٹے اس چیز کو  
 دیکھا کہ جسکو لوگوں نے کبھی نہیں دیکھا یعنی جبریل کو اور اٹھائی بیٹے ایک کٹی خان کو لکھوی کے قدموں کے نیچے سے اور کہہ لی بیٹے اپنے  
 پاس پس جب یہ پچھڑا نکلا ہو گیا پس الہی اس مٹی کو پچھڑے کے درمیان میں وہ پچھڑا بچو اسکے زندہ ہو کر بولنے لگا گیا اور پچھڑا کو بہت  
 بھایا یہ خلاصہ و ترجمہ ص ۱۲ القرآن ۱۲ سالہ روح المعانی میں لکھا ہے کہ غیبیہ اسد تبارک تعالیٰ کی ذرت پاکہ کی سبکی کن کو کوئی  
 بھی معلوم نہیں کر سکتا اور ہم جو مذہب اپنے حساب اور سار جہان کے معلوم کر کے بیان کرتے ہیں وہ کافر نہیں ہوں جنہاں کہ غیب کا علم

۱۲ سالہ اس حدیث کی پوری تفسیر الہ ربی میں موجود ہے اور وہ رسالہ فقیر کی تالیفات سے ہے - ۱۳ سالہ یہ حدیث رسالہ مذکور میں اور جلد دوم تفسیر ربی میں موجود ہیں اور کتاب احوال الآخرة میں لکھوی نے بھی لکھا ہے جس سے ان پانچ قسم کے علوم کا ہونا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ثابت ہوتا ہے اور لکھوی نے یہہ اپنی تفسیر میں بھی لکھا ہے کیا امت تک جو جو کچھ ہونا تھا آپ نے سبکی خبر اس ایک خطبہ میں فرمادی تھی اور وہ حدیث اس نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی پس لکھوی کا لکھنا اگر قول کے مخالف ہے جو وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتا ہے - اچانکہ جو قیامت تک علم نہا ہر ایک شے کے علم کو شامل ہے کہ فلاں اس حکم پر کیا اور علی کی اتنی عمر ہوگی اور مہدی ہونگے اور قیامت کے نشانات بتائے پس معلوم ہوا کہ نبیوں و رسولوں کو الہی تعلیم و یہ علم ہوتا ہے - چنانچہ یہ قسم بھی قرآن مجید میں مذکور ہے ۱۲ سالہ جیسا کہ جبریل علیہ السلام کی سواری کے قدموں کی خاک گرسالہ کے درمیان ڈالی اور وہ زندہ ہو گیا اور کو اڑ نکالتا تھا جیسے کہ فرمایا سورہ طہ اخیر بارہ سورہ میں اللہ تعالیٰ قال بصرت بما اح یصو و ابہ فقبضت قبضتہ من اثر الرسول فنبذتہا وکن ملک سولت لی ففتنی یعنی سامری نے کہا بیٹے اس چیز کو دیکھا کہ جسکو لوگوں نے کبھی نہیں دیکھا یعنی جبریل کو اور اٹھائی بیٹے ایک کٹی خان کو لکھوی کے قدموں کے نیچے سے اور کہہ لی بیٹے اپنے پاس پس جب یہ پچھڑا نکلا ہو گیا پس الہی اس مٹی کو پچھڑے کے درمیان میں وہ پچھڑا بچو اسکے زندہ ہو کر بولنے لگا گیا اور پچھڑا کو بہت بھایا یہ خلاصہ و ترجمہ ص ۱۲ القرآن ۱۲ سالہ روح المعانی میں لکھا ہے کہ غیبیہ اسد تبارک تعالیٰ کی ذرت پاکہ کی سبکی کن کو کوئی بھی معلوم نہیں کر سکتا اور ہم جو مذہب اپنے حساب اور سار جہان کے معلوم کر کے بیان کرتے ہیں وہ کافر نہیں ہوں جنہاں کہ غیب کا علم











ہو اس شخص صفاتوں آیت تس اصلاح بتا دے  
 اوس نوروں تس سینہ کھلے ہوں آیت تا ماں  
 ہاں یہودی سنگ و جھگڑا پچ تقویٰ اظہاری  
 اور ک کہیا یہودی تائیں اوس بزرگ حقانی  
 جس بن سلامت جائے ناروں اوس صدق  
 جاں دوہاں جائے سے شیخ نہ آتش جائے ساڑی  
 جاؤ اوس یہودی سندی آتش تری جلائی  
 پس ظالم اوتے اہل ہوانوں نفع نہ کرن دعائیں  
 جاں جاؤ متقی چن آتش تھیں تن تس کوں جلائے  
 وَعِنْدَ مَقَالِ الْغَيْبِ خزانے غیبی پاس خدا دے  
 اوہ غیبی سد و مفاہت قیدی بھیداں وال خزانہ  
 حقیقت ذات صفات اندی کوئی بن رب جا  
 خزانہ مفتاح چیز کو توین ذات صفات الہی  
 خزانہ غیبی ذات خدا دی سمجھہ یقین صفاتوں  
 يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ جو جنگل و چہ دریا وال  
 تے جانے جو وچہ نفساں جنگلاں بھی صفات نفسانے  
 وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ نہیں تپاؤ گد اکاٹی  
 کنول بندہ صر قہ اتو لطف ہواؤں پیاسے  
 یا برگ لال جمال نہ ڈگدا اوپر دلال محبوباں  
 وَلَا حِجَابٌ فِي عِلِّيِّاتٍ نہ دانہ کوئی محبت والا  
 پانی لطف ہو اگر مہر شاہریاں پاروں  
 اوہ چل یو تو شاخاں اوسیاں پر نفس سامنے

اور بزرگ گزشتہ کتب میں

جو اوپر دلال رب پندے اوہ نوری جیواں  
 نہ رہندا اوپر ہوا سے مگر تس بین نشان جڑاں  
 بہت جواب ال ہو تو ناہ دنیا اوہ اشعاری  
 میں تو لہ جائے اک پاؤ دیکھے خلق ربانی  
 تے جسے جا میاں توں اک سائے اوہ مرد و وسیدا  
 اوہ بلکہ سفید ہو کل میلوں متھ سے صبا پیاسے  
 ایہ دیکھ کر امت شیخ یہودی عجب اسلام منائے  
 اوہ وچہ خدا خجاسی ناہ انہاں من النعام عطائیں  
 تقوے دے کیا نیک نتیجے اہل ظلم دکھ پائے  
 نین تعلیم الہی کوئی جانے غیب افادے  
 تے گنجیاں اوسیاں صفاتاں بیدیاں ویکھو اٹس نشان  
 ظاہر ہوں غیر ال ذات صفاتوں نفی ہوئے  
 ذاتوں ویکھو صفات ناہ تس عین الاون بھائی  
 کنت کثر الخفیات قدسی جوین حدیث بیانوں  
 جھٹس سے سب موتی معارف سلف صفا وال  
 شہزاد اہل صفات گندیاں نفس جنگل چوپائے  
 کنول غیبی بختاں چہ میدان دلائے بھائی  
 انلی ابھی حکمت علموں ویکھو اٹس تاسے  
 مشتاقاں تے اہل عرفاناں مگر اوس علم عیناں  
 وچہ غیبیاں دلال محباں مگر اوس جانے پاک تھالے  
 تا وچہ زمین قلب دی جڑ تس حکم تھیو دیاروں  
 اصلہا ثابت و فرما فی السما و جوین سیار جانے

لے جیسا کہ فرمایا ہے تبارک و تعالیٰ نے ومن کان علی بنیۃ من ذیہ جو گزرا ہے و ذکر اہم کا ۱۱ ملوثی ۱۱ انلی ابھی عرائس البیان  
 لے کہ فرمایا ہے تبارک و تعالیٰ نے حدیث قدسی میں کنت کثر الخفیات فاجبت اعانہ یعنی تھامیں خزانہ پوشیدہ پس شیخ چاہا کہ میری پہچان  
 فیض بلطفہ شبک الانوار الاذلیۃ پھر کھولا حق تبارک و تعالیٰ نے اپنی مہربانی اور لطف سے جہانم انلی انوار رکھا ہے یہاں  
 عرائس البیان ۱۲ لے وہ لطف جو وہ حکمت جو علوم انلی اور ابھی اس بلکہ کی جھٹوں ۱۳ لے اس تبارک و تعالیٰ انکی ۴



لا یزید عنہ مثقال ذرۃ و رہ رب تعالیٰ یحییٰ یا نہیں  
 و لا یرحمہ و لا یبیس پتر کوئی تر خشک نہ آیا  
 نہیں کہ فی شخص مگر اوسکارن پتر سبز ایسا فی  
 جان خشک ہو و پتر جبر اوہ گو ملکوت ام جاو  
 تا جانی ملکوت حکم اوس روح قبضن و آریا  
 یا طبع من نانی یا بس کا فر اوہ عالم اوہ جا بیل  
 یا طبع اہل محبت یا بس سلوت وال الائی  
 یا طبع باقی باللہ یا بس اہل ہوا نفسانی

جو گذری و چہ لاف شوق لگش اوس علم نہا نہیں  
 الا فی کتاب مبین اوہ مگر کتاب روشن و چہ پایا  
 تم عرش فی لکلیا ہو یا قدرت نال الہی  
 نام اسد اسن باپ جو اوپر لکھا صا صا  
 پس روح اسد اگھکیو جو پس رسول اللہ فرمایا  
 یا طبع باقی یا بس اہل روح معانیوں حاصل  
 یا طبع اہل شہواتے یا بس اہل وجود و شہواتے  
 اوہ سب روح کتاب روشن و لکھ میں عیانی

وہو الذی یتوفکم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنہار ثم یدعکم  
 فیہ لیقضی اجل مسمی ثم الیہ مرجعکم ثم ینبئکم بما  
 کنتم تعملون وہو القاہر فوق عبادہ و یرسل علیکم  
 حفظہ حتی اذا جاء احدکم الموت توفیہ رسلنا و ہم لا  
 یفرطون ثم ردوا الی اللہ مولہم الحق الالہ الحکم و هو

اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ

اور وہی جو قبض کرنا ہی مگوئی رات کے اور جانتا ہے جو کما تے ہو تم ہیج دن کے پھر اٹھاتا ہے مگوئیج او سو  
 تو کہ پورا کیا جاو وقت مقرر کیا ہو اوپر طون او کی پھر جانا ہی نہ ہا پھر خبر و یگا تلو سا تھ او پھر کے کہ تھے تم  
 کرتے اور وہ ہی غالب او پر بندوں پنوں کے او بھیتا ہے او پر نہا رہی گجبان یہاں تک جب آتی ہو ایک  
 تم ہیج موت قبض کر تو ہی او سو بھیجے ہو جاو وہ نہیں کی کرتے پھر پھرے جاتے ہی طرف اسد کی جو  
 کار ساز اٹھا ہی حق خبر ہو واسطے او سکے ہی حکم او روہ جلد حساب لینو والا ہی

تے اللہ اوہ جو و سون و قبضے روح قساوے  
 پھر روز قیامت ہی سناں رزہ کر کے پاک تعالیٰ

سورہ حدیث عوالش البیان میں موجود ہی «لے یعنی سلامت رکھنا ہے اولاس جگہ تو فی استعاذہ ہی مرگ ہی اسلے کہ نیند موت کی بہن  
 ہوتی ہی «رونی سہ فیہ ہی قیامت ملو ہی اور اہل سہی کی بحث گذر چکی ہے اور میں نے یہی کہہ ہی سو کر اٹھ بیٹھے ہو قیامت کو ہی اسی طرح

اٹھائے جاوے گا اٹھائے



۴ سب دھوکا بازی ہے خواب اسکا اسی جگہ لکھا ۱۲

پھر سوکے تساؤ اوجاوں سبھان جانب اندسائیں  
 تے اند غالب الہ پر بندیاں اپنیاں دی (اظہارے)  
 انھیں تیک جی موت آدمی جب تک تساویتائیں  
 پھر مڑی جاسن بدی طرف جو مولا سح او نہاندا  
 توفی اوفات مراد نہ موت حقیقی بھائی  
 اللہ توفی الانفس حین موت پھر آخرت تائیں  
 جو کنول توفی موت حقیقی ہووے مراد انھیں  
 نامتوں باجہ شمار ہوں بھی زندگیاں باجہ شماراں  
 جویں اتی متوفیک و لا فعلک وچہ آل عمران سدایا  
 تے نہ وقت نہ مرا کوئی موت حقیقی پاروں  
 تے کسے مفسر نے وچ اسد نہیں خلاف کمالا  
 کہ اکھن بدیع تن وچہ کہ جو نکلے وقت مرن دے  
 جو نیند وقت وچہ عالم سیر کرنی جتھ پاسے  
 وچہ بعض حدیثاں آیا چاہیے سوناں سنگ و صنوفے  
 تے وچہ خواب جو کھن اوہ سب یک برابر تائیں  
 تے کہنا غائب دست ہوں ہو دو قزمان اوہ ساسے  
 اجی خواب کھن تاویل کہ بن تاویلوں آئے  
 کہ اکھن ہر کہ حسن ویکارن کہ یکہ روح ایہاٹی  
 وقت بیداری مڑی جاون روح حسال ساسے

۱۲ سب دھوکا بازی ہے خواب اسکا اسی جگہ لکھا ۱۲  
 ۱۳ سب دھوکا بازی ہے خواب اسکا اسی جگہ لکھا ۱۳  
 ۱۴ سب دھوکا بازی ہے خواب اسکا اسی جگہ لکھا ۱۴

پھر ویسی خبر سنو تو کس کی عمل بنائیں  
 تے اوپر اس محافط رکھو کرن حفاظت ساسے  
 تاکست آدمی اس مارن تے اوہ کمی کرن کجہ ناپیں  
 ہی او سد اعلم نے جھب کرسی لیکھا گل بندیا ندا  
 ایہ بلکہ اجی کلام جویں اس شاہد قول الہی  
 جو نیند روقت وفات حقیقی موت ہوو اوہ ناپیں  
 تارائیں نت مرن و ت دینہ نول زندہ ہوں تائیں  
 بلکہ ایہ موت اصغر جوئی عیسیٰ نول اظہاراں  
 یعنی نیند دیکے تینوں چاواں اوپر فلک اٹھایا  
 یتوفکم یا للیل مراد تے ہے خواب شماروں  
 تے لوکاں مرزائیاں گمراہاں اسوچہ پاپارولا  
 اوس روح حیات کہن تے دو جاورح تمیزی گندے  
 تے دیکھ خواب خیال بیداری وقت مڑی خود راہی  
 جو سجد روح کرے سنگ لکھل سونے بعد جوع ہے  
 بعض خیال دن پریشانی خواب شیطانی راہیں  
 جویں یوسف نوچن تاسے سجد کر دی دٹھے پیاسے  
 قربانی داحکم خلیل جویں وچہ خواب ہو یاٹی  
 جاں نیند آدمی ارواح حساندی قبض کچون بھائی  
 اگر اوہ روح سنگ صے ستیاں آدمی ساہ پیارے

۱۵ دیکھا تو میں کی نہیں کرتے معنی حکم مہتا ہوا دی طرح عمل کرتے ہیں ایک ہال کے سر و قینا ہی خلاف نہیں کرتے ایک جگہ فرمایا توفی لاقر  
 حین موت تامل یعنی اللہ تعالیٰ جاندار کو کوئی موت کی وقت فوت کرا ہے اور اسکا جگہ فرمایا مالک جائیں قبض کرتے ہیں پس جسے خدا تعالیٰ کا مارنا حقیقی اور  
 فرشتہ کا مارنا محض ہے اسی طرح ہی اللہ تعالیٰ کا مارنا حقیقی ہے اور انبیاء اور اولیاء عظام کا مجاز ثابت ہے چنانچہ کئی جگہ یہ بحث گذر چکی ہے ۱۶  
 اللہ توفی الانفس حین موت مہتا ہوا اللہ تعالیٰ فی مناصا یعنی اللہ تعالیٰ قبض کرنا کوئی موت کی وقت کبھی جاندار کو مارا نہ لکھ دے جائیں ابھی سنی  
 نہیں نیند میں نکال دیا جو انکو نیند کے وقت پھر کھچھو تہا ہی ان جاندار کو چیر موت مقرر ہو چکی ہے اور پھر مڑی تہا ہی ان جاندار کو جو ابھی مری نہیں  
 کہ وقت مقرر نہ ہو موت کے آنے تک البتہ ان باتوں میں خدا کی قدرت کے نشان میں غور کرنے والوں کے لئے ۱۷ موضع القرآن سورہ زمر  
 ۴۱ مرنال اللہ یفسر الہا میں ہے کہ اور روح المعانی میں فرمایا یہ ثابت مذکورہ انی متوفیات کے جو نیند لکھ لکھانا پکا یہ قول نصائے کا ہے  
 لکھا کہ کجالت بیداری خدا تعالیٰ کے آسمان کی طرف اٹھالیا تھا ۱۸ احادیثی ۱۹ انکے حق میں بھی حدیث صحیحہ ہے اور ہوا کہ ہوشیار ہو کہ شیطان تمہارا  
 ساتھ تھو کر دیو اب ۱۲ اب ایک ہر قدر اس نکر ہے۔ مراب ۱۲ ۱۳ اعلان سے مراد معانی اور قوتیں ہیں جسے آدمی کے حواس قائم ۱۴







اخلاص نفاق اتے دجے یا شانہ رسولان جانے  
 اٹھا کھڑی ہر بند سنگ ہو راہین رکھو الے  
 جو بونہر ہونڈی شیطان کھڑو اس گوندہ قابو پاندے  
 پر دشمن کیا کرے ہو وی جد و دست رحمت والا  
 اذا جاء احکم اللہ توفیرہ رسلنا جان کسے تسال آئے  
 وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم وچہ پہلی آیت بھائی  
 تے ہو رس جاول ملکوت الہیبت نظری آئی  
 ہے وچہ حقیقت فوت کنند آپے حق تعالیٰ  
 ملک الموت تائیں جو اوسدا قبضے روح تمامی  
 جو روح اوسدا سب کچھ تاج جو خلق تائیں آجائے  
 یا کنوں توفیرہ رسلنا ایہی ملک الموت ہکلا  
 کہیا مجاہد دھرتی ساری اگے اوس فرشتے  
 سنگ اس مددگار فرشتے کڈھن روحاں تائیں  
 تے کوئی دال یا ڈوہیم کسے گھر وچہ جو ہو مرد  
 ایہ خاندان وچہ فرشتے ملک الموتوں حال سنایا  
 بھی دو وار امت سب ہر دینہ اندر فجر نماشیں  
 جو اخلاص نفاق دلا ندے نیکی بدی تمامی  
 جو حکم اوہنا نڈوں ہو یا او تھیں کرے ناہ کوتاہی  
 نہ بعض حساب کرن تھیں کہ بعض حسابوں سائیں  
 کل حساب کنندیاں تھیں بجلد حساب کر لیں  
 نہ کہ کم کم دوجے تھیں روکے ہرگز خالق تائیں

جو پس وچہ تفسیر غریبی ہو رواہب لکھن ربانے  
 جو رکھو الے نہ ہونڈے دشمن کردی پکڑن دالے  
 نہ قدرت ہو انسان جو ویکھو سب منہ پایا چاہند  
 کہ ہو ملک جمع ناہ کسے ویلو کرے جدائی شالا  
 تمارن اوس فرشتے ساڈی جال گھٹ عمر اوس جاڑ  
 اوکھ سبت فوت کردی ہول اتھ ملک انول آئی  
 جوین قل نیوفکم ملک الموت ہے وچہ قرآن گواہی  
 جان پوری عمر ہو کسے کردا اللہ حکم کمالا  
 سنگ ملک الموت فرشتے اوہ نہاں کردا حکم گرامی  
 نایکھے ہن ملک سب عزرائیل لوے روح ٹھاکے  
 ہی لفظ جمع تعظیما کہیا اللہ پاک تعالیٰ  
 ہے کہ تھال برابر جتھوں چاہی پھیری سرشتے  
 پکڑے پھیلو نہانوں آہوں ملک الموت اتھائیں  
 گمراں ملک الموت ہر دن دو وار گرداوس پھردا  
 تے پیش نبی کل میں جوین کھدست ایہی سمجھایا  
 پیش نبی ہے ہوے ہول حضرت ہونڈی ناظر  
 چہرہ یوں وٹوں ویکھ کچھان پاک رسول گرامی  
 تہ دد دھاوت روحاں کھڑی طرف الہی  
 جوین ہک حساب خلق نوں کو دوجہ کنوں ہیر  
 سب افعال اقوال اندر کوئی صنایع عمل نہ ویسی  
 ایہ صفت خلق موعی خالق نوں اس وصفوں پاک سنائیں

۱۲۰۰ء بمطابق ۱۲۰۰ھ میں گذر چکی ہے ۱۲۰۰ھ یہ حدیث تفسیر مظہری سے دوسری جلد میں مذکور ہو چکی ہے ۱۲۰۰ھ  
 یعنی زندگی کی حفاظت کرنے میں کمی نہیں کرتے جو مقررہ وقت سے پہلے یا پس یا حفظ اعمال میں جو بھی کسی کی صنایع نہیں  
 کرتے اور یہی بھی زیادہ نہیں لکھتے اس معنی کے بموجب تفرطون ساتھ تخفیف فاکے پڑھا جاوینگا یا کمی نہیں کرتے  
 متوفی کی روح کے قبض کرنے یعنی نیک روح تو علیت میں داخل کرتے ہیں اور بری جہنم میں اور فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام کہ موت کے وقت  
 فرشتے آتے ہیں ۱۲۰۰ھ متلاہم الحق اس جگہ کوئی یہ وہم نہ کرے کہ کفار کا کوئی مولا نہیں جیسے کسی حکم کے ذریعہ یا کسی مولا کے  
 اس جگہ مومن اور مددگار کے ہیں اور یہاں مسمی مالک کے ہیں اور نیز تہ دد دوجہ کی فرشتہ کی طرف پھرتی ہو یا طرف بندہ کی ساتھ موت کا







قُلْ مَنْ يُجْحِكُمْ مِّنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْجَحْرِ تَدْعُوهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لِّئِنْ  
 اتَّخَذْتُمْ مِنْ هَٰذِهِ لَنُكَوِّنَنَّ مِنَ الشَّكِرِينَ ۚ قُلِ اللَّهُ يُجْحِكُمْ مِّنْهَا  
 وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۚ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ  
 عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا  
 وَيَبْدِلَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۚ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ  
 لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ۚ وَلَكِنَّ بِيْهٍ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُلْ لِّسْتُ  
 عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۚ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِّمَّنْ تَقْرَأُ سُوْرَتَهُ تَعْلَمُونَ ۚ

کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تمکو اندھیروں جھگڑ کے سے اور دہیا کے سے پکارتے ہو تم او سکوا جبری ہو  
 اور چھپا کر اگر نجات دیگا ہمکو اس آیت سے التبتہ ہونگے ہم شکر کہ نبیوں سے کہہ اللہ نجات دیتا ہے  
 تمکو اس سے اور سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو کہ وہ قادر ہو اور پڑ سکے کہ بھیجے تیرے عذاب او پر تمہاری سے  
 یا نیچے پاؤں تمہارے سے یا بالا دیو تمکو گروہیں مختلف کر کر اور چھپائے بعض تمہارے کو لڑائی بعض کی  
 دیکھ کیونکر طرح طرح سے بیان کرنے میں ہم نشانیاں تو کہ وہ سمجھیں اور جھٹلایا او سکوا قوم تیری نے اور  
 وہ سچ ہے کہ میں نہیں او پر تمہارے واروغہ واسطے ہر چیز کے وقت ہی قرار پکرنیکا اور التبتہ جانو گے تم

پکار رہے ہوں اسی کر کے ہولی سے سچا وال  
 تاہوئی وچوں شکر گزاراں نعمت حق سچا ہاں  
 پھر میں شرک کو منک خالق آکھ انہاں صلاحوں  
 اُپوں یعنی اسانوں یا نیوں زمیوں آوے  
 تے آپسو چھپچھا دی جنگ الہاں کل خاماں

پھر کہہ انسان سچا دی سختیاں کنوں کل رہاواں  
 تے وعدہ کرو اس سختی تمہیں ہو وامن اسماں  
 کہہ اندساں چھوڑا دی سختیاں بھی سہرت بلاواں  
 ہو قدرت ربوں سپرچے نساں سخت عذاب لیاوی  
 یا کر واکھی فوجاں فوجاں کر کے نساں تماواں

اے ظلمت حقیقی ہے جو رات اندھیری اور پاول کی سیلابی اور ہوا میں ان سب کے ساتھ سخت خوف اور مہشت ہوتی ہے  
 سبب نہانے راہ صواب کے خوف ہلاکت کا ہے پس مقصود یہ کہ جب یہ سب اسباب جمع ہو جائیں تو پھر انسان رجوع نہیں کرتا  
 اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف ہو وہ سخت مصائب کے کھولنے پر قادر ہے پس اللہ تعالیٰ کے قول کی پی مراد ہے تدعوہ  
 تضرعاً وخفیۃ پکار تے ہو واللہ تبارک و تعالیٰ کو جب سختی پیش آتی ہے عذر خواہی اور زاری کے ساتھ ادب کی اور  
 سے اور مہنتہ اخلاص سے یعنی قابل وہی لوگ ہوتے ہیں جو آج اس سختی اور مصائب سے بچ سکے تو پھر شکر  
 کرینگے ہم تیرے لئے کیونکہ اس نعمت کا پچھنا شکر ہے اور حق ادا کرنا ہم جیسی یعنی اللہ کا ۱۲



دیکھو کہ میں اس میں کمال سے آیات بیان کر رہا ہوں  
 جھوٹا یا اسنو قلم تیری اتے ہے قرآن بچاواں  
 ہر خبر ہر وقت مقرر جو ہیں وچہ قرآن  
 جو بھلاو راہ جنگل وچہ رستے ہوں اندھیر تسالوں  
 یا وچہ زمین دھسو جے یا جے دُکھ وچہ دریا وال  
 پھر وعدہ کروٹے بد سختی کرے سیکر خدا دا  
 کہہ یا حضرت قوم اپنی نوں تندرہ نوں بھائے  
 تے خفت گچھ بھونچال زمینوں تال عذاب چکھائے  
 یا اُپر ولوں عذاب تسلط کرے حاکم ظالم  
 یا اُپر تھیں بند بارش تلموں ناہ انگوریاں ہوں  
 عذاب آسمان زمین پائوں نبی اعدو پوکاری  
 دیکھ پیا کہیں بیان میں کروی خود آیاتاں  
 تا جو بھجن عجزت پکرن باز کفر تھیں آون  
 تے قوم تیری قرآن جھوٹا یا کہن نہ رب اتار یا  
 یا آیات بیان کرن نوں کافر ہیں جھوٹھائے  
 کہہ میں نہیں وکیل تسال پر کفار و کذابو  
 تے حق تھیں مگر اُن ہوں ویاں وچہ اُن اُجڑائیں  
 تے جو تسال خبر دیوے رب جہت اُسوت مکان مقرر  
 اوہ وعدہ آہ عذاب نہ دا وچہ دنیا مال کفارال  
 تے جانو کہ جب دنیا دیوچ یا وچہ روز حشر دے  
 قلمن جیجک من ظلمات الہ کہہ تسال کوں خلاصی دیوے

تا بھجن کفر شرک کندھیں مرن طرف اصلاحاں  
 کہہ میں نہیں نگہبان تسال پر دا جھوٹا کسی تھاوان  
 تے نہیں جانو کہ جھبٹ اوہ ہوسن سبہ عیائے  
 یا کشتیاں وچ بھجن تسال ستودے کون عیالوں  
 یا رات اندھیری بدل سیاہی ظلمت ہو رہو وال  
 جاں سختی دور ہو دی پھر تباہ کر و شریک زیادہ  
 جو بھلی گڑا طوفان آسمانوں تسال عذاب لیاوی  
 جو بن قوم شعیب قاون گچھیری خانوچہ فرماوے  
 تے تلموں ہوں عذاب غلام نے خادم سکر کالم  
 ایہ وچہ مدارک عمر النسی سچے دُر پر وون  
 جاں باہم سنی نزاع اہل پر حضرت خیر شماری  
 اتے دلائل واضح کارن اہل کفر بد ذاتاں  
 ہو قرآن عذاب الہی سُنکے ناہ جھبٹا وون  
 تا اوہ عذاب جھوٹھاون کارن پاؤنا اوہناں تپا پیا  
 تے اوہ برحق اُکھوں خازن دیوچ یمن بناندے  
 نا تلمذیب تسال و اتساں بدلہ دیاں خرابو  
 بلکہ میں اہل مندر پکرن ہا رہی رب سائیں  
 اوہ بن تاخیر خلافت وقوع وچہ آہی اوسک اندر  
 سو روز بد روپا یا اوہناں خازن وچہ گلزارال  
 سچ ہونا اسدا جہد واقعہ پیش ہووی ہر سروے  
 اندھیر لال پردیاں نفس لاریوں کون جو تسال کچا دیوے

سُورۃ القلم میں وہ دفعہ دے سکتے ہیں اور نہ ضرر ۱۲۷ مثل عباد اللہ اور لو طے تو حوں کے عذاب ہی ۱۲ تفسیر خازن  
 ۱۲۷ بخاری میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو پھر فرمایا اعدو بوجہ مال الکفر یعنی میں  
 پناہ پکڑتا ہوں تیری ذات کریم کے ساتھ یعنی عذاب کی بُرائی سے ۱۲۷ یعنی جب پڑا اویلبسکم شیعا ویدین بعضکم باس  
 بعض تو پھر آپ نے فرمایا یا اہل آسمان تر ہے مواہب الرحمن اور خازن میں ہے کہ آپ نے تین دعائیں کیں تھیں ایک یہ جو میری  
 اُمت اگلے گنہگاروں کے عذاب کے ساتھ ہلاک ہو دوئم میری اُمت پر دوسری قوم وشرک لوگ مسلط نہ ہوں تیسرے دونوں دعائیں قبول  
 ہوئیں تیسری دعا آپ نے یہ مانگی کہ نہ چکے بعض نکالے یعنی آپس میں نہ چکے نہ ہوں سو آپ اس بات سے روکے گئے ۱۲ رواہ الترمذی



والجبر حجاب صفای قلب سے پس جو اُپر ولاندے  
تدعونہ تصعّاب نول تسب عجزوں کرو پکاراں  
جال اوہنا حجاباں پر دیاں تھیں سالے نجات کد ہیں  
قل اللہ یخیمک منہا کہہ دتھیں تہاں رب بچاوی  
ومن کل رب کل خواہشاں نفساں تہاں چھو اکے  
پھر تو تسبیں کہ کندی تنگ نفساں اپناں پڑوں  
قل هو اللہ علی ان یبعث کہہ رب کھد کال  
جو پڑی کر چھڑی وچہ اپنی تے اوس پوچہ سارے  
پڑکیوں تہاں عذاب کری جو سہل نساں ساوی  
یا حجب طبعیت والو ہوں غالب اُپر نساں  
جو ہر فرقہ مختلف اُپر قوت کنوں تو اسی سے  
یا مختلف کرے عقائد وچہ تہاں نفساں تہاں  
یذیق بعضکم باس بعض چکھاوی بعض ساڈیاں  
ہو ہر یک کارن جا قرار تو حکم وقوع دی پیارے  
جال پڑی کھلے سب ڈیاں جیاں کنوں جو آئے

مثنوی ہر چہ بر تو اید از ظلمات غم  
مائب چراز غیر شکایت کم کہ چچو حباب

کفار مکہ ہاں سن قرآن مخول جہیڈاں کرے  
تا اگلی آیت نازل ہوئی حکم خدا فرمایا

کون جو اوہناں اللہ میراں تھیں کڈھو طرف نوراندی  
اوہناں پر دیاں کھلن کارن اپنیان تہاں چہ فہاراں  
تا سینچیں شکر کنڈیاں کارن رب سائیں  
نال انوار تجلیاں اپنیان تھنڈ دلاں وچہ پاوی  
فنا کیتا سنگ صفتاں اپنیان کھن توحید چڑھاکی  
سبحانی ما اعظم شانی ہو رہا الحق کہو پوکاروں  
ایہہ جو اُپر تہاں ویوں کی عذاب تہاں کوئی نازل  
ناہ جلو بار نہ نظری آوی سترے ہجروی نارے  
جو باب ربوبیت تو خدمت قیام نہ کیتا جاوے  
یا کئی فرقے کری تہاں جو وچہ گمراہی راہاں  
مقابلے دیوچہ و جو فرقیان (جہڑے اہل صفادی  
جو چال جال اُپر ہر فرقے وال اصول بنا میں  
سنا سنی جنگ جہاد چاہن اختلاف ادائیں  
دسون تعلون تے جانو گے جھب جبر کیا رہی  
پھر موافق اعتقادیری ہر ایک سنا میں پائے

آل ربے شرمی و گستاخی است ہم  
ہمیشہ خانہ خراب ہو اُخو لیتنم

تا اہل ایمان اوہناں سنگ بٹھن کنوں نفر کرے  
ناہ کرو اتفاق اتھا اوہناں سنگ تہاں آن جھوٹا

وَإِذْ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ

لے نعمت یعنی نجات پانا استقامت اور تمکین کے ساتھ ۱۲ مع المعافی ۱۳ سبحانی ما اعظم شانی حضرت باذیہ لبطاطی قدس سرہ العزیز نے  
کہہ تھا یعنی میں پاک ہوں اور میری بہت بُری شان ہو اور کہہ انا الحق منصوب علیہ الرحمۃ نے لشکر کی حالت میں کہہ تھا یعنی میں خدا ہوں۔  
ایسی حالت میں اہل مسکو معافی ہوتی ہے نہ اس کے غیر کو اور نہ کسی کو کہہا جائز ہے جیسے محدث دہلوی میں سرہ العزیز رسالہ مع الجبر میں لکھا  
اور اس رسالہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ فقہائے دو گروہ ہیں ایک گروہ معتقد ہے صدیق اکرام کا سودہ اہل صفاتے ہیں اور دوسرا فقہا کا گروہ منکر  
ہے صدیق اکرام کا پس یہ زمینقیوں کا گروہ ہو ۱۲ قل هو اللہ علی ان یبعث علیکم عبد اہا من فوقکم ۱۳ یعنی ربوبیت کو  
دروازی پر قیام رہنا ساتھ خدمت کے ۱۴ اللہ ہی کے چھڑی اور فنا و لڑائیوں کا ایک دوسرے کو چکھاوی ۱۵ علوئی ۱۶ اس سے  
معلوم ہوا کہ جن انجمنوں میں اہل نیچے کے ساتھ کہ جو صریح قرآن مجید خلاف چلتے ہیں اتفاق اور اتفاق دکر تھے ہیں اور نام اسکا صلح کل لکھا ہے



# يَحْضُرَانِي حَدِيثٌ غَيْرُهُ وَ مَا يَنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اور جب دیکھے تو ان لوگوں کو کہ جھگرتے ہیں بیچ نشانیوں ہمارے پس نہ پھیرے اور نہ بہانے کہ بحث کریں بیچ بات کے سوائے اسکے اور اگر جھگڑا دیکھو شیطان پس بیٹھ پیچھے کو آنے کے مشاوم ظالموں کے۔

کر ان انکار احکام اسلاموں سے کرن شیطان  
جد لگے ہر س گل و چہ ہوں قیل مقال او نہ اندی  
پس یاد دہی او سجاؤں اوٹھیں چھٹہ بدخواہ  
وچہ روح المعانی لکھیا ہر چوں فاضل خفی ملت  
خوض معنی کم کے وچہ شغل ہوں بھائی  
یعنی ہا سا کرن احکام الہیوں سن مہسکر  
ایہ کنوں اصحاباں ہوا ماں ہے ماثور عیانی  
وچہ دو ہائے فرق و ذیرا سمجھن نال صفائی  
یابے ادبی دین مسائل بہن اتھ منع خلاصے  
یا کوئی مسئلہ سے لازم اٹھن اوکس تہا ہیں  
مجالس لہو فتن ہو راو پر ایس قیاس کمالے  
جو روز و نال بے روزیا سے سنگ بیٹھال کچا ہیں  
امام مالک خود مجلس وچوں کدھیا گمراہ تائیں  
تہا ہن وچہ انجمنان سے گمراہ نون نال لانے  
مرزا ٹی چکر الیاں سے وچہ رہی تیز نہ حالے  
تہا تعظماں گمراہ کر نیاں پین حرام قیماں  
تا گمراہی تنہاں اثر نہ پائے وچہ عوام لوکاندے

جان بھین وہ لوگ جھگرن وچہ آیات قرآنی  
اُسویہ منہ پیر او نہاں تھیں بوجہ سنگ او نہ اندی  
تہا جے شیطان جھگڑا دہی سہو اپھین سنگ تہا  
ظاہر وچہ خطاب بنیوں مگر مراد اتھ اُمت  
پہلے بیٹھ پیا یا سنگ و س ظالم قوم جو آئی  
پرا تھ نال اتفاق مفسران معنی خوض تمسخر  
تفقہ استنباط تدبیر لازم وچہ فترانے  
تہا گمراہ سے وگلوں جھگرن وچہ قرآن نہا ہی  
جہت لہو و لغو طبعی نالے ہوں تمسخر سے  
جے تھو وٹھل گیا پر جدا و س آوے یاد کہ لہیں  
نسن تہا پر نہ او نہاں تھیں واجب ہر حالے  
وچہ ورنشور عمر و بن عبد العزیز و س بندہ تائیں  
نسن ریائے فرمایا نہ بوہ اینہاں نال کدائیں  
گمراہ نون کنوں مجالس رہی ہر گ تر اہندے  
رافضی نیچری تہا لازم ہب ہو روہ بی نالے  
گمراہ دیاں چٹکیا سے سنگ ہوں پیاں تعظماں  
سلف خلف و گمراہ خود پاسوں مار کدھانے

لہ یعنی جب گفتگو کی ترک کریں اور علاوہ دوسری باتیں کریں تو ان کے ساتھ بیٹھنا اختیاری امر ہے ۱۲ خلاصہ  
ہاں وہ تاویل جو کہ جاہل اور فاسق سے ہو یا ظاہر اور محکما کے خلاف اور مختار جمع علیہ کے مخالف یا مثل کی نفسانیت  
ہو یا واسطے لغو و لہو کے کرے تو یہ سب منع اور نامشروع ہے۔ پس اس سے دور رہنا لازم ہے ۱۲  
تہا یا پھر شاعرانہ قیاس کیا جاتا ہے ۱۳ جب جو ہر مصیبت توہین اور انکار شریعت اس امر سے الزام ہو یا الزام۔ لہذا  
دوسری مجالس مذکورۃ المتن اسی قیاس پر ہیں ۱۲ خلاصہ



اودہ صدر نشین تنہا ہے جسکے راہ گراہی پاوان  
تے غطاں دیوچہ تاڑیاں مارن سنت راہ بھلایا  
پر وچوں دشمن دین بنی ہے اسہن سخت بلائیں  
ابویں ہو رہ بنیاں روانہ وچہ احکام ادایا  
نازطوان کوں اسیں کرے اگلی آیت دسد

ہن گمراہں میدان خود سنگت نال بھاون  
وعظ تے خطے واپک ظالماں لکچر نام بٹکایا  
ظاہر نام اسلام سنا کے لٹن خلقت تائیں  
تے بھلن سہو بنی ادراوانہ وچ رسالت آیا  
جال کہیا اصحاباں کافر مسجد بے دیوچ دسد

وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنْ ذِكْرِی لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

انہیں پر ان لوگوں کو کہ پرہیزگاری کرتے ہیں حساب اون کے سے کچھ ولیکن نصیحت کرنا ہے تو کہ وہ بچیں۔

نیک عذاب مگر اس قدر ضرور ایہی ابرار  
ہو وچہ سنا ہے ٹیھو سنگت نہاں ہو سوناں تباہوں  
اودہ سچے پچھے اتری ہے منسوخ اجازت آئی  
نہیں دونوں کھل لڑی وچہ جاہن پر وچ بھائی  
نال تھناں یا موہو جس زور نہ شکن آیا  
ہے اونے درجہ ایہ ایمانوں وچہ مشکوہ سائیں  
ندوے والے اتے ہوا جیہاں غرت کرن اچیاں  
بونہ داہری مٹو شکل مشابہ کفاراندی بھائی

جو درن مخالفت تھیل دہناں جو نہیں سب کفار  
جو اونہاں کرن نصیحت شاید وہ بھی درن الہوں  
تے اتھ اجازت اسدی وچہ غلامے وچیں بھائی  
کتابیں بقیان میں ہر چند کرن نصیحت آئی  
جو دیکھ بڑائی طاقت ہونیاں روکن لازم آیا  
اودہ مند اولوں بچاؤ ڈاٹھا اوس بڑائی تائیں  
ہن نیچریاں تے رافضیاں ہولاند مہاں بیدیاں  
اصول انہاں اصلح کلی سنگ ہر بندہ ب آئی

لے اگر اس شیخ کی کچھ ضرورت نہیں اس واسطے کہ وہ حکم مطلق ہو اور یہ عقیدہ یعنی ضرورت کی وقت اگر اٹھ نہ سکے یا نکلے دل میں جائے تاکہ ساتھ نفرت اور  
اعتنا نہ ہونے لکھ لکھا جہاں گناہ اور ثواب دونوں جمع ہوجائیں وہاں اوپر اعلیٰ اور احتیاط کے نظر رکھنی چاہیے جیسے کہ مسجد میں لوگ دنیاوی  
باتیں کر رہے ہیں یا خرید و فروخت میں مشغول ہیں یا گرو عید گاہ کے میلہ کا جھوم ہے ارباب ملائی اور معاشی کی دھوم ہے یا امام غیر  
اعتیاط ہے اور وہ سنتوں اور مستحبات کو نہیں جانتا مگر اس کے ساتھ جماعت کثیر ہوتی ہے اور شوکت اسلام کا نمونہ ہے اور مومنوں کا  
اتفاق ہے پس احتیاط اس امر میں ہے کہ ایسی مسجد کی جماعت کی ترک نہ کی جائے یا کسی وعظ کی مجلس میں جب سالانہ صدارت  
سے نہ گذرے ہوں یا بعض امور اسکے منہج اور مکروہ ہوں مگر وعظ نہایت احتیاط کنندہ خدا پرست اور خوش اعتقاد ہو  
اُس وعظ سے فیض اٹھانا چاہے اسی طرح اگر کسی میلے وغیرہ یا مجمع میں تجارت کے منافع کی امید ہو اور ہمارے شمولیت سے  
اوس مجلس کی کافی رونق اور امداد معتبر نہیں اور ہم اُس مجلس کے تمام منوعات سے بچکر بیچ مہرور سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں  
تو پھر اس جگہ جانا کچھ مضائقہ نہیں رکھنا۔ مگر جب اوسکا اثر بغایت موخر ہو کر متعدد ہو جائے یعنی دوسروں پر بھی وہ اثر  
جائیے یا اسلام کی اہمیت کا باعث ہو جیسے حج اور راک کی مجلس ہو یا احکام الہی اور ائمہ دین کے متعلق مسخر اور بکھیرا  
اگر وہ ہو یا مسجد کا امام سنتوں کا ناکر اور دین کی ضروریات سے ناواقف ہو یا بد اعتقاد یا مطعون آدمی ہے پھر ایسی صورت  
ایسی مجالس کا ترک کرنا بہتر طریقہ واجب ہوگا۔ اور اگر یہ شخص ایسے لوگوں میں سے ہے جسکا قول اور فعل دلیل بن جاتا ہے تو پھر  
زیادہ احتیاط کرے ۱۲ خلاصہ التماسیر ص ۹۲ طبع اول ۱۲ ملکہ عالمگیری پبلیش میں پس یہ برائے نام مسلمان ہیں ۱۲



کرن امداد انہادی ایسی دین امانت پیارے

وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَغَرَضًا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكَرِ لَكَ

اَنْ يُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلٰى وَلاَ شَفِيعٌ

اور چھوڑے اُن کو تو لو کہ بچتے ہیں دین اپنے کو کھیل اور تماشائے فریب دیا ہے اور کو زندگانی دنیا کی  
نے اور نصیحت کر سنا تھا اسکے سے کہ ہلاک میں سوچا جائے ہر ایک جی بسبب اور پچھنے کے کہ کیا ہے نہیں واسطے  
اوسکے سوا اللہ کے دوست اور نہ شفاعت کر سوا لا

تے چھوڑناں جہان دین اپنیوں کھیت تماشائے  
تے دیہہ تول سپہ انسان جو چہ ہلاکت اور پکڑ کو سے  
ہر فرقتے رب عید بنائی مومن بھی کفاراں  
عید فطراتے عید اضحیٰ جو چہ اسلام مساوان  
نال قرآن نصیحت کرنا مومن ہوں لو کی  
تبسل معنی سوچنا جاوے کارن مرگ ہلاکت  
جو کا فریادوں کفر اپنے سے ورنہ بالین بنیاں  
تے اہل ایمان کا ملن شافع سرور و ہاں جہاناں

تے زندگی دنیا والی نے تنہاں سنگ فریاں کرنا  
علاں عوض تین رب بن ولی شفیع کوئی تھیوے  
ہر ہر قوم تماشے کھیتاں عیدال کرن بہاراں  
یا عید جمعہ بیوں چہ حدیث ایہہ سمجھ رہوں بجاوے  
بدیاں پاروں بخیر تھیں مت پکڑیوں لو کی  
کیتا جاوے ہلاک یا قیدی لکھدے اہل نزاکت  
ناہ مدکاراوسد کوئی ناہ شفیع اوسد کوئی گنیاں  
متوازاں اجارے تبت منکر ٹول شیطاناں

ہول مشرخت ہو جب کوئی ناہ ہو کہ شفیع  
کیوں روز مشرکتے دھڑکوں ہوں بخیر ہم  
مغفرت اوس کی تو یہ سے نہ ہوتی تاقیام  
کشتے نوح کو نہ طوفان سے کبھی ملتی نجات  
آتش غمرو سے بچتے خلیل اوس کہاں  
چاہے سو دست کو کب ملتی رافعی اور نجات

ہونگے اُمت کے لئے تبت شافع اُمت شفیع  
ہو شفیع المذنبین جب آپ سا ناصر شفیع  
فخر عالم کو نہ گرلاتے کبھی اپنا شفیع  
گر نہ ہوتی مد حضرت کی نہ وہ ہوتے شفیع  
جب سہارا آپکا اور آپ ناہ بنتے شفیع  
جب ہوتے فخر عالم رہنا ناصر شفیع

ملہ تفسیر کبیر میں ہے کہ مراد لہو و لعب سے منہی اور بکھٹا نا بازی کرنا ہے یا بت پرستی یا نقطہ اپنے قیاس اور خوشی سے  
حرام کو حلال بنانا یا کھیلنا کو نہ جیسے کہ اکثر اقوام نے اپنی اپنی عیدیں منہر الی میں جیسے نوروز چولی اور دیوالی و دوسرے وغیرہ  
ہم یا علم اور حسن عمل کو وسیلہ بنانا واسطے حاصل کرنے مرتبے اور عزت اور منصب اور جو جو خلقت کے اندر بڑوں کی رسوم اور اپنی قوم  
کے کام کو عین دین سمجھنا یا مثل انکو جاننے کی بھی دین میں لہو و لعب ہے اور خلاصہ جو شخص دین میں شائع علیہ السلام اور یا  
اکثر عظام سے وارہ میں سوائے اپنی طرف سے کوئی نئی بات ایجاد کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ حلوئی عفی اللہ عنہ۔  
۱۲ اسکا تعلق پہلی آیت کے ساتھ ہے ۱۲







رو داری دی زیارت کارن رب اس رحمت پاسے  
ای عبد اسد کیا تینوں میں نیکی راہ بتاواں  
لازم پھر قول نہیں صورتوں جو وجہ اس شہرے  
جو ادھانول نظر کریں ہک رنگیا جاسیں بھائی  
میں گیا ادھانول آہ مینوں بھگہ پیاس ستایا  
جان ٹھایا میں دے ہاں بزرگساں منہ قبلے دل کیتا  
پھر میں ادھانول دے ہاں اوتے قسم خدا دی پاٹی  
تا کر اچا سر شیخ الایا اسے احنف دے جائے  
پھر گوڑی دیویں کر کے آتم دے ہاں پیش کھلوتا  
اود بھگہ پیاس میری جو ساری اجاندی نظر نہ آئی  
کہیا جو ان جواب اسپن ہاں دھکھ مصیبت والے  
میں صحبت و ادھانول دتہ دیاتن دن رات برابر  
لیختے دل وجہ آبا کر اں ضرور سوال انا ہاں  
تا سر چک جو ان الایا لازم پکڑن بھائی  
جسدی نظر اول پان تھیں دکر ہووے رحمانی  
پھر اتھان کیتا اوس میں تھیں دت اودہ نظر نہ آئے

پس عیسیٰ بن یونس مصری دیکھ مینوں فرماوے  
عرض کیتے ہاں تائینوں فرمانہ شیخ سچاواں  
مرا تے وجہ دوولی الہی ہن اتھانال مہر دی  
عمر ساری لگ پھرتھہ پیا پارے پرواہ نکائی  
ناہ اتر میری سی کوئی خیر جو کرے دھپوں کج سیایا  
سلام کلام کتیم سنگ ادھانول کسے جواب دتا  
جو کر کلام میرے سنگ حضرت کارن نام الہی  
ہو غفل تیرے بونہ اندک تاجو آیا ہیں اسجائے  
تاجو ظہر عصر سنگ ادھانول پڑھی آہی میں بیتا  
پھر کہیم جو ان تائیں کرید جو نفع کرے بونہ بھائی  
نہ رہی زبان اسانوں سنگ جس کیو دغظ تقالے  
تاہ اسکاں کھاد اناہ کجہ پتیا دلوچہ ہو یا صا ور  
جو شے باقی عمر میری نوں نافع ہووے کدا ہاں  
صحبت اوسدی بستہ دھپیاں آوی یاد الہی  
تے دغظ کرے تہہ حال زبانوں باہجہ مقال بانی  
تے حال زبانوں شعر نصیحت اودہ بزرگ الاہے

وخلقونی علی الاطلال ابیکہما

شد والمطایا قبیل الصبح وارتحلوا

جس رب ہدایت چاہی چنگے ہو دس لیکھ لکھائی  
اوہے ناصح ظاہر باطن وجہ رب راہ ہدایت لاہی  
راہاں طرف وصال خداویاں سردا ناں صفائی  
وجہ روح البیان محقق صوفی لکھے حقیقت ساری  
تا اگلی آیت حق بوکرہ خدا نے نازل کیتی

ہے سوکھی کرن نصیحت مشکل کرن قبول ایہائی  
اسنوں کجہ عنایت ازلی ناصح طرف لیاوے  
نور نصیحت و اول اوسد خوب کرے روشنائی  
پستی نفس ہو اوں چھڑا او جین مار او ڈاری  
جائاں ابو بکر نوں بت پوچن دنی بیٹے رغبت دتی

لے کد مارے شام کے یہ شہر ہے ۱۲ سٹہ یعنی ایک جوان اور ایک بوڑھا دونوں مرتبہ میں لکھے ہوئے ہیں تم دوہاں جاؤ ۱۲ روح البیان  
سٹہ یعنی تمہاری تعداد اور ذکر شغل اور طے نائل ہو سکر کے شغل میں ۱۲ اعلیٰ علی اسد عنہ سٹہ عین دن جب روئی کا وقت ہو گیا اور پھر  
دل میں آیا ۱۲ روح البیان ۱۲ سٹہ مجھ سے اتھان کیا پھر انکو میں دیکھا ۱۲ روح البیان ۱۲ سٹہ وہ نفس جو نکلا کہی ہدایت کی بلندی کی طرف  
وہ روح جو دھا اور طہان کے لئے عالی شان ہے ۱۲ روح البیان ۱۲ سٹہ اور سراج النیر میں ہے کہ کفار نے آپ کو بلا یا تھا طرف اپنے پاؤں کے  
دین کی جو چیزیں کے جو وہ ہیں اگلی آیت نازل ہوئی ۱۲



قُلْ اَسْتَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ اَعْقَابِنَا  
بَعْدَ اِذْ هَدٰنَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْاَرْضِ  
حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُوْنَكَ اِلَى الْهُدٰى اُتَيْنَا قُلْ اِنْ هَدٰى اللَّهُ  
هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاَمْرًا نَسْلِمُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ  
وَالْقُوَّةَ وَهُوَ الَّذِي اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَرَیْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ  
الْمُلْكُ يَوْمَ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ عَلٰمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ  
الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ

کہہ کیا پکاریں ہم سو اس کے اور پتھر کو نہ نفع دی ہو اور ضرور ہی ہو کہ اور کیا چھچھو جائیں ہم اوپر ٹریوں اپنی کے پیچھے اور سوت کو  
کہ ہدایت کی جو آواز نہ انداوش شخص کا ڈال نہ یا ہو اور سکون طمانوں نے بیج زمین کے سرسبز مٹے اوسکے یار ہیں۔ کہ  
پکار تے ہیں اوسکو طرف ہدایت کی گمراہی اس کہ یہ تحقیق ہدایت الٰہی وہی ہدایت اور حکم کئے گئے میں ہم پر پہنچ  
ہو ویں واسطے پردہ نگار عالموں اور یہ کہ قائم رکھونا کر اور فراموش ہو اور وہ وہی ہے کائنات اور کسی اکٹھے کئے جاوا گئے  
اور وہ وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے اور جس دن کہ کتاب کہ ہو پس ہو جانا ہے بات  
اور کسی سچ ہے اور واسطے اس کے بادشاہی ہے جس دن کہ بھونکا جاویگا بیچ صوفی ماننے والا عجیب کا اور ظاہر کا  
اور وہ ہے حکمت والا خداداد

کہیں رہیں چاہیں جس میں نفع نہیانا نہی  
 (شیل) اس شخص کو الیہ جنوں و چیزیں شیطاناں  
 کہیں اسلام اللہ اور دین سچا دینی شانان  
 مے حکم ہو یا جو پڑھو نمازاں اور و کون جبارے  
 ہوا وہ جس حق میں آسمان او پائے  
 مردیاں جو زندگی ہو و زندگی بہان او سارے

تے بعد اُسے کیوں اس میں شیے طرف کفر سوائی ۶۰  
 اگر حیران سمن تیرا قول ہے اسان جاناں ۷  
 تے حکم اسان ق تابع ہوئے کارن رب جہاناں  
 ہر اشدادہ جو طرف اوسکے نہیں کٹھی ہو سوسارے  
 تے اودہ دن یاد کریں جو جب راخو خالق فرمائے  
 ہے بات خداوی سچی اسوچہ خلق نہیں م مارے



ہو بادشاہی رہنوں میں ہو کیا جاسی وجہ کرنا میں  
 کیا بتاں توں میں جے بعد اسلام ہدایت چالے  
 تاہو پیش اور شخص جنوں راہ سپہوں شیطانے  
 اور وگ کرھے وچا یہ راہ و صر پھر و انال حیرانی  
 آجا طرف اسادی ہوا یہ چال نبی سروردی  
 جے کہ کیا شیطان مناسی کو بسی حشر ہو و سوائی  
 استہ ہون مفرکہ کہیستا بہ کیا سٹ پایا  
 ولہ الملک کہیا جو اسدن ملک مجازی ساسے  
 تے صورت اہی جو میں تنگ جو ہو چہ ہو کہ فرشتہ ہر کہ  
 اہل سنت اجماعوں صورت اوہ تنگ اہی فرمایا  
 پہلا نفخہ خلق مرسی ووبے نفخے جیوے  
 سو فطانی کہن عالم یک امر اعتقادی آٹیا  
 بھی رو اوہنا ندے جیہے منکر جو حساب خدای  
 ہے اسو چہ رو اوہناں جو منکر کنوں قیامت آئے  
 بھی فلسفیاں ہو جو کہن قدیم ہیوے تائیں  
 جو کن نہیں پیدا کر سکے اور مادی لوڑ کیا ٹی  
 جواب اسدا بھلا دس بارہ کتھے سی آسماناں  
 نہ مثل نمونہ سی کسی پہلے بن مادی سب ظاہر  
 بھی اہل فکر کرد جو رہے نال شریک ٹھہرون  
 جو جیہاں صفاتاں رہیاں یوں ہو رس و وجہ آٹیاں  
 کہن جو میں نردان کر نیدا پیدا نیکیاں تائیں

جانن مارا غیبے حاضر حکمت خبراں سائیں  
 بھلا ہو جائے مرنہ ہو شرک چھہ اسلام نرالے  
 وجہ ٹولے گمراہی والے سٹیا پھر وھگانے  
 تیار اتے غمراہ اور سکا دس سدن کہن زبانی  
 اتے شیطان پکھے طرف اپنی تابان تر و پھردی  
 تے جے مومنانے آکھے لگانے بجات رہائی  
 یا غلبہ کتیا زار ہدی اور عباسی وچہ فرمایا  
 جاسن ٹٹ اتے ملک حقیقی ہوے فقط جبارے  
 عروبہ الحاطن کنوں پھر غارن نقل حدیث پیاری  
 اسر ایل پکھی کیسی جو چہ دو نفخے جو میں آٹیا  
 یک نفخہ صفت کہکشت تھہ جہت حساب جیوے  
 نہ وچہ حقیقت عالم کی اتھ رو تہاں فرمایا  
 تے کن تھیں خلق دوبارہ ہو جو جو فانی پڑھدے  
 تے شرکے زندگی ہوں کنوں بھی جہے منکر پائے  
 تے مادی باجھ خلق راہوں دوبارہ مندے تائیں  
 جو قادر ہو دے کہ معدوم خلق مرقعے بھائی  
 یا مادہ زمین تے السناں ہو ر طیور حیواناں  
 بن مادی خلق قدرت کو میں نہ منن اسد قادر  
 وچہ ذات صفات اسدی سنگ یعنی پتی دانساں  
 بالا استقلال یعنی خود ازل صفاتاں تعمیراں پایاں  
 تے اہل شریعہ دیاں خلق ہے ایہہ شرک بلا سمجھائیں

یہ مثال ہے اسکی جسکو مخلوق (پنجابی بڑاوس) نے جنگل میں گمراہ لیا ہو یعنی اگر ہم اسلام سے روگردان ہو کر کفر اختیار  
 کریں تو ہم بھی اسکی مانند ہیں جیسے کہ انکی مثال بیان ہوئی ۱۲ احادیث میں کہا کہ جاندے شکل صورت کی بوق (زرنگا) کی طرح ہے  
 اسکا ابو عبیدہ نے صورت حج صورت کی ہے یہ قول ہے حسن بصری کا اور قول مانے والا بہت صحیح ہے ۱۱ خاندن مادہ یعنی  
 اصل خلقت کا ۱۲ مادہ اگر کوئی شبہ کرے کہ یہ چیزیں تو بنیالی نہیں مگر انکو مشا نہیں ہے کا جواب کن کے حرف سے  
 ہون حت معلوم ہوتا ہے کہ کن یعنی ہو جا۔ جا اس تھے کو بولتے ہیں جو اول میں فنا ہو جا۔ جواب ہی اسکا جو کہ ہیں کہ ایک دفعہ  
 اتفاقاً آسمان وغیرہ بن گئے تب دوبارہ نہیں بن سکتے پس قول الحق سے آج کا جواب واضح ہو گا ۱۳ یہ عقیدہ انش پرستوں کا ہی تھا



عالم الخیب والشہادۃ اسوچہ فلسفیاں روپیا ہے  
 حکم خیر اندر رواں نہاں جو عالم فرمتی کشدے  
 بنی کہیا جزیں فلک رب خلق فراغت پائی  
 اوس منہ لایا ہو یا سنگ اوسک نظر عرش دل کھدا  
 ابوہریرہ کہے میں پوچھیا سورجین انسانوں  
 عرض کتیم اودہ کہیا فرمایا اودہ ہوا یڈ وڈہری  
 عرض کتیم اودہ کہیا قرن تا دوسیا وڈا بھارا  
 ہوا دائرہ وڈا وڈا اوسک جو عرض میں آسمان  
 تے نفعی تن ہوسن بس پہلا نفعہ فرج ایہ سائی  
 تے دوہے نفعی خلق تمامی ہوش جو اس و بجاوے  
 گل شئی ہالاکہ الا وچہ کہ جیوں ب وچہ قرآن بتایا  
 ترتیب نفعی قرآن تھیں سب خلق جو اوسے سائیں  
 خلق ساری جد فانی روح رکھیں وچہ کرنا دے  
 مگر کہ ہری پاس کمر جو عجب الذنب سد اوی  
 دن نال اوی دے روز قیامت خلقت رب جو او  
 جو پیشاں وچ دنیاں آیا یا آبی حیواناں  
 یا ڈب موٹو وچہ پانی لگا سورج نہ تنہاں نوں  
 ایہ بعد اوسک جاں تلوع عرش دیوں زندگی منیہ و سیک  
 پھر حکم کرے رب بندیاں آگن پس اودہ آگن ساے  
 جاں کھو کر سب اجلواں رب کمال بہن بناے  
 وت عرش اٹھا دن الیاں لکھاں زندہ رب فراوی

جو کہیں نہ جزئیات سند ہے علم خدا جہاں  
 ایہہ وچہ فلسفہ خلاصہ فتح محمد ہو رہیں لکھیں  
 پھر کرنا وکر پیدا دنی اسرافیل الہی  
 جو حکم ہو وکھچو کن دا وچہ اوس کرنا ووی تکرنا  
 ہو کیا صورتا فرمایا نے اودہ ہک سنگ پچھاو  
 گھیرے شل زمین آسمان اوسا وچہ پھر پھری  
 قسم اوسدی میں قبضے جسک جاں میری ہو یا ر  
 نے گنتی روحاں جتنی اسچہ بین سورج نشاں  
 جاں خلق نے ایہہ نفعہ جان موت یقینوں بھائی  
 تا فانی ہووے خلقت ساری ات ہکو رجھاوے  
 ہر شے ہووے ہلاک مگر اودہ ہکو ذات بقا یا  
 سند دواں نفعیاں لی سالان من ہوگ منائیں  
 گوشت پوست ہڈی ہری بھگے ہون زیادے  
 اودہ ہری سلامت اذن الہول مٹی اوش کھاے  
 گل کھنڈی ہے جسم انساناں رب جمع فرماوے  
 ہو وچہ زمین مے یا سرکے ہوئے گم نشاں  
 یا سواہ ہوکے اذن تنہاں ہون جمع سب جانوں  
 اودہ چالی سال سے پانی گزراں تھیں چڑھ جاوی  
 زمیں جویں آگیاں آگن روح البیان تاروی  
 سوارو حال کچھ چیز باقی خلقت تھیں رہ جاوے  
 پھر جبریل تو میکائیل آئے اسرافیل اوٹھاوے

اس واسطے جو ہر معلوم یا غائب ہو یا حاضر پس جزئیات غائب اور حاضر سے خارج نہیں یہ معلومات الہی سے باہر ہیں جو اب غائب  
 خلقت کی نسبت فرمایا جو کوئی چیز خدا تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے ذات صفات الہیہ جو غیب الغیب پس یہ غیب نسبت خلقت کے ہے  
 علوانی سے یعنی عالم فرمتی اور اعتباری ہے اس واسطے جو حکمت واقعات سے ہے مزاروے اسکے خیر کے ۱۲  
 شل گھیرے زمین اور آسمان کی اوسکا کھیرا ہے روح البیان سے تمام خلقت کے روحوں کے لکھا روح البیان  
 کے کوئی شے دنیا کی آتش بدیس سے نہ رہتی مگر کچھ لے گی ہو کو وہ ہشت اور گھیرا سوٹ ازروستہ و ہر ہوئے حساب  
 روح البیان سے یعنی بارہ گزوں سے زیادہ چڑھ جائیگا ۱۲ روح البیان



تا اسرا فیل بھوکو وچہ سور اُدن ارواح تمامی  
 سب تھیں مہرے شاہ رسولان قبروں ہوسن باہر  
 تیرتی سال عمر ہر دوی کامل خوب جوانی  
 ایہ خالص مل ایمانیں ہندی حالت اوس مٹو  
 صفات عرات میج میدان قیامت کھڑو کچھون  
 خلقت دو ورتا جو نچول اکھیں سے نک جاوون  
 لگام دیو رب اونہاں گری جو چاہی سنگ تنہا سے  
 تا جو مل خلاصی تے اوہ ترک وجود ایہا ٹی  
 کر تسلیم احکام خدا دی دلوں بجانوں سا سے  
 قل اندعوکم کیا دیو جاں میں اوس باچہ خدا دی  
 کیوں جو نہ ہو جو حقیقی غیر خدا کے پائیا  
 و نرد علی اعقابنا پھر وائے سنگ شرک سے  
 مثل اوسدی شیطاناں جنوں وچہ میدان نفس  
 جانے نہیں جو کتول جاواں اواند ول بھرنیدی  
 اوہ اکھیں اول سا سے ہے راہ حقدا پاس اس سے  
 قل ان ھدی اللہ راہ توجید ہدایت سائیں  
 وائے نائیں سلیم کریم العالین تو سائل ہوا حکم آلہول  
 لڑتاں شہوات فنا کر اپنیاں کل صفاتاں  
 تے قائم کرو نماز حقیقی نال حضور دلائد سے  
 بد لگ قلبے ذاکر تھیوی نہیں حضور کہ اپیں  
 قائم کرن نماز سنداسن وچہ عزائیں لیاوے

سکھیاں لو انگوں نکل میں آسمان پھرن گرامی  
 پھر نکل شاہ رسل دی اُمت اُنھے ظاہر باہر  
 بولی سربانی ول بدی ٹرن شتاب عیانی  
 تے کافر کہن ایہہ سختی دا دن تہد مخی مہشت اسے  
 اوہ وینہ بجاہ سالان ربنے دیکھو تنہاں سپیون  
 وت خون روون ٹھو پائٹاں ہر بخواندی آون  
 توں لازم پکڑ اسلام حقیقی تے تسلیم جو پچانے  
 جو اپنا آپ نہ وٹے وٹھوئی فقط رضاء الہی  
 اوہ فضلو حاصل ہون اتے ایہن ولی وسیلہ پیارے  
 جو قدرت کچہ تر کھی ہرگز پاروں ضرر افاقے  
 وجود نہیں کچہ جدا اوہ کہ پوجن لالیق آیا  
 اس کے بعد جوارہ پائے اونہاں طرف توحید الکی  
 وہم تخیل راہوں ریا کر حیران اس وسدے  
 تے یار قوی نظر یہ فکر ہدایت طرف بولیندی  
 تے اوہ مولک سد ایہوند جاوے دور دوراؤے  
 ہی ایہہ خاص ہدایت بن اس ہی تفسیر اشیاں  
 جو تابع ہوئے رب جہانان نکل نفس ہواؤں  
 بقا باللہ سنگ تاج بکد ہوں ندوں بجاتاں  
 پر باجھو ملکیاں مرشد کامل قلب حضور پائے  
 الا من اتی اللہ یقلب سلیم توں فراسد یو پائیں  
 ظہور بویت دا وچہ عبودیت ہو جاوے

لہذا یہ سلطان بولی شاید اسی وقت کے ساتھ مخصوص ہوگی رہیں تو بتیونگی بولی جنت میں عربی ہوگی جیسے حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۱۲ حلاوتی غنی المدعہ سے یعنی نظری طاقتوں والے اور صاحب فکر کے اصحاب  
 حقیقی راستہ کی طرف بلاتے ہیں ۱۳ ملکہ مگر کچھ تھوڑی لوگ ہیں جنہوں کو باطنی فیض اور علم لدنی محض اللہ تعالیٰ کے فضل  
 سے بجز وسیلے کسی بزرگ کے حاصل ہو جاتا ہے نہیں تو ولی سختی اور سیاہی کا دور ہونا ظاہری ذکر کے سوا محال ہے۔ پس جب  
 دل زندہ ہو گیا تو پھر نازکی لڑت حاصل ہوتی ہے اور دل کی سختی سے محض غفلت ہی غفلت ہے ۱۲ حلاوتی غنی المدعہ  
 سے صفات الہی جل جلالہ پر ۱۲ حلاوتی غنی المدعہ۔



وچہ نماز سے اوہ پیارا جیوں حضرت فرمائے  
 گویا دیکھ رہیا توں بنوں صحیح حدیثوں پایا  
 نہ باجہ خدا کچھ دے ہرگز تقویٰ ایہ فرماندے  
 بعد اس بکہیا کہہ پایا مکے والیاں تائیں  
 ابراہیمؑ ناز و ایٹیا نوح اولادوں پیاسے  
 تے چاچے دے تائیں بھی پٹیو کہن مجازاً ایٹیا  
 تے ابراہیمؑ اوت ہونی وچہ مزد و زمانے  
 مزد و دھٹا وچہ خواب کتا اپڑھیا جگلاگ کردا  
 نجومیاں تھیں نمرود جو سنیا رات فلانی اندر  
 جس تھیں باوشاہی تندھ کھسے کرک ہلاک تنانور  
 تا حکم کری اس سال جولہ کا جتے اوسنوں مارو  
 یونہی منتظام کیتا نمرود نہ پاس زباں کوئی جاے  
 نمرود ہک سخت ضرورت کارن باب خلیل سدایا  
 پچھم دتا جو گھر س نہ جاویں سدائیں دل آویں  
 فرمال پکے نوں تل چلاں جاں گھر وچہ قدم ٹکایا  
 جاں ہمیشہ زن سنگا نافہ کستوری دا جھڑیا  
 جاں ابراہیمؑ خلیل اسد وچہ شکم ماوردے آئے  
 تا حالہ زباں اتے لڑکیاں او پخت قیامت آئی  
 جاں مائی حضرت قربلا دت شہروں نکلی ٹوری  
 باہر حانت فیہ جھپکا دے خبر لیا وے مائی  
 انگشت مبارک منہ وچہ رکھی شیر انگل تھیں جاری  
 تن ماہ تے ہک سال رہیا وچہ غار خلیل ربانا

اعجب اللہ کا نیک تراہ کرن عبادت و بیخ آئی  
 ابویں وقت درود بنی نوں چاہی و صحن ٹکایا  
 و آیات نیک منہ وچہ قول تیرا طرف لوکانے  
 توحید خلیل اسد و قصہ کر کے ذکر سٹنائیں  
 تے آذر چا چاسی یا دادا ابراہیمؑ سوہے  
 جویں روح المعانی دیوچ فاضل بعد اوی فرمایا  
 پج کوئی شہر جو گرد نواح کونے دے خازن آئے  
 جو سوچ چن سندی و شنائی پکڑ بچھاں و صردا  
 شکم مائی دے اندر لڑکا آوے سوہنا سندر  
 خدائی تیری خاک ملاوے اوہ سردار بچھاں نوں  
 تے پاس زمانہ و مرد نہ جان شہروں کڈھو یارو  
 پر جو کم خدائے کرنے کون اوہ روک ہٹاے  
 جو اسد ابراہیمؑ مصاحب سی جن پاس بولایا  
 وچہ دیار آیا اتی مڑویاں کرے خیال اوتھاویں  
 ناظر ہی زن طرف نہ ہرگز دل قابو وچہ آیا  
 خالی ناف ہرن وی ہوئی اور صدف وچ فدا  
 و ت خیر نجومیاں دتی دایاں شاہ گھر س بچلائی  
 کئی حمل گری پر جس ب رکھی اوسنوں کن دیکھائی  
 ہک غار اندر لڑکا جگر گھر دوی ڈوری  
 محافظت فی تربیت غیبوں پیدا بنی آبی  
 ہک دن وچہ مہینے جتنا ودھے فضل رب سی  
 و کین وچہ جوان دیوے عقلموں سٹ سیانا

لے یعنی زبان سے کہنا کہ ہم خاص نیری ہی عبادت کرتے ہیں اور دل میں اُمید و حور قصو وغیرہ کی رکھنی گویا یہ غیر خدا کو  
 پوجنا ہے نہ خالص خدا تعالیٰ کو ۱۲ حوالہ اسی عقی اسد عنہ ۱۱ بعد ایک ہزار و ستون شیعہ نوح علیہ السلام کے ۱۲ خلاصہ  
 اسی علاقہ کے قطعہ میں ہو گا اور اسکے مانتھوں تو اور تیری قوم کے لوگ ہلاک ہو گئے ۱۳ ایک روایت میں ہے  
 کہ آپ کے والد نے اٹھا کر ایک سُرنگ کے کنارے پر آپ کو رکھ کر آگے پتھر دے دیا تھا ۱۲



تافار او سے وجہ کہن ماں نوں اکھیا بنی آئی  
 تا دیکھ آسمان زمین پیدائش فکروں نظر دوڑا ہے  
 ہے اوہو میرا رب او سے دی کرن عبادت آئی  
 کہیا رب میرا پیسہ جاں نارا حضرت دُٹھا لہندا  
 جاں اوہ بھی دُڈا دُٹھا کہیا ایہ بھی رب نکاحی  
 تافرا یوں ہے اوہو رب جس زمین آسمان اوپاٹے  
 تے اینویں آرتا یں اکھیا ابراہیم سیانے

جو مینوں کدھ اتھو توں غاروں باہر لیا نہا مٹی  
 اکھیوں جس میں پیدا کیتا روزی نت پونچا ہے  
 جاں طرف آسمان دُٹھا سر چپ ہٹا نظر پیاٹی  
 فرمایا ایہ عاجز تے جد چڑھیا چن سو مہندا  
 بھناں بھیں دل چھک حقیقی ربوں الگ بھنواٹی  
 چن تارے اتے سورج سارے وجہ فرمان دُڑاٹے  
 باجھ لہا کہیا پوجیں غیباں قول جویں رب نے

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ أَذْرَأُ اتَّخَذَ أَصْنَامًا لِّهٖ تَارِيكَ

وَقَوْمَكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۚ وَكَذٰلِكَ نُرِي إِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ

وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُتَوَكِّيْنَ ۚ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأٰ كَوْكَبًا

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۚ فَلَمَّا رَا الْقَمَرَ

بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَكُوْنَنَّ

مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّيْنَ ۚ فَلَمَّا رَا الشَّمْسَ بِاِزْغَةٍ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ هٰذَا

اَكْبَرُ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يُقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۚ اِنِّيْ وَجَّهْتُ

وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۚ

اور جب کہ ابراہیم نے واسطے باپ اپنے آذر کے کیا پکڑتا ہو تو بتوں کو معبود و تحقیق میں دیکھتا ہوں تجھ کو

اور قوم تیری کو پیچ گمراہی ظاہر کے اور اسی طرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں کی اور

زمین کی اور تو کہہ بولتین لانیوالوں سے پس جب دُٹھانپ لیا اوسکورات نے دیکھا ایک تارے کو کہا

یہی ہے پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا نہیں دوست رکھتا میں چھپ جانے والوں کو پس جب

دیکھا چاند کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا اگر نہ ہدایت کر گیا مجھ کو پروردگار میرا

البتہ ہو جائوں گا میں قوم گمراہوں سے پس جب دیکھا سورج کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا







جو چاہاں کران غدا اب ہما نوں ویکھ سراج منیر وں  
تے بیکون من الموتین اتھ حضرت ابن عباس تایا  
پس کنوٹ اعمال غلاتن شو کوئی رہی پوشیدہ کافی  
آدیکھ گنگارائوں لعنت کرے خلیل اُتھائیں  
تال مٹو لئی او نعمت خالق کنوں خلیل پیارے  
انک لانتطیع معی صبر گاہیا حضرت جبریل سی تائیں  
قال ہذا بقی اسوچہ بوہنہ تاویللاں آئیاں  
یعنی پہلا کوں رب بیل ہووی جو خود ڈوب جائے  
کائن ہو بخوجی تاپیاں پوجا کر دے واہی  
تنہاں ظاہر کفر تارن کارن سن ایجن الاٹے  
جال غبار تے نقصان اوہنا نہا ویکھن تنہاں پوجا کر  
جہود و فتنہ میں موافق قول اسی دے بھائی  
ہن ایتہ تاویلاں رد کر کہیا نجن الدین جو رازی  
حیدنی وچہ جاں رات ہوئی تو تارادسیا باہر  
اوہ چوہدویں رات آہی جد تار اتھاجن دسیا یا  
اویں سوچ روشن بوہنہ جد نکلیاں لوک دسیا دے

بھی کنوٹ معالم خاندن نالے لکھوی دی تحریروں  
جو ظاہر اتے پوشیدہ جو کچھ نظر خلیلے آئیا  
تے ہر چیز جو کچھ موٹی سب ویکھائی سائی  
تارے فرمایا طاقت اوسدی پاس تیری ہو ناہیں  
موت ویکھ بریاں لعنت کر کے وہیں جہانی مارے  
جان تے واقع ویکھ ناہ جریا حضرت موسیٰ سائیں  
اھذا بقی استفہام اسوچہ محذوف گواہیاں  
یا حدت یقولون ہوا اس دل کہن مفتر ٹھاکے  
اتے مدبر کہندے تنہاں ندی خلیل آہی  
تاہستی ہو حقیقت تاپیاں ظاہر چا فرمائے  
ناکرن خیال عباد و لایق ناہ کوئی بن غفارے  
جو اسوچہ نا کوئی شبہ نہ خطر ناہ کوئی قصی واہی  
تے اس تاویل اوپر بوہنہ و ناہ اس مردنازی  
اوہ نہرہ سی یا مشتری کہناں پوجیا اوسنوں ظاہر  
تا ڈھونے جو قمر پرستیاں سجدہ چن بجایا  
ڈار بٹس جان کریں سر سجدہ یوچہ پاوے

لہ اور حضرت مسلم جو دارین امت کے تمام اعمال پر اہمیت کے اخلاص و اتفاق اور ایمان کے درجات پر بھی مطلع ہیں بلکہ انہی کے  
اپنی اپنی امت کی تحریکی جیسے ختم الفتن والحدیث حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ العزیز نے اپنی تفسیر فتح الغریب میں یہ بیت  
و یكون الرسول عليكم شهيداً لکھا ہے ویکھو شروع پارہ دوم ۱۲ لے یعنی ایک کشتی کا توڑنا اور ایک لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار  
کا کھڑا کر دینا ویکھو شروع پارہ سولال ۱۲ لے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب آپچی قوم نے دانت شہید کیا  
تو اس وقت بھی آپ نے یہ دعا نہ فرمائی بلکہ فرمایا اللہم اھد قومی فائزہم لایعلمون یعنی اے اللہ تبارک و تعالیٰ میری قوم کو  
ہدایت کر اسلئے کہ یہ میری شان کو ٹھیک نہیں جانتے۔ کیونکہ آپ کو امجد جل جلالہ کی طرف سے تعلیم تھی اور آپ  
علوم الاولین والآخرین کے واقف تھے ۱۲ صلواتی عفی عنہ۔

سلف کتب کبریٰ میں ہے کہ ایک لحظہ کے لئے بھی شرک کا کلمہ زبان پر اعتقاد کے ساتھ صادر ہونا محال ہے اور یہ بات  
قرآن شریف کے قراین اور قبول دلوں کے درست نہیں ہو سکتی ہے اس واسطے کہ آپ پہلے تباروں کے دیکھنے کے  
اپنے باب کو عاجز کر چکے تھے جس وقت آپ نے اپنی والدہ سے دریافت فرمایا تھا کہ تیرا رب کون ہے تو اس نے جواب  
دیا کہ خاندن میرا فرمایا اوسکا رب کون ہے جواب دیا عمرو فرمایا اوسکا رب کون ہے جواب دیا چپ رہو پس جو حضور  
پہلے زمین اور آسمان کے عجائبات ویکھ چکا ہو پھر وہ ملکوت کے دیکھنے میں کس طرح شبہ کر سکتا ہے ۱۲ فقیر حلوانی عفی اللہ عنہ  
۱۲ یعنی یہ کہتے ہیں کہ شمارے اور چاند اور سورج ہمارے رب ہیں ۱۲ فقیر حلوانی عفی اللہ عنہ



تائیں جائیں استفہام یا زعم کفار راں پاروں  
 تا فرمایا نیز اہو یا میں اہل شرک سے راہوں  
 اوہ کیوں شک کرے رب اندر دیکھ عرفان الہی  
 تے شاہ رسل ان علم ہو یا جو دھڑ زمین آسماناں  
 وقل رب زدنی علما دعا یہ منگدے ان الہوں  
 پر علم نبی سے کھن وچہ کوئی نص نہیں سیاٹی  
 اکثر شرک بند و رب اتے ملکال اوسیاں تائیں  
 وچہ احسن صورت جو اس جہی صورت ہو رنگاٹی  
 مگر فرشتے وچہ آسماناں ایہں چھپے تمساحی  
 دل نیت جو ایہ بت رب کرن قریب اسانوں  
 تے عرب اندر جس بت پرستی ظاہر بتی پیارے  
 اوہ عمری و ایسا کیوں جانب شام سدائے  
 پوچھیا یہ تیں کہاں پوچھ کہندو بتاں تے تائیں  
 تے جد و ادہاں بتاں سوں ہاں اس طلب کر نیے  
 تا وچہ زمین عرب لجاواں میں اس ٹھا کر تائیں

فرمایا کیا ایہ رب میرے جو دھڑ جاوےں ہجاوےں  
 جس ملکوت دیکھے اتے ہو یا وچہ یقین اصلاکو  
 اس تاویل بناں سب خامی تا ویلاں ہو بھائی  
 بھی جہت ترقی علم دعائیں ایہں نبی عیاناں  
 پھر کریں قبول معنی ہو جو رنگ اذن خداوں  
 بلکہ عکس اسد اسیا وے جیوں مذکور تھیاٹی  
 کہیں معبود اتے نالے رب تا متن جسم بلائیں  
 اتے ملائک بھی وچہ سہنی صورت ایہں بھائی  
 پس شکل اوہ نہاندی بت بنا کے پوجن لگے خامی  
 تے نالے قرب ملائک سند اسانوں ہو عیالوں  
 تے دین جلیل بگاڑیا اول جس موزی ہتیاے  
 تے بت پوجندی لوگ اوس وچہ زمین بقاء و سیا  
 ایہیں متیہ اوہنا تھیں ہاں منگدے و سہنیہ ایہں  
 تا و سناوں ہو و کہندا ہو مینوں کہ رب ویندے  
 جو عربی لوگ اس کرن عبادت و دوا چاہن تھائیں

لے جس طرح فرمایا حضرت صلعم نے یعنی میرا رب میری خواب میں احسن صورت کے ساتھ آیا پس فرمایا اسد غر و جل نے  
 اسے جسے اسد علیہ سلم ملائک ملا لا علی میں کس چیز کی خاطر جھگڑتے ہیں میں نے عرض کی کہ اسے میرے مولا میں نہیں  
 جاتا پس اسد نیک و تعالیٰ نے اپنی کھٹ دست میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھی پس میں اپنے پسنانوں میں  
 اوسکی تھک محسوس کی پس مجھے سب چیزوں کا علم جو آسمانوں اور زمین میں ہیں دیا گیا رواہ الترمذی و قال ہذا  
 حدیث حسن صحیح ماہب جلد اول صفحہ ۱۶۲ و ۱۶۳۔ اسد اسلام محمد بن ابی ہاشم نے کہا کہ جب لوگوں نے عالم نقلی کے حال کا  
 بدلنا ساتھ بدلنے احوال تاروں کے دیکھا مروط ہے تو گمان کیا انہوں نے سعادت اور خوشی کے ہونے کا ستارگان سے اور انکا  
 طلوع میں واقع ہوا پھر غالب ظن ہوا اکثر خلقت کا کہ اس عالم میں نیکی اور بدی کا ہونا ستارگان کے سبب بھی ہے تو یہ اور نیکی  
 تعظیم پر بھی ۱۲ اکیر لے یا انہوں نے سارو نیکی عبادت کی پھر جب وہ دھڑ گئے تو پھر ہر ستار کی حکایت انہوں نے نیت بنالیا اور گو انکی  
 پرستش کرنے اور اس عبادت سے انکی غرض تقرب کا حاصل کرنا سارو نیکی طرف تھا۔ اسی نے اسد تبارک و تعالیٰ نے مینوں کو انہیں  
 مبعوث فرمایا۔ روح المعانی و تلمح جس طرح بوجھوں میں تاثیر ہے اگر اسی طرح سمجھا جائے کہ اسد تبارک و تعالیٰ نے ستاروں میں بھی  
 تاثیر رکھی ہوئی ہے سعادت اور خوشی کی مثال نعل اور شتری وغیرہم کی ہے جیسے فرمایا اسد تبارک و تعالیٰ نے فی یوم یحسن  
 صنعم سورہ قمر یعنی ہم قوم عاد پر آنحضرت لائے جو نام نہاد و روہ دن چہار شنبہ کا تھا اور دوسری جگہ فرمایا یحسن دنوں میں اور یہ  
 سات دن سات ستاروں سے سات آسمانوں میں پس مولوی آجیل دہلوی نے تقویت الایمان میں ستارہ کی تاثیر برحق جانا شرک  
 لکھا ہے پس وہ قرآن سے منکر ہے پس سمجھنا چاہیے جو خدا نے تاثیر رکھی ہے ستاروں میں ۱۲ حلوایں معنی اسد غر ۱۲ دنوں و اہل علم اللہ کی  
 حکومت تھی اور علم اللہ طاق کی اولاد سے تھا اور کہا گیا ہے علی بن لا و بنی بن سام بن نوح علیہ السلام ۱۲ روح المعانی



تا عمر تائیں نہ تانا و نہ ہاں نام پہل نس کہندے  
تے لو کہ تائیں کہند اکو عباد اس بت سندی  
اوہ شاہ رسل دی برکت پارل اسد مرض گوانی  
جو چال عربی چلن والیاں مشرک بدعی کہندے  
مگر جو سجد کرے عبادت مشرک پیش کسے  
یا قادر مختار کسے نوں جانے باجھ اکھوں  
یا مستقل صراف خلق غیراں عالم غیب پچھانے  
جو رب جوین مختار تے قادر ایویں قدرت غیراں  
جے منظر عول الہی جانے اولیا وال مے تائیں  
غیر لوکارن معنی اصلی بتاں پوجن آئیا  
اوہ سب تفسیراں کنوں مخالف معنی الٹ بنایا

پس کچھ لیا اوس بت نوں کرے کھڑا پوجینے  
اوہ نوں چہرے پھیلی مرض شرک دی گندی  
تے فرمایا ہن شرکے اتھ ایہہ مرض نہوسی کاٹی  
اوہ ٹوٹے بچیاں اپنی زبانیہ بن نہ خالص بندے  
ایہہ بیشیک شرک اتے تعظیمی کہن حرام سعید  
جو باجھ خدا دافن ایہہ آپوں دیوے ضراصل احوں  
یا ہور ایویں کسے صفت اندر بتاں شرک جے جانے  
اس غفیلوں مشرک تھیکو ذرہ ہون نہ خیراں  
ہے ایہہ عرفان جو شرک کہو اس دھند خود مشرک پائیں  
تے لکھوی جہاں اس وچہ ناخن ولایا نال لایا  
اکوڑیاں گلاں کر کے اکثر بچیاں لاک پٹھایا

### اشارات

حقائق ملکوتیوں محجب خلیل جاں آزر پایا  
تے معتقد مخلوقات ستایاں دٹھا استقلالوں  
کہیا کیا پکڑیں معبوستایاں جہاں قدرت ناہیں  
انہاں جانو مثل خداوی آپوں ہن تاثیر کریدے  
خلیل تائیں آساں ملک مین اتے آساں دکھائے  
تاہا سچہ اسد کچہ رہی نہ باتی سبھی غیر اوڈا وے  
جاں رات طبع جسمانی پردیاں آن اندھیرا کیتا

تے کنوں ربوبیت خالق دیوں منکر کا فر پایا  
تے ملکوت آہوں جانا پہلا ہویا حالوں  
تے مرن جیندی اور نہاں بچا یاں آپ طاق ت ناہیں  
میں بچیاں ننہیوں قوم تیری سنگ پ گمراہی ویندے  
ایہہ علم غیبی انا مذہب ایہی جو وچہ خلیل سوہائے  
ایہہ کنوں دلایاں اہل توحید دلیل آہی خوش ٹھاکے  
اوہ شرع جوانی وقت ایہی جوین صوفی گندے مینا

۱۱۔ اوسکا مفصل حال رسالہ روح بخدی میں فقیر نے بیان کر دیا ہے ۱۲۔ حلوائی عقی عنہ ۱۳۔ یعنی ملکوت کی تحقیقوں سے  
برہ میں پایا ۱۴۔ یعنی جو ملکوت آسان زمین سے الوارذات اور صفات الہی جل جلالہ کے ظاہر ہونے میں سب سے  
پہلے خلیل علیہ السلام کو طریقہ التباس کے ساتھ دکھایا گیا اسلئے کہ خلقت یعنی دوستی ثابت ہو اور خلیل علیہ السلام محبت میں مستحکم  
اور تقیم تھا جو شوق جمال قدیم کا زیادہ ہو جائے ملک اور ملکوت کے وسیلہ سے یقین کے مقام میں ہمارا دیدار کرنا والوں میں سے  
ہو جائے ۱۵۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام نے شروع معرفت کی طرف بولا یا اور قوم کے ساتھ جھگڑ کر کیا اور مقام توحید کا خود بخود  
خلیل علیہ السلام پر کھل گیا تھا کیونکہ یہ مقام معرفت کا آخری درجہ ہے اور کہا بعض نے کہ ملکوت اس واسطے دکھائے گئے تاکہ  
ملکوت کی طرف رغبت نہ کریں بلکہ اسے بھج کر کے متوجہ ہو جائیں طرف خالق جل و علا کی اور کہا بعض نے مشغول ہونے و بیلوں کے  
غلبہ کرنے میں تاکہ حقایق حق تبارک تعالیٰ کے انکشاف اور شہادے کریں تو پھر جب انکشاف ہو گیا تو آپ سب سے زیادہ ہو گئے  
اور زبان حال سے فرمایا اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور ترجمہ اسکا بیان ہو چکا ہے ۱۶۔



جو علیہ ہو و طبیعت سدا اکثر وقت جوانی  
جان فیض حیاتی تربیت روح وی ابرہیم دساتی  
جان و توفیق و حکمیاں و بانفس ستارا  
جان کنول کنایا نفس ستارا و لد اطلع مذاہب  
پرورش فیض قلب و نور ہول تا اوس وقت الایا  
تا فرمایا جے کریم رب ہدایت میرے تائیں  
ادہ گمراہ جنہاں اللہ و کول پئے حجاب دلاں تے  
جان بیت فیض شمس و پایا کہندا ایہ رب میرا  
تا فرمایا اے تو جو پوجو میں بیزار اوہناں تھیں  
ایہ حال اوسد جس شے قلب صفائی کامل پائی  
اوہ طرف تندی ایل مخافت نہ ہرگز نظر ٹکاوے  
جو غلت والا شوق اوس ہر دم جلدی پایا و یکھاوے

آفتاب از امر حق طباح ما است  
آفتاب گر بگیر و چوں کنی  
نے بدرگاہ خدا آری صد  
اگر شدت نیم شب خورشید گو  
حادثات اغلب لبش واقع شود  
سوئے حق گر آستانہ خم شوی

۱۱

جان اندا ابرہیم تائیں و چہ شہر لیاندا و سدے  
غلام کینر اس سبناں شکلاں گرو تخت آسکارا  
تس بندو تخت و والو سن گل مہس خیل الایا  
لائق آہا رب نول ایہ جو ہوا سب تھیں سہناں  
تے بہت پچایاں نیت حضرت مند اکند و آہے

پھر دھانفس ستارہ چکیا یعنی روح حیوانی  
تا حال بانو کہ کیا خلیل ایہو میں رب ہو یا بی  
تا فرمایا میں بن ہریاں یا رہیں آسکارا  
حقائق غیبی نظری آئو گنج معارف سائیں  
جو ہو ایہو رب میراوت حال اس بھی گمراہ چھپایا  
ذات اپنی دل میں گمراہاں دیو چوں آہیں  
پھر حال کھیا سوچ روح نوں روشن ہو یا جہاں تے  
پھر کچے جداوار خدا تے و باشمس و صیر  
نہ خالق با حجبہ وجود کسے میں مویا منہ سبناں تھیں  
تے ظلمت نفس ہاں شہوانوں حاصل اوس رہائی  
ادہ بن کی محبوب کسے ول نظر نول و لاوے  
پھر پھوٹو مقصود حقیقی کیوں دل غیراں جھاتیان دیو

ایہی باشد کہ گوید او خدا است  
آں سیاہی ز تو چوں پیروں کنی  
کہ سیاہی را بدزد از شعاع  
تا نیایی با اماں جو ایں ازو  
وال زمان معبود تو غائب شود  
دارہی از اختراں محرم شوی

تا نرو دوسے پاس گیا لے شکل و کھٹی بدستے  
کہ کیا خلیل تخت پر کھڑا کہندا رب ہمارا  
ایہ عجب خدا جس اپنے نالوں بندیاں حسن و دیا  
پھر ابرہیم باندی کرے خدمت نت سیاناں  
تا قوم اوہناں سنگ جگہ گلی آیت روح و سیائے

۱۲ اور دکھایا تھا آپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ رب کچھ اسم عجیب کے ساتھ جو نام ہے اسد جل شانہ کا ۱۲  
۱۳ اور اس وقت ساتھ اسم عالم اور حکیم کے تجلی فرمائی تھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے ۱۲ روح المعانی ۱۲



وَحَاجَّةٌ قَوْمَهُ قَالَ اتَّخَذُونِي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ وَلَا أَخَافُ  
مَأْثِرَهُمْ وَلَا أَتُخَفِّفُ فِي شَيْءٍ رَبِّي شَيْئًا وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا  
أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ  
بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنْزَلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ  
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ  
الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَى  
قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَن نَّشَاءُ وَإِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ

اور جھگڑا کیا اس سے قوم اس کی نے کہا کیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے سبوح اللہ کے اور تحقیق راہ دکھائی اس نے مجھ کو  
اور نہیں دیتا میں اسے پھر سے کہ شریک لاتے ہو ساتھ اس کے مگر یہ کہ چاہے پروردگار میرا کچھ سالیارہ و نگار  
میرے نے ہر چیز کو علم میں کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم اور کیونکر دے نہیں اسے پھر سے کہ شریک لاتے ہو  
تم اور نہیں دے رہے ہو تم کی تحقیق شریک مقرر کرتے ہو تم ساتھ اہل کے اسے پھر سے کہ نہیں افقاری اللہ نے ساتھ  
اس کے اور تمہارے دلیل پس کو نسا دونو فرقہ میں سے بہت لائق ہے ساتھ امن کے اگر ہو تم جانتے وہ لوگ  
جو ایمان لائے اور نہیں ملایا انہوں نے ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے یہ لوگ واسطے ان کے امن ہے اور وہ راہ  
پانوالے ہیں اور یہ دلیل ہماری ہے دی تھی ہم نے ابراہیم کو اور پر قوم اس کی کے بلند کرتے ہیں ہم بچوں  
میں جس کو چاہتے ہیں تحقیق رب نیر حکمت والا علم والا ہی

کہا جھگڑا کی وجہ میں جس کے کیوں تسار عقل و نجایا  
نہ ڈرال اور نہ تھیں میں جنہاں رب تسار کیٹا یا  
جوناں ذریعہ تسار شایاں دے کچھ ضرر الہی  
کیا تسار نہیں نصیحت پکڑی و جھگڑا کائی  
تے تسار جوناں خدا سے غیر شریک ٹھہرا

تے جھگڑا نال جلیل اللہ دی قوم اس دی نے لایا  
تے ٹھیک فوج اپنی دل میںوں اللہ راہ دیکھا یا  
مگراں ایہ جو چاہی رب میرا دستیں تسے کائی  
جو رب میرے علم اپنی دے ہر شے گھیر سگائی  
تے میں کوئی تسار جھگڑاں شریک بناؤ

۱۔ اس واسطے حضرت جلیل اللہ علیہ السلام نے یہ کلمہ مستثنیٰ فرمایا کہ ستاد کی تاثیرات مثل بوٹیوں وغیرہم کی برحق  
ہیں ساتھ ان اسد جل جلالہ کے مگر ستادوں کو قادر اور مختار ماننا شرک ہے بل نجومیوں کی اور نجومیوں سے  
خبریں دریافت کر کے ان پر اعتقاد کرنا بھی شرک ہے ۲۔ حلوائی عفی اللہ عنہ۔



جو اوس کے مال میں پر نہیں دیکھ لیں گے رب کا ٹی  
 جو نہ ہنسے نہ کھنکھائے نہ نفع دیا نہ پوچھانے  
 جو لوگ ایمان لیا کرتے اوس مال نہ شرک ملایا  
 اتنے یہ دلیل اتنے اسل اب ہم بتائیں گے کھلائی  
 تھے کھدک حکیم حکیم تیرا رب سنگ سخت جس چاہی  
 جھگڑے تو مانتا ہے توں جو چوٹوں پھوٹے بٹ ہمارے  
 تا اب ہم کہتا ہیں ان بتوں پوچھنا ہر سے  
 ظلم غور شرک اس کا ہر معترف رو ہوئے  
 ان الشکرک الظلم عظیم شرک ہے ظلم و ڈیرا  
 بھی معترف کہن جو ہووے بہتر حق بندید سے  
 رب کہیا جس کی ہندوئی اس کی دوشان پیری  
 جال سنیاں جہڑا مومن ظلم ایمان رلائے نہیں  
 ہر کسٹ شخص جو جس نے سنگ ایمان گناہ نہ کینا  
 بلکہ ظلم شرک ہو جیوں رب وچہ قرآن سنایا

پس کون گروہ بخونی لائق و سو عقل جے کا ٹی  
 ہو لائق ڈرن تباں رب تجھ کیسے نہ ہی شرمائے  
 او نہا نکارن امن بخونی بھی تنہا راہ ہدایت پایا  
 اسیں جنوں چاہو اچھو رہے کر تو اوس عطائی  
 تس مجھے کرے او پیر و اندر حرکت علم اصلاح  
 تا اب ہم رہو پوچھنا سن بھی اتے دین دکھ نہ بھالے  
 اب یہ نفع دیا نہ کر سکے کچھ خوف نہ او نہاں ملے  
 جو نفع نہ ملے کناہ مطلق اوہ کرے ہن منوئی  
 لقمان اب یہ پند بیٹے نول کیتی معتزلے رو بھیرا  
 اوہ رہے واجب من نشا پوچھوئی رو تنہا نے  
 نہ رہے شے کوئی واجب لازم معتزلے رو بھیرے  
 ہو بخوف تا یا مال کچھیا پاسوں بحر عطائیں  
 تا بنی کہیا اٹھ معنی ظلم گناہ نہ جاوے لیتا  
 ان الشکرک الظلم عظیم ہے شرک ظلم و بھد آیا

### اشارات

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ جِهَنَّمُ اِلٰهًا يٰۤاَنَآ  
 جہنم مخلوقات حوادث نہیں کرتا لال نہ جاتا  
 تے وچہ احکام ربوبیت و حسن تجلیوں اوسدے  
 جال وچہ مقام شاہد پرین عبودیت وچہ قائم  
 ابہ آخر وچہ معرفت والا ابہی اکسل بھارا

جانا رب نول سنگ جیہ عرفان صفا ایقان  
 تمام مشاہد یوں وچہ عبودیت کچھ وہ ہے نہ میتا  
 انانیت و ادم نہ مارن بعض غارت جوین دسک  
 تا وچہ تمکین اتے صواہن اوہ ویکھ عرائس وائے  
 باجوں شاہ رسل نے ناہ کسے وچہ ابہ آشکارا

۱۔ اس جگہ اللہ تبارک تعالیٰ نے مومنین اور مشرکین کے گروہ میں فیصلہ فرمایا کہ جو مومن ایمان کے ساتھ شرک نہ لائینگے وہ بخوف  
 ہیں ۲۔ عالم و فاضل سے اونچے درجے علم کے ساتھ یا ساتھ کمال سترہوں کے اوروں توت یا نبوت یا خلقت کے یا یہ کہ آپ کی  
 اولاد میں نبوت خطا فرمائی جس سے قیامت تک آپ کو ثواب عطا ہوتا رہیگا اور نام نیک رہیگا اور بلندی درجوں کا سبب  
 بنے گا۔ خلاصہ اور سراج المین میں لکھا ہے ساتھ حکمت اور علم کے بلندی و بلندی حاصل ہوگی۔ سراج۔ ۳۔ یعنی حکیم ہے  
 ساتھ خلقت اپنی کے پس وہ کتاب ہے جو چاہتا ہے ۱۲۔ سراج المین ۱۲۔ جو معتزلہ کے نزدیک گناہ کبیرے کا ترکہ ہے مومن  
 نہیں رہتا اور وہ کہتے ہیں جیسے کہ شرک اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے اسی طرح گناہ اور ایمان ایک جگہ اکٹھے نہیں ہوتے  
 مواہب الرحمن انسوس ہے لکھوئی پر جو ایسے مضامین ہو کہ ان پر یہی کر گذر جاتا ہے ۱۲۔ حلوئی عفی اللہ عنہ



جو لا الہ الا اللہ ہی توحید اندر ہوگا  
ایہ منزل دور و دور آدمی فضل خدا میں تھم نہ آئے  
جے نور و بویت و اوچکھ انانیت و ج آثیا  
ایہ معرفت و ج تیکے پہنچو ہی جو میں بعض الایا  
ایہ وچہ سکر اوہناں گلاں بجاویں ہن مغد و پیار  
پس جو وچہ مشاہدے ہو کے رہیا عبودیت پر  
اوہ سکرانے تلویں موت و ملاکت رنج نہ پاوے  
اولیک کم اکامن و اولیک کم ائندہ ہن حق اوہناں کیا  
بھی اوہ لوک جو وقت مشاہدہ کردہ و نظر نہ پاندے  
جو وچہ مقام قرب و جاکے مرغیر اول تارے  
جو صفت حد و ثبوتی جد گناہم اسچ آئی  
نرخ ورجات من نشاء و کر تیکھے سی بھائی

پھر کہیا میں بندہ ہی عبودیت وچہ شامل  
جو اس منزل وچہ ہو کے پھر عبودیت فرماوے  
اس کہن تلویں اضطراب مقام اسوں فرمایا  
انا الحق کے سبحانی ما اعظم شأنی کے سنایا  
مگر اس ظلم ایہی جو غیر لگانے تنہاں بولاری  
تس معرفت و توحید وں دھو رب نگاہ سراسر  
جسوں مصو انانیت تھیں رنج ہلاکت ٹھاکے  
نہیں کچھ خوف اوہناں سوتے اوہناں راہ ہدایت پایا  
ما ذاع البصر و مکاٹے جیوں حق شاہ سلیم پانے  
اوہ بجاویں وچہ فروغ حقیقت وچہ ہر مشرک پیاری  
تنگ اوہ وچہ ان نہینا اس ہدایت پائی  
تفصیل اسدی وچہ اگلی آیت خود مولانا فی

لہ اور وہ کس طرح بخون ہو سکتا ہے جو عبودیت کے رتبہ میں پڑا ہوا ہے پھر اپنے نفس کو بچاتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کو ساتھ صفت تمام اور بقا اور قہر اور جبروت کے بچاتا ہے اور فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ لا یؤمن مکر اللہ لا القوم الخاسرون یعنی نہیں بخون ہوتے اسد جل جلالہ کے مکر سے مگر قوم یا نکار پھر حجب وہ اسد جل جلالہ کی صفوں کے ساتھ مصف ہوا یا پہلے جھنڈی پاتا ہے اس واسطے جو صبح صفت قدیم کے خوف اور امید کا نشان نہیں رہتا اور اس حکم فقط جنت اور وصل کی ہے اور وہ خالص بندے قہری تجلیات سے بالکل امن میں ہو جاتے ہیں اور جب تک اسد جل جلالہ کی صفوں کے ساتھ مصف نہیں تب تک محنت و ن یعنی ہدایت پانے والے نہیں ہیں اگرچہ اسد جل جلالہ کے مکر سے چشم پوشی کئے ہوئے ہوں۔ کہا ابن طاہر نے جو شخص کچھ اور مصیبت اور خوشی اور غمی کے نظروں غیر اسد جل جلالہ کے کرتا ہے وہ اسد تبارک و تعالیٰ حکم و لکھ دیکھ و ایمانہم بظلم الایہ میں داخل ہے اور امن کے واسطے ہی امن ہے ہر طرح امن کی نظر اسد تعالیٰ و تبارک کی عنایت پر ہی ہوتی ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں جو ایک حال میں اوسی ذات پاک کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کہا اوستا و رحمۃ اللہ علیہ نے جو لوگ اسد جل جلالہ کی طرف تھکے پھر کسی غیر کی طرف رجوع نہیں کرتے قولہ تعالیٰ نرخ ورجات من نشاء و پس ورجو چند ہیں مقام معرفت اور محبت اور حالات اور محاللات اور کرامات یہ سب اسد تبارک و تعالیٰ کی طرف راہ ہیں پس جب بندہ وصل ہو گیا اور اپنے آپ سے فنا ہو کر ساتھ صفات اسد تبارک و تعالیٰ شائے کے بھا ہو گیا تو پھر اس جگہ کچھ درجات جنت وغیرہ کے نہیں بلکہ اس جگہ معرفت کی شان کے درجات ہیں عارفوں اور موحدوں کے لئے وسیع ازل اور ابد کے سیر کرنا ہے کہ جس کا کچھ اور تک نہیں بلکہ اس جگہ ابتداء اور انتہاء میں کسی کو دخل ہی نہیں اور وسیع قائل کے اشارہ ہے کہ مریدوں میں سے جس کے ہم چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں پھر اسکو واصل کر دیتے ہیں اور واصل ہونے میں درجات کی بلندی سے سیر عرفان کی ہے اور بیچ درجات کے عشق اور محبت اور شوق کے درجے ہیں اور درجات میں باطن کی صفائی بھی ہے اور نیت کا صحیح ہونا اور خلق نیک یا کبیرہ یا علم الہی کا پرتو اور محبت کا سمجھنا اسد تبارک و تعالیٰ شائے کی طرف ہے اعاش البیان فی حقایق القرآن ۱۲



وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ  
 وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى  
 وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْحَسَنِينَ الَّذِينَ كَرَّمُوا وَجْهَهُنَّ  
 وَالْيَاسِينَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيُوسُفَ  
 لَوْ طَلَّوْا كَلَّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ وَمِن آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ  
 وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
 ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا  
 لَحَبَطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ  
 وَالْحُكْمَ وَالنَّبُوءَةَ ۚ فَإِنْ يُكْفِرْ بِهَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَلْنَا بِهَا قَوْمًا  
 لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهِهِمْ  
 افْتَدَتْ ۚ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِن هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ

غ

اور دیکھو جنے واسطے اس کے اسحاق اور یعقوب ہر ایک کو ہدایت کی تھیں اور نوح کو ہدایت کی تھیں پہلے  
 اس سے اور اولاد اس کی میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون  
 کو اور اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنے والوں کو اور زکریا کو اور یحییٰ اور عیسیٰ کو اور الیاس کو ہر ایک کو  
 صالحوں سے اور اسماعیل اور یسوع اور یونس اور لوط کو اور ہر ایک کو بزرگی دی تھیں اور پر عالموں کے  
 اور باپوں ان کے سے اور اولاد ان کی سے اور بھائیوں ان کے سے اور قبول کیا تھیں ان کو اور  
 ہدایت کی تھیں ان کو ہر طرف راہ سیدھی کے یہ ہے ہدایت اللہ کی راہ دکھاتا ہے ساتھ اس کے جس کو چاہو  
 بنڈول اپنے سے اور اگر شرک کرتے البتہ کھوئے جاتے اسے جو کچھ تھے وہ عمل کرتے یہ لوگ ہیں  
 جو دی تھیں ان کو تمنا اب حکمت اور نبوت پس اگر کفر کریں ساتھ اس کے یہ لوگ پس تحقیق مقرر کیا ہے تھیں  
 ساتھ اس کے اور قوم کو کہ نہیں ہیں ساتھ اس کے کفر کرنے والے یہ لوگ ہیں جن کو ہدایت کی اللہ پس ساتھ ہدایت







پہلے چھتین نبی شامل فقط خلیل نہ آیا  
 سب خلقت بل کنول فشتیاں اعلیٰ شان بنیاں  
 ہے ایہ مذہب اہل سنت و اوس بن سب گمراہی  
 جو تالعداری آثم دی رب آپ منع فرمائی  
 جاں اولاد بنیاں وارب قرب فضل سمجھایا  
 مسیح نواسہ نوح خلیل اولاد جاں انہاں گنیوے  
 اہل سنت کی کیفیت توحید ناپس و سیا شاہ ابرار اہل  
 جو سب ان شخصین نورانی اودہ اہل البیت کہاوں  
 قیہد ہم امتیہ تھیں شبہ پوسے سامعیناں  
 وچہ توحید اعتقاد اصول ہر نبی اطاعت آہی  
 جو اعتقاد اخلاق صفات حمیدہ بنیاں والے  
 تا جو کئی صفات مذکور وچہ گئے شاہ رسولان  
 ایہہ بلکہ نبی بنیاں بھی معنوی طوروں آپے  
 یا اوہناں اطاعت بدی حکم دسن وچہ بن مرفوری

دعا کی طاعت توحید کرنے کی ہر امت

و فضلنا علی العالمین سب تعلقوں بنیاں  
 فضلنا علی العالمین کنول ایہ واضح ہو کہ صریحاً  
 ہی کنول صغائر ہو کہ بزرگ پاک رسول الہی  
 تائی جاتم ہو کہ پھر مطلع ہوئے کوں بھائی  
 تاشاہ سل و غنیشاں اکیوں ہو کہ نہ قرب سوا  
 پھر جن جین نورانی حضرت کوں اولاد نہ تھیوے  
 نے تاجدار بنی و اسے چ اہل البیت شماراں  
 اوہ رافضیاں نے وئے بھائی ویر بنی سنگ چاوں  
 جو بیت اطاعت بنیاں اگلیاں حضرت حکم یقیناں  
 جو بالکل توحید کہے نہ کہتی محو الہی  
 اتھ حکم نبی نوں ہر خوبی اوہ جمع کرے ہر حالے  
 ایہ تاپس فضل اکرم ہو کہ وچہ بنیاں مقبولان  
 وچہ آل عمران اس بات بنیاں پاسوں عہد ہوا  
 جوں اگلیاں اجر نہ لیتے ایوں لیا نہ حضرت نورانی

### اشارات

وچہ و ذائل و عیسی رب انہاں معرفت راہ و گھایا  
 و ت بعد پیدائش طرف شاہد و اپنی راہ و گھایا  
 وچہ آداب شریعت ہو طریقت پہل انبیاواں  
 و اہل کامل بالکل ہو لنگھ کے اوس مقاموں

پیدا ہون اور انہاں نبیوں مہر و نساں قرب و

او تہ الذین ہد اللہ صہد ہم اتھ توحید و توحید  
 جو وچہ اس منزل الٹ و سبیلیاں پھر حد نبی سچا وال  
 تا فرمایا رب کل وسیلے کرہن و ورخراموں

یعنی اہل بیت میری شکل کشتی نوح علیہ السلام کی ہے ۱۲ جیسے فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل تقی ال محمد  
 یعنی ہر ایک پر میرے گار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہے۔ دوسری جلد میں یہ مسئلہ میناسٹ آیا ہے ہو چکا ہے پس جس طرح دوسرے  
 رسولوں سے آپ کا شان اعلیٰ ہے اسی طرح آپ کے اہل بیت یعنی تاجدار و گھایا بنیاد اعلیٰ ہو دوسرے رسولوں کے خلیفوں  
 تاجداروں ۱۲ فیقہ طوائف سے یعنی جیسے اور بنی از نو ہم اعتقاد و ہم اخلاق جو کہ ایک دوسرے کے تابع قرار نہ پاؤں اسی طرح  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی باوجود ان اگلے رسولوں کے ہم اعتقاد و توحید اور ہم اخلاق ہونے کے اُن کے تاجدار قرار نہیں دیتے ہیں  
 اور یہ جو فرمایا و اتبعتم ملکہ ابراہیم و اسحق و یعقوب یہی کہا یوسف نے اس واسطے اطاعت توحید اور عقیدہ کی تابست ہوئی  
 جو دین کا اصول ہے نہ فرج کی اطاعت مراد ہے توحید و توحید الہی کوئی آیت اس معنوں کی نکالیں گھائی ۱۲ اس واسطے  
 ہر عارف کی استقامت مشاہدہ کے کہیں اس طرح ہے جو اس عارف کو خطرات اور مواس نہ آویں اور شریعت کے تقاضے سے مبرا نہ  
 اور تاجدار بنیہ رحمت اللہ علیہ بنے اوکو اپنی خاص فائز کیلئے حاصل کر لیا اور سنے اوکو ادب دیا واسطے اپنی درگاہ کے اور تمام جہان سے



قُلْ إِن آتَيْتُ الْكَافِرِينَ الْإِيمَانَ الْإِيَّ وَجْهَ قُرْآنٍ وَسَاوِي  
کیا کھین نہیں جو عمر تائیں تو رہتوں بند کرایا  
تے فرمایا جے زندہ ہوتا موسیٰ آج کد اپیں  
جو وہ اطاعت شیخ اپنے دین ثابت قدم دیا  
جویں نبی کہیا نسیق کچھ سیکر کر ہوتا بعداری

کہیں نہیں اطاعت کرو اگر جو وحی میں آوی  
جاں کچھ ور قے تھہ ادس ہے تے قس پڑیدیاں پیا  
تا باجھ اطاعت میری ادس کچھ چارہ ہوندا ناہیں  
تا تا بعداری ادسی کا دن شیخ حکم فرماوے  
ابو کرتے عمر و دماندی شان جہنا ندی بھاری

## متعلق فیہدائم اقتدہ

روح البیان اقتدایاں ہر وہ توجہ ایمانے  
سو بعد ہوں شیخ نہ ادس نام ہدایت آوے  
تے اس آیت تھیں پھر وہ ہیں دلیل علما ربانی  
اتے صفات بزرگی والو متفرق سن سارے  
تے حضرت ابوب کوکھاں اپرا اہل صبر تھیں آہ  
تے موسیٰ قاطر معجز پائے روح البیان الائے  
تے حضرت اسماعیل پیارا صاحب صدق ہو یا سی  
پیشہ رسل وہ چہ ایہ صفات ہوں جمع کما لے  
اقتدی بنیاندی مذہب جامع ہو کہ تنہاں خصا لاں

اتے اصول جو ہیں شریعتیں کچھ منسوخ ہو یا نے  
دین اصول توجہ ایمان ہدایت نام سداوی  
جو احمد افضل کل بنیاں تھیں تہ خصال انسانی  
پچ بنیاندے پس داؤد سلیمان شاکر پیارے  
تے یوسف پوج سن و نوین صفات شکر صابر اصلاحا  
الیا تے عیسیٰ ذکر یا بھلی صاحب دہد و سائے  
میں ہر یک صفت ادہنا ندی او پر غرہ کتبہ سی  
اقتدی بنیاندی واجو قس ہو یا حکم تعالیٰ  
جو خصلت ترک کوئی تاسب ہی اقتدا نہیں کیا لالہ

ہر چہ بخوبان جہاں دادہ اند  
ہر چہ بن سازندہاں دلبراں

مستم تو نیکوتر ازاں دادہ اند  
جملہ تراہست زیادت براں

خود قدر موافق ہر پیر پائے ہین نکانے  
تے بھلی عیسیٰ فلک تہجے تے یوسف ترتبے آیا  
موسیٰ فلک پھیو تے سنوین ابراہیم پیارا  
ایٹھوں تیک جو سد و تائیں پہونچے ختم رسالت

جویں بنی کہیا میں آدم ڈٹھا پوج پہلے آسمانے  
چوتھی تے ادیس تے چنویں تے ہارون دسایا  
پس اقتدا سب ہی ہوئی جو فلک لنگہ گیا سورا  
کوئی ملک نظر اب تھیں گے ناہ گدڑی کسے حالت

یعنی پھر یعتیں منسوخ قبول کرنے والی ہیں ان شریعتوں میں اگلے بنیوں کی تابعداری نہیں ۱۲ روح البیان  
۱۱ یعنی از دہے کمال خصائل ہونے کے آپ کی ذات بابرکات میں ۱۲ روح البیان  
۱۱ یعنی یہ دونوں نعمتوں پر شکر کرنے والے تھے ۱۲  
۱۱ یعنی ہر ایک کو صفت ادسکی ادسہ غالب ہوئی یعنی نہایت کامل ہو گئی تھی ۱۲ روح البیان



پھر وہ چہ قرب دینی فتدلی گیا بلند مقامے  
تے بونہہ نزدیک ہو جو قاب فوسین مراتب پایا  
ناہ کوئی ملک مقرب ناہ کوئی مرسل بنی خدا  
مالک ابن صنیف جو آء جد یہود ال بھارا  
تدھ قسم خدا جس سنی پر ہے تورنت اوماری  
رب دشمن اوسنوں کھی کہندا آہو بنی یگانے  
اودہ خود پرست تو تن پرور سوتوں نظری آویں  
تا کہندار بنے کوئی کسے تے نہیں کتاب اوماری

مالے نفس اپنی تھیں خارج ہوئے حضور علامے  
اجیہا قرب نہ پہلے شاہ رسل تھیں تجھ کسے آیا  
پونچیا قرب رسول الہدوں روح البیان افاد  
اودہ حضرت پاس جا آں اوسنوں کہیا بنی اشکا  
توں ڈٹھا وہ تورنت جو موٹا دشمن اک بھاری  
میں وہ تورنت ڈٹھا ہوا یوں سن حضرت فرمانے  
سن ایہ بات یہودی غصیوں جل گیا اٹھائیں  
ناگلی آیت نازل ہوئی ویکھ رؤفی پیاری

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ قُلْ مَن أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى  
لِّلنَّاسِ تَجْعَلُونَهُ قُرْآنًا طَبِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا وَعُلِّمْتُم  
مَّا لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ  
يَلْعَبُونَ وَهَذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ  
يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَن حَوْلَهَا وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ  
بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ

اور نہ قدر کی اللہ کی حق قدر اوسکی کا جس وقت کہا انہوں نے نہیں اقرار اندر نے اوپر کسی آدمی کے کچھ کہہ کس نے  
اتنا کہ کتاب کو وہ جو لایا تھا اوسکو موسیٰ روشنی اور ہدایت واسطے لوگوں کے کرتے ہو تم اوسکو ورق ورق  
ظاہر کرتے ہو تم اوسکو اور چھپاتے ہو کہ بہت اور کھاتو گئے ہو وہ جو کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمہاری  
لہ میں جو شخص ایسا معاملہ کر دے بھی اسی وعید میں شامل ہو اکثر لوگ غصے کے وقت کئی مسائل کا انکار کر دیتے ہیں اور یہ آیت  
دینی ہے یہود کے حق میں اور بعض کے نزدیک قریش کے حق میں ہے ۱۲ سہ اور مارک میں ہو کہ یہود کی ایک جماعت نے حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جھگڑا کیا اور انکے درمیان مالک ابن صنیف بھی تھا اور وہ بہت موٹا تازہ تھا پس آپ نے اوسکو فرمایا  
کی تو نے تورنت میں نہیں پڑھا خدا مٹے عالم کو دشمن رکھتا ہو اوستہ کہا میں پڑا ہے تو پھر فرمایا اپنے وہ تو ہی ہے تو کہا اوس نے ۴



کہہ دے پھر چھوڑ دیا ان کو بیچ بخت اپنی کے کھیلے اور یہ کتاب ہی اوتارا ہے جتنے اس کو برکت والی سچا  
کینوالی اور حیرت کو کہ آگے اوسکے ہے اور تو کہہ دے اور وہی کہہ والوں کو اور جن کو کہہ دے اوسکے ہیں اور جو لوگ کہ ایمان  
لائے ساتھ آخرت کے ایمان لائے ہیں ساتھ اوسکے اور وہ اوپر نماز اپنی کے محافظت کرتے ہیں

یہ نیکیتی صفت یہوں میں جو ترس حق ادا کی  
کہ کثیر وہ کتاب اوتاری موسیٰ جنہوں لیا یا  
جو ظاہر کروئے کھیلے کثیر ہو تبیں رب پر مہمانے  
کہہ دے محبوب خدا کے جو بیشک توریت اوتاری  
اسان گھلایا یہ قرآن کتاباں اگلیاں سچ بنائے  
تے مٹیاں جنہاں قیامت نور ان بناون سوئی  
جاں مالک ابن حنیف توریت اترن دانگر ہو یا  
کہہ دے میں ہی اوسویہ غصہ نبی مچر دیا  
اور کہہ دے غصے مچ توں رب کے کوڑا دیں مردودا  
تس بے اعتبار بنا کے علماواں جنہیں مودہ ہٹایا  
وما قدر اللہ حق قید ہوا معنی ابن عباس الایا  
یا اوہناں بوی صفت نیکیتی حق صفت رحمانے  
مراویجی ایسی انکار نزول تر انواں پیارے  
تاہیں سنی پر توریت اترن سنگ بنی سوئے  
قل من انزل الكتاب الذی حکیمہ مودہ تاہیں رب فرمایا  
کس یہوہی پر توریت گھلی مچ اس الزام یہوواں  
نور اودھای للناس یعنی توریت کتاب حقانی  
تے حق باطل وچہ فرق تباہی دین اوہناں پر اسرار

جاں اکھن کسے بشرے نہیں رب خیر اوتاری کاٹی  
نورہ ایت لوکاں کارن اوہ لکھ ہیبت کھنڈایا  
جو کہہ سنا تے پوان قساویاں پہلے علم نہ پائے  
پس چھو یہوواں کھیلے چھو کفر انی باطل کاری  
تاہل کہہ بھی کرو جو انہاں سایاں نبی دے راوے  
سینج نمازاں ادا کرن کرن قصور نہ کوئی  
تایا رلاں کہہ یوں بن سوچ کی نئمہ ایہ سخت الایا  
مچ حالت غصہ تے مودہ کلمہ مودوں صادر آیا  
توں منصبک دے نہیں ادا حق نام مقصودا  
تے کوئے شرف دی بیڑی نوں جا اوسد تی نہاں بہایا  
ما عظمو اللہ حق عظمتہ وچہ خازن دے فرمایا  
یا اوہناں پچھا تاہیں حق پچھاں عرفانی  
نہیں تے اوہ توریت اترن دی قائل ہو سارے  
دی الزام یہوواں شراری جھوٹے کر کے مارے  
جو منکر ہوں قرآن توں تنہاں اکھ جواب سوایا  
ہو جھجک بڑی توانا بت ہوئی جہالت نام مقصوداں  
جو ظلمت اتے ضلالت کھو دی سہ راہ عرفانی  
جدگ انہاں بدلی ہی اوہ کتاب آشکارا

سہ آپ تے اس یہووی کو فرمایا جب تھے توریت اترنے کا انکار کیا تو پھر یہودیت گئی اور اگر اقرار کرو تو پھر توریت کا شہر پر  
نازل ہونا پڑتا ہی ہو گیا اور وہ کتاب نور اور ہدایت ہو جسکو اوراق پر لکھ کر لوگوں میں ظاہر کرتے ہو اور اگر نہ چھپاتے ہو اور تبیں تورات کے  
وسیلے سے وہ علوم حاصل ہوئے ہیں جنکو تم اوہ نہ تھاری باپ دادی جانتے تھے۔ پس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا جواب تم  
آپ ہی اتنے فرمادیں کہ وہ کتاب اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتاری تھی پس یہ جواب انہیں دیکر انہیں اُٹھ کر گویا  
میں چھوڑ دو ۱۲۰ خلاصہ سہ خازن میں لکھا ہے کہ جو شخص کہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کسی بندے پر کوئی شے نازل نہیں کی اسی کے  
جنہیں یہ وجوہات صادق آتی ہیں ۱۲ سہ باعث جہالت کے انکار میں سبقت کرنا اس بخیر سے جسکا انکار نہیں کیا جاتا ۱۲ خازن



قرطیس جمع قرطاس ہیں قرطاس کل غذنوں کہتے  
تے اکثر چیزیں لکھیاں ہوئیاں ہیں پوشیدہ کر دے  
اؤ شائسل دیو مہوں علم ادھان خیر اندو تیس پاندو  
اساں کچھ برکت خیروں تیرویل قرآن اوتار یا  
توینٹ نچیل کتاباں لکھیاں نوں قرآن سچا وے  
وَلَقَدْ مَرَّ الْقُرْآنُ عَلَیْکَ وَالِیَاں تین ڈرائیں  
قیامت نوں جو پھیاں جان اٹھن بعد مرے  
تا اہو سچ رسول بن جو ہیں قرآن مناندے  
اجیا مومن دُور غدا ہوں نیکیاں بہت کما وے  
نظر فکر وچ علم ضروری اوہو خوب دُور اون  
تے اوہو لوکی پوری وقتیں کرن نماز ادائی  
وکر نماز ہوا اتھ خاص جو بعد ایمان نمازاں  
حفاظت کرے نماز اُپر جو سو اُپر ہر طاعت

اس عیدین شام ہو گئے اور عرش کی بحث جلاوڑم کے اندر ایں مصلح موجود ہے ۱۲ صلائی غنی نہ

اوہ کاغذ اندر پوچ لکھ کے آہے ظاہر کچھ کر نیدی  
جویں صفت نبی آؤ آیت رجم خازن وچہ خیال اُچھ  
جو علم تسال ہوائے ناہ وچ خیال تسال آندو  
جس اُفے ہوشیہ بخشش خوشخبریاں سنگ دل بخاریا  
جو وچہ جہناں توجید لکھی تے منہر بہم دساوے  
ومن حولہ انو جو گو کے وے مشرق مغرب تائیں  
اوہو سچ قرآن کچھان طرفوں رب رحمن وے  
وعدہ عید عذاب ثواب ہر شے اعتقاد جاندے  
تے جد لگ پوری غور نہ کرسی نعمت تہ نہ آوے  
تے دین نبی ہر دینوں فضل شرح اوسکے بھی پادوان  
ہو قرآن قیامت منمن ووجیاں بات بھولئی  
کل عبادت کنوں فضل تس تائیں میں لحاظاں  
کرسی ٹھیک حفاظت ہر دم بدی نال اعانت

### اشارات

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وچہ ہوس خلق دیو سادی  
پر معرفت فضل غلام جسے جس معرفت حاصل ناہیں  
جو خود نفس جانے نفس حقیقت اوہ کوہیں پاوے  
گراں ضد شر کوئی ات مقدس ہے رحمانی  
اوہ پائیں خود جانی اسجا عاجز عقل اور اکاں  
وہم قیاس خیال قلوب جیرانی وچہ بن سارے  
اوہ پاکان مکان جہات حد وخلق اوصافوں  
ذات اوس پاک منہ علم اوس گھیر پائے ہر شے تائیں

مکان کہتے ہیں انوں نے خدا کا ان کو مخلوق کا مخرج اڑا دیا اور

کیستی چور جو کتہ قدم پہلا پاوے کون جبارے  
اوہ عظمت مولادی کیا کرسی نہیں عرفان ستائیں  
گدا و سوقت جان نفس نہ اوہ خود خالق بجاوے  
جس بن ہو نہ خالق قدر اپنا خود اوہو جانی  
کیا طاقت مخلوق جو پاوے کتہ خدا افلاکاں  
جو ذات قیمہ تائیں حادث پاؤں کوہیں سچاے  
نہ کسی مکان اندر اس جگہ نہ کرے حلول اصنافوں  
عرش فرش مخلوق بھلا کد چکے کوئی رب تائیں

۱۷ اور ہر ایک جگر تیا جو خازن ۱۲ اسے عیلت اور عیبت کی صفات پاک ہی ذات اوسکی ۱۱ اسے اُم القری کہ عظیمہ نام ہر اوسکو اول  
میں اہل کافظ حضرت ہوا ۱۱ خازن ۱۲ یعنی بیاعت ایمان لانے کے ساتھ قیامت کے ایمان لانا ہر حضور علیہ السلام پر اود بیاعت ایمان لانے کے  
آپ پر محافطت کرتا ہے نماز بھی ۱۱ خازن ۱۲ اسو سطرے کہ رب اسکی درگاہ تک پہنچنے کی کیفیت ہے کہ اود جگہ حدوث کا اثر اود نام و نشان  
نہک نہیں رہتا کچھ کہڑائی کی قدر اوہ عظمت پر کون واقعہ ہو ۱۲ مراب الرحمان ۱۲ یہ عرش اور فرش مخلوق الہی ہے پس جو عرش اللہ تعالیٰ کا کام



جنہوں نے شک خالق ہے اور کرب کرنا ناں  
 حمد ثنا تعریف اپنی خود اوہ ہے کرسکدا  
 پھر خبر ہے حال بزرگی تاکہ عارف پونچھا بھائی  
 قُلْ لِلّٰہِ فِرَکْزِ بَانُوں کرب بھی لوح اوہ ہووے  
 بھی جاں تبلیغ رسالت لوں تندرہ فراغت پائی  
 تے اسدا کچھ جو غیر اسدی مول نہ آئے کائی  
 ناظاہری ایہ زبان موافق باطنی سنگتہ تھیوے

اوہ اسدی نشانی علی اوچوں گھٹ تھیں گھٹ عیاناں  
 مقرب رب کرے جس بنیا عارف اوہ چکدا  
 اوہ شاہی ہفت اقلیم جنبت و رنج سمجھی کائی  
 جو منہ مرج رب تو لوح غیر اس ایہ ہک پردہ تھیوے  
 تاہر غیر آہوں ہٹ کے تھجک خالق دل بھائی  
 پھر کل خلقت بن خالق دی سبھا چھوٹن آئی  
 ہر پاسیوں دل چک فقط ہک ب ہی ب ہیوے

### حکایت

کسو کہیا شبلی نوں توں لالہ الا اللہ نہیں پڑھا  
 ہے ضد خدا دی کہیری جسدی نفی کلاں میں بھائی  
 تے پھر فرمایا شبلی مینوں دہشت ڈاہڑی آوے  
 پھر اس شخص کہیا کچھ مہر سخن حضرت فرماویں  
 تے نکل گئی روح تن تھیں لت دو توں اسم الہی  
 جاں پیش خلیفہ حاضر شبلی پچھیا شبلی تائیں  
 اوہی ہک جان محبت یح رشار سو گئی سیدائی  
 تس حایاں نوں کہیا خلیفے نال بلند آوارے  
 میلہ اسو دغسی اوہ دوویں مدعی ہوئے رسالت

فقط کہیں توں اللہ اللہ کہیا جواب اس تر دا  
 بھی سخن پرانکار تو نہیں چلیدی ایہ زبان صفائی  
 جو ایہ انکار قیامت نوں ت چا مینوں پکڑاوے  
 تاکہیا قل اللہ ثم خود من اوہ ہو یا بیہوش او تھائیں  
 پھر دعویٰ خون کینتا تس الہاں شبلی او پر بھائی  
 توں مایا اسدا تائیں شبلی کہیا جواب تداہیں  
 کیا قصو میرا پھر اسو چہ سو چو نال صفائی  
 چھوڑ دیہو تیں اسنوں نہیں کچھ نصیب اس غازی  
 ایہہ سن حضرت غمناک تا اللہ فرمایا اسحالت

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افترى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَقَالَ أَوْحَىٰ إِلَيَّ وَلَمْ يُوْحِ  
 إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرَىٰ إِذَا  
 الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيَهُمْ أَخْرِجُوا  
 أَنْفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ  
 غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فَرَادَىٰ







مسلم ہو بخاری وچ ہے لکھی حدیث ایہائی  
 قَالَ سَأَزِيلُ شَيْءًا مَّا أَنْزَلَ اللَّهُ جِوَامِدًا فَمَا يَأْ  
 وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سَلَسَلٍ لَكَ لَسَلٍ كَمَا دُرَى  
 جِوَامِدًا مِّنْ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ  
 ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آيَهُمْ هَدِ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْ  
 تَأْتِيهِمْ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ  
 جِوَامِدًا مِّنْ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ  
 تُوْجَانِ كَنْزٍ مِّنْ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ  
 كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ  
 يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ  
 جِوَامِدًا مِّنْ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ  
 يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ  
 جِوَامِدًا مِّنْ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ مَّغْصُومٍ  
 يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ

بھی ترمی وہ اتو خال اندر کسی ویکھ گواہی  
 ایہہ عبد ودی حق آہی جو کاتب وحی بنایا  
 ملاحظہ قدرت کر ہو جو کہیں ب انسان سوارے  
 نہاں نہیں ہو کشت پیرا قدرت عجب سوہا  
 تَقْتَبِرُكَ اللَّهُ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ  
 اوہ ہے ج شک مزد گیا ہو ہو ہوں سخن الایا  
 مثل مٹی تے ہے اوہ جھوٹھائیں بھی توں فیوے  
 ملک اب نہاں رخ قبض نوں کھلے کھلا ہتھ سارے  
 خود جیساں نہیں جموں جو کو تو ال سیاناں  
 جو ہو گدھ سنگے ایہہ چہ رو فی لکھیا بھائی  
 چھوٹ عذاب محب بے تعظیمی مارے  
 جو دنیا وچ اسان فنا وہ تیں چھوڑا تھا میں تے

## اشارات متعلق آیتہ رفیعہ ومن اعظم

وَمِنْ أَعْظَمَ مَنَافِعِهِ عَلَى اللَّهِ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ  
 تَعْلَمُ مَنَافِعَهُ مَنَافِعَهُ مَنَافِعَهُ مَنَافِعَهُ  
 تَعْلَمُ مَنَافِعَهُ مَنَافِعَهُ مَنَافِعَهُ مَنَافِعَهُ  
 أَوْ قَالَ أَوْجِي إِلَيَّ يَا وَهْدِي كَرَمٍ نَّكَارِ  
 وَلَمْ يَوْجِي إِلَيَّ شَيْءٌ تَعْلَمُ مَنَافِعَهُ  
 شَيْطَانِي وَسُورِيَا كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ  
 عَقْلُ فِكْرِ الْهَامِ رُوحَانِي مَنَافِعَهُ  
 يَّأْتِيهِمْ سُبُورٍ كَلِمَةٍ يَّأْتِيهِمْ  
 اوہ وچہ سختیاں موت طبیعت گدھ ذکر جنہا تے  
 چھو کہن عذاب قیس راج سخت خواری والا

جو دعویٰ کی توحید خدا میں صاحب قرب کمالوں  
 تے زعم کری میں سنگ بدی اہل ارشاد صفائی  
 ہن با پیہ یا ضمت محنت سکو دعویٰ ظلم بنا میں  
 جو وحی ہو کو دل میری کہی جو میں مرزا ہن آشکارا  
 بن وہم خیال شیطانی و سو سیاں وہ کچھ بناوے  
 ایہہ اقترای خدا تے جوڑے و گاراہ اصلاحوں  
 دیونا سی نوں مال مکر اوہ نوری حور بناوے  
 اترا اگلیاں تے جو میں معی سنگ نبوت بن کر  
 جان جان کدھن تنہاں ملک بی سنگ سختی ہو دکھانے  
 نفسانی ہون پاروں جو تساں کیتا ظلم کمالا



وَلَقَدْ جِئْتُمُوهُ فَرَادًى اَتَيْتُمْ لِيَاوَانَكُمْ تَسَالُفًا تَائِسًا  
 بے دنیا و پھر پیغمبر کے دولت بہت کمائی  
 عیسیٰ مہدی بن فریبوں بھل ویسی تدرسارا  
 کنوں نکوین طاعت من خالی رب رحمان تائیں  
 پر دنیا تھیں جدا کھیں بیٹے سخت بھل سوائی  
 جال آتش و فوج سر پہنچے عمل ہوون آشکارا

اِنَّ اللّٰهَ فُلِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ  
 مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنۡىٰ تُؤۡفَكُوۡنَ ۚ فَاَلۡىٰ اَصۡبَاحَ وَجَعَلَ اللَّيۡلَ  
 سَكَنًا وَالشَّمۡسُ وَالْقَمَرُ حُسۡبَانًا ذٰلِكَ تَقَدِّرُ الْعَزِيزُ الْعَلِیۡمُ  
 وَهُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوۡمَ لِتَهۡتَدُوۡا بِهَا فِی ظُلُمَٰتِ اللَّیۡلِ وَالتَّجۡرِ  
 قَدۡ فَصَّلۡنَا الْآٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ۚ

تحقیق اللہ ہی والا و انوکا اور کھلیو نکالنا ہی زندہ کو مردہ سے اور نکالنے والا ہے مردے کو زندہ سے  
 یہی ہے اللہ جس کہانے پھیرے جاتے ہو پھارنیو والا ہی صبح کا اور کیا ہی رات کو آرام اور صبح اور چاند کو  
 گرد پھیرنے والا ہی اندازہ غالب علم والی کا اور وہ ہی جس نے کیا ہی واسطے تمہاری تار فکرت کو کہ راہ پاؤ تم ساتھ اس کے  
 بیچ اندھیروں جنگل کے اور دیر کے تحقیق مفصل بیان کی چنے نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں  
 ٹھیک اللہ ہی پائلن الاولاد انیاں گنگاں میں  
 ایہ رب تساو قادر پھر تیس کہ مر آہے جانے  
 تے سوچ جن حساب جہت جو قرن ہمیشہ والے  
 تے وہ ہی اللہ جس تساکارن تارسی ہین بنائے  
 اسان دھیاں کھول نشانیاں کاسن قوم جو عقلا نوالے  
 حب جیو بی جمع آہی حب معنے دانہ آ یا  
 دانیاں لوں ب پاروچوں کیا کھیتی ستر گائی  
 مردہ گنگاں چوں کیا زندہ پیدا رکھ کر پیدا  
 پھر کھیتیوں گنگاں سختوں زندیوں مردہ آوے  
 یادوں چوں کافر کفاراں تھیں مومن ظاہر  
 مردیوں زندہ زندیوں مردہ کدھے قادر سائیں  
 کھولنا صبح تو کیتوس رات آرام تساندے  
 ہو ایہ اندازہ اللہ غالب صاحب علم نوالے  
 ناکنوں اندھیریاں جنگل دیاواں تساراہ دسائے  
 ہے خالق معنی خالق پیدا کر نیوال کمالے  
 نوئی گنگاں نل کھن اندر تفسیراں دے پایا  
 تے پاؤ گنگاں ہر پاشا خاں عجب و محبت بنائی  
 دانیوں کھیت یا بیٹے نطفیوں ہو رچان پونیا  
 یا زندی مرغی وچوں مردہ آندارب اوپاوسے  
 علما و ان تھیں جاہل جاہلان وچوں عالم باہر



تے چن سوچ دے راہوں کو حساب نہی سالان  
تاریخ و ثوابت خالق قدرت نال او پاسے  
سمند وچہ جاں چار چو فری پانی نظری آوے  
وچہ رگستان ایویں بن تاریاں راہ واپتا نہ لگے  
جوتناں گلاں یاچہ تنایاں ہور اعتقاد جماوے  
پس پہلاں سمجھ زینت جہن آسمان تیلے ہووے  
وچہ پہاڑاں بعض انجان جوراہ واپتہ نہ پاندے  
تاہیں رب کہیا قیام و راہ تاریاں راہوں  
اصحابی کالجیم باہم اقتدایم و کجہ حدت پیار  
نہ جہت پرستش کھارندو تارے رب بنائے  
تے نظر کرن وچہ علم نجوم علی تھیں منع ایہا نہی  
تے عائشہ کنوں خطیب لیا یا ہے مرفوع روایت  
پر بعض تنایاں تیراں خود خالق ہین نکایاں  
جوین مالہ چن و او کجہ علامت اکھو بارش ہو سی  
جونی کہیا جان کجھو بدل جانب شام سدادی  
پس نال علامت ہووے خبر جے دیوے کاٹی  
وقت کچھان کادن جائز کہن نجوم جو سکھے  
دن تے رات پیدایش رہے ی او پر اوہناں دہاندے

حسبان ہر جمع حساب جو وقتاں تھی حساب لال  
جہناں پاروں جنگل دریاواں وچہ راہ دساٹے  
یاچہ تنایاں اوہیں جائیں راہ نہ کوئی پاوے  
اس نعمت وافر او تھے جتھ تپانہ کچھ اگے  
اوہ گمراہ ہویا تے الم پر خالق کوڑ الاوے  
دو جا جہم شیطاناں تریجا کارن راہ ہوٹے  
تے ہون ہلاک مسافر ناداں جھیرے راہ کھڑائے  
تے شاہ رسل میاں راں نسبت تاریاں شک لصلوہ  
یا میری چن تاری جس لڑ لگو پارا و تارے  
پنجتن نول جوین شیعہ پوجن دینوں باہر چلاٹے  
تے ابوہریرہ کنوں روایت ہے مرفوع دساٹی  
ایویں بن مسعودوں راضی سب تھیں نہایت  
تے نال فریے خبر یوں سوچ نہ شرک تباہیاں  
یا موسم و کجہ علامت اکھو ایہہ وچہ شرک پوسی  
تا ایہہ سیر علامت یعنی بارش ہوگ نہاے  
او سنوئل شرک کہیا جاسی و کجہ عقائد بھائی  
یا قبلہ جہت معلوم کرن نوں روا کہیں بکے  
دولک نہانوں لاہن چاٹرن وقت مقرر جان پاندے

## اشارات متعلق آیہ کریمہ فالح الاصل

جو روح دی نور علوم اتی عرفانوں ہووے نرالا  
شک اخلاق اوصاف حمید و کجہ معانیوں بھائی

ہو خالق الحب و النوى رب ولدا وادہ پھاڑن والا  
تے پھاڑی گنگ نفس دی نور قلب یوں پاک آہی

ملہ یا اپنی مظہر صفات انوار کا دانہ پھاڑتا ہے اوپر صفات افاق مخلوقات اپنی کے یا پھاڑتا ہے اندھیرا صبح کا ساتھ نور  
اصباح کے الی قولہ یا نابودگی کی ظلمت کو پھاڑتا ہے تاکہ نور پیدا کرے یا جمادات کی ظلمت کو نور حیاتی اور عقل اور ارشاد کیساتھ  
یا اشتغال عالم مخلوقات کی ظلمت کو ساتھ نور استغراق معرفت اپنی کے اور بعض تارین نے کہا صفات نفس کی ظلمت کو پھاڑتا  
ہے دل سے ساتھ صبا میں روشنی سوچ کے اور روشن ہونا اسکا قلب پر ہے



يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ جَاهِلًا وَيُحْيِي عَالَمًا مِمَّنْ جَاهِلٌ قَرُونَ  
يَا مَيِّتُ نَفْسُ قُلْ سَلِّمْ رَحْمَةً رَّبِّ اَوْ بِاَوْسَعِ  
بَارِئَةٌ مَلَكُوتِ تَبْرِ مَرَارِي قُلْ نَفْسُ هَوَاؤُنْ  
وَحَلَّ اِلَ تِلْكَ اَلَّتِي رُبَّ شَبَّ اَرَامَ بِنَاثِي  
عَالِقًا نَفْسُ رُوحِ تَهْنِ اَوْ رُوحِ مَعَانِي لِيَايَا  
وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكَ الْخُمُورَ پَاكِ اَمْرُ مَنِي اَتِ اِيهَانِي  
يَا نَجْمِ حَوَا جِنَابِ نَجْمِ اِيْنِ دَسْكَ رَاهِ تَسَاءُنْ  
وَالْجَاهِ اَوَهُ عِلْمُ حَقَائِقِ يَا اَوَهُ مَعْنِيَا عِلْمِ الْاَوُنْ  
لُحُوفِ اَصْلَاحِ مَعَانِي اَتِي بَحْرُ عِلْمِ كَمَالِي رَاهِي  
بِحَرِّ كَمْنِ حَتِّ فَضْلِي رُبِّ اَسَا اَوْ رُوحِي مَسَايَا  
اَوَهُ كَا قَرَارِيَا مَنِّ وَالْمَوْجِ مَحْجَا اِيُوں جَاهِي  
جِسِّ اَصْلِي حَاجَتِ اِيُوں كَحْبَا كَحْ نَجْمِ بِلَاءِ نُوں

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ تَسَ عَالَمًا مِمَّنْ جَاهِلٌ قَرُونَ  
كِدِيں نَجْمِ عِلْمِ رُوحِ مَنِّ نُوں تِلْكَ اَلَّتِي دَسْكَ رَاهِ  
جَاهِ صَفَا مَلَكُوتِ قُلْ غَالِبِ رُوحِ مَلَكُوتِ تَبَارُوهوں  
يَعْنِي رَاتِ حَبْرَتِ مَرَارَاتِ اَوْسِ پَاكِ اَلْهِي  
يَا ظَلَمْتُ نَفْسِي قُلْ تِلْكَ اَلَّتِي اَسَامِ وَ مَهْدِ پَايَا  
جِسِّ كَارِنِ تَسَا نَجْمِ هِدَايَتِ مَرشدِ مَنِّ بِنَاثِي  
اَنُصِيرُ لَكَ جَبْكَ اَنُوجِ اَوَهُ عِلْمِ اَدَابِ اِيْنِ اَصْلَاحِ  
تَاكُنُوں اَنُصِيرُ لَكَ جِيَا نُوں اَلْيَا رَاهِ تَسَا نِ سِيَاوُنْ  
وَجِدْ رُوحِ مَعَانِي ذِكْرِ كِتَابِ اِيْنِ اَعْدَاوِي اَصْلَاحِ  
اَوَهُ مَوْنِ مَنِّ تِلْكَ اَلَّتِي مَنِّ نَلَانِ تَارِ پَايَا  
جَوَا مَنِّ كَحْبِ جِلِّ مَنِّ نَشِ نَشِ نَشِ نَشِ نَشِ نَشِ  
اَسْ جَاوِدِ اَبَاكِ حَصْبِ كَحْبِ اَوَهُ مَشْكُوْتِ مَانُوں

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ

فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ. وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نَّخْرِجُ مِنْهُ

حَبًّا مُّزَكَّاهً. وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْحٍ حَامِيًا. وَذَاتُ رِبْعٍ رَجَدَتْ

مِّنْ أَعْنَابٍ. وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانُ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ. انظُرُوا

إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

اور وہ جو جس سے پیدا کیا تم کو جان ایک سوہن اُسے نہا جو کچھ رہنوی ہے اور جاگہ سوہنے کی تحقیق بیان کی

ہے نشانیاں اُسے اور قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور وہ جو جس نے اُتارا آسمان سے پانی پس نکالیں مے ساتھ اوس کے

بوٹیاں ہر چیز کی پس نکالی ہے اوس سے نیری نکالتے ہیں ہم اس میں سے دانے ایک پر ایک چڑھا ہوا اور

لہذا تم میں دل ارتفاق اور تراج کے واسطے ۱۲۰ حصہ پڑھنے وقت نماز قبلہ کا معلوم ہوا اور پڑھ کر اُس قدر پڑھنا چاہو



کھجوریں لگا ہے اوکو سو خوشے ہیں بھگتہ نزدیک اور نکالتے ہیں باغ انگوروں کے اور زیتون اور نارنگیاں اور غیر یکساں دیکھو طرف پھل اس کے کہ جب پھل لاوی اور طرف پھنے اس کے کہ تحقیق بیج اوبالہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ ایمان لانے ہیں

تے اوہ اندر جن جان بگو تھیں تے تیس او پائے  
اسان سی کھول ہی توحید انہاں تبت جو سمجھ رکھین  
پھر سنگ سکنبات زمینوں اسان نکالو سائے  
کھجیاں کنوں نچو درختاں خوشے اسان بھکائے  
جو کہ جو دینال مشابہ غیر مشابہ نالے  
پچ چیزان کرہوئیاں می ہین نشانیاں تقدسائیں  
نفس واحدہ و آدم باپ جو ایہی کل انساناں  
جاو راہو رحم تے جاہگ سوین قبر حساباں  
یا مستقر قرار یہاں تے مستوع دنیا آئی  
مح اہل اولاد اتے جلدی کھو نہ خود حاجت سدا  
ایہ سجھاں الیاں جہت نشان سہاں اضع کر سجھاؤ  
تے پانی آسمانوں ل بدلان بھول زمین اُتاری  
یستی لک واحد و فضل بعضا علی بعض واکل خالق فرمایا  
تے و دھو کھیتی سنگ شنائے بوٹیاں ہوں پیدا  
جبا منرا کبا تے او پر جو دانے خوشیاں نوالے

پھر جگہ قرار انسانوں پر بھی سوین جگہ ٹھہرائے  
تے اوہ اندر جس رت سنگ آسمانوں مینہ سیندا  
پھر اتھیل سہاں نکالی سبزی سٹے لین ہولارے  
تے باغ نکالے انگوروں زیتون انار او پائے  
پھل او سیول ویکھ جدول اوہ نیڑی پکن بکالے  
جہت اس قوم ایمان جو لیا دن نال صدق اصلا حیر  
تے حوا ہے اسو تھیں ہوئی بھی عیسیٰ دیشاناں  
یا جاو راہو رحم تے سوین جاگہ سہی پھٹہ باپاں  
دنیا وچ چند روز انسان امانت ہو یا بھائی  
یا مستقر قبرا تے مستوع نار یا جنت کہندا  
جو کہ جانوں سب خلق مختلف احوالاں وچہ آئے  
اُس پانی سنگ حیاتی چیزاں سب فراش کھلائے  
رب کہو پانی وی تاثیروں مریاں فرق بنایا  
سبزی نظر آدمی پاسے برکت ہووے ہویدا  
جیں کنگ جوار ملی تے چنیا باجرا سٹے دانیانوالے

لہ اس واسطے کہ عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم کے تھے اور مریم بیٹی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی ۱۲ سلج المیز ۱۷ کہا ابن جریر نے کہ کہا  
مکہو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا تو نے نکاح کیا ہے کہا نہیں فرمایا تحقیق جو ہو سہو کیا ہوا تیری پیچھے میں کتابی نکالے گا  
اوسکو اللہ تعالیٰ یا مستقر ہے رحم کے درمیان اور مستوع جو زمین کے اوپر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے و لقرنی الاحام کیف نشاء  
ہم کہوں میں قرار تیرے جلیے چاہتے ہیں ذال عمران یا مستقر جو اوپر زمین کے ہے اور مستوع جو نیچے آخر کے نزدیک اللہ تعالیٰ  
کے ہے ۱۳ سلج المیز ۱۷ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت کی صفت حسنت مستقر ہے یعنی جگہ قرار کی ہے  
اور مروج کے حق میں فرمایا و ساءت مستقر یعنی برابر و مروج دروئے نکاد کے ۱۴ سلج تاروں کے ذکر کے ساتھ یہاں لکھ  
یعنی آدم کی ارشاد فرمائی یہ کیا قدرت ہے کہ ایک کی شکل دوسرے سے نہیں ملتی۔ لکھ ۱۵ آدمیوں میں سہ ایک کی  
نیز ہو سکتی ہے حالانکہ اعضاء وغیرہ یکساں ہوتے ہیں۔ چہرہ میں کیا قدرت کے کام ہیں ۱۶ سلج یعنی سب کیفیت اور  
درخت ایک ہی پانی پیتے ہیں اور پڑائی دیتے ہیں ہم بعض سیول کو بعض پر ذائقہ اور مرہ اور رنگ کے سبب یعنی کوئی بہت  
میٹھا اور مرہ ار خوش ہو اور کوئی ترش مرہ ہو اور ہے اور وہ قدرت الہی کا نشان ہے کہ ایک ہی پانی سب درختوں کو جاناہے  
کوئی میٹھا کوئی ترش کوئی چکنا چکنا ہے سے روغن نکلتا ہو کوئی تلخ ۱۲ موضع القرآن سورہ رعد ۱۲



نخلان گھسیاں کنوں نچوڑاں خوش و خوب جھکا ٹی  
اتے زیتون انار آ پھوچہ ملے برگ دوتا ہرے  
نظر کرونگ غیرت چلن قریب درخت جاں ہونے  
تے پکن وقت پھلائے دیکھو بدے ہو کیفیت  
وجہ اس قدرت بھاری ہن لایل اہل ایمان

کھاؤں والیاں کرسٹیاں پھٹاں ٹھن نواٹ  
تے چل و ہندی ملدی ناہیں تھرت بھید پانے  
نہ کھاؤں لایق ہوں تیر بھی ذائقہ ہر اکھ بندے  
نہ کھاؤں لایق تے خوش لذت رکھیں سب حیثیت  
تے غافل لوکی فکر نہ کروسی چلن راہ زیاناں

وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا آلَ بَنِيَّ وَبَدَّ بَغْيُهُ

عَلِيمٌ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُصِفُونَ يُدِيرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَنِي

يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

اگر کرتے ہیں واسطے اسے شریک جنوں کو اور حالانکہ پیدا کیا ہو انکو اور باندھو ہر اسے اسکو میں بتیاناں غیر علم  
کے پاک ہو وہ اور بلند ہو اور پیر سے کہ صفت بیان کرتے ہیں اسکی پیدا کرنا والا آسمانوں زمین کا کینہ کر ہو واسطے اسکو  
اولاد اور نہ ہے واسطے اسے جو رو اور پیدا کیا ہر چیز کو اور وہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے

تے مشرک لوکاں اللہ کا رن جن شریک ٹھہرا ٹی  
تے پت خداؤ اکھن جوین عیسائی عیسائی تلمیث  
تے مشرک کہن خداؤ ہاں بیٹیاں ہن فرشتی ساری  
ہو پاک ذات معلیٰ برتر کنوں اینہاں بہتاناں  
جو انبر و ہرت اوپا و ہنار کوین نسبت نبیوے  
تے ہر شے نوں ہی پیدا کیتا قدرت مال کہی  
نہ کوئی شے مثل خدا دی ہو جو بخ و خالق فرمایا  
تے بیٹا پیو دی مثل ہو وچہ ذات صفات کمالاں

تے حال ایہی جو اللہ آپوں ہیں سب جن اوپا ٹی  
اتے یہو وغیرہ بنی نوں پسہ کہن رب سائیں  
نہ اس کو اس اوپر اوہناں علم نہ کچھ دلیل ستاری  
جو ایہ لگاؤں رب نے دے گے وجہ خسراناں  
تے نہیں اسکارن عورت کافی صوف خلق آئیہو  
تے علم اسد نے شے گھیری سب ہی خبر اس ٹی  
لیس کٹلاہ شیخی پھر جدر رب دامت کھڑا  
غیر عیسائی سن ہندی ایہ کوین پت بنو رجا لال

لے نخل و درخت خراج نخل اور طلہ وہ ہو اول میں اور نکلتا ہو درخت جو کجا کھوں میں سے اسے غلافوں کے بیچ سے یعنی جو پودہ تیار ہو  
اور کچھوں کچھو کچھو غلاف پھٹتا ہے تو کچھو کچھو شے نکل جاتا ہو اور وقت خدق اور وقت سے نامزد ہو یعنی کچھ اور گروہ اور خدق خاص کچھ  
نچوڑ کا نام ہو تو جو جمع ہے میزان کی مانند سنو اور صنوان کی اور صاحب صلح نے اسے عاصین کہا ہے جو جمع ہے عرجان کی ایک دوسرے کے قریب  
آپس میں ہوتے یعنی لٹکے ہو جیسے جھانڈے کہا آبن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چھوٹے درخت جیسے پھلے لڑی ہوئے پھلے ہوئے زمین پر ہو  
میں اور کھانیاں نے نزدیک خوشی چنے والے کہ چھوٹے درخت کے سبب ہو یا سبب ہو چھوٹے جو کچھ غلاب پھر اسو اور چھوٹا پھل نہیں  
سکتا ۱۲ مواجب الرحمن ۱۷ جلع و شے پیدا کرنا والا جسکا نمودار مثل آگے نہ ہو جیسے آدمی زمین آسمان وغیرہ ۱۸



تے ہر دہیے جسکے ہوں اوہ بھی ہوں فانی  
 قدرت رب دیوں منکر ہو لوگ یہود نصاریٰ  
 جاں علیٰ ربا بنیا تا دس بد اباب کتھائیں  
 اچھا لائق میا بیو کیوں سولی پگر چڑھایا  
 نہ بیو کھاوی نہ پیوی سووی ناہ بیاریاں پایاں  
 جو بن باپ ہوں دے بحث پتر کہن خداوا  
 یارب سمجھو میں کفاراں شرکوں تائب ہوں  
 کہن مجھوں ابلیس تے رب دوویں عین برادر  
 رب خالق بنی آدم اتی خالق چار پایاں حیواناں

بیو نے کیوں نہ موت ہٹائی مر گئے دونوں جانی  
 جو ملک الموتوں پترال سکیاں مرویا آشکارا  
 جو پت جئے اوہ خود بھی ہو سی پت کسی سمجھائیں  
 تے آپ اچھے تک موت نہ آو نہ کچھ ماندا پایا  
 تے لایق سیٹیاں تھیں یہ صفتاں کچھ باپ بیٹیاں  
 تا آدمی جیٹا پتر جس بن ماور خلق افادہ  
 صفتاں خلقت پاک خداول ہرگز مول نہ ہوں  
 ملک اندر ہی سیر دوا داتے شرکت وافر  
 تے سب اٹھو میں دندہ خلق ابلیس عیاں

## اشارات متعلق آیہ ہوالذی انشاکم

وہو الذی انشاکم من نفس واحدہ اوہ ذات محمد عالی  
 وت روح مبارک شاہ رسل دیوں ہر ارواح اولیٰ  
 اوہ ذات جو کنول آسمان عنایت آیت لیاوی  
 پھر زنگارنگ اسرار معانی مال اس آپ نکالے  
 جو دل پر باغ شل وچہ باغال اکو پاں اوہ اشیا میں

جس اقل مطلق اللہ روحی کہیا رسول کمالی  
 پس آدم ہوا البشر اتے حضرت باپ اہل احوال تے  
 یا روح آسمانوں اب علم اگر کے فضل مساوی  
 اہل عشق ورجیاں موافق آگے سے اوہ ہر حالے  
 جو لائق استعداد اوہ نامدی روح البیان پائیں

مژدہ میں گر نیشکر درخوردنی است  
 حبا من اکما مکرکب عمل کد ہاں سنگ و سدرے  
 تے کموں خجراں کجیاں گچھ لٹکن قدرت راہوں  
 ہو جو قریب تناو لکن پاروں روح انواراں

لہ اور حال یہ ہے جو اندر ہر چیز کا خالق اور مالک ہو اور فرقہ واکامی اختلاف ہو یعنی ان بیدریوں نے یہ جھوٹ اور بہتان اپنی پاس  
 سے بنالیا ہے جیسے یہود اور نصاریٰ نے خدا کے بیٹے بنائے اور کہہ کے مشرکین نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بنالیا پس سب کی  
 تردید میں فرمایا سبحان اللہ عما یصفون یعنی پاک ہے وہ ذات ان بہانوں سے جو کہ لگاتے ہیں ۱۲ خاندن ملکہ  
 ۱۲ یعنی سب سے اول پیدا کیا اللہ عزوجل نے میرے روح کو ۱۲ روح البیان وقت جلد اول مطبوعہ عثمانیہ سطرۃ اللہ اوراسی کی  
 طرف اشارہ ہے جیسے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے وہو الذی انشاکم من نفس واحدہ ۱۲ روح البیان  
 ۱۲ فرماہوں اور مفتوں اور عاشقوں کے رتبہ کے موافق وہ مرتب ہوتے ہیں ۱۲ روح البیان ۱۲ اور ہر ایک اکو رکھی کتر جان  
 زمین کے نیچے جیسے فرمایا ملازم قدس سرہ نے دیکھو پنج تن کے ۱۲ روح البیان ۱۲ دل قوت پکڑتا ہے ان کے ساتھ  
 ۱۲ روح المعانی



محبت والے شیرے کڈھتے زیتون تفکر  
انظر واعند ثمره ويكجوتس سنگ مراقبيا  
منبعہ تے بد کمال ہووے وقت وصول حضور

راں ہم اتے جوہر روشن قصد نفسہ اکثر  
نزدیک سلوک طالع شروع روح معانی پائے  
تاوہم خیال لال حناں سنگ س کران شریک زوڑوں

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

شَيْءٍ وَكِيلٌ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

ہی ہاں پروردگار تمہارا نہیں کوئی معبود مگر وہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا پس عبادت کرو اوسکی اور وہ اوپر ہر  
چیز کے کارساز ہر نہیں پائیں اوسکو نظریں اور وہ پاتا ہر سب نظر و نگاہ اور وہ ہر باریک دیکھنے والا خبر کھنے والا

ہر شے خلق تمہارا و سدی کرن عبادت آئی  
نہ گھیرن اوسنوں نظرات اے گھیری نظرات تائیں  
ہر پاسیوں تیں بہن حلال بدے ایہ نہ چالے  
رنگ شکلاں محسوس ہوں جس پاروں نال صفائی  
جو پاک جمال قدیم خدا لکھیں اکھیاں راہیں  
رنگت صورت جسم عوارض پاک ہر نقص تباہوں  
کہیں مجال جنت بیچ دیکھن خالق نول اظہاروں  
جو ستائے احاطہ ربا ناہیں خلقت شانوں  
مگر ادراک اتھیا اوٹھے روا خدا و ابھائی  
کئی نہ اسدن تازہ رب اپنوں دیکھن ہاے  
زیادہ معنی دیکھن بے ل حضرت آپ سنایا  
تسین اپنوں ظاہر دیکھو جان قیامت آریا  
جو چہرہ پر ملاوے کیا جے اکھیاں قوت پاوے

ہوایہ اللہ رب تعالیٰ معبود نہ اس بن کا  
تے کار سازی شہری کو قدرت سنگ بسائیں  
تدک معنی گھیرن شونوں کئے لکھن تیں نالے  
ابصار بصری جمع یعنی ہک قوت اکھیاں پائی  
بشر ہو یا جن ملک کس اکھیاں طاقت تائیں  
لطیف متنازل تری مبرہ حدت فنا ہوں  
مقررہ ہک فرقہ حق منکر ہوئے ویداروں  
ادراک اندر خود انہاں جواب سوچیا اہل زیاناں  
ہو فرق اندر ادراک تے رویت رویت روا الہی  
وَجْهٌ يُدْرِكُ الْبَصَرَ وَالْبَصَرَ لَا يُدْرِكُ الْوَجْهَ يُجِيبُ فِيمَا يَأْتِيهِ مِنَ  
لِلَّذِينَ احْسَنَ الْفُلُوكَ يُولِنُ وَجْهَ فَرَايَا  
سترون دیکم عیا نا حضرت شاہ رسل فرمایا  
بن بعد قرب رنگت جہت مکان کیفول آوی

لے کئی نہ اسدن تازہ ہوئے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ۱۲ سورہ قیامت ۱۷ یعنی اُن لوگوں کے واسطے جو نیکو کار ہوئے  
بلکہ نیکو یعنی جنت اور زیادتی ہے اس جگہ فرمایا اپنے زیادتی نظر کرنا ہے طرف اپنے اسد کی ۱۲ خازن ۱۷ یعنی دنیا میں ہاتھ  
اور پاؤں نہیں بول سکتے اور قیامت کو بولنا انکا ثابت ہوا ہے قطعی نص کے ساتھ پس اسی طرح ہی دنیا میں ان آنکھوں کو دیدار  
الہی کی طاقت نہیں اور قیامت کو جیسے ہاتھ اور پاؤں کو بولنے کی طاقت عطا کرے گا سو آنکھوں کو بھی اپنے دیدار اجمال  
بآمال کرنے کی بھی قوت عطا کرے گا اور دیدار الہی بل جلالہ کے ثبوت میں صراحہ میں بہت حدیثیں موجود ہیں پس مومنوں  
اسی قدر کافی ہے اور منکرین کے لئے قرآن بھی کافی نہیں ۱۲ علوئی عفی عنہ



ہو ایہ اہل سنت و اندہد یہ ہونا تو ہی لیلال  
اجماع صحابہ سلف خلف و اول پر اسد سے آیا  
ہی دنیا و چہ محال و یکھن پاک اسد و تیا میں  
جو عاید شدہ کرے انخا زبید ویداروں اس جائیں  
جو اکثر یا رسول اللہ و روت ثابت کر دے  
ایہ لوگ ایمانوں دور پٹیہن پچھتھے و چہ کفر سے  
تے جن ہم خیال خدا سنگ او نہاں شریک نہائے  
تو یو عقلال لڑکیاں نفس او نہاں کارن رب بھرا لال  
ایہ باجمہ علم سے جھوٹھ پھرتو او پر ذات الہی  
موثر نہیں تھیتی کوئی باجموں ذات الہی

تے معتزلیان سے خام و لائل و گی مار و لیلال  
جو مومنوں نول چہ حیت رہا ہو گد ویدار سو یا  
جو وچہ معراج نبی سے وٹھا ایہ نہاں اکھیاں رہیں  
اُس نال اجتہاد اپنی سے کہیا لٹ کنوں صلحائیں  
بھی حضرت خوف فرمایا اندر بیت کتابیں پڑھ کر  
طور طریق عبادت والو کج خیال نہ دھروے  
پس تابع ہم خیال لال تنہاں ہو کے ظلم کماے  
تو کران عقدا و ایہ بھی رب انگوں میں موثر بچا یاں  
جہاں نام رکھی او نہاں اؤ کسی کم وچا اثر نہ کر دے کاٹی  
ذات اُس پاک اُس کنوں جو قید لگا دن شکر و اہی

### اشارات

لا تدبر لہ الا بصد خدا نول کوئی نظر نہا سے  
جو دینا و دلال نول مگرال ظاہر اکھیاں راہوں  
بیوٹل اکھیاں تھیں ہر پوشیدہ رب دی ذات سعیدا  
نس ملہ الا علی طلب کے ن جو بنی طلب کر نیے  
کے فیض سے مع مختلف نال اسیں سنگ ملہ الا علی  
تے ملہ الا علی عقل تنہاں فکر نصیب نہ بھائی  
جو اہر صفات الہی ہونے بعض موصوف اساوے  
جو بنی رب کہیا میں پیدا کیتا حضرت آدم تائیں  
تے اَنَّا لَکَ لَعْنٌ عَظِیْمٌ بنی حق رب فرمایا  
پس ہر یا ورت جو اس نزل تے پور نہا ہو و کاٹی

نہ اکھیاں فتح وجود نہ اکھیاں وچہ قلوب سما سے  
تے اکھیاں چہ و الیاں باجمہ صبا میں تباہوں  
ہے او نویں و انگوں عقلال پاسوں اسد ذات پوشیدہ  
سنگ ملہ الا علی اسیری نال اسیں وچہ طلب فرمیدے  
پس بعض اساوے نول وٹھوٹو کر کے فکر کمالا  
تے طلب کرے کوئی نال اسپی جو ادھ وچہ بلکیاں ناہی  
اوہ صفت جو اوٹی پیدا ہوئی بند و نیک خدا دی  
صورت اپنی اوٹے یعنی اہر صفاتاں سا میں  
نول اوپر عداوت صفات عظیم دی البتہ میں آیا  
اوہ طلب کرے سنگ سنگ سکر بنوٹے وٹھوٹو چو کاٹی

۱۱ یعنی ذات پاک کے واسطے عقل کی لڑکے اور نفسا نوک بیٹے انہوں نے مقرر کئے ۱۲ اشارات متعلق ہریت جعلوا اللہ شرا کے  
ہے ۱۳ اس واسطے کہ لبب بصر کے اور لاک اتع ہوتی ہے اور آنکھ کی بصر کا ظاہر میں بصر نام ہے اور اسکا نام ظاہر میں ہو جو بصر آنکھ کا  
اور آنکھ ظاہر میں محل ہے واسطے بصر کے اور بصر باطن میں محل ہے آنکھ کا وہ آنکھ جو وہ بصر ہے واسطے آنکھ چہ کے پس مختلف ہے  
نام اور اسکا اور وہ اپنی ذات میں مختلف نہیں پس جس طرح آنکھیں نہیں پائیں اور سکہ ساتھ اپنی نظر کے اسی طرح نہیں پائیں  
فرخ آنکھوں والی جیسے فرما حضرت صلح نے دیکھو پنج تن کے بصر یعنی نظر بصیرت یعنی دیکھنا بصیرت فرخ چشم ۱۴ منتخب ملہ  
صفات الہیہ یعنی متقل ہر شے میں نہیں سما جائیں بلکہ الہی صفات عکس پڑتا ہے کہ اتنی ترجمہ شکرۃ ۱۵



پس اہل اقصا و اپنی نول غیر اوس پاوی ناہیں  
 جاں سنگ نفل قریب اول بند ہوئے حاصل  
 جاں دوست ربانیان اہل اہل خداوی  
 جاں نفل خداوی کچھ نایا رنگ و کچھ نایا نفل  
 تاناہ پاکو اہل رب نول کران نفل خداوی پیارے  
 تے قرب نول کائناتیں حاصل ہووی ناہیں  
 جاں کال کچھیا حضرت نول نفل کچھیا بدی نائیں  
 تے ربیک نورجوس قرآن نول ظاہر خداوساوسے  
 نور علی نور پاک نور ضیاء فقط ہے تس آوے  
 انک مسترون انک کما ترون القمر لیلۃ البدر لعلہ نور فائدے  
 مومنانوں رب استعدا قیامت نول ایہ دیوے  
 تے دنیا و چہرہ و کچھن بدادوی کرامت بھاری  
 جو شب معراج اکھیں سنگ روح نبی اکھارت نائیں  
 بھی کل وجود شریف نبی و چشم ہمایاوس راتے  
 پرکتوں جہاں طبیعت گذری پر عالم ارواحوں  
 جو فانی ہوکذا ذات صفات افعال ہی نہیں کاٹی  
 جائز ہے جو دیکھے دنیا و چہرہ رب سنگ بصیرت

جو کال ادا نفل کردا قرضاں تھیں و دھپائیں  
 تاوست ربناوی اوسنوں کچھ حدیثوں کال  
 بھی نفل خداوی و کچھ جاں رب اوسدی بصر افادوی  
 تے پاوی رب نفل سنگ نفل نظر جو ہی اہل بصر اہل  
 تاناہ سنگ نفل اپنی سے پاندا روح المعانی تاروی  
 نہ سمع بصر اہل حق دین ایہ شرف انسان عطاہیں  
 تا فرمایا پاک نور کچھ میں نور فقط رب سائیں  
 اللہ نور السموات و الارض جو خود خالق فرماوے  
 یہاں اللہ نورہ من یشا کچھ چاہے اسول راہ و کچھ اوی  
 تسین و کچھ ربوں جن چودن جن کمال تسین پاندی  
 جو باجھ مکان جہات مواجہ کرن دیدار سہیوی  
 ایہ باجھ رسول اللہوی نکے کرم ہویا رب باری  
 جو اکرم الخلق ایہ تس نائیں بالی نعمت ایساہیں  
 جو عصری عالم تھیں اسرات گئی نفل و سجاتے  
 تا وصل ہویا سنگ عالم امر نبی نول فضل اہل  
 ہوتے بشریت اپنیوں تے تانس بھائی  
 بعد النسلان پوروی روح البیان اندر ایہ سیرت

چوں مجھے کرد اوصاف قدیم

پس بسوز و وصف حادث اکلم

جاں کے والیان نفل کیتا سرور و ہاں جہانناں  
 اہل رومیال و ہاں غلاما تھیں سن دسوی ساؤ تیاثر

ہن وعد و عید تے خوف اُسیدوں کی بیان نشان  
 تا اگلی آیت رب اوتاری و کچھ کتاب منائیں

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَإِنَّ نَفْسَهُ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا

لفظ معنی بہریت بخاری شریف میں موجود ہے اور کتاب مرطوبہ منہجہ میں مولوی اعلیٰ نے بھی مروج کی ہے لہذا اسے لکھا ہے کہ جب زندہ ایسے  
 مرتبہ کو پہنچتا ہے تو اسے انا الحق کہنا اور لیس جہتی موعی اللہ کہنا جائز ہو جاتا ہے جو کچھ صفحہ ۱۲ و ۱۳ مطبع مجتہدانی اور یہ لاندہ میں لکھا ہے کہ  
 ۱۴ ایہ موعی اللہ بنورہ فی المظاہر والسادی فی المآثورہ المطلق اہل ۱۲ روح البیان ۱۴ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ان اکھونکو  
 وہ نور اور ہندو عطا نہیں فرمائی مگر قیامت کو وہ نظر باطنی اور ہندو حاصل ہوگی مومنوں کو اور یہی عقیدہ اہل اسلام کا سوا معتزلہ وغیرہم کے  
 خذ ہم تعالیٰ بقہرہ ۱۲ کہ اگر کچھیں سر زبان عالم حکیم میں سوہنائی گئیں تھیں اس بات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا کہ پورا ۱۲ روح البیان



وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِخَفِيظٍ وَكَذَلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ

وَلِنُبَيِّنَ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

تحقیق اُن میں تمہارا پس واپس پروردگار تمہارے پس جس نے کچھ لیا۔ پس اسے جان اپنی کے اور جو کوئی اندر ہوا پس اوپر جان اس کی کے اور نہیں میں اوپر تمہاری نگہبان اور اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور تو کہ کہیں وہ کہ پڑھ لیا تو نے اور تو کہ بیان کریں ہم اس کو سوا اور متقوم کہ کہ جانتی ہیں

حق نون باطل کنوے گمراہی تھیں مہراہ پاندے  
جوانہاں ہو یا خضر اسد اسفات اسدی تے پایا  
میں ن مندر رب خفیظ و لیس تسال عمل خراشیں  
نہ ہو وے دلیل انہاں تے قائم کرن جو فعل زیونی  
تے ہن صدق نبوت کرنا واجب ہے ہر حالوں  
ایہ لہاں کھ آون اوہناں تھیں جھوٹا و ہم کذاباں  
پھر دشمن کہوں کھانے تے جو ایہ گل ہوندی پیارے  
ایہ نری عداوت سی کفار جہالت ٹول خرابوں  
توحید پر لوق عبادت نون اوہ آکھن ہوئی پُرانی  
تے گمراہی نون روشنی لوہیں کہیا اوہناں جیسا وال  
وجود ملاک جو قصہ سو جنت دے منکر جانوں  
ہر حال میں تھیں کچن جو مومن ہوں تنہاں کتاباں  
اوہ بلکہ ہوں گمراہ بے ادب نہ آون وچہ صلاحیر  
تصرف آیات ہدایت کہناں کہناں عکس نہایت

آیات تسال و بلداں رتھیں و کھونال جہانے  
پھر عمل کریں جو نال لیلان نفع اوسنوں اوہ آیا  
تے نہیں میں ارونخہ ہو یا اوپر اعمال تسال میں  
تے ایوں اسیں بیان کراں آنتاں گونا گونی  
جاں مشرکاں ٹھانڈاں غیبی دستی بنی کمالوں  
تاہم کتبونے حضرت چوری پاسوں اہل کتاباں  
جو اہل کتاب ہوئیں دشمن شاہ رسل دے سارے  
ناظاہر صاف ہوندا جو حضرت مسکھے اہل کتابوں  
ہن ایں نے وچہ بوندہ ملی و پچھ ہوئے شیطانی  
پرانی روشنی آکھن اس جو چال چلن اولیا وال  
کل فرائض تھیں اوہ منکر کافر ہوئو ایمانوں  
پر انگیزی تعلیم اندر ایہ اکثر ہیں آفتاں  
ہو اکثر خجناں دے وچہ تعلیم ہدایت ناہیں  
قوم و انا اوہ لوک جہناں نون کبیتی رب ہدایت

۱۲  
۵  
۵

اشارات

جس پایا سنگ نہاں اوہ نفس نفس جیت ہن بھائی  
یا آیتاں ریاں ہن بصائر لکھیا دس اخی نون  
سنگ اس بصائر لکھیں اہل عرفاناں روشن کہندا  
اُس ذات اپنی دیکارن تنہاں سنگ ایت پائی

بصائر ہن تجلیات صفات اوس پاک الہی  
جوانہاں ہو یا مال تنہاں پوسے و بال دے نون  
قرآن اندر خود بنیدیاں جیت تجلی رب کریندا  
پھر جو چہ متعدد و فضل تھیں ایہی رب مکاشف



تے جب یوحنا یہ متعذر نہیں اودہ انہاں ہویا  
ہو قوم بطلون جو کہن سمجھ خطاب الہی

کنول آیت قرآن بصائر وچہ عریش و صویا  
نہ جنہاں قدرت فہم خطابہ جاہل بین و اہی

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا مَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ

پیر وی اگر پیغمبر کی کوئی یگنی ہے طرف تیری رب تیرے سے نہیں کوئی معبود مگر وہ اور نہ پھیرے شرک  
کر نیوالوں سے اور اگر چاہتا اسد نہ شرک تو او نہیں کیا ہے تجکو اور پڑھو گھبان اور نہیں ہو تو اور پڑھو دروغہ

تے وحی تیرے لول رب نہیں ہو کر اوس تابع داری  
جو چاہتا در بتا شرک کرے ناہ اسال تدہ بنایا  
جاں انکم واقعدون من دون اللہ فحجیم آیت رب الہی  
کل بالین ووزن ہونا سن ایہہ مشرک سخن پکاسے  
نہیں تے رب تیرے ہی ایس بھی کر ساں کل بدگوئی  
نہ اس بن کوئی معبود تے اہل شرک تھیں کر تیرا ہی  
مشرکال تے حافظ ناہ تو نہ انہاں دروغہ آیا  
یعنی تیسبت تہاں بن رب جو پوجو سارے  
خداواں ساڈیاں می بدگوئیوں روک بان جہاں سے  
یامومن مندا کہن تہاں نآیت نازل ہوئی

### اشارات

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ ایہہ خاص وحی رحمانی  
جو وجہاں ایہ اسرار اٹھاون طاقت مول نہ آہی  
جو یا ہجو رسول اللہ صغیر ال دخل نہ اسوچہ جانی  
قاوخی الی تعدیہ ماکوچی ہے جوین چہ قرآن گوہی

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ

سلبہ جیسے فرمایا ومن غمی فاعلم ہا یعنی جو انہ صا ہوا پس وہ وبال اسی پر ہے اور انی درج بصیرت حاصل کرنے کا بصائر کے سلسلہ  
یہ ہے کہ انسان کو ہر ایت حاصل ہو ۴۴ مواہب اللہ ابوطالب جب پورے ہوئے تو قریش کے کچھ ہو کر اوسکے پاس آئے  
اور کہا کہ آپ ہمارے دربار میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بڑی تحلیف دیتا ہی ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے آپ اوسکو منع کیا  
کہ چار بتوں کو برا نہ کہو۔ لہذا خدا کو پکار کر ابوطالب حضور کو بلایا اور قوم کی بات سنائی آپ نے فرمایا میں آپ کی بات مانتا ہوں تم میری بات  
مانو کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انہوں نے انکار کیا ابوطالب نے کہا کچھ اور بات کہو فرمایا ای چچا میں وہ نہیں ہوں کہ  
سوا اسکے کچھ اور کہوں اگرچہ سوچ کو بھی لا کر میرے آگے رکھ دو تو انہوں نے کہا یا آپ ہمارے معبودوں کو برا نہ کہو نہیں تو ہم تیرے خدا کو  
بڑا کہیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ اور وضعات کئی میں اول وحی غرض الخ ص سورہ فقط  
آپ کو بھی تھی نہ اگر کسی کو اور یہ مقام سر اسر ہے در بیان اسکے کمال ہے جسے فرمایا فاحی الی تعدیہ ما اوحی الیہ وحی مخفی  
ہے اور دوسری وحی خاص ہو کر اور دوسرے نبیوں کو بھی تھی جیسے کہ فرمایا اسد تبارک وتعالیٰ نے انا اوحینا الیک کما اوحینا  
الی نوح والبتیین الایہ میں مذکور ہے جیسے فرمایا لیخ ما انزل الیک من ذلک الایہ اور اولیاد اسد کو تیرے ہی کہ فرق  
کرد در بیان وحی رحمانی اور وحی شیطانی کے پس جو وحی یعنی الہام شریعت کے موافق ہو وہ رحمانی ہے اور خلاف  
اسکے شیطانی جیسے کہ فرسے قادیانی وغیرہ کے۔ حلو انی عفی عنہ



عَلِمَ كَذَلِكَ زَيْنًا لِّكُلِّ أُمَّةٍ عَمَّا هُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اور مت پر اکہوان لوگوں کو کہ پکار تے ہیں سو اس کے پس پر اکہنے لگیں گے اند کو زیادتی ہی بغیر سمجھ کے اسی طرح زینت دی ہونے واسطے ہر ایک فرقہ کے عمل اور ان کے کو پھر طرف پروردگار اور ان کے کی ہے پھر جاننا انکا پس خبر دے گا اور ان کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے عمل کرتے

نہ پر اکہوان ہاں مشرک جنہاں پوجن باجھ الہی کفار انہوں عمل اور نہاں جویں سو نہی نظری آئے کل حزب بمالکدیم ذی حون جویں رب نے فرمایا رب اپنی وہی طرف ہو کہ پھر مڑناں انہاں تارماں

تاہر انہاں کہیں خداؤں مشرک ظلم بے عقلیوں ہی تویں ہر فرقے نوں عمل اور سدا سال کر سو نہی دکھلاؤ جو ہر فرقے نے نزدیک ہی تشرناں خوشی اوہ آیا وت خبر دے رب جو کچھ انہاں عمل کماؤ خاماں

### اشارات

نہ پر اکہوان تیں اور نہاں جو پوجن مشرک باجھ خداؤی تے جویں مت غضب ہے جاو جنگ جلال مجاوی سعدی جمال سخن تا نیانی گو

بلکہ اور نہاں کہو ہدایت حق مل پند حسن سنگ زیادتی ایہ بھی لائق ترک کچھو سے روح البیان الاوے جو میدان نہ بینی نگہدار گو

نہیں اوہ جہالت راہوں کہیں پراقتسا نوں تے ہر امت نوں عمل تنہاں اسل سو نہی کر دکھلائے یا عاں نوں چہ دیہ دولت جاہ و جلال جیالاں پس جن خالص رہ پوجو چھو غرضاں نفساں تے یہ تے اکھیں کنوں جنہاں کیاں کیتاؤ خداؤی بلکہ جو روز ازل دا تنہاں ہے احسان الہی تے یہ وہ لوک جو باطل جھلے راہ صفاؤں زہاں نوں اعمال تنہاں رب نے کر دکھلائے جنہاں لوکاں نے خود عمالاں اوپر نظر لٹکا ئی

تے بوخروڈی تاشان ایہاں فضل ملے رحمانوں اوہ سنگ ناں لٹاں اپنیان بنوں طلب کنندو ہے پھسایا رب اتے وجہ عقوبتی ایہن عمل کمالاں لذت وصال اور سنوں حاصل ہو دی ربانی اوہ اور نہاں چیز انہی کچھ قدر نہ سمجھن ہوں سیانے اوہ تسدی عدم شکایتیں ہم غرق شرم وچہ جانی اوہ ایہیاں بریاں عمالات میں سمجھن نیک ہداؤں تا کہین زیادہ رغبت اسوج کنوں عرائس لیاے اوہ ور جے کنوں محققاں کو واسطی جیوں فرمائی

۱۷ جیسے کہ فرمایا حق تبارک و تعالیٰ نے وعظہم بالموعظۃ الحسنۃ یعنی بیعت کرادینکو ساتھ بہتر بیعت کرنے کے ۱۷ پس وہ اس ہتھوڑ سے یاد کرتے ہیں اپنے پروردگار کو اور ہمارے شان کے لائق نہیں ہے کہ وہ درکریں ہم مولے کی طلب والے کو انفسہم روح المعانی ۱۷ بلکہ وہ فقط مولے کے احسان پر ہی نظر رکھتے ہے ۱۷ مواہب



نور مشاہد سے راہوں رب جہاں کو محفوظ بچایا  
 اودہ سنگ شلے و بچھن جو کوئی میں توفیق الہی  
 جو نیک توفیق دیو رب سد اشکر نہ ادا کچھو سے  
 صوفی بہت اس تند راہوں گئے نال قہر سے  
 کہ گمراہی نول سمجھ ولایت دے ایس خیالوں  
 کہ گمراہ شیطان ہوا لٹو سجدے میں کراندے  
 اودہ ہر شے وچہ خدا نول جان نول وچہ دیاں سدا  
 جے کہن وچہ حقیقی نامیں کسے باچہ خدا مخلوقوں  
 وحدت الوجود نہ پ ایہی اولیا و انداپیارے  
 مصنف شاہ طیار تے شاہ بازار گئے و دھ دھوں  
 جوین حشتی اتے نوشاہی ہو رمداری اتے جلالی  
 سازاں نال سرود سنن پاک سیر طواف کراندے  
 جواہل شمع سوہلی الہی دو جے ولی شیطانی  
 پاک اسرار ہون اتو حالت ہو کو خوب صفائی  
 جاں حمت تھیں دل موٹو اتے ہو کونوں بینائی  
 تاہیں حضرت ختم رسالت نت فرماندے ساہی  
 رب جہاں دلاں تے متوجہ اودہ توبہ کر دے آپے  
 اتے جہاں دلوں اعراض کیتا اودہ پچھاتے وچہ گمراہی  
 پر نقش بندی پابند شریعت فیض تے جعب پاندی  
 جس ترچشم نہ خوف الہوں دل غفلت سنگ لیا  
 اتے نشان سعادت ایہن حب رکھن صلحا وال  
 اتے نرمی دلی سوہن حب الہوں حاصل نا ہی

باہجہ تنہا کئی اس آفاتوں بچیا مول نہ پایا  
 نیکی نامہ کر سکے بلکہ احسان اوسد اسب بھائی  
 جان نداد اشکر تا سمجھو میں پر فضل الہی تھیو سے  
 نہ پلو کچہ وڈیا یاں سکیاں وچہ مرید ال کر دے  
 سوچوڑ چھپٹ اسلامول خالی رو سن پٹے ویا لول  
 سیر تائیں رب تنہا بنایا سب ایمان گواندے  
 رب حلولوں پاک ہمیشہ پر ایہہ سر تہ گندا  
 ہو رب قدیم تے خلقت حادث تا یہ اہل سلوکوں  
 ہو ایہہ مراد صیح ماہیں اسد کو کفر عقیدہ سارے  
 پر ہو صدقی بھی اک جہاں حق دونوں ہو ضدوں  
 وچہ تفریط افراط گئے و دھہ بن نہ اہل کمالی  
 کہ مرشد نول رب جانن ایہہ سب راہ کفر و جانندی  
 غیر شرع کوئی ولی نہیں توڑو اوچرھے آسانی  
 شک نفاق اتے بیدینی جس وچہ رہے نکائی  
 نشانیاں قدرت نور عظمت پھر دسن اوس نکائی  
 ای پھیرن ہار دلاں دل میرا ثابت رکھ کماہی  
 خضوع خشوع سنگٹ و فدا دی ابو حمزہ فرماے  
 ایہ وچہ عراش فکر تمامی لکھیا ولی الہی  
 بتدی نقش بندی سنگ وچہ منتہیاں مل جانندی  
 حب دنیا امید لیری رکھہ بد بختیوں گلہا  
 پڑھن قرآن اتو راتیں جاگن بیٹھن سنگ علما وال  
 تے باہجوں نوکرہ حب الہی غفلت قلب سیاہی

لہ سازوں کے ساتھ سرود سننا بالاتفاق حرام ہے اور بعض صوفیائے جو سرود کو سازوں کے جائز قرار دیا ہے اُسکے لئے  
 شرائط بھی مقرر ہیں جیسے راستہ شلع عام کا ہونا اور قرال طبلہ ساز بھی بجانے والے نہ عورتیں ہوں نہ خولصورت لڑکے اور وقت  
 نماز کا ہو نہ لوگ شہوت پرست ہوں علیٰ ہذا القیاس اور کئی ایک شرائط اور بھی ہیں جو بائی نہیں جاتی مگر یہ بھی خلاف غرعت ہوا سنے  
 کہ جو نہ مرقوط کو لایا نہیں ہو پھر بھی اُسکے جواز میں حضور بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجادت ثابت ہے بیوفی جو ۱۲ فقرہ صلائی عفی اندر عنہ



تے ایہ شخص عنایت فضل آہوں حاصل آوے	جو جہلوں کدھ ہدایت بخش کم نہیں کھادی
حافظ   چوں حسن عاقبت نہ بندی و ناپدی است	آں بہ کہ کار خود بعنایت رہا کنند
شیطوں گھٹ وسواس کہو جو عمر تیری بوخند آوے	کہو چاہیں مگر تو بہ کرے گناہ تا وہی
تے دیو و چھوڑ عبادت رب دی ہو دہلاک گناہوں	ایہ طول امید ہوا رفت بھاری سنگینا ہ آہوں
اور سر اس غافل طول اہل دانی کہ بصیرت	آشیاں کو دست مارے در کبوتر خائیں
نہ مرشد وس ہدایت ایہ جو جس چاہے راہ لاوے	ایہ طے منازل وصل ہدایت رب ولول بس آوے
جاں کہیا تویش ایس پاس تساڑے اچھوڑاؤے	مغرے موسیٰ عیسیٰ والے کردے ذکر افادے
سانوں بھی کوئی معجزہ وسوتا ایمان لیا نیے	فرمایا کیا چاند سے کہندی جبل صفا ز چاہے
یامدی جیون بعض اساؤی جہناں کنوں تسادے	حال حقیقت کھل جاو تو مومن بنے سادے
بھی سن فرشتے پچھے تیری انہاں کنوں گو اہی	بنی کہیا جد و بکھو ایہ سب منیو اہل صلاحی
انہاں آکھیا آہو حضرت اہل ایمان آکھیا نالے	تائب و عاقلن رب پاسوں کھلنی اُس حالے
تا آج ٹیل کہیا جے چاہو صفا سونا بن جاسی	جے ایہ پھیر نہ مومن ہو اُنہاں عذاب جاسی
جے چاہیں تا چھوڑ دیاں جو بعضے تائب ہوسن	جو اہل سعاد ازلی پھر ادوہ و چہ اسلام آجاسن
تا عرض کیتی انہاں چھوڑ تائب ہوں جو ہونوالے	تا اگلی آیت وحی لیا یا ویکھ معالہ حالے

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَمْدًا أَلَمَّا فُهِمَ لَيْتُنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهِمَا

قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُشِيرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ

اور قسم کھاتی تھی اُنہوں نے ساتھ احد کے سخت تمھوں پر کی التنبہ اگر ویگی اُنکے پاس کوئی نشانی الیہ ایمان لاوینگے ساتھ واسکے کہہ ہوا اسکے نہیں کہ نشانیاں نزدیک انکے میں اور کیا چیز علوم کرواتا ہے تمکو تحقیق وہ

نہ کہ نہیں تھا رسول پر مگر ہونچا دینا اور دلالت کرتا ہوا قوم کو اور پاس جہیز کے جو پیدا کی گئی ہے واسطے اسکے پس بولا تا ہوا عوام کو توجید کی طرف اور خاصوں کو ہدایت کی طرف اور خواص الخواص کو وصال کی طرف اور اسی طرح دلی وارث کا حال ہو مگر ان مقامات کو ہونچنا محض ہدایت اور شیت احد تبارک و تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے نہ مرشد کے اختیار ہو کہ جو چاہے ہو چادی اور سبب ہو چنے کا توجید ہے جیسے کافر مومن نہیں مینا مگر ساتھ کلمہ توجید کے اسی طرح مومن تخلص نہیں بنتا مگر کلمے توجید کے تکرار کرنے سے جو شرک جلی ہوا بخفی نہیں ہوتا مگر کلمے توجید کے ساتھ میں جیسے مومن ناقص شرک جلی میں نہیں پڑتا اسی طرح مومن کامل شرک خفی میں نہیں پڑتا اسی واسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا اھل الاھل یعنی کوئی نہیں ہوا اور مسعود پاک کے واعترض عن البشر کہیں اور فرمایا مٹے بھگتہ کول سے ہوا روح البیان جلد اول ص ۱۱۱ یعنی اسے مومن ہوتا تھا کہ کس نے کہا ہے کہ کافر یہ معجزہ درجہ نیچے تو ضرور ایمان ہے آئینکے بلکہ نہیں لائینگے یا اسے مشرک ہاں میں کون بتائے گا کہ یہ معجزہ بلکہ خدا کی طرف سے ہے بلکہ تم تو ایمان نہیں لائو گے ۱۳



جب آوے گی نہیں ایمان لاوینگے

تے قساں الہد کا فر کو شش والیاں کھاؤں  
تو لکھ نشان نبوت معجزی پاس اللہ نے آئے  
تے کبیری تو قساں خبر تباہی الہی ایمان  
لیکھ علم الہی وچہ ایہ بات مقرر ہوئی  
تاہو و عذاب اسدا نازل اوپر اہل انکاراں

جو معجزہ آوے انہاں نال دس ٹھیک ایمان لیاؤں  
اوہ قادر ہی جو اونہاں بچوں چاہے چاؤ کھلاؤ  
جو جد انہاں معجزہ آوے تاہو مومن نہیں نشان  
جے ایسا معجزہ دیکھو ایہ کافر پھر نہ مومن سوئی  
وچہ تفسیر الہی حال مفصل مہند ہے اظہاراں

وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ

مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

۱۳

اور پھر دینگے ہم دلوں اُنکے کو اور نظروں اونکی کو جیسا کہ ایمان نہ لائے تھے ساتھ اُنکے پہلی بار اور  
چھوڑ دینگے ہم اُن کو نیچ سرکشی اونکی کے بہکتے

نہ دیکھن حق نہ ایمان لیاؤں اور ک رون بلاؤں  
جویں دُکھاؤں نہاں شق قمر جو ظاہر کہیا الہی  
ہوں حیران نہ طرف ہدایت ہونے راہ نمائی  
تے جس چاہے گمراہ کرے وچہ خازن دیکھ روایت  
جس چاہے قائم رکھے تے جس چاہے راہ بھلاؤ  
دین اپنی تے ثابت رکھ اے پھیرن ہر دلا ندی  
وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَالْأَبْصَارَ جُودِ خَيْرَ قَرَّانِ لَيْتِي  
تاہو و عذاب الہی سدی وچہ رب دے فضل عطاؤں  
پھر کری درست اعمال تے نیت وچہ علوم اظہاراں

اسیں دل انہاں تصدیقوں بھی نظراں حق داؤں  
نہ جویں ایمان لیاؤں نہاں معجزیاں سنگ و اہی  
تے چھوڑ گئے اسیں اونہاں وچہ طغیان جو گمراہی  
اس آیت وچہ دلیل خدا جس چاہے کری ہدایت  
جو دل تے اکھیاں قبضے رہے پھرے قبول چاہی  
یا سقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینکے تائیں ہی دعا فرماؤ  
پھیرن دلاؤں بنیایاں رب خود دل نسبت کیتی  
جان بکس دلوں خود دل پھیرے خود عظمت دی اوں  
ناروشنی دلچ ہو ویکھے قدرت دے انواراں

وَلَوْ أَنَّا زُلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَكُةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ

لَهُمْ اُن سے نیا جگہ شروع و مالیشہ سو کہہ یعنی تمہیں کس چیز نے معلوم کروایا ہے کہ ایسا ایمان ہی معجزہ دیکھ کر مومن  
ہو جائیں گے ملک نہیں ۱۲ خلاصہ و مواہب الدیمان ملکہ کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی دفعہ دینا کا گھر مراد ہے  
یعنی اگر کفار پھرے جائیں آخرت سے دنیا کی طرف تو بھی ہم اُنکے دلوں کو پھیر دینگے اور اُنکی آنکھیں بھی ایمان لانے سے  
پس مومن ہونگے دینا میں مرنے سے پہلے ۱۲ خازن تشریف



كُلَّ شَيْءٍ قَبْلَ مَا كَانُوا يَوْمِنَا اَلَا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ وَلَكِنْ اَكْثَرُهُمْ يَجْهَلُونَ

اور اگر ہم انارے طرف انہی فرشتے اور بولتے اُنسے مڑے اور اکٹھا کرتے ہم اوپر اُن کے ہر چیز کو مقابل نہ ہوتا کہ ایمان لایں مگر یہ کہ چاہے اللہ اور لیکن اکثر اُن کے جاہل ہیں ....

تے جے اسیں نکلنا نول گھلے مڑی کلاں کردی  
آجھی اوہ تاہومن ہوندی مگر جے اللہ چاہے  
اَلَا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ جے رب چاہندا اوچرا نہ دے

### اشارات

جہل سیول آتیاں ریدیاں نال ایمان لیاون  
جس رب ایمان نہ چاہیا ہوئی اندر روزا نزل سے  
تے مشیت بدی پھیرے عادت ریدی تائیں  
تاہیں باقی رہو چہ قہر جلال جو اہل ضلالت

خرو حشی نہ باید کہ مردم شود  
سعدی تو اں پاک کردن چو زنگ آئینہ  
یعنی اندر او تربیت گم شود  
ولاکن نیاید ز سنگ آئینہ  
حافظ اگر جاں بدہر سنگ سیاہ لعل نگرود  
مثنوی اگر تو سنگ و صخرہ و مرمر شوی

ایہ تربیت فیض وی استعداد اول پیاجو دور و رواؤا  
جس استعداد ہو نیک اوہ یائل بویا ہدایت پائی  
جاں جانیہ اللہ ل سرور تے غم اندوہ کچھ آئیا  
مخبرے ہو کر امتناں ایہن تربیت فیض افاد  
جس استعداد او اوس پھیرے پائے ضلالت پائی  
تا اگلی آیت جہت تسلی سرور وحی لیا یا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيْطٰنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ  
اِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرَهُمْ

ملہ ابن عامر اور مدینہ کے قاریوں نے قبلہ کجہرات اور فتح ب کے پڑھا ہے جس کے معنی دکھنا ہے اور دوسرے قاری بعض  
تفاوت اور فتح ب سے پڑھتے ہیں جو قبیل کی جمع ہے جس کے معنی قبیل اور خاص کے ہیں یا معنی قبیل ہے اور بعض نے قبلہ کا معنی  
دور ہونا لکھا ہے جیسے کہ عرب کہتے ہیں انتہا قبلہ آیا ہے خازن و مواہب یعنی یا وہ خاص اور گواہ ہوں کہ آپ سچے پیغمبر ہیں  
یا سنا ہے آجائیں ۱۲ تفسیر حاشیہ تحقیق یہ آیت اگرچہ نبی شعلت والی ہے پس نہ تفسیر ہو تو طوط ایمان لانے کفار کی اس واسطے کہ کہیں  
چاہا حق تبارک تعالیٰ نے نکاح ازل سے ایمان لانا پس تحقیق شان یہ ہے کہ کوئی شان قیامت سے نبی ہے جیسے فرمانا ہے اللہ  
تبارک تعالیٰ و لود و لعا و اقامتہ عنہ ۱۲



وَمَا يَفْتَرُونَ وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ

اور اسی طرح کئے جانے والے ہر ایک نبی کے دشمن شیطان آدمیوں کے اور جنہوں کے جی میں ڈالتے ہیں بعضے انہیں  
طرف بعض کی بلع کی ہوئی بات فریب دینے کو اور اگر چاہتا ہے پروردگار کہ انہیں گمراہ کر دے اور انہیں چھوڑ دے انکو اور  
جو کچھ باندھ لیتے ہیں اور تو کہیں طرف اسکو دل اونکے نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور تو کہ پسند  
کریں اسکو تو کہہ لیوں جو کچھ کہہ کر کے والے ہیں

جن انسان شیطان جو کہ جو جہنم سے پائے  
جو چاہتا ہے رب ایمان انہاں شیطانیں دینے چاہئے  
تا کہ جن انہاں قلب تنہاں جو قیامت نہنیں  
شیطان ایہی ہر کسش بھائی جن انسانوں قصیدی  
پر انھیں مرا کر گمراہ تے وسوسہ دیوں آوے  
غور فرمیتے دھوکھا دیوں ویکھ خلاصہ عالی  
ایہ نسبت فعل کفار ولی جو کسب رب بنا  
ملا عذاب ثواب تداریس ایسے اوپر افادے  
ہا کہ جن خدا کو سب کہ کہیں سہج بھائی  
اوہ فاعل بھی تے حاکم بھی کہے روکو ہر گمراہی  
کہ فرقہ سنگ جہاں ایہ ناہیں انس شیطان جو انہاں  
اوہ کہ جو جہنم بناون مکر بہانے جیلے  
تا جاوے سرکش انس تے تا اسنوں کوں بھلاوے  
جن شیطان تے انس شیطانوں ناہوں گمراہوں  
جو دور ہو شیطان اعدوؤں انس گھٹے گمراہی  
ایہ حال موافق ایس زمانے ظاہر نظری آئیا  
قرآن حدیث اجماع قیاس جلی تے عمل کماون

تے ایوں ہر پیر کارن دشمن اسان بنائے  
فریب دیوں لوں لوں ہر اوہ جھوٹھی بات بنائے  
محبوب توں چھوڑا نہاں توں کوں جو ہن الاندے  
نہ کرن پسند توں کیتی چلن عمل جو برے کریدے  
تے وحی کہیں ہر اس گل لوں جو کہے تیانی جاوے  
تے رخصت جھوٹھی بات بناوٹ ہو رہا بننے والی  
ہر جز کل اتی بھلے برے سب اسد فعل اوپائے  
جو رب ولوں تقدیر تے بنایاں لوں کسب ارادے  
پس جبری قدری توں فرقیال اسو روہو یا  
جے حقیقی فاعل کیوں کرو جہاد لڑائی  
کہ کہیں شیطان مغرور ہے ہر فرقہ سنگ انساناں  
ابلیس تک ٹول گھلے مل جہاں کہ بندیاں تول گھلے  
جن شیطان جاں تھکے مؤمن قابو اس نہ آوے  
تے ابو فر کہے بتی فرمایا سنگ پناہ آہوں  
کہو مالک بن دینار شیطانوں سخت انسان ایہائی  
ولی روضہ ولیقت فرامام مقترفون جو رب فرمایا  
کہ عالم جہولان لوکاں ادب تعظیم سکھاون

یہ یعنی انسان شیطان اعدوؤں پڑھنے سے دور نہیں ہوتا بخلاف جن شیطان کے جو انسان آنکھوں دیکھتے ہی  
گمراہ میں پہنچ لیجا تا ہے ۱۲



تے آکھن بنیاں لیاں تباں نال منول ملاؤ  
 جو ہور اچھے ادب سکھاون اہل ایماناں تائیں  
 اوہ اُسوں سو منہ سخن سنانے مکر فرمایاں اہوں  
 ایویں اہل حدیث محمدی سہر موجد بندے  
 وانگ زمانہ خوش الحانوں جہاں لوک بھولاون  
 ایہ شکل انسان شیطان بری ہر کرش جن شیطانوں  
 فوج ہو یا جو نام آہوں ٹھیک اوہ حل ایہائی  
 حضرت کہیا اخیر زمانے قوم ہوسے پاک پیدا  
 قرآن حدیث سناون جھوٹھو معنے کرن فہیوں  
 وڈی مکر فریب دکھائے فرقہ نجدیاں سندا  
 اس آیت وچ اشارت سچ تخلیق مال ہور بلائیں  
 وچ سخت بلا ہے ایہاں شہادت اعداواں می آہی  
 تائیں سبب سخت بلائیں بنیاں مے سرکایاں  
 تے اونہاں بلائیں کھانچ تنہاں درجے گے چڑھائے

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

حافظ چہ جورے کہ شہید مد بلبلان از دے  
 اس آیت وچہ شیطان انس دا ذکر جو مہرے آئیا  
 تے کہ نفس حکم برآیاں جیوں خالق فرماے  
 اتھ تائیں جن شیطانوں سدا پہلے ذکر ہو یا تے  
 جو کہ شیطان مکر انسانوں ہووے ضعیف پیاری

حافظ دعا کثیم و ملالت کثیم و خوش با کثیم  
 کہیا کفار جو ان نساں وچہ نہفت تھیو کا ٹی

ملہ جیسے صاحب تفسیر محمدی اخلاص فرمایا کہ لیا وراپے فرقہ فخر تقلید کی ترقی کی خاطر کئی جگہ کئی بیشی کی ہے جیسا کہ رسالہ رد نجدی  
 میں لکھوی کا مفصل حال بیان کیا گیا ہے اور تفسیر نبوی میں بھی جا بجا اسکی چالاکیاں پکڑی گئی ہیں۔ کئی جگہ پرانے حرام کو  
 حلال اور حلال کو حرام بنادیا ہے جیسے سورہ مائدہ منزل دوم کے مصلحین غیر کے نام پر فوج کیا ہوا احلال بنادیا ہے اور خدا تعالیٰ نے  
 فرمایا ہے کہ جس چیز پر خدا کا نام نہ پڑے یا وہ حرام ہی جیسے وہ آہر قریب آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ اسلحہ جو اہل اصلاح یعنی وہ سیر کرنے والے ہیں  
 اس وقت کی حاجت ۱۲ مصلحہ شہادت و شہادۃ کا راضی ہونا کسی مکروہ بات کے دیکھنے سے انہیں سے ۱۲ مصلحہ اور حضرت صلعم جبکہ سب نبیوں سے  
 افضل اور اکرم ہیں تب ہی تو آپ پر سخت و سخت تخلیقات وارد ہوئیں مگر جو اکمل ہوا اسکو بلا میں لیت حال موتی پر ۱۲ احادیثی عفی اللہ عنہ



أَفْخِرَ اللَّهُ أَتَبَغَىٰ حُكْمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا  
وَالَّذِينَ آتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنْزَلٌ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ  
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا  
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

کیا پر غر خدا کو چاہو نہیں حکم کرنا والا وہ ہے جس نے اتاری جو طرف تمہاری کتاب مفصل اور جو لوگ دی ہو ان کو کتاب  
جاتی ہیں یہ کہ وہ اتاری ہوئی ہے رب تیرے کی طرف سے اس کے حق کے پست ہو نہ کہ ان کو الٹا اور پوری ہوئی  
بات پروردگار تیرے کی راستی میں اور انصاف میں نہیں کوئی بدلنے والا کتاب کو اور وہی ہے جس نے والا جانی والا

تو اہم ہے جس نے ان کتابوں کو بھیجا حکم بھیجے  
حق مینال تے ناہ ہوںوں نہ گناہاں کنوں کہ ان میں  
کوئی اور کسی بات نہ بدل سکے اور وہ شنو ابنا صافوں  
کلمہ کنوں مراد قرآن یا ہے توحید الاون  
وچہ اپنی ہر کتاب میں رب میں کنی فی بیخ پناواں  
باطل وچوں حق دیتا میں ہے جس خوب تار یا  
نا دنیا وچ کیوں قاضی حاکم جائز شیع بنائی  
جو حق باطل سبلا ہر دے ہر کم وچہ اظہاری  
حکم خدا و اجمالن وچہ مقدمے خود دل لا کے  
جو کنوں قرآن بھیجے مسئلہ پچر حدیث ضیاؤں  
جو ثابت نہیں اجماع تا مجتہدین قیاس سبھالیں  
ہن تو ماں بعض قانون کہ حق خود شیع طریق مھولایا  
جو بھیجے قرآن خدا انھیں آٹیا جو کل فرق تارے

تعلیلاً باجہ فدائیں حاکم چاہواں کر ہی مفصل بھیجے  
اساں جنہاں کتاب دتی اوہ جانن بھیجے گھلیا ساہر  
ہو مالک تیریدی گل پوری سچوں تے انصافوں  
ہو حکم بیخ وچہ وچوں فیصلے جیت شھر اون  
یا احکام شیع دل شامل اولے ابھو پاواں  
ہو حاکم اوہ طرف تساں جس ہے قرآن اوتار یا  
جسے قاضی حاکم بن اندکے تساں روانہ بھائی  
جواب اسد اجورب مفصل ایہ کتاب اوتاری  
تے مدعا علیہ جو کنوں فقیہ عالم حاکم دی جا کے  
ایہ بہت حدیث ایوں کل مومن فیصلہ کرنا لگوں  
جو وچہ حدیث دی نہ لکھو تا اجماع اہم و اجمالیں  
تنبین شرعی قانون نہ فیصلہ کرنا جساڑ آیا  
لکے ہوں و نصاری عالم مہن شہادت پیارے

۱۱

ملہ یعنی کیا بھلا ہو درمیان ایسے اور تمہارے سوا خدا تعالیٰ کے کسی اور کو قاضی یا حاکم بنادوں جو وہ میرے اور تمہارے میں حکم کرے ۱۱  
اور تبارک و تعالیٰ کے قاضی کے بنانے سے بھی فیصلہ ہو جائیگا ۱۲  
اور انا انزلنا علیک الکتاب بنیاناً لکل شیء یعنی نازل کیا ہے تجھے قرآن جو ہر چیز کا بیان کرنا والا ہے اور حضورؐ کی حدیثیں  
اور اہم کا اجماع اور مجتہدین کا قیاس سب شامل ہے قیاساً یا نیکل شیئی کے ف میں اس میں چلاوئی کا وہ جو جو قرآن مجید کے منکر  
ہے تمام حیثوں اور نفع وغیرہ سے اور اسی کی تائید ہے تفسیر حسینی میں ۱۲ ۱۳ عبت کی اقوام میں اور ان کو مرثہ نہیں باقی ۱۱



تے یا علماء و اصحابہ ائمہ مراد ایہ سائی  
نہ اس تصدیق پہ نصاریٰ وچہ کر شک کہ اہیں  
یا ظاہر خطاب نبی نول مگر او اُمت فرماندے  
کوئی اُسدی بات نہ بدل سکے و بعد اخباراں  
یا کلمہ غیبیہ تے وعدہ نصرت وال منقولے  
وہابی فرقہ ایت زمانے قابل خلف الہی  
رہے نول قاعدہ چھو بولن تے اوہ بیدین الاون  
خواہ بیت حکیموں مسلم وچہ روایت پاندے  
جو شخص کوئی کتے اُتری یعنی ڈیرہ اپنا لاوے  
اس کوئی تھو ضرر نہ ویسی جد لگت نجرانہ اُسجاو  
ایہ ہر بیاری الی نول لکھ دیندے پیر قصوری  
انواع و احوال ایہ آزمودہ و تم افون بھر اوں

رب تمہیں جانن حقیقیناں قرآن تے متن بھائی  
یا جو اسان قصور و سنیٹنوں اوہ سب حق بنائیں  
تے رب تیریدی کلمے اولوں صدقوں سپہ سوائے  
ہو اصرہی سبب اصنافوں خاندن وچہ کلاماں  
ایہ کلمے ربیدی کدی نہ بدلن ہو و خلاف نمولے  
اہیں جو چاہے اُسکرے و عید خلاف افون بھائی  
رواد نہ افون اول منزل پارے پنجویں پاون  
خولہ کہو میں سُنیا حضرت آہو ایہ فرماندے  
اعوذ بکلمات اللہ تمہیں تا خلق تیک الا و  
وچہ خاندان قصوری بھی ایہ پائیم عمل ضیاو  
یکت اس تعویذوں ہندی مرضاں صحت پوسی  
گلیں پہناون گھول پلاون حرف صحیح لکھو اں

### اشارات

قرآن خدا و حکم ائمہ حجت غالب روح انساناں  
تے جو ہو کو من ہر حکماں او سدیاں تائیں  
تا او سو یو اوہ کلمہ حق اتے صدق سچا ہو جائے  
پر شرعی احکام نہ او تمہیں جاوون دور پٹائے  
جو بے لگ لگان کرن جو کامل اکمل پاسوں

اتھیں ہوس طرف نہ پھر واپر جو منکر کاناں  
ہیں اسکل سن جذبات الہی روح البیانوں پائیں  
تو صدق اوسوں اصل قرب تہجرت راہ و کجھائے  
اوہ جد لگ ہو وچہ دنیا مند لگ شیخ مطابقی جائے  
شرعی تکلفاں اٹھ جاوون ایہ کل مندی رسول

سے مثل حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اشول و سنی صفی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۱۲ اذان ۱۲ لکھو بھی اسکا کلمے محافل ہر اور یہ  
عقیدہ ہو مولوی اسماعیل دہلوی مولف تقویۃ الایمان کا اور یہ بیدینی اُسے رسالہ کبروہ میں لکھی ہے جو فقیر کے پاس موجود ہے اور بعد اسکو مولوی  
خلیل احمد نے لکھا ہے بیچ رسالے پر امین قاطع کے اور وہ رشید احمد گنگوہی کا شاگرد ہے جو حیر گنگوہی کے دستخط بھی موجود ہیں بخود بلندن فالک ۱۲  
نقیر علوانی عفی عنہ ۱۲ لکھ لہم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامۃ کا ہا میں شرمہ ماخلق اور بعد اسکو یہ بھی لکھ لکھو لا حول ولا قوۃ الا باللہ  
العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اصحابہ اجمعین یا شافی الامراض یا دافع الاعراض اگر میں نہایت سخت ہو تو  
یہ بھی لکھ یا حی یا قیوم ہر جہاں استغیث یا حی یا قیوم ۱۲ لکھ پیر اسکا رگہ مثل اس شخص کی ہو جائے جو حقیقت اُس بات کی  
یا مثل اسکی جو نہیں جانتا ۱۲ لکھ جذب کر اہو اسکو ساتھ اُس عل کے جو ہے یا اُس جند و ک طرف دجول علم اور عرفان اور کمال کی طرح  
البیان یعنی کیا تو نے انبیاء علیہم السلام کی طرف نہیں دیکھا جو کبھی بھی اُسے جند وہوں کی طرح حیران اور سفلت و غیرہ ظاہر نہیں ہوئی اس واسطے  
کہ وہ کامل تھے پس جو ایسے خیال کرے وہ ناقص ہے جسے بعض پیر میدویک مانتے کو دتے ہیں اور چھین مارنے اور مار مارنے اور کڑے اور شیعہ  
رکے سب ناقص ہیں اگر اس بات میں کمالیت ہوئی تو پھر یہ مرتبہ پہنچے انبیاء کو حاصل ہوتا۔ اللہ شہید یہ سلسلہ نقشبندیہ عالیہ الے ثابت قدم  
رہتی ہیں شریعت پر اور عجیب و غریب کیفیت رکھتے ہیں ۱۲ علوانی عفی عنہ



عبادت اُس عالم دی خام تر جید خدا فرماون  
جو جوئے کمال تھے جو کر رہایت شیخ پیاری  
مخدوب تدو نقصانوں خالی ہرگز ہون ناہیں  
جس کا عقل سوچیاں کوکاں نعرے مول نہ سے  
سُن شیخ اکبر نے اکدن کہیا میراں اپنیاں تائیں  
کہیا میراں کہ نہ دھٹھا الٹ شیخ تساں پاسوں  
پس شیخ کہیا میں ترے سالانہ اس منزل نے آیا  
تو انساناں تھیں اثر الم حضرت ختم رسالت  
تے حق باطل دیومن کارن رب کیتا تس قائم

مگر رعایت شیخ ضروری ہر منزل و چہ پاؤں  
نہیں تھے ہوا وہ ناقص اوسوں کامل کہیں ساری  
جو بنیاں کنوں نہ کدی جنوں سفاہت ہوئی تاثیر  
ہو گھٹوں گھٹوں کھیاں واکنگ جو جاتہ عراق اُس پیاری  
کیا تھیں کدی خلاف شیخ کج دھڑو جے یا ناہیں  
آشیخ کہیا سچے خداؤں جو تس فضل تپاسوں  
تو ہے انسان شہن سب خلقوں جنوں خالق فرمایا  
تاہیں رب بنایا مظهر اوس صفات کرامت  
چہ روح البیان علامہ صوفی نقل کریں اس قائم

الا اے احمد مرسل  
کنم وصف ترا مجمل  
شرعیت از تو روشن شد  
حقیقت خود معین شد

شود ہر مشکل از تو حل  
توئی سلطان ہر مولا  
طریقت ہم تو روشن شد  
زہے سلطان بے ہمتا

ایہ آیت ہے متعلق سنگ مراب نفس امارے  
پس کرن اصلاح نفس دی ایہی سنگ فرماہنداری  
ظاہر باطن حصہ جس نے ہے قرآنوں پایا  
اتے حاکم ہوئے جو عالم جاہل حاکم تھیو دی ناہیں  
زیر آسمان کرن تس لخت کید خسرانی پائی  
جل جہگہ اکتا کفاراں سنگ بنی تو اہل ایماناں  
کافراں اکھیا اپنا ماریا ہو تیسیں حل بنانے  
ناکھیا ایچے فریش ہو انہاں سننے لایق ناہیں

جو اختیار حکم غیر اللہ امین خواہشاں نفس شہری  
بھی تسلیم تے ایہ سب علم قرآنوں حاصل پیاری  
اود وارث ہو یا رسول اللہ و اجول حضرت فرمایا  
جویں علی کہیا جو باہجہ علم ہے فتویٰ سخت بلائیں  
جہل سمیوں دو جگہ گھاٹا روح البیان گوہی  
و چہ حکم موار کھاؤں سے خائن کرے بیاناں  
تے برہی ماری انوں کیوں تہیں صاف حرام تھیں  
جویں اعلیٰ آیت اندر خبراں کیتیاں انساں میں

وَأَنْ تَطْعَمَ أَكْثَرُ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ

لے اور نفس امارہ کی صلاحیت کرنے میں ۱۲ لکھ جیسے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے آیت مذکور میں جس کا ترجمہ چکا  
ہے ۱۲ لکھ ادھر قدر حال اپنے کے ۱۲ لکھ جو اکثر لوگ لے والے کافر اور مشرک تھے مازین میں بے شمار کافر  
ہیں اور تھوڑے مومن ۱۲ مواہب



يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ  
يُضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ لَكُمْ لِلَّهِ  
عَلَيْكُمْ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ لَكُمْ لِلَّهِ  
عَلَيْكُمْ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرَرْتُمْ إِلَيْهِ  
وَإِنْ كَثِيرَ الْيُضِلُّونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ  
بِالْمُعْتَدِينَ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْأَثَمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ  
الْأَثَمَ سَجُونَ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ

اور اگر کہا جائے گا تو اکثر ان لوگوں کا کہ بیچ زمین کے میں گراؤ دیں گے تجھ کو راہ اس کے سے نہیں پیروی کرتے مگر  
گمان کی اور نہیں وہ مگر اسلئے کرتے تحقیق پروردگار تیرا خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ گمراہ ہو رہا ہے راہ اُسکی ہی  
اور وہ خوب جانتا ہے راہ پانیوالو کو۔ پس کھاؤ پیچ سے کہ یاد کیا ہے نام اس کا اور اس کے اگر ہو تم ساتھ  
لشانیوں کی کے ایمان لاتی اور کیا ہی واسطے تمہاری یہ کہ نہ کھاؤ پیچ سے کہ یاد کیا ہے نام اس کا اور اسکی  
اور تحقیق مفصل بیان کر دیا ہے واسطے تمہاری جو کچھ حرام کیا ہے اور پر تمہارے مگر جو باچار ہو تم طرف اُسکی اور  
تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے ہیں ساتھ خواہشوں اپنی کے بغیر علم کے تحقیق پروردگار تیرا وہ خوب جانتا ہے  
مردی کل جائیوالو کو اور چھوڑو ظاہر گناہ کا اور باطن اس کا تحقیق وہ لوگ کہ مانتے ہیں گناہ البتہ جزا دیتی جاویں گے  
ساتھ اس چیز کے کہ تھے کرتے۔

نول کہیں انہیں جہنمیاں کال وچ زمین جو رہندو | بھولاو گئے تھ رہبر راہوں مگر ظنناں اوہ ویندو

اور چھوڑو ظاہر گناہ کہیں گناہ ظاہر اور باطن جو کچھ گناہ ظاہر نکاح محرم ہوا اور گناہ باطن بنایا گناہ ظاہر جو اس کا فعل بد اور باطن دل کا وسوسہ  
سب کو گناہ ظاہر طلب نعمت دینا ہے اور گناہ باطن غیبت نعمت غفلت ہے کہ کو کو دونوں غفلت و بخل ہے یا وہ حضرت کہ یہاں سے ہیں  
باطن محفوظ نفس ہے اور باطن محفوظ طلب یا ظاہر میل ہے طرف اشتہات نفس کے ساتھ جو اس کے اور باطن آرزوئے نفس پر  
ساتھ دل کے باظاہر وہ جو غفلت جانے اور باطن وہ جو فقط خواہیے یا جرم ظاہر وہ جو کہ اعضاء سے ہوا اور جرم باطن عقائد فاسدہ  
اور ارادہ باطن میں جہنمیاں میں ہے کہ جیس کہ آدمی کا ظاہر ہے جن جسمانی اور باطن ہے دل روحانی ایسا ہی گناہ کا بھی ظاہر ہے خواہ  
در فعل موافق طبع کے اور مخالف شرع کے اور باطن ہے عقائد حیوانی اور اوصاف طبعی اور شیطانی پس فرمایا کہ ترک افعال طبع کو ساتھ  
استعمال احوال شرع کے اور چھوڑو اخلاق ذمیرہ نفسانی کو ساتھ پیدا کرنے اخلاق ملکی ربانی کے اور تم قشری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے  
درست ظاہر و باطن عنایت کی کہ واسطی علیکم نعمتہ ظاہر وہ باطنہ یہاں فرمایا کہ خود و اظہار الاثم و باطنہ یعنی شکرت ظاہر و باطن ترک  
اظہار و باطن ترک گناہ ظاہر میں بخت نفسانی ہے خدایا نیران سے اور ترک گناہ باطن میں خلاصی قلب ہے عقوبت جہان سے ظاہر و باطن م



تے نہیں اور ملاں انگل کو دیکھیں کہ کیا ہو  
تساں یہو پاکی نہ کھاؤ جو شے فیج خدا دے ناموں  
مگر صرف نال طبل طرف حرام تساں ناچاری  
تو بیتے لوگ بہلاؤں جہلوں سنگا امبتاں نفسانی  
تے چھو و ظاہر باطن وال گناہ بچو ہر پاسوں  
اور بدلہ دے جاسن ٹھیک اس نال جو ہو کمانے  
وچہ زمین جو کافر جاہل رہن اکثر تھپیا رہے  
گمان اور نہ انداسی اسیں وڈ کے ستر راہ سدھائے  
تے پاک و رب استغیں جو اسدے نال شرکیندن  
پس کھاؤ وقت فیج دے جیسے آیا نام آہی  
لکھوی کہیا جو نام غیلان ٹیوں کھٹی جان حراموں  
جے فیج یہود نصاریٰ کیتی غیر اسدے ناموں  
تے اکثر کہن حلال ایہی جو رب حلال بتائی  
خدا فوسن لکھوی و اللہ رہیا عقل کمانے  
تسین کفار اندوسو سے ظاہر سنو نہ دل تے لاؤ  
تے ظاہر باطن بدی چھو و سن سنگا کسب جہانے  
ظاہر باطن کنوں مراد ایہن ہر قسم برائیاں

جس تے آیا نام خدا جو آیتاں اوس منا ہو  
تے پاک ٹھیکریان کیتا جو شے تساں ہر حراموں  
ناکھان روا جیگر کھاویاں بچہ پی جان پیاری  
تو ٹھیک تیرا رب جاناہاں جو لہنگن مدر باہی  
تے ٹھیک جو ظاہر باطن وال کن گناہ نہ اسوں  
نیکی و پھل نیکی تے پھل مندے بد عملاندے  
تے کنوں میں زمین کیدی لین مراد سوکے  
تے کو خدا تے کہن جو رب بچہ رحل کیتا ہے  
بچہ سائبہ جیہاں تے جو اسدے ولد تباون  
جو اور حلال تے نام غیروں جو کھٹی کھان منہی  
تے شروع ماہ و روح الٹ اسدے سن اسدے میت نظامور  
ابن عمر سو کہو یہی کھٹی اوس حراموں  
تو حسن کہو جو غیر اسدے نال تے تاناہ کھاہ بھائی  
صریح حرام حلال بنا یوس چلیا الٹ قرآنے  
جو میں اگلی آیت اندر ظاہر حکم الہی پاؤ  
جھپٹ لاؤ جاسن پاروں اوس جو رہے کمانہ  
جو کنوں دو قسم گناہاں کوئی بدیاں باہر آیاں

یعنی کہیں جو جاہل کافر اور شرک رہتے ہیں اور مومن حرام کہتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ پاک ہو اس سے جو شرک مقرر کرتے ہیں کافر  
ساتھ اللہ کے عبادت میں اور اس کا فرائض بندتے ہیں ۱۲ ص ۱۲ یہ دونوں بیت حافظ محمد لکھوی کے ہیں جو منزل دوسری شروع سورہ  
نارہ ص ۱۱ میں یعنی اکثر لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں جو غیر اللہ کا نام پر فیج شہید اور رضائی کے لئے حلال ہو اس واسطے جو اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کے  
نام پر فیج شہر حلال فرمائی ہے۔ لیکن یہ لکھوی صاحب نے اللہ تعالیٰ پر کثرت بہتان لگایا ہے جو رب نے حلال بنائی اور اس کو اکثر کاتب  
بیان فرمایا لغو و بے فائدہ والک اور کئی جگہ پر اس کے خلاف حرام کیا ہے جو غیر اللہ کا نام پر فیج کیا جائے اور تصریح اسکی اگلی آیت میں مذکور ہے  
علوئی ص ۱۱ اور جو شخص کو اس نے یہ قول لغیر عالم نقل کیا ہے جو اب اس کا یہ ہو کہ لغیر عالم میں کسی جگہ یہ قول منقول ہیں پس عالم کو  
سمجھ اور ہوش نہ ہونا چاہیے۔ مگر اللہ مولف لغیر خازن نے اس قول عالم والے کو روک دیا ہے ساتھ اس آیت کے ولا تاكلوا مما  
یذکر اسم اللہ علیہ یعنی نہ کھاؤ اس چیز سے جو اللہ کا نام یاد نہ کیا گیا ہو اور یہ بیت اس جگہ کے کہ ذکر ہوئی اور عالم والے  
جس نے یہ قول نقل کیا ہے مظهری کے حاشیہ میں لکھ کافر کہا ہے زیر آیت وما اھل بے لغیر اللہ کے۔ وجہ اسکی یہ معلوم  
ہوئی ہے کہ حرام کو حلال مانا کفر ہوتا ہے ساتھ اتفاق علماء کے اور اسکی زیادہ تفصیل رسالے روجندی میں موجود ہے  
۱۲ ص ۱۲ عنی اللہ عنہ



یا ظاہر اوہ جو تھاں پیراں غیبیہ کی سنگھری  
یا ظاہر اٹھ زماں سنگ باطن بعد آشنائی  
کنوں سمعان روایت کہو میں پوچھیا نبی الہوں  
تو لسنوں مندا جانے لو کہ اطلاع جو آستہ باون  
ہو یکسبون جو کجاں برآیا ندے مندے  
تے ایہ مذہب اہل سنت و اجماع مواہب لیا یا

تے باطن قصد گناہ و ادا تم خانن و چہ دیوے  
یا ظاہر بیوہ منکوہ سنگ باطن نو نہ سنگ بھائی  
ہے اتم کیا فرمایا کھٹکے جو تہ دل کدہوں  
ابی حاتم تے ہوا جیسے سند صحیحوں لیا ون  
نہ خالقون کہیا جو کوئی ایہ پیدا کرے نہ تھندے  
نہ بند اپید کرے گناہ اوہ ملک کہ کا سب آیا

### اشارات

وَالَّذِينَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَثْرَتُ ثَمَرِهِمْ وَلَا يُمْسِكُونَ  
جاں اوہ خود سوائی و کھن چاہن جو ایہ بھی جیسے  
تے گمراہی شہوت اوہ نہاں صفاں انہاں سناون  
وَأَصْلُوا الْكَيْدَ وَالضَّلَاطَّةَ وَالْغَيْبَ وَالْغَيْبَ وَالْغَيْبَ  
یا سنت نبوی چھ چھکے ایہ دل خواہاں نفسانی  
رافضی خارجی تے معتزلی جبری قدری نجدی کوہی  
ایہ سب گمراہ ہوئے و نال رلائے باجہ شماراں  
کرن قرآن حدیث تاویل لال خود راویں نفسانی  
تے آیات حدیث اشاری ایس قبلیوں ناہیں

جو گمراہی اتے بدعت و تے سدن پیو جڑ مارے  
مثل ساوی ہوا و سن راہ شہوت اوہاں ہے  
جویں لوکاں چہاں و قرآنوں ظاہر حال ساون  
جو معرفت بدیو کہ ایہ غافل تاہیں راہ بھلایا  
ایہ وچہ عرائس لکھیا گے روح البیانوں جانی  
لا مذہب چکر الی مرزائی خجس کل نہ سچے  
مخالف اہل سنت و سچے راہ اجاڑاں  
نال تھناں گمراہی کڈھن ایہ سب ٹول شیطانی  
اوہ ملک کہین شریعت شہوی وچ جویں کرن بناثیر

۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰

تو قرآن اے پس ظاہر ہیں  
ظاہر قرآن چو شخص آدمی است

مثنوی

نہ گمراہ تقلید مثل تقلید انہادی بھائی  
نہ عقیدے والیاندی تقلید ایویں سنگ دنیا داراں

دیو آدم را نہ بیند جز کہ طیس  
کہ نقوشش ظاہر و جانش خفی است

جو اوہ مقلد ظن انہاں تقلید یقین صفا  
جو اہل الدنیادی تقلید ہو محض خیال شراراں

### حکایت

سن صاحب غیبی خیالان چھے ہرگز لگداناہیں  
تے لڑکیاں سنگ اخروٹ بادا ماں راہ چھ کھڈ مچائی

بہلول کہیا جو آلدن میں وچہ راہ بھرے آہیں  
تے پاس میر کہ لڑکا لڑکیاں کچھ روک بھائی

۱۔ ظاہر اوہ وک ساٹھ زماں جو آشنائے ہوں او باطن تم بعد آشنائی پیدا کرنے کے زماں ۱۲ مواہب ۱۳ اسی میت کے ترجمے میں ترجمہ  
لکھا ہوا معلوم کو ۱۴ یعنی آیات اور حدیثات سے اشارات نکالنے جیسا کہ لکھے جاتے ہیں اس تفسیر میں تفسیر قرآن پر سب شریعت کے  
موافق ہیں خواہ جس نفسانی ملکے عین معرفت الہی ہے ۱۵ خلاصہ روح البیان ۱۶ درایا اللہ تعالیٰ نے ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً



میں جتنا ایسا لڑکا شاید رووے حسرت پاوے  
یہ چیز کوئی اس جگہ تک نہیں پہنچا کہ  
اس قسم اٹھائی میں دل کہتا ہے کہ عقل بچا رہی  
کس کا سن اس میں ہو کہ نہا کارن علم عبادت  
لَعَبَدْتُمْ اَمَّا خَلَقْتُمْ مَجْنُونًا ہو جس خود خالق فرمایا  
ایسے اہل المدالی اگے اہل العقبی والے  
کنوں تعلق دو ہاں جہانماں تنہا ہے سرتی پائی

ساکنان درگاہت باہر و دعالہم کی نفس

عقبی والیاں تے رب دنیا ٹھیک حرام ٹھہرائی  
تے مولی والیاں اوپر و نویس بین حرام دواہی  
جس تھیں ٹھیک پیاس تے شہرورت و اچھا جاوے  
جو اسوچہ اذن خدا و کارن بدن حفاظت آیا  
جاں مشکہ تو نام غیلاں دیوں کر و فرج حیواناں

جو لکھیاں پاس آخرت باوہم اتو اسپاس نہ کاروں  
تس کہیں لے دیوانہ ہوں بھی کھینڈناں گ  
نہ کھینڈن لول اس میں ہدی ہو کہ تہم سخن دوبارے  
میں کہیا و لیل اسدی کیا کہنا و پھر قرآن سعادت  
کیا کو گمان جو اسال تسالوں ایسی عبت او پایا  
اہل ہوائی اس میں جو مولے والے والی محض کمالے  
تے باہجہ اسد و ذات نہ رہندی غیری ولی اوہ کافی

والہان حضرت رائزہ حضرت ملال

تے آخرت اوپر دنیا داراں ہونی حرام کہیا ٹی  
پرچیت حضرت قدر موافق و رتیاں ماہ اکرامی  
ایہ دنیا کنوں نہ گنیا جاوہرت حضرت کھائے  
نہ خواہش نفسانی و پھر جس سے اوہ کچھ نہ پایا  
تا اگلی آیت و پھر خدا نش کہیا حرام عیاناں

وَلَا تَأْكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَ يَدَيْكُمْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنَّهُ لَفَسِقٌ وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ

لَيُؤْخِرُكُمْ اِلٰى وَلِيٍّ لَهُمُ لِجَادِ لَوْ كُمْ وَاَنْ اَطَعْتُمْ وَاِنَّكُمْ لَشٰرِكُوْنَ

اور مت کھاؤ آپس سے کہ نہیں یا د کیا گیا نام اللہ کا اوپر اوکے اور تحقیق وہ البتہ فسق ہے اور تحقیق شیاطین  
البتہ و سوئے النہی ہیں طرف و دستوں پنے کے تو کہ جھگڑیں تم سے اور اگر تم نے کہا مانا انکا تحقیق تم البتہ مشرک ہو

اوہ ٹھیک گناہ تو شیطان و سگوہن کفار ان تائیں  
جو تیسرا نہا ہے اگلے لگو تیس بھی مشرک و اہی  
کھاؤں اوس گناہ سرسرا آیت فرماوے  
وقت و فرج تو گشت کھاؤں صاف حرام تباؤں

نہ کھاؤ اٹھیں جسے نام نہ پڑھیا اللہ سائیں  
نہ جھگڑن سنگ تال اوہ کافر جل حرمت و پھر کافی  
وقت فرج ہے جس چو کہم تے رب و انام نہ آوے  
مالک کہیا جو بسل سستیوں ترک یا نال تہا و ن

لہ و انکم الینا لا ترجعون اور کیا تم تحقیق ہماری طرف رجوع نہیں کرو گے ۱۲ روح البیان سے اور گذشتہ ہے انکی نظر اعتبار و صل اور میں  
سے ۱۲ روح البیان سے جو یہ مطالب ہو گیا اس وقت و ما اھل بد اخیر اللہ کے ۱۲ سے ۱۱ نام رحمتہ اللہ کی دلیل یہ ظاہر آیت ہے اور ان مالک  
اور شافی رحمتہ اللہ کی دلیل حدیث ہے اور انام اعظم رحمتہ اللہ علیہ یہ حدیث دلیل ہے جو جو جوئے والا ذکر کرنا کے کی شکل ہوتا ہے یعنی  
ایسا ہے جیسے خدا کا نام نہی کے وقت اسے پڑا ہے خازن و درارک ف فقیر کہتا ہے کہ جب جھوٹا کسی طرح مانہ پڑھی جاتی ہے جیسا کہ  
وقت کی تو پھر ذرا بھی غفلت فکر کی تو روایا جائیگا ۱۲







جو شخص ایک کھانا کھانا اور یا بسمل اوس و ساری  
نا حضرت ہنس فرمایا شیطان آگے گئے اوس کھانا  
ہے کھانا اور حرام جو جس رب و نام نہ پڑھدا  
نہ کھا وے پیکو بیٹھے سو گمراہ نام الہوں  
و یکھ حضرت یعقوب ولی اوہ ہر کم و چہ ہر حال  
تے وقت نوح وے نام آہی ہوا ضرور اللادین  
تاہیں نبی کہیا یقین کرو خود موتیاں تائیں  
جاں جیون من خدا تعالیٰ تاجائز مول نہ آیا  
تے مویا نہ و بیجہ اوہ جو کارن جتاں تھیوی  
مداومت کری جو نام خدا تے آتش اوس سائے  
جو کل مضر ہے خلق خداوی خائف کنوں آہی

جاں لقمہ یک رہیا اکتیوس نام خدا و اجاری  
اس شیل پرمیاں تے کیتی اوس کھا و سب پاندا  
جو عارف دوست رہا نام اوس کن فوج نہ کروا  
با بچوں اسم اللہ کو اوہ کوئی کم نہ کرے بناؤں  
جو نام پیکو یوسف سند پڑ پدا رہیا کمالاں  
جو وقت نوح و سخت خداوی ناموں اوہ سکھ پاون  
کل طیب جان کنڈن ہووے آسان تنہائیں  
جو نام غیر اندیوں فوج کچھوی روح البیان الایا  
یا نام اوہ نامیوں فوج حرام ایہ کھا نام کچھوی  
نہ غرق ہووے نہ زہر پوچہ ناہ ہووے ضرر کوئی پیاری  
جوں بندہ دوزخ خدا تعالیٰ تے او تھیں دوسری بھائی

تو ہم گردن از حکم داور بیج  
محالست چوں دوست وارد ترا

کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو بیج  
کہ در دست دشمن گذارو ترا

اتباع کفار مل شک خدا چہ حالت کنوں تنہاؤں

متفرکرن جہت اک گو کہی شال سناؤں

اَوْ مِنْ كَانَ مِيتًا فَاحْيِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ

مَثَلُهُ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِيْنَ مَا كَانُوْا

يَعْمَلُوْنَ

کیا جو شخص کہ تھا مردہ پس جلایا ہے اوسکو اور کئے جئے واسطے اوسکے نور چلتا ہے ساتھ اوسکے پیچ  
لہ اوسکو ایک دم نے لکھنا شیطان کا خوشبو لینا اور طلب راحت کا چاہنا ہے یا کھانا ساتھ منفی اور قلعہ کو اور شیطانوں کے رفیق جسم  
روئے میں اور شیطان اثر نالو اور رگوں میں سرائت کرتا ہے پس جو شخص طعام یا پانی یا کپڑے وغیرہ پر پوری بسم اللہ نہ پڑھے اُن تمام  
چیزوں میں شیطان کا تصرف ہوتا ہے و پس چاہے کہ وہ غیر فائدہ اٹھانے والے بسم اللہ پڑھے یا دوسری جادوی اہلوانی کہ ایک  
بزرگ نے کہنے شربت بنایا تھا جو میں صبح کے وقت پیتا تھا پس میں ایک دن اوسکو رکھیا اور نہ پایا اوسکو پس دوسرے دن لیسن پڑھے  
رکھ گیا تو پھر جب اگلی صبح کو نہ دیکھا جو شیطان اگر پی جاتا تھا فرمایا حضرت صلعم نے ان الشیطان حساس عاسق فاحذر و علی  
انفسکم من یات و فی بینہ و فیہ غیر صابہ شیشی و لایومن الا انفسہ روح البیان ص ۲۷ مطبوعہ مکتبہ اشرفیہ جلد اول -



لوگوں کے مانند اس شخص کی کہ صفت اسکی ہے بیچ اندھیروں کے نہیں نکلنے والا اس سے اسی طرح  
 سے زینت دیا گیا ہے واسطے کافروں کے جو کچھ کہتے وہ کرتے.....

تے تو اسنوں نور پھر دیوچہ لوکان لال اس بندہ  
 جو چہ حبیب اندھیروں اس نہیں نکلن بلکہ نپلے  
 وچہ معالم خاندن حمزہ حق ایہ آیت پاندے  
 تاسن حمزہ ہوئے کافر طرف کمان اولاری  
 کہو نہ بچیں تباں گالیاں دیو کر دیواری  
 نے دوگیاں ساوایل تھیں سوڑیوں اس گل ساو  
 جو چھوڑ دیا تھیں مٹی اوچو عقل تسانوچہ تھوڑا  
 کہو دیاں شہادت بن اند کوئی پوجا لائق تاہر  
 آیت ایہ حمزہ حق وچہ نازل ہویا افادہ

بجلا جو مردہ آکا مر اسال کینا اسنوں زندہ  
 نال اسدی سال بجلا کہ کوئیں برابر آوے  
 اسکے رانوں عل تنہا توں جہناں کو کھلا لک  
 جاں ابو چل کر ہے دی بھوسی چک بنی تے ماری  
 نال کمان ابو چل نوں ماریا کر دا زاری  
 ترسانوں بچیل سفیہ ایہ حضرت نت الاوے  
 تاسن حمزہ فرمایا اسدا مول نہ کر کچہ جھوڑا  
 تے اتہاں اللہ خود فرما کے مومن ہو یا تدریں  
 تے وہاں شہادت ٹھیک محمد عبدال رسول خدا دا

### اشارات

جہاد پائال جو مرد سی بن اوستھیں علی حیاتی  
 جس نظر خلق ول آہی اوہ اسال اپنی طرف بھوئی  
 تو غیب انواروں نال فضل کس لباس پہناوے  
 لباس شاہد نور اور اسکوں ملداوت کمالے  
 تے ذاتی نور اور سکے سر باطن ڈھنسا ہو رہاں  
 راہ سکھ ول لوی ہدایت رب سے فضل تپاسوں  
 جو ظلمت کفر شرک پر ڈبے راہ ایمان پاندے  
 تر نور فانون اسال تو ناوہ جس تھیں سمجھ و چاری  
 تاشک عذر عجز سے اسنوں زندہ کیا الہی  
 یا ول غافل نوں ذکر اپنے سنگ کر کے فضل جوایا  
 قرب حضور سندی ہوا و نہ اسنوں لے پچھاتا

جو مرد سی وچہ عدم قدم تھیں اسنوں علی حیاتی  
 جو بویا شہوتان نفس اندر جس بخشے قلب صفائی  
 تر نور فرست بخشا جسنگ حال دلاندا پاوے  
 تانال ہدایت کنوں ضلالت لوکاں ماہر نکالے  
 نورایات عقل تر ویکھو تے دل نور صفاتاں  
 خلق پرچ تر نور بنایا جو ہر نیک اوس پاسوں  
 جو نور نور ہو یا پھر اوہ کوئیں ملدا سنگ اوہ تاندے  
 پھر دے اپہ عبادت جہڑا جو مردہ آکا پیارے  
 جو وچہ عبادت میری ڈاڈا پر تفصیر ایہائی  
 یا جو مردہ سی سنگ ہجر فراق اوس پاوں وصل جوایا  
 کمں مثلاً فی الظلمات جو شہوت نفس پر اوج پچھاتا

۱۱ خازن ملکہ یعنی جو مردہ تھا ساتھ نظر کر کے خلقت کی طرف پس ہننے  
 زندہ کیا اسکو اس کے ہونے کے ساتھ یعنی ہننے اسکو دکھا دیا کہ کام کا انجام مالک کی طرف ہو ۱۲ غرض ملکہ جو کہ نزل میں نیک ہو چکا ہو ۱۳



کہا شیخ مقام حقیقت و چہ ایہ بنیوں کشف ہویا ثی  
 جہاں اوس انوار خدا تے عظمت مولا پائی آہی  
 پس اس شخص انوار جہاں کدی حجاب نہ آئے  
 عبادت بیدہوں نقص نہیں حسدہ اوسدے دیداول  
 ہو نکرۃ التوحید ہک خاص مقام موہب لیا یا  
 ظہور اول ہجرات انوار تھ نکرت ہو دی طاری  
 لک عوام حیات حیاتی شہریت سنگ آئی  
 ادہ ناہ ظلمات وجود مجازوں نکل سکدے باہر  
 حیاتی شہری زایل ہوئی جیوں خالق و سرایا  
 مگر جو زندگی معرفت نال حیات فضل صلاحوں  
 ہو مومن دہمیں جہانی زندہ شاہ رسل فرمایا

خوش جامانے کہ جانانش تو باشی  
 غیر و ہر کرا جانش تو باشی  
 ہرگز نمیرد آکھ دلش زندہ شد عشق  
 بر دوشے خلافت و صحبت کشاں  
 حافط  
 جانل مشواندوق دل و ذکر دباں  
 ثابت است بر جریہ عالم دوام  
 مے باشش بجلی متوجہ بخدا  
 تازندہ جاوید شوی در ہر دوسرا

جاں مکر وال قریشاں ہر دستی وچہ لوک بہائے  
 تے کرن اطلاع جو شاہ رسل وی بات نہ سنیو کافی  
 تا ہر راہ گذر و تائیں ہر اک حضرت ولول ہشامی  
 جو ہر ایہ ساحر کاؤب تداہیہ اگلی آیت آئی

وَكُنْ لَكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ اَكْبَرُ مَجْرُمٍ هَا يَمْكُرُ وَاِفْهَامًا وَمَا  
 يَمْكُرُونَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ

اور اسی طرح تے میں ہنچ پیچ ہرستی کے بڑے گنہگار آئے نو کہ مکر میں پہنچ آئے اور نہیں مکر کرتے مگر  
 جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے

جوین نال تیرے جو جہل و غیور کرن مداوت خواری  
 اسال ایویں ہر دستی وچہ کفر و فسق اسناں بناؤ  
 تا اسیں خود بندیاں آ زانیو مگر انجسام ایہ آخر  
 جو آپ ہو جو گمراہ تے دو جیاں نال ملاون غلامی  
 تا مکر تے تدبیروں ہر اک دو جیاں نوں بیکارو  
 جو مکر گفاماں اوپر تنہا نہ سے جاندا لٹ سراسر



تے یہ تمیزی اپنی تے اود کج شعور نہ پاندے

اجیہاں فسادیاں سنگ بنیاں کھوتا رہا آج

اشارات

جوین سلطنت سنگ جہاد ہاب شر اطلدی ناہیں  
 جو توین لایت مگوزارت و انگوں ایہ فرماندے  
 تے ہر یک زہر ریاضت راہونانہ ولایت پاوے  
 ہاں کامل استعداد تو ربی حمت بوقت لیاگو  
 رتو وچہ اک مجلس ٹٹھی لہو و لعب وچہ مارے  
 اس بدھو شخص طویل تائیں لیا جو طبلہ کھر کاے  
 طبلہ بھن میرے سنگ آیا خدمت ولی پیارے  
 تے فرمایا ٹر اگے اگے ہن تس حکم جب یا  
 تے وضو غسل غائر پڑھن ادا منوں دل سکھایا  
 ہاں فاض ہوئے نمازوں اُپر جسہ مصلے پائے  
 تے پانی اُپر تریا تا جو نظر دل غائب ہو یا  
 ہو وادہ قسمت میں اتنی مدت خدمت رہیا تھی  
 شیخ کہیا نہ آکر کے ایہ آپول کتیم ناہیں  
 فوت گیا ہوا سدسی جاگ شخص فلان کھلاری  
 پس ایس حکایت دھول ایگل ظاہر ہوئی پیاری

توین نبوت فضل خدا بن کسبوں نہیں کدیں  
 جو بعض مجاہد سنگ لہنت محنت اسنوں پاندے  
 ایہ باسچو مجاہد ہاں کہناں وقتے فضل خدا کر جائے  
 جوین شیخ میں کہک سنگ مرید اپنی وی سفر سداہی  
 راگ سرود کرن تاشیخ شاگردوں کرے اشائے  
 شاگردا و منوں لے آندا کہیا من جو شیخ الاوے  
 تے شاگردوں مروایا دمنوں کارن حد سداہی  
 دریا آیا ہک مذہبیا دھو جائے غسل کرایا  
 پھر ظہر نماز ولی سے کچھ کر دوا شخص ادایا  
 تاشیخ کہیا بہہ اوستے تا اوس و زین قدم نکا تو  
 ایہ ویکہ حقیقت خدمت شیخ مرید افسوس جتایا  
 جو بندہ مولیٰ لجا لیا گیا ایہہ وچہ گھڑی زیادہ  
 ایہ فضل خدا داکم ہو یا میں ہک ابدال کھائیں  
 پس منیم حکم خدا تعین خادم نول ہر خدمتگاری  
 رب جانے حکم ولایت رکھنی ہوو جی حسب ماری

ماظف چو حن عاقبت نہ برندی وزاہلیت  
 جویشاہ و بنیادی چنگی جاہگ رکھو کج جو اہر  
 تے اللہ خالق مالک خوب کچھانے اونہاں مقامان

آں بیکہ کار خود بعنائیت رہا کنند  
 بھی اوس جاہگ نول خوب کچھانن ویکہ غرائش ظاہر  
 رکھو جیت رسالت ہو کر امت فضل الغامان

لہ بعض فضل اللہ تعالیٰ کی عطا کے ساتھ جو نہ ساتھ مجاہد ریاضات و کسب کی جسکو انہو جاہگ خاص کر لیا ساتھ رسالت کے ۱۲ علوانی سے  
 اشارت ہے شیخ ایت ان الفرقہ کے پس جو ذرہ دل جو اور اکابر جس جہا جو فاسد کرنا لوہیں استفادہ وسیع کو قبول کرنے شقاوت کو اور وہ  
 نفس لہو اور شیطان میں یکہ دن یہاں دل شہر میں کر کے میں شریعت کی مخالفتوں کو اور طبیعت کی موافقتوں کو و ما یکون الا بالفنم جو  
 الی استعداد کا فاسد ہونا بھی جائز کی طرف پھر عبادت کی بیعتی کے حاصل کرنے سے اور خوف کرنے سعادت کے و صاب شہدوں اور وہ نہیں مل  
 کہنے اپنے پر جو اپنے فساد کے ساتھ کرتے ہیں راہ البتہ پھر ناخدا و مع کی طرف ہی و اچھا و اچھا و جب آتی ہے انکو یعنی نفس لہو اور شیطان کو  
 کوئی تاشی تو کہتے ہیں کہ ہم نہیں نیگے جو انکی عادت ہو نشان دیکھ کر نہ مانا اور کشتی و انکار انکی عادت جمیلی ہے اور زبان حال سے کہتے ہیں  
 ایس ایمان لایکے جیسک نہ ملو کجودہ جو اہلک رسول کو ملتی ہے اور وہ مع اور ساتھ فکر لستہ کی جو یہاں الہی اور اس کے الہامات کے ساتھ  
 حاصل میں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اپنی رسالت کے رکھنے کی عباد کو اور خاص کر جسکو ساتھ رسالت کے دل اور سر اور روح اور لوس مطہرہ کو

جوین سلطنت سنگ جہاد ہاب شر اطلدی ناہیں جو توین لایت مگوزارت و انگوں ایہ فرماندے تے ہر یک زہر ریاضت راہونانہ ولایت پاوے ہاں کامل استعداد تو ربی حمت بوقت لیاگو رتو وچہ اک مجلس ٹٹھی لہو و لعب وچہ مارے اس بدھو شخص طویل تائیں لیا جو طبلہ کھر کاے طبلہ بھن میرے سنگ آیا خدمت ولی پیارے تے فرمایا ٹر اگے اگے ہن تس حکم جب یا تے وضو غسل غائر پڑھن ادا منوں دل سکھایا ہاں فاض ہوئے نمازوں اُپر جسہ مصلے پائے تے پانی اُپر تریا تا جو نظر دل غائب ہو یا ہو وادہ قسمت میں اتنی مدت خدمت رہیا تھی شیخ کہیا نہ آکر کے ایہ آپول کتیم ناہیں فوت گیا ہوا سدسی جاگ شخص فلان کھلاری پس ایس حکایت دھول ایگل ظاہر ہوئی پیاری



روح شریف لطیف نفس جو پاروں فکر الہی  
ایجنسی الی ریکہ کائنات کے صفائی  
جس صلح بند و دیول رنج معرفت کھی چاہے  
چو لاسرار عارف غیب علوم محبت نالے  
ولید غیب سے پت کہیا جو ہندی حق رسالت  
جاں کہیا کفائل خلی غیرال ہوں خطاب اسماں

وچہ اطمینان آرام ہو کس ایہ رسالت آئی  
وچہ روح البیان محقق صوفی ذکر کینتا ایہہ بھائی  
نفس قلب تجلی نور ربوبیت سنگ کھول دکھایے  
سارہ ممکن وچہ اسکے ہے جویں دیارب کمالے  
نمائیں آیا ہو پھر لائق تار ب فرمایا اس حالت  
و کھو دکھوے نام سنکے تار ب کہیا اکا ہاں

وَإِذَا جَاءَهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ  
رُسُلُ اللَّهِ ۗ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ الَّذِينَ  
أَجْرُهُمْ أَصْغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ

اور جنت آتی ہوا فوجی پاس کوئی نشانی کہتے ہیں ہرگز نہ ایمان لادینگے ہم یہاں تاکہ دیکھو جاویں ہم مانند اسکو جو  
دے گئے ہیں پیغمبر خدا کو اسد غوب جانتا ہو کہ کس جگہ رکھی ہو پیغمبری اپنی کو البتہ پہونچے گی ان لوگوں کو  
کہ گناہ کرتے ہیں دولت نزدیک اسکے سے اور عذاب سخت بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے

جاں محبت روشن یا کوئی معجزہ آوی پاس کفائل  
مثل اسدی جو قنا گیا رسول اللہ سے تائیں  
یعنی وحی تو ان بنی تے جیونکر نازل تصیوے  
سل جمع و اہمیتہ تھکارن تعظیم بنی وی  
وچہ شرح عارف جو کل خوبیاں ہو رکمال تمامی  
رب صیغہ جمع کہیا تا ہو دے معلوم ہاک تائیں

کہیں نہ ایسین شاسال بد لگ دے جاہن فیارل  
رجانے خوب رسالت لائق جو ہے تے جو نائیں  
نہ مثل محمد ہو بد لگ ناہ ایمان سہیوے  
ایا ایہا الرسل سند ایہی جمع خطاب عقیدے  
جے حضرت تشریح نہ ہندی ہوندا ناہ خطاب ایہا  
جو کل فناںک نبیاں جمع کی وچہ کینتے سائیں

رفت میں کمال ساری پیدا اس میں  
نظم جتنے کہ خدا کے ہیں بنی اور ولی

کیا کہتے کہ خوبیاں ہیں کیا کیا اس میں  
سب میں جو ہے وہ ہر سببنا اس میں

ہو رکھی کمال زیادہ حضرت سب نبیاں تھیں پاؤ  
بھی وچہ تفسیر الم نشرح دی لکھے محدث نامی  
دولت خواری اہل کناہاں رب دلوں محبت دی

ایہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بھی فرماتے  
جو ذکر اپنی دے نال خدائیں میلپا ذکر گرامی  
سخت عذاب اس جہت ہو کر دی ہو کر مہولامی



جو اس آیت دیوچہ اشک سے روح البیان لیا ہے  
کلی کا فطوح طبع ویاں گلاں کرن تباہی  
تائیں جعفر آقا جو میرا مال اولاد و یاد سے  
ہن جد لگ وحی آوی ساقونہ ایمان لیا ہے

اودھ جانیو اندر کچھ اپت اندر لکھے دسیا ندے  
ولید مغیرہ داپت کہے نبوت جے حق آہی  
ابو جہل کہیا خدا را کائیں جو حق ہندو افادے  
و کھو و کھرے نام اپنی اسیں پاس اندر دپائیے

فمن يرد الله ان يهديه يشرح صدره للإسلام ومن يرد

اَنْ يُضْلَهُ لِيَجْعَلَ صَدْرُهُ ضَيْقًا حَرَجًا كَمَا يَصْعَدُ فِي

السَّمَاءِ كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرُّجُوسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ.

پس حکم اراد کرتا ہے کہ ہر ایک کو اس کے کوٹنگ بند کیا کہ نہ سوچے نہ خیال ہی بیچ آسمان کے اسی طرح کرتا ہے اللہ ناپاکی اور ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لائے

پس جنوں چاہی اشد اوسنوں لا اور راہ ہدایت  
تے جس چاہی گر گاہ کرے تش سینہ تنگ بناند  
رب ایوں دھری لپی دی او پر نہا ج سجد تاہیں  
جاں ایہ آیت آئی کسے سوال کتیا سرورنوں  
ہو شرح صد اک نور جو اس دل مومن ہو ڈالے  
پھر کچھ پایل اوس علامت و سیا شاہ ابرار کی  
ہستی صد نہ جب وہ بہت امر الہی پائے  
کہیا ج اوہ رکھ جو جوج ٹھنڈ و رشاں لگدا  
فرمایا ہو ایہو مال منافق دے دل سدا  
ضیق جج ایہی ہک معنی رحمت نجات آئی  
ایہ سب طرف اکہوں پر اسباب ہر بے پاوی  
جوین شہ صد راتو ضیق صد رب کہیا ہر گاہ

جہت اسلام سینہ نش کھو لو کہ فضل عنایت  
و اہم اتنا کہ گویا اسمانی چڑھا اوکھت پاندا  
خوبیاں جو اسلام نہ سمجھن جان اچھے راہیں  
جو شیخ صدک کہیا معنی دیا حضرت اوس نفروں  
تا قلب فراخ ہو و انوار ایمان سماون حائل  
رجوع آخرت دل دنیا دہی ہر دم موت چتا سے  
ہک اعرابی نوں عمر کہیا دس حج کیا شی آئے  
کوئی جناور یا چرواہا نزد اوس جانہ سکدا  
نہ بلا سکے دل اوسک پاس جو ہو وے امر سوندا  
اسوچہ اشارت نیکی بدی ہدایت تے گمراہی  
تے کس ایہی منسوب بنیول وجہ خلاصے لیا و  
ہر وسعت سنگ تھیہہ سلامی جہت انوار اصلا حال

مردمان به بیخلاف کار کرده اند و سبک داشتند نظر کرده است بهشت چکارا خلاصه

۱۸۴۱ء میں لکھنؤ میں ایک خطبہ ہوا کہ کبیر نے بعض بھگتوں کو کہہ دیا کہ آیت ولید بن یغفر کے حق میں ہو اور بعض نے کہا ابو جہل کے حق میں ۱۸۴۱ء میں لکھنؤ میں ایک خطبہ ہوا کہ کبیر نے بعض بھگتوں کو کہہ دیا کہ آیت ولید بن یغفر کے حق میں ہو اور بعض نے کہا ابو جہل کے حق میں ۱۸۴۱ء میں لکھنؤ میں ایک خطبہ ہوا کہ کبیر نے بعض بھگتوں کو کہہ دیا کہ آیت ولید بن یغفر کے حق میں ہو اور بعض نے کہا ابو جہل کے حق میں



ومن یرد اللہ بہ خیرا ینقذہ فی الدین ہو شاکر فاما

جس نیک کینا رہا ہو توں جو دین فقیر نہ رہے

### اشارات

فمن یرد اللہ ان یمد یلہ شحم صدقہ اللہ کو کیا رہا علم  
اور ہر فوات صفات کے معرفت جہنمیں تنہاں ہو  
تا نہایت خالق بنو کر مشاہدہ فضلوں  
جاں نور تجلی آدمی اور تھیں سینہ روشن تھیں  
پھر بالال ہو انواروں محض عنایت راہوں  
ناشوق جہاں سخن و اسنوں کامل پیدا ہووے  
تا طوف بہکدات متوجہ ہو کے جھکے عبادت و کے  
ہذا صراط ربک طرف قرآن اشارت آتی  
طرف خدا و متی روح بھادیں قید جسم و جہاں  
تا ایہ بھی مستقیم جو ہو یا وصول اس نال خدا وے  
نہ سجے کہے بھڑکے اور تال ناہ ہلاکت پاوے  
روح البیان کہیا دل اللہ فرق و فرق او پائے  
اور دل کفار تو سخت قلب بفرق اتے و جداووں  
جو کلیاں عرفانی تھیں ڈگے ہوئے دور دوراؤں  
مشارب روحانی تھیں تنہاں قطرہ ہک نہ پایا  
جویں نبی کہیا تئیں تیاں باللہ جو کاں گلشن نہ پایاؤ

جس راہ و سبب پر کھولے خدا اس جہت اسلامی  
تس سینہ لطف قرب انواروں خوب کشا و کچوے  
تے قوت با حیرت صفات الہیہ شاہد ہو نہ اصولوں  
پہلے تھیں غلط بندیدار جو ع خدا اول تھیں  
مشاہدہ اپنے دیو ل کرو اسنوں جذبہ اصلحوں  
تے کل یا راں اغیاراں پاسوں ہو بہکدات کھلو دی  
ایہ راہ سدا جس چہ اضطراب نفس کو تے  
تے ایصفت قیوم خدا ہو سدا راہ پختا فی  
جاں کرو مقام اپنی دی سیر تو ملکوتوں چمکایا  
تے ایہو ہے مقصود جو ثریا و چہ اس راہ صفات  
تے ایہو دار اسلام او نہاندی رب تھیں جیوں  
کہل جہاں ایمان قبولن ڈاڈی سخت و سائو  
اور ناقص مومنائے دلے کہلایہن لوک دیاووں  
اور ملک اولیا و ال تھیں منکر نے فرقے جہلاوے  
ایہہ اسرار و نہاں اغیاراں تھیں لانفنت چھپایا  
منکرتائیں بھید فقرے ہرگز ناہ بہت ملاؤ

اچرا صدق نکند چاک سینہ را صائب

دیں زمانہ کہ جو ہر تناس نایاب ست

جو راہ سحر تے چلے تنہاں دار اسلام پہنچائے

بھی ناصر ولی تنہاں اوس جہت جو او نہاں عمل کماؤ

### حکایت

جاں کارکن فتح عجم قلعیاں دیاں لشکر عمر دوڑایا

تے بیٹے اپنے عبداللہ نول افسر تنہاں بتایا

لحد ساتھ کسی قوت اور طاقت کے جو مشاہدہ الہی ساتھ قوت صفات الہی کے ممکن ہے نہ اس کے سوا۔ ورنہ حادثہ قدیم  
کو پانہیں سکتا ۱۲ عالش ۱۲ یعنی بیقراری اور شیطان کے وسوسوں سے استبار کہ و تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ اس کو  
بجونی مل جاتی ہے پس اسی کو فرمایا ہے اللہ تبارک تعالیٰ نے و ہذا اصواطہ ربک متقیما حقیقت میں ہی ہے جو معرفت  
اور کشف کے ساتھ صفوں سے ذات کی طرف راہ پاوے ۱۲ علوانی۔ محمد لطیف شاہ غفر اللہ لہ ۱۲ ۱۲ چار ہزار  
گھوڑوں کے ساتھ ۱۲



کہو عبداللہ میں لڑی دھاک کہ قلعہ ملند جبل تے  
 تے کفار اندا لشکر اندر اوس قلعے دے آیا  
 اوہ فتح نہ ہو یا اوہ زن بکدن تگے باری راہوں  
 سو پختی کل جوان عرب فارسیاں تھیں ساہی  
 محبت پوج بنیاب ہوئی تس کہندیاں تدہ پایاں  
 تول وچہ قلعے محفوظ تینوں در کسد اہو اس جانیں  
 اوہناں کہیا کوں کہندی جلدی کھو گیاں آپے  
 کہیا قاصد ملکہ آگے میں کوں راہ تیرول پاواں  
 پیر میں دو شہر طان چہ اسد پہلے قلعہ بیرونی سارا  
 پچھیاوت قلعہ اندرونی میری سمجھ نہ آئیا  
 ناشہزادی پوج قلعے مٹکا یا لشکر عرب جواناں  
 تول کہیا جانی جو میں ہاں ملکہ صاحب بہت عالی  
 جو تائیں آپر تہجہ اوسدے دیواج اسلام لیاواں  
 عبداللہ بن عمر تائیں بھی اونویں وگاںک الاوے  
 سن فریا یا ہے والد میرا حاکم اہل ایماناں  
 پھر لشکر مال اموال سوزن خدمت پوج سہاٹی  
 تاکہندی کیا کوئی اتھیں بھی افضل ہے یا ناہیں  
 کہندی ہواں مسلم گراں وچہ حضور نبی سے  
 کراوا اسلام ادب سنگ بیٹھی وچہ حضور معلے  
 میں کفر اندھیریاں وچوں آئی ول ایمان شنائی  
 پس یا حضرت سنگ اوس رب تیری پیش سوال الاواں  
 جو قبض ہو وچہ روز ہی پہلے وگناہ کن تھیں  
 پس ناں عمر حالت زن نیکوں امر غسل فرمایا

اسیں گھیرا ترس تھیار نہ ساڈی بیچن اوس محل تے  
 ایک زن سوہنی سی حاکم اوسجا سختی اسال ستایا  
 لشکر ساڈی دیول ہک جوان ڈٹھوس وچہ چاہوں  
 پوج فن لڑائی ماہر جاں زن اوس تے دلوں وکائی  
 تول کیوں غمناک ہوئی شہزادی کیا دل سختیاں آیاں  
 کہندی اوہ جوان قلعہ یہ کرسی فتح ایتھا نہیں  
 بعد ہک ساعت پھر ہک قاصد گھلری وچہ جنابے  
 جوتوں میرا بن میں تیری تاکہے جوان سچاواں  
 اوہ سوپ اسال تے حصن دنی ربول سوپ آشکاوا  
 کہیا اوہ ول سوپ اتوں تاں سمجھن پوج آیا  
 وڑی قلعے نوں کہیا جوان اسلام قبول عیاناں  
 وچہ لشکر تیرے کیڈا اتھیں غلٹ وال کما می  
 کہیا عمر واجایا افضل ساڈی پوج اتھساواں  
 کیا مسلماناں وچہ میں تھیں افضل ہو کوئی یا ماہ آدمی  
 کہندی بھیج میںوں ال اسدی مومن ہوواں سچاواں  
 ملی عمر نوں اونویں واکوں عرض اسلام سنائی  
 عمر کہیا ہاں تے ول موضے شہادت کر تے دیں  
 پس ناں اجازت عمر وضو ول آئی ناں عقیدے  
 تے منہ تھیں کلمہ شہد پڑی ہی کہندی یا بنی اللہ  
 تے بن میں ران مت ایماں گناہ سنگ پڑی سیاہی  
 جس قہد نیال تسانوں بھیجا ساڈی طرف اتھاواں  
 تے سراپا دلیزی تے رکھیوس پیش من تھیں  
 تے تجھیر ول کھینوں کچھ وچہ بقیع دفنایا

۱۷ یعنی بہت زور لگایا اور فتح نہ ہوا ۱۲ یہ سنکر اوس شہزادی نے قاصد کو بھیجا کہ باہر کا قلعہ میں نے سمجھ لیا ہے  
 اور اندر کا قلعہ میں نے نہیں سمجھا۔ فرمایا اندر قلعہ کا دل ہے سو سوپ دے اللہ تبارک و تعالیٰ کو اور دھارینیت کا اقرار  
 کر اور تعالیٰ کے واسطے ۱۲ روح البیان



حافظ بروز واقع ثابت من زمرہ کنند

کہ میری قوم بھلائے بلند و بالاے

یا رب اس خلوائی عاجزوں کے لیے تے مایں

خیر ہو و سنگ نیکن نال طفیل شہ ابرار میں

وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ

لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اور یہ ہے راہ پروردگار تیرے کی سیدھی تحقیق مفصل بیان کہیں عجب نشانیاں واسطے اوس قوم کے کہ نصیحت پکڑنے میں ملے انکے ہو گھر سلامتی نزدیک پروردگار کو اور وہ دوست ہو انکا بسبب کہ تھو کرتے

تے ایدر پزیریدار تہ سدا بن ڈھکیانی

ہے دار سلام او نہا نول حنیت پاسوں رب تنھا آمد

تے سدا راہ خدا ہے قرآن کلام سو یاد را

تے دار سلام سلامتی و گھر جنت نول فرمایا

بھی آن ملاک اہل ایمان اتھ سلام لا دن

وَيَوْمَ يُحْشَرُ لَهُمْ جَمِيعُهُمْ ثَمَّ يُعْزَرُ الْجَنِّ قَدِ اسْتَكْبَرْتُمْ مِّنَ الْإِنسِ

وَقَالَ أُولَئِهِمْ مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَ

بَلَّغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوً لَّكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ وَكَذَلِكَ نُورِي بَعْضَ

الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

اور جب دن اکٹھا کریگا انکو سب کو اور جماعت جنوں کی تحقیق بہت تلخ گوین تھے آدمیوں میں سوا کہہا دوستوں

انکے نے آدمیوں میں سوا اور رب ہمارا فائدہ اٹھایا بعضے ہمارے نے بعضوں انکے سے اور پہونچے ہم وعدہ

اپنی کو جو مقرر کیا تھا تو نے واسطے ہمارا کہیگا کہ آگ ہو کھانا تمہارا ہمیشہ ہو گئے بیچ اوکے مگر جو جاہل اسد تحقیق ہوگا

تیرا حکمت والا ہو جانے والا اسی طرح دوست کر دیتی ہیں ہم بعض ظالم کو بعضوں کا بسبب اسکے کہ تھو کمانے

سلطہ یعنی وہ گھر جو امہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کی حکایت ہے اور اصناف دار کی طرف سلام کے واسطے ظاہر کرنے پروردگار کی اور

رغبت موصول کی ظاہر ہوگی ۱۲ خلاصہ التفاسیر ۱۲



تے جس دن جن انسان جمع کر ساریاں ب فرمے  
 جو لوگ شیطاناں سی اکھن جان دن قیامت آیا  
 تے کہن رہا ایس پہنچے اپنے وعدہ مقرر تائیں  
 ہن کیا حال ساڈا ہو سی تا اسد فرماوے  
 مگر جے چاہیار ب و ت نارول کہ سنگ دیان گلا  
 ہو ٹھیک کیم نیرا سچ ندر سیر خلق خود نالے  
 تے جان ہار انجام امو خلق اپنی دوساے  
 تے اینوں طالمانوں اسان بکرو جے یار بناتے  
 قید اشتکرتن کلاہن بوخ تسال گ کیو گراہوں  
 جے فاعل گراہی دے جن حقیقی سمجھے بھاشی  
 جے ہو دی حجاز آنا کچھ جج نہ اکھیاں ایہ عقیدہ  
 حجاز حقیقت دایہ جانی فرق پچان پیارے  
 تے اینوں نفع ضرر مالک رب حقیقی ۳ یا  
 نفع اٹھا ون جتاں نہیں وچہ درفشور لیا یا  
 تا اس دہ چنگل دی سنگ اوہ سنگ انصر پناہاں  
 تے وچہ پناہ تیں مندری کھدی جادو ہو کہانت  
 تے جتاں فائدہ آدمیاں تھیں لوکاں تابعداری  
 ہو ایس ہو ستر انساناں جادو کفر سکھاون  
 جو جن شوچ بعض لوگ پناہ جتاں تھیں چاندی

ای جنوں تسال آدمیاں تھیں بوخ عظیم کراٹی  
 جو ای رب ساٹے بعض ساٹے بعضوں نفع اٹھا  
 جو قبروں میں واکاں ساٹے وعدہ کیتو ساٹیں  
 ہو دفع تسال نکا نانت رہو اسچ جلاوے  
 اوہ زہریر اسام تے اسدی سروی سخت کمالے  
 پھیرن پچہ شیت اپنی ماہ حالوں ول حالے  
 اس حکمت و خلود النادر بھی جاتوں تیں قدرے  
 پاروں اس جو ملک گناہاں کسب کریندے آپے  
 نہ حاجت اس تاویل ہندی کچھ خاندن وچہ صلاحوں  
 تا رب وینال شرکت ہوئی شیطاناں سجاتی  
 مگر جو خاندن تھیں وچہ حاشیے اسنوں پکر عزیدہ  
 جو قادر رب حقیقت وچ نہ ہو کوئی دم مایے  
 حجاز آوہو نفع ضرر کسے پاسوں کہن اٹھایا  
 جاں کوئی وچہ ویرانے جنگل ڈیرہ کروا آیا  
 تے قوم اسدی نول اہل ظلم تھیں ہندا آئیں لہاں  
 آج جہیں کہیں لیندی اوہناں کنوں متعانت  
 جن نخر کریدی اسیں اہاندی ہاں نگہبان اٹھاری  
 کوڑیاں خبراں میں اہانڈوں خاص مرید بناون  
 تے جن اسپاروں نخر نگر وچ عز وراں جانے

۱۔ جنوں ستر انساناں ہن خاندن یعنی دنیا کا تے گراہی ہت لوگ اپنی تابع کئے ہیں استکثرت یعنی نے بنیاد کی  
 مازن و خلاصہ ۱۰ آدمیوں کا جنوں فائدہ اٹھانا یہ کی خواہشات نفسانی کی یافتہ اوکو رہنمائی کرنا یعنی سحر وغیرہ سکھانیں اور فائدہ جنوں کا  
 آدمیوں کا اپنی تابع کرنا یہ سوہیں نخر تو تھا جنوں گناہاں ہمارے تابع ہیں اور عظیم کرتے ہیں ۱۱۔ خلاصہ ورنہ یعنی ہم بعض  
 ظالموں کو بعض پر مسلط کرتے ہیں ۱۲۔ اس واسطے کہ جن گمراہ کرے اور سرکش کرے یعنی انسان پر اپنے نفسوں کے ساتھ  
 قادر ہیں اس واسطے کہ وہ قدرت نہیں رکھتے زبردستی کرنے کی کسی پر مگر اسد جل جلالہ و عمر الدود تصرف کرنے والا ہے اپنی مخلوق چوں  
 شے سے چاہے پس قد استکثرتہ کا معنی گراہی کی طرت بلانا ہے بعد محبت کرنے اور قبول کرنے آدمیوں کے ۱۳۔ پھر خبریوں  
 پر اسوں سے جو کہ شیطانوں کو گمراہ کرنے کی قدرت ثابت کرنا اور اسکا فاعل سمجھنا اور مومن جو شیطانوں اور دیوبندوں کو از خود قدرت  
 مطلق سمجھنے کے حجاز آئے نہ قدرت چاہتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ حقیقی ناصر نبی ذات پاک ہی یا ہنگو دور سے چکا نہایا انکی روح کی  
 فائز کے لئے کوئی جانور وچ کرنا علی ہذا القیاس اور ایسے فعل کس طرح شرک ہو سکتے ہیں۔ نوذ بالبدن ذلک ۱۲ علو فی عفی عنہ



عربی میں لکھا ہوا ہے کہ سورۃ النعام

جو نذر نیا چڑھاوا بھوت بھوانی دیوی سدا  
 جو تارانی پوجن نامے جنڈی کپن دی  
 جو منتر خیر و برکت جہانمے آون نام جانندے  
 ایہ لگی مرض زناں مجھو لال پوجن تنہاں کھاراں  
 ہو رو دھاتیل تے شمائل بے اصل وظیفے سائے  
 غیر رعیت کل وظیفے پڑھن حرام تب سہی  
 ہو کل جہالت والیاں سماں چاہیو دور ہٹاؤں  
 جوین بخدی ہندی لکھوی جہاں جلیں کٹھلائے

یہ ساری باتیں ہیں جو کہ اس میں مذکور ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ ان کی پوجنا کرتے ہیں ان کے لئے عذاب ہے

جوین منہ ذکر ان ایہہ کیتیاں رہے نہ مومن نہ بد  
 عبادت یا تعظیم کفار کفر سب ہووے بھائی  
 تال نہانندے دیویوں ایہہ بھی شرک بتانھے  
 لال پی تے درو پری سہر کانی پری شماراں  
 اور دنیا بد لے دین گواون عقل جہانمے مارے  
 مگر قرآن حدیث نذر گناں تھیں جوین ہوائی  
 تے متحسن چیزاں نجیاں وانگ نہ شرک بھڑاون  
 جو کی ضروری فعل انہاں ناحق بدعت شرک بنائے

اشارات

فلما بعثنا لیلین بعضاً لئلا نکاذیکم یون خدا فرمایا  
 پس ظالم نوں سنگ ظالم ہاں اسیں پھڑو قہر عذابوں

چونکہ بد کردی تیرس امین مباش  
 چند گاہے او پوشاند کہ تا  
 مارا پوشید پئے اظہار فضل  
 تاکہ اس ہر دو صفت ظاہر شود

مثنوی

یہ ساری باتیں ہیں جو کہ اس میں مذکور ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ ان کی پوجنا کرتے ہیں ان کے لئے عذاب ہے

اسیں بعض ظالم کراں مسلط بعضیاں اپر بتایا  
 پاروں اس جنت رہی وچہ کفر گناہ خسراوں

زانکہ محنت و ہر دیا ند خداش  
 آیت زالاں بدیشیمان وحیا  
 باز گیسو از پئے اظہار عدل  
 آں مبتشر گرو ایں مندر شود

حضرت کہیا نشان قیامت وچوں ایہ بھی آیا  
 تے حاکم جھوٹے ظالم ہوسن بے وقافی والے  
 تاکہ یاسن سلمان ہوں بابا پتھوں قربانی  
 اور سقت گلے دل مومن اجیوں لون گلیو چہ پانی  
 عرض کیتی کیا ہوسی ایہ فرمایا ہاں سلماناں  
 تنہاں مومن ہوو مخالف تے اوہ کری جو سخن بانوں

یہ ساری باتیں ہیں جو کہ اس میں مذکور ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ ان کی پوجنا کرتے ہیں ان کے لئے عذاب ہے

کریاں فوت نمازاں تبلیغ شہوتاں بدن الایا  
 ویرہ او نہاندے فاسق ہوسن وچہ گناہ منکر لے  
 کیا ایہ کم ہوسن فرمایا ہاں بیج سلیماناں جانی  
 نہ طاقت رکھو مومن ایہ جو روکے فعل شیطانی  
 ہوسن لوک شریعتے بد ناقص منج جہاناں  
 تاوس کھان پون جے چپ تانغیوں جلے بچھانوں

خبر داری از خسروان مجسم  
 نہ آن شوکت بادشاہی بماند  
 مکن تا توانی دل خلق ریش

یہ ساری باتیں ہیں جو کہ اس میں مذکور ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ ان کی پوجنا کرتے ہیں ان کے لئے عذاب ہے

کہ کروند برزیر دستاں ستم  
 نہ آن ظلم بر دستانانی بماند  
 وگر میکتی میکتی بنج خویش

یہ ساری باتیں ہیں جو کہ اس میں مذکور ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ ان کی پوجنا کرتے ہیں ان کے لئے عذاب ہے



يَمْعَثِرُ الْحَجَرِ وَالْأَنسِ أَلْمِيَّاتِكُمْ رَسُولٌ مِّنْكُمْ يَقْضُونَ  
عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَى  
الْفُتُورِ أَنَا وَغَرَّاهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا  
كَافِرِينَ ذَلِكَ أَنَّكَ لَمْ تَكُنْ رَأْيَكَ مَوْلَاكَ الْقُرَىٰ يَظْلِمُونَ وَأَهْلَهَا عَظِلُونَ

اگرچہ جو بھی آدمی کی کیا نہ آئے تھے تمہارا پس لے آئے ہیں بیان کرتے تھے اور تمہارا نشانیاں میری اور تمہارے تھے مگر تمہارا  
اُس دن تمہارے کو کہہ لیا کہ تمہارے کو ابھی دی سننے اور جانوں اپنی کے اندر سب دیا تھا انکو زندگانی دنیا کی نے اور  
گو ابھی دی لیا کہ تمہارے اور جانوں اپنی کے یہ وہ تھے کافی ہوا سوا سوا کہ نہیں ہر پردہ کا تیرا مالاک کر نیا الہامیوں کا  
ساتھ ظلم کے اور لوگ اونکے غافل ہوں

<p>اوجھ انسان جماعت کیساں پاس رسول نہ آئے تے ملے حشر و نزل انسان میں خوب ڈرانے آئے تے حال پہی دھوکا دنا دنیا دی زندگانی تے دین گو ابھی خود جاننا تے سیساں کفر کو اداں نال ظلم تے غافل ہوں جو کوئی اسان بنی آیا کیوں نول اسان رسول کھلے تا سین تالغ تھیندے پیغمبر انساناں چوں ہندے آئے بھائی اٹھ صحت خطاب شہور مگر نہ رسل جہاں دچہ آئے جمہور علما اس طرف جو پیغمبر جن پیغمبر ہوئے نہوں رسول رسولان کول جیوں ست نفر جہاندی دلوالی قوم مند دین کہیا جویں جل جلالے رسولان انساناں سیا جوتہاں ملے آیات کمالے</p>	<p>جنس انساناں میں ہاں انہاں بیان سنائے کہیں ہیں کفر اپنے تے شاید مل لائق رسوائے جو حشر نشر اٹھ بھلے ہن اٹھ منے فعل زبانی کھلے پیل رسول تاکرے ہلاک نہ رب گراواں وعید رسول حج آوندی ناہ انہاں کہندے بار خدایا ایساں تیرا ندی جویں دچہ قرآن ارشاد و سیندے پر جمع ہوں سنگیہ خطاب انساناں جن پہلے ہی تے کہیا بعض حل جہاں دچہ ہوئی ہن سولائے ہے نام او نہاں مند وچہ روئی دچہ پردے پیغام رسول خدا و قوم اپنی نول چاہو چاندے جو قوم اپنی دل مگر تے اوست جن دوا و نوالے جو ساہن دلیل توحید میری تے صدق و لائوالے</p>
---	--

لے چتے وہ یعنی قرآن نہ کہیں کہ پاس دے دے دے پیغمبر نہیں ہے ۱۲ لے ولولا أرسلنا الیہا رسولا فتذکر ماتک یعنی تو نے کیوں  
نہیں ہم پاس رسول بھیجا تا ہم تیری آیات کی تابعدار کی کرے ۱۲ دے فی سبیلہ جیسے خطاب فرمایا منہما اللود و المرجان او کہ رسالہ النیر  
میں رسول انسانوں میں سے ہی خاص ہے گزراں نول دے خطاب انسانوں کے فرما جہیں تو پھر جنوں کی طرف بھی خطاب کا چوڑا پیغمبر  
ہو نہ رسولا و دہونا مثال اسدی جویں فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کو کج حشر منہما اللود و المرجان اذ حال الہی جو دربار کار سے تیں بکری  
جیں نہ ہی نہیں پس جویں دے دیا نول مثال فرمایا مال بکرا دے دے انہیں جہاں نول مل اسانند و مثال فرمایا داسطرق فتک خطاب دے دے الہی عنہما



تے ایسے اب دیا کیوں تسال دیا ہونے یا نہیں  
 پر اسان بنیاں بلکہ بھوٹھایا اوہناں تسالاں تائیں  
 اسال دینا اندر کفر کماٹے ڈرے نہ قہر غداہوں  
 لیتا نہ اکر کرن جال دیون متھ ہور سیر گو اسی  
 نہ جلدی کرے عذاب ہلاکت ال قری رب سائیں  
 غفلت پر نہ مائے اللہ تاجو کہن جشتر نوں  
 تے نسبت ظلم نہ طرہ خداوی کرنی جائز آئی  
 جو من لوک رسول تار بنوں حاصل کی غداہوں

تا کرن اقرار رسول آئے اتے پایا خوت اسائیں  
 گو تاگون ہلاکت کرے پایاں اج سترائیں  
 و نیل وچ مغرور ہوئے اج ہل محروم صوابوں  
 تاہو تاچار اقرار کرن ایہہ ویکھ سراجوں بھائی  
 رسول نہ جلد گٹ ف اوہناں گھلے باوہناں تائب تائیں  
 بشیر نہیر نہ پاس ٹے کوئی آئیا دہن خیر نوں  
 جو بھادیں باجہ گناہ گل دستیاں کرے فناہ الہی  
 بلکہ شکر و نعمت یادہ پڑھ قرآن صوابوں

### اشارات

استعداد روحانی فاسد ہوندى ہے كے تائیں  
 مگر قبول كے كے عبادہ فیض عقل الہام  
 تے لگے مگر ہوا نفسانی لذتوں شہواتوں  
 طاعین اللہ فیضك عن سبیل اللہ حیوانی فساد  
 نہ پیش ہونوں مرنی احكام ہوں كے جاری  
 تیاروں عل امور شریعت روح ترقی بھرنا  
 ہوا لازم عاقل تائیں حال اپنے واکر تدارك

پاؤں سنگ خطوط حیوانی طفلیت پر و کائیں  
 وقت بلوغ تے ہووے مخالف الہامات اعمال  
 ایہی جنگی استعداد بند ہو دی مارن نال مماناں  
 پیروی ہوا تہ ربی راہوں اوہ بھولاہے  
 تائیں اوس عمر وچ استعداد نہ بچے خواری  
 تے استعمال نو اہی راہوں روح نقصان ضررنا  
 تے ڈرے خطاب قہر دیوں جودن جشکر کرے لک

انبیاء را چہ جائے معذرت است

بصری حسن کو چہ دنیا ٹوٹے پنج انساناں  
 دو جو زائد ترے کسے غازی چوتھے تاجر آئے  
 جد عالم طمع کرے اتے حج کرے دنیا اموالاں

ہک عالم سو وارث بنیاں رب کیتو دیشاناں  
 پنجویں ہین بادشاہ سو اوہ چرواہو رعیت پائے  
 پھر کیتو اوسدی تابعداری کرسی کنوں بحالان

سہ قول ابن عربیہ نقل کیا ہوا کہ ہاں سبوطی استعداد عینے یعنی تریب آبادیوں کو ہلاک کر دیا ہے یا عورت کسی ظلم کے جو ان آبادیوں سے ظاہر  
 ہوں اس حالت میں جو وہ لوگ غافل ہوں تیک اور بد سے یعنی جاہل ہوں ۱۲ اسباب سہ وہ استعداد جو فیضان الہی کو قبول کرنے  
 والی ہوتی ہے ۱۳ سہ یہ اس سے کہ مقتضی ہے کہ جب کہ حق ہمارے تعالیٰ کسی قوم کی طرف دعوت حق کو نہ دے والا رسول نہیں بھیجتا تب تک  
 کسی قوم کو عذاب نہیں کرتا جب ان لوگوں میں رسول کو معذرت فرماتا ہے اور وہ لوگ اس رسول کی نافرمانی کریں تو پھر عذاب کرتا ہے انکو بلاشت  
 الہی نافرمانی اور مخالفت کے ۱۴ روح البیان ۵ اسے ثابت ہوا کہ جب اقوام عالموں کی نافرمانی کریں اور ان کے اوامروں اور الہی کی اطاعت  
 نہ کریں تو عذاب الہی کی سختی ہوتی ہے جس سے فرمایا حضرت صلعم نے علماء بنیوں کے وارث میں یہاں علماء ربانی ہر اوس علماء شیطان ہوں  
 ہر تار تار میں جسے بھل کلام مذہب یعنی فرقہ بندیہ و مذہب اور مذہب ایہہ وغیرہ ہیں ظاہر ہوئے ہیں ۱۵ علوای عقی عنہ سہ تمام حالات کو نبیوں نے  
 حق کی طرف اور نافرمانی و تمردوں سے خدا تعالیٰ کی اور سوا مگر امن میں ہیں خدا تعالیٰ کے ۱۶ روح البیان



شیخوں اٹل ہال آید مرید اور معاش	اٹل دینے ہرگز لائق دیدار نیست
جاں بہ خور غنیمت کوں دوجیاں راہ دیکھا ہے	تیرا ہر سکر و دل ہو کوں جو گم آپ ہوا ہے
از تہ اہل خشک رسائی طبع مدار	سب صلیف و اصل دریا نشود
جاں غازی مراد یہ نیست کہیتی جو شاہ زور کہاواں	تے عمل ریائی رب بھادے وانگول نقش مساواں
عبادت باخلاص نیت نکوست	وگرنہ چہ آید ربے مخر پوست
جاں خائن ہووی سوداگر کوہ اوس راہنی بھووی	جس ہووی خیانت پیشہ اوہ دچہ جگ خوار سدا کیو
دیں زمانہ مگر جبرائیل امین باشد	خائناں بس کہ در مکیں باشد
جاں غناہ ہوا گھبرا کر کوں آئہ دی چوپانی	جاں لگی وار کھیتی لول کھادوں پوی اندھیر جانی
باد خشاہے کہ طح ظلم فکند	پائے دیوار ملک خویش بکند

وَلِكُلِّ دَرَجَتٍ مِّمَّا عَمِلُوا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ. وَرَبُّكَ  
الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ إِنْ يَشَاءِ يُدْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ  
مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُم مِّنْ ذُرِّيَّةٍ قَوْمٍ آخَرِينَ إِنَّ مَا تُوْعَدُونَ  
لَأَن تَوَدَّ مَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ  
فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُغْنِي الظَّالِمُونَ

اور اسے ہر ایک کے لیے ہیں اور پھر سے کہ کیا ہوا نہوں اور نہیں پروردگار تیرا غافل و منحرف سے کرتے ہیں اور پروردگار  
تیرے لیے پروردگار ہر بانی والا اگر چاہے اور چاہے اور چاہے پر بھائے پیچھے نہ ہائے جسکو چاہے جیسا پیدا کیا تمکو  
اولاد قوم اور سے تحقیق جو کچھ وعدہ دئے جاتے ہو تم البتہ آئندہ الہی اور نہیں تم عاجز کر نیوالے کہانی قوم میری عمل  
کرد اور چھوڑا اپنی کے تحقیق میں بھی عمل نہوالا ہوں پس البتہ جانو گے تم کون شخص ہے کہ ہوگا واسطے اس کے آخر  
اوس گھر کا تحقیق نہیں فلح جائیگے ظالم

تے ہر اک نامیں درجہ عمال جو بد نیک کما یا	تے رب تیرا پیچھے نہ آئیں جو انہماں کر ہو چنایا
ہے بے پرواہ تیرا رب رحمت والا جیکر چاہے	کرنا بد و تسال تسال کچھ لے آوے جس چاہی

یعنی اعلیٰ و اوسط اور ادنیٰ درجہ میں مختلفہ اعمال کے عذاب ہو یا ثواب اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ بری کے مقدار اور جزائز اسے خوب بظاہر  
ظاہر اس واسطے کہ سب پروردگار کا کفر اور شر کے جو اہل مکہ تھے اور ان کے کبھی ان کی طرف ہی ایسی آیات و لائنیں ہر امکان کتب ص

مہربانی الہی اور ان کی طرف سے ہر ایک کے لیے ہیں اور پھر سے کہ کیا ہوا نہوں اور نہیں پروردگار تیرا غافل و منحرف سے کرتے ہیں اور پروردگار  
تیرے لیے پروردگار ہر بانی والا اگر چاہے اور چاہے اور چاہے پر بھائے پیچھے نہ ہائے جسکو چاہے جیسا پیدا کیا تمکو  
اولاد قوم اور سے تحقیق جو کچھ وعدہ دئے جاتے ہو تم البتہ آئندہ الہی اور نہیں تم عاجز کر نیوالے کہانی قوم میری عمل  
کرد اور چھوڑا اپنی کے تحقیق میں بھی عمل نہوالا ہوں پس البتہ جانو گے تم کون شخص ہے کہ ہوگا واسطے اس کے آخر  
اوس گھر کا تحقیق نہیں فلح جائیگے ظالم



جو میں تسالہ پائیس بہرگز بھول نہ لے سکا ہے  
کہہ عمل کرو اور قوم اپنی جائیں بھی عمل کماندا  
ٹھیک بات بجات نہ پاؤں جہناں ظلم کھائے  
جو چاہے کرنا بدوئے اونہاں تا بعد از جالیبا  
جو وعدے تسالوں انہیں بیشک پیاؤں والے  
عذاب ثواب میں نہیں کسی کنوں بسائیں  
اعملوا لی مکاتیم انی عامل اسج سخت و عید کفار  
ہیں صاف ہو و معلوم عقبی نوں پیاں کنوں آیاں

جو وعدے تسالہ تو نہیں تیں عاجز کرنیوالے  
جھپ جانو کس کا بن اوہ گھر آخرت والا ہوندا  
ایسے والیاں سخت و عید محال و چہ فرماؤ  
جو کفر سبب ہلاکت تھیو نیکال غضب پاوے  
سو توں بعد اٹھن ائے لیکھا ہی نیکی ہر حالے  
وچہ حاضر کرک تو بلالین تسالہ تھیں عاجز ہیں  
تیں کم کرو جا اپنی میں بھی خود جاعل کساواں  
بعض کہن اس قسم جو آیتاں ہیں منسوخ گواہیاں

## اشارات

جہناں اتعداد بھلواں کر کے روہر گوائے  
رات و نال جہناں راہ حق دیوچہ گالی جان پیاری  
عمر و دست نکر دیم عمر و مال و سرخ  
نہر بد کفار بعد از اونہاں سال کھولنایاں

اوہ ظالم لوگ! میں وچہ وار ہوا رحیلین بریائی  
اونہاں عاقبت نیکے قرب سخن باقیمت آخر کاری  
کہ کار عشق زمازیں قدر عنی آید  
اگلی آیت اندر بھایاں و سن صاف گواہیاں

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ  
بِذَرْنَاهُمْ وَهٰذَا لَشُرْكَائِنَا فَمَا كَانَ لَشُرْكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ وَمَا  
كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَى شُرْكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ

اور کیا انہوں نے سوا اللہ کے اور چیز سے کہہ دیا کہ یہ کھیتوں اور جانوروں کا ایک حصہ پس کیا انہوں نے یہ واسطہ اللہ  
کے ہوساٹھ گمان اپنے کے اور یہ واسطہ شرکوں ہمارے کے پس کچھ ہو واسطہ شرکوں و کچھ کے پس نہیں پہنچتا  
طرف اللہ کی اور جو کچھ ہو واسطہ اللہ کے پس وہ پہنچتا ہے طرف شرکوں کی بڑا ہو جو کچھ حکم کرتے ہیں  
تے کہیت حیواناں تھیں اونہاں حصہ من رب بھلایا  
وت کہن ایہ حصہ شب ظنوں تے ایہہ تباہ آیا

لہ یعنی کہتے تھے من مات فقد مات یعنی جو شخص مر گیا سو گیا آیا کچھ اور نہیں چلتا یعنی عذاب ثواب سب اس سے جاتا رہا اسی  
طرح غصہ و حوال ہونہ کا جو کہ کہتے ہیں جو مر گیا سو گیا کہ مراد اس طواری سے کہ جن باتوں سے دین میں آزادی بھی جائز وہ بات بعض کے  
نزدیک منسوخ میں جہاد الی امت کے ساتھ مگر نزدیک صاحب کیم کے نسخ کی ضرورت نہیں اس واسطے جو جہاد کا نام نہ لیا ہے  
جو لوگ مید سے راہ برہنہ آئیں ان کو قتل کرنا اور جو راہ دست پر آجائیں ان کے فروع نہ ہوں ایمان لائیں تو دفع سے بجات ہی ورنہ  
آخرت میں ماخوذ ہونے چھڑ اپنی جلی شقاوت طوار کے ساتھ دھون میں لکھتے ۱۳ خلاصہ



پھر جو تنہا شرک یا حصہ بول جان دیندے  
 ہر بڑا جو حکم کرن اور مشرک حصہ رب متا ناں  
 سن کے ولے مشرک رہا حصہ ہک بتائے  
 ایہ اپنے وہم گمانوں نہاں آہی وند ٹھہرائی  
 نہ اس ٹٹو اتہاں حکم کیتا رب نہ کچھ شرح کہیندے  
 تے حصہ ہک بتا نہ کہن کھان مجاور بتاں  
 ناہن خدا نہ حاجت اوسدی اوس لے ناہیں  
 نا اور ہن دیون دل بتاں کہن انہاں حاجت مندی  
 تس کچھ پرواہ نہ کہن جے وند بتاں شے کافی  
 جے حصہ بداموتا تازہ بتاں ول موٹاون  
 کہندے رب حاجت بتاں حاجت اوسدی کی  
 ہر غیر اللہ دی نذر حرام اتے شرک خدا سنگ یا  
 جو خدا الہی مع ولیاں دے فاتحہ نیت کروا  
 جو ایہو نیت ہو کہ تا جے عرفا کے زبانوں  
 قاتل اعمال بالشیات پہل عملاندہت ہوں  
 جو بکیر یا گیا رھویں غوث الاعظم عرفا کہندے  
 جو اس آیت سنگ نجدی نہدی لکھویں رو پائے  
 ہن نذرینا زجو مر سومہ اولیا وال شرک بتاے  
 خود شاہ رسول امت وکوں آسے فوج کریدے

۱۱ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۱۲ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۱۳ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۱۴ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۱۵ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۱۶ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۱۷ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۱۸ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۱۹ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۲۰ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۲۱ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۲۲ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۲۳ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۲۴ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۲۵ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۲۶ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۲۷ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۲۸ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۲۹ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۳۰ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۳۱ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۳۲ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۳۳ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۳۴ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۳۵ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۳۶ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۳۷ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۳۸ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۳۹ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۴۰ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۴۱ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۴۲ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۴۳ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۴۴ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۴۵ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۴۶ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۴۷ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۴۸ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۴۹ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۵۰ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۵۱ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۵۲ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۵۳ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۵۴ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۵۵ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۵۶ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۵۷ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۵۸ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۵۹ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۶۰ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۶۱ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۶۲ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۶۳ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۶۴ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۶۵ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۶۶ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۶۷ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۶۸ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۶۹ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۷۰ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۷۱ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۷۲ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۷۳ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۷۴ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۷۵ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۷۶ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۷۷ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۷۸ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۷۹ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۸۰ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۸۱ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۸۲ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۸۳ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۸۴ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۸۵ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۸۶ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۸۷ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۸۸ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۸۹ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۹۰ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۹۱ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۹۲ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۹۳ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۹۴ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۹۵ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۹۶ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۹۷ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۹۸ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۹۹ صلاحتی علی اللہ عزوجل ۱۰۰ صلاحتی علی اللہ عزوجل

تے جو حصہ بکار انہنوں متاں طرف لیندے  
 جسکیت جیوان و پاؤ ہر شے دیو پنا کھانا  
 چ کھیت جیواناں بھی ہر جنسوں پون ٹٹھہرائے  
 جو ہے ایہ حصہ رہا اتے ایہ حصہ متاں ایہی  
 مہاناں سکین جتا جاں حصے دیدیوں دیندے  
 جے بیک حصیوں بتا ولے حصے رو کہنتاں  
 جو متاں حصیوں حصو رہد رلدی چیر کہ ایس  
 جو رہے حصے تھیں شے کوئی مروی یا کم ہوندی  
 مروی یا کم ہو کہ تا دیدیوں حصیوں بھری وادی  
 جو متاں حصہ مونا اور نہ رب دی طرف لیاون  
 ایہ وچ مارک فاذن ہو سر ہول ویکھیں بھائی  
 جو نذر عبادتے اس حق خدا ول غیر پہنچایا  
 انیل اجماع حلال ہے اس وچ کوئی خلاف نہ دھروا  
 جو ایہہ بکریا ایہہ شیرینی نذر فلان بچھاؤں  
 جو نذر عبادت نیت ولیاں تا ایہہ نذر بتا ہوں  
 مقصود انہاں نذر فاتحہ حضرت نجدی بھلے ویندے  
 او وچ رسالے رنجیدی و بندے فرق بتائے  
 اور اکوں شرک ہوں بھلا خلقت او بچھڑا دے  
 تے کہ اپنی طرفوں اینویں علمی عمل فرمیدے

ملہ کفایت کہ ہیں تیوں کی عظیم نہایت ہی منظور ہے ۱۲ مارک ۱۳ یہ حدیث کا ترجمہ ہے جو مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم مطبع مجتہبی کے مطبع میں نقل کیا ہے اور وہ یہ ہے۔ انا صوبہ دکن متاعا میں مراو ازاں کنڈن چاہ سہت کہ حضرت مسلت پنا مہدین معاذ اللہ امان التماس ایشاں کہ ماورم ناگاہ فوت شدہ دیاراں گفتش نیافت اگر یافتے ویتے میکرو پس برائے ہے اگر چہ بکرم نفع ہوے خواہد رسید فرمودند سو چاہ بکن بگو کہ اس پراگو ماورعدا سمت یعنی دوسری سمت سواد کا کہنے کے یہ ہے جو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہو ماوردی ہے جو حضرت علی المد علیہ وسلم نے سعد کو فرمایا تھا اب نہ بچھاؤ سنے کہ میری مائی ناگاہ فوت ہو گئی ہے اور وصیت کرنے کی اسے طاقت نہیں ملی اگر وصیت کی طاقت پائی تو تجھ وصیت کرتی پھر اگر اس کے واسطے میں کوئی چیز نہول تو اس کو فائدہ پہنچا یا تمہیں فرمایا کہ تو اس کہو خدا اور کہہ دو کہ یہ کنواں سعد کی ولادہ کے سے ہے پس کوئی کہیگا کہ اسامی نے فتنے کے خلاف یہ کام کیا آپ نے شرع کے خلاف تعلیم دی تھی پس غرض یہ ہے کہ آخر دارینت یہ ہے اور ایسا کوئی شخص نہیں کہ جس کو بچھا جاو اور وہ کہو کہ میں نے غیر خدا کی عبادت کی ہے اگر چہ ظاہر ہو بر ولی کی نذر کہو یا کہ اگر خداوند خد صافی کی اس ملی کو تو اب کام



دل اضحیٰ بہک اپنی تے ہک طرفوں ختم رسالت  
فہم نہ مال حرام نہ ہو گوئی شے مول کہ دین  
نذر عبادت سمجھ خداوی اجر گھلیں اولیا وال  
نہ انہاں کفار و انگوں ہن کوئی متاں نذر مناوے  
تے ناہ کوئی حصہ رہتا ہو وریاں حصہ کروا  
نہ کسے جاگہ ایہ واقعہ ہویا مثل انہاں کفار وال  
ہن مومن کیہ کہے ایہ شے ربی ایہ شرکا وال

تے نہ کیسی ہی ماں سیری دا ایکھوہ احوالت  
ہو اکھن ایہ تو غوث الاعظم دی ہے یا بحر عطائیں  
شہنشاہ بھی اپہ پیت اس بن شرک بنا وال  
جونہی کہیا میخفت نہ جونہی ہو شرک کراوے  
ہو بکمال عبادت ووجہ کون عقیدہ دھروا  
ہو عسا کہندی اوہ اپہ رہتے ایہ شرکاء بدکلاں  
ناحق نجدی شور مچا وں شرم نہیں جہا وال

### اشارات

بنی ویاں با دین تھیں ہک شخص رہو غناک و دھیرا  
اہں عرض کہیتی ہں وقت جہالت سخت گناہ کما یا  
زنا یا وں کون گناہ اوہ لگا عرض گزارن  
چھ کرکھ بھی لڑکی جی با حضرت ماکو اریں  
پس میں دستوں چھو دیا تا ہوئی جو آن بچاری  
میں غیرت آئی ایہ جو اپنی لڑکی کہتے دواہاں  
زن نوں ہم کدن میں ول خوشیاں اپناں جاناں  
پس لڑکی میں سنگڑی عورت زینت زیب لباسا  
تایں اپنی لڑکی لیکیا باہر کھوہ کنارے  
تایا حضرت اوہ لڑکی رمدو چٹری سی گل میرے  
پس میں ترس آیات کھوول کیتہم نظر دوبارے  
کہو او باب مانت ماں میری ناہ گوا دیں

بچیا افسوس شاہ سہل کیوں توں غم کریں و دھیرا  
ہن مسلم ہو یا خون کراں کوئی شہنشاہ ہو یا  
ہن آہ اوہاں کوکاں نہیں دھیاں اپناں ماں  
تے زن سیری اوس جن سفارش کہتی الیش ماریں  
تے وڈی حسین زانیوں کاں کیتی خواستہ نگاری  
یا گھر رکھاں بن فائدہ وہیں گلیں عار رکھا وال  
ملنے کارن لڑکی بھی سنگ میرے کریں رواناں  
تے حکم عہد لیاں نہ تھیوں کریں خون ہراسوں  
میں دیکھیا کھوہ ول لڑکی بھی لگو ہن پوٹے  
تے کہندی او بابا کیا میں حق ہوئے ارادے تیرے  
تے غیرت سخت ہے کچھ لڑکی رو رو آہیں مارے  
نیں بے تفصیر نہانی عاجز ناہ وچ کھوہ لگا دیں

لہ اس قسم کی نذر خود مولوی سخیل نے متحسں بھی جو عیب کہ کسی کتاب کے مذہب میں کہتے ہیں جہاں کہ از مسلمان او شود و ثواب آں برحق  
کے اگر دشمنان برساند و طریق رسانیدن آں عادی غیر جناب الہی ہست پس آں خود البتہ و تحسں و اگر کسی کہ ثواب پرورش میرے سامنا اہل  
حقوق اہمست بقدر حق و جہانی رسانیدن آں اب زیادہ تر خواہہ مخواہ پیش فرمائی ہں امر از امور دوسرہ و فحشا و عارس و نذر و نیاز اموات شہدائے  
شہیدیت ماوروی سہل کی کتاب کے حوالے لکھوی نے جا بجا پتھرے ہں گو یا ہمیں ان کتاب پرورش ہے و دیکھو تفصیل محمدی منزل دوم جہاں شہدائے  
اور زینت الاسلام میں اسکو فاروق مہندی لکھا ہے۔ نذر و نیاز دین زکات پس فقیر نے انہی کتاب میں سے ہی حوالہ پیش کر دیا ہے اور علما کی  
سے یعنی وہ صاحب نظر کہ یہ اسد کی ہے اور یہ اسکی شرکاء کی ہے یعنی منافط پر ہر توبہ خدا کے ساتھ شریک کر دے کہ یہ بھی خدا کی مثل ہیں جیسے لکھوی نے  
تفسیر محمدی کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ کائنات حق ہے ہمارا تین تہ تو سہ خدا کے ہیں ہے اور ایک تہ شرکاء میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہک خدا  
کی طرف پکار نہیں پس طرح یہ ان کفار کے ساتھ عقیدت میں برابر ہو سکتے ہیں ہی کسی نہیں کہا کہ ان وں خدا کا شریک ہو بلکہ خدا کو اولی کہتے ہیں



<p>پھر کہی بھانوں اور حضرت کی نکال کھوہ وٹے          غلیہ کیتا پکڑا وہ لڑکی سو رہی مادر جائی          کھوپڑی تھوکرے اسے بایاتوں میں جان گوائی          ابہر ماجرا سب کے اتھیں حضرت شاہ ایداراں          تان ٹھیک رب بندائیں متعل تل تیری بدستند          اوہ مال اولاد ہی فتنہ پیڑی روکن یاد آہوں          فکر آب و دانہ درکج فتنہ بجاصل است</p>	<p>تے رحم آدمی لڑکی تے مگر عذو شیطان کو تے          روندی کھوپڑی شئی تے اوہ کردی رہی مڈوائی          جاں رہی آواز کرن تھیں تان میں گھروں آگ بھوائی          کہیا بچھیاں فعال تے میں کو آگ پر بے بد کرداراں          پوج روح البیان محقق صوفی کردا نقل سہنرا          تہیں کئی اولیا وال یا خودیتاں اصلاحوں          دیر چرخ اندیشہ روزی چرا باست مرا</p>
--	--

وَلَا تَزِنَ لَكَ دِينَ الْمَشْرِكِينَ قُلْ لَا دِينَ إِلَّا دِينُ اللَّهِ وَهُوَ يُعْطِي السَّعَادَاتِ

وَلَا تَزِنَ لَكَ دِينَ الْمَشْرِكِينَ قُلْ لَا دِينَ إِلَّا دِينُ اللَّهِ وَهُوَ يُعْطِي السَّعَادَاتِ

<p>اور اسی طرح زینت دی ہے واسطے بہتوں کے مشرکوں سے مار ڈالنا اولاد اونکی کا شریکوں اُنکے تے نوکر          ہلاک نہیں انکو اور نوکر ملا دیوں اور اُنکے دین انکا اور اگر چاہتا اُسکرتے پس چھوڑ دو ان کو اور جو کچھ باندھ لیتے ہیں          جوئے مشرک فتنہ سازی چھی اونیں تنہا شیطاناں          یعنی زندہ بیٹیاں بن اہل شرک نوں بھاناں          تانیا پوج ہلاک ہوں اوہ پاروں کچی اولاداں          ہوتا جو رلا دیو اوہناں تے دین جو اسماعیلی          پس لے محبوب توں چھوٹا نہال تے جو بہتان لگاؤں          جو دچہ محبت غیر اُسکے کرن تباہ خود جاناں          الحب لله والبغض لله جویں دچہ حدیث و سیوے          بن افسیاناں گنچھو دیکھی منڈے رلن ہزاراں</p>	<p>مارن دھیاں واکر دسیا سبھناں اہل دیناں          قروں دیواں جو ایہہ کھتوں کھاسن کتھ پراناں          تے لین عذاب حشر نوں پاروں کفر تے شرک سداں          تے جو رب چاہندا اشرک تہناں کردی ناہ ایہ چلے          بھی جو غلط گمان کرن اوہ اور لک پچھوں تاون          اوہ بھی اس آیت پوج داخل ہن رب نہ بھاناں          کل نفیر تے حب ہوئی رجاں نہیں شرک بنوے          تفرسے پوجن پٹن گدن شرم نہیں مہراراں</p>
--	---

ملہ اور کتنے اولیا اللہ اپنی اولاد کی موت کو اختیار کیا ہے اس واسطے کہ جو شے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طالب کو روکے وہ فتنہ ہے احوال اور اولاد میں  
 پس ان اولیاء اللہ میں ایک حضرت ابراہیم بن ادھم میں کہ جب انکو انکا بیٹا کہ عظیم میں ملا تو اپنے بیٹے کی محبت اور غیبت کو اپنے دل میں جب بیچھا  
 تو اپنے دعا کی کہ میرے اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے موت دی یا اس میرے بیٹے کو اور شاہ بھی اپنے بیٹے کی طرف کیا پس فوت ہو گیا اور لاویں  
 کہہ کر کے زندہ غیر غیبت کو اپنے دل میں سو تو حید کے ساتھ اور مت کر دے اس واسطے کہ تفرق کرتی ہے اس کے نفس کی طرف  
 سے اور حقیقت میں تصرف اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہر الی قولہ اور اولاد کا زیادہ ہونا اور انکا کھٹ جانا اور پھر ادھر مکرنا مجاہدات سے بھی کہیں بڑھ چکا  
 معتبر ہے گویا وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کر رہے ہے ۱۲ روح البیان ۱۲ شرکاء سے مراد انکے پیشوا ہیں جنکی کوہ اطاعت  
 کرتے تھے شرک میں یا تنہا نے کے جہاد بن رہی تھیں یہ لوگ انکو ایسے کام تبارک و تعالیٰ میں ۱۲ احوال کی نفی اللہ عنہ سے یعنی اسی خاطر  
 انکو انکے شریک کہا جاتا ہے کہ وہ بت پوجیا کا بہتہ تباہ تے ہیں یہی اٹھی ہلاکت کا سبب ہے اور عتاب پانے کا ۱۲



سنبھاس کیے گئے رافضیاں سے بھائی  
 بنو محب ہاں پیر پیر ایک دیا رھویں ترک نہ کروے  
 حب ابھی کوئی زبان دھجک پچ پکڑاوے  
 تاپا رہویں مہن ثواب اس متیاں راضی روح انہاں سے  
 سن ہر رسم جہالت والی آیت دور ہٹاوے

بہتر ترجمہ انجیل - انا خداوند انسانوں کا

منہدی کدھن نال زیدیاں مہن موافق واہی  
 تے مسیحی روح کدی پیر نپاؤن کچھو تاسن مروے  
 جو چال بیناندی چلن ادھ جب دھجک لحت آوے  
 جو بار پوئیں کن غیبت اس کنوں روح خوش کوئیں تہاندی  
 جو طور طریقہ صلحاوند اوہو رب نول بھائے

وَقَالُوا هَذِهِ الْأَنْعَامُ وَالْحَرثُ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بَرِّعِهِمْ  
 وَالْأَنْعَامُ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا  
 افْتِرَاءٌ عَلَيْهِمْ سَجَزْتُمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ

او کہہ مانہ ہوں یا نہ ہوں گھبتی میں ابھی نہ کہتا اسکو جو حکیم تھا گمان اپنی کہ اور جانور میں کدھرام کیلگی میں نہیں انکی یعنی سوا ہوتا  
 اپنے اور جانور میں کہ نہیں یاد کرتے یعنی وقت قیامت کے نام اندک اور پور کچھ باندھ کر اوپر اسکو البتہ بلا دیکھا انکو اپنی کہتے کہ تھی باندھ کر  
 تے کہن ایو نہ کر گھبت نہ کھاؤن نال تے آداؤن  
 تے ہو حیوان جو نام خدا بن کہندے نام غیر نہ سے  
 انہاں جلدی بدلوئی رب جو آہے کوڑ بناندے  
 حجرتی محجور جو ممنوع روکیا بند کرایا  
 جیوں وچہ ذکر حجرا والی ہوئی پچھان تھاری  
 تے سائبہ ساہن آما جو چھوڑ دے کھٹے پیوں کھاؤن  
 بعض حیوان چڑیاؤن تباں فرج انہاندی ناموں  
 جوائے خوش اس فعلوں ایہ اوہ کم کروا جاری

بہتر ترجمہ انجیل - انا خداوند انسانوں کا

تے ہو حیوان حرام سواری پچھا لو انہاں کھٹھ اون  
 جو بت بنا کر رب کو اوپر کا فرشتہ لگانے  
 جو غیر اللہ دے ناموں کٹھی آہو مل تباں دے  
 جو مرد کھاؤن اتے نال کھاؤن وچہ خلاصی پایا  
 کجہ حیوان سواری کر دے لیوں خدمت ساری  
 نہ کوئی نفع اٹھاوے استھیں جوین منہو تباؤن  
 تو بد نام نہ لین اوہنا تے بعض جھوٹے الزاموں  
 اس تہیان مندی خود ظالم لین سب کو کھ خواری

وَقَالُوا مَانِ بَطُونُ هَذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُنُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ ذُرِّيَّتِنَا  
 وَإِنْ يَكُنْ مَبْنًى فَهُمْ فَيْدٌ شَرَّكَاءَ سَجَزْتُمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ

کہا کہ ان میں جو حضرت شیخ عبدالجبار جلیلی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور ہے کہ ایک بیکار بیٹا اور ایک ترم مقدم چلنا زور کو کا پانہ ہو بہر بہت پاکیزہ اور متعصب  
 مانی خاص نہ ہو ایک روح پر فتنہ کو اسکا پیو چاؤ ۱۲ سالہ لایطعمہا الا من نشاء برعہم نہ کھاؤ کوئی اسکو نہ کجہ ہم جاپیں ساتھ گمان اپنی کہتے یعنی  
 عورتیں انکو قریب بھی نہ ہوں اور وہ کھالیں حاصل ہوتی ہیں مہر میں آگیا جو ۱۱ علما نے اسکو جیسو حافظ محمد انصاری نے جو کہ نام پوچھا کیا ہوا علما لایطعمہا



اور کہا انہوں نے جو کچھ بیچ بیٹوں ان جانوروں کے ہے خالص ہو اسے مردوں ہاں کی اور حرام ہو اپنی بیوی ہاں کی  
 اور اگر مرد سے مردہ پس وہ بیچ اس کے شریک میں البتہ خروید کا اوکو کہنے ان کے کی تحقیق وہ حکمت والا جانور والا  
 تے کہیں جو حیوان پٹیاں انہاں حیواناں محل تھیاٹی  
 جے مردہ جسے تائب رکے کھاؤن مرد و نانی  
 صاتی بطور ہم تھیں بچہ پیٹ مراد اتفاقوں  
 تے حضرت ابوحنیفہ زفرانے حسن کہیں جے زندہ  
 تے بچہ پانی تی تاج شافعی وچہ ہر حال تباوے  
 تے بچہ لونڈی انک منہ مانی ہوگ آزاد الاون  
 ہر ہر حال تے ہون ماں شگ شرط نہ خفی کہندے  
 پرخفیانے شبہاں جاہک نظر احتیاط ایہانی  
 اہل ترک ماں وں بریاں پھر انہاں حال تبا یا  
 اوہ خالص محل اسوایاں مرداں و ناناں حرام ہو یا تی  
 ہو رب حکیم علیم دے انہاں بدلہ سخن زبان  
 اوہ زندہ ہوو یا مردہ تے کہیں حلال مذاقوں  
 تاخصیک حلال تے جے اوہ مردہ مرد وں حرام اوہ گندہ  
 تے کہو نام نہ تابع ماں وچہ حلیت حرمت ٹھاکے  
 تے شوہر لونڈی تے جے لڑکی جسے نہ حل بناؤن  
 تے شافعی نص عموموں ہر جا تابعیت فرمیدے  
 جو عمل احتیاط اوپر بن کر دے ساڈے خفی بھاتی  
 جو در تنگیوں لاد مریدی حیوں اگے فرمایا

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ

اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

تحقیق نو ماں یا اولن لوگوں نے کہ مارڈالا اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے اور حرام کیا او پچھنے کو کہ دیا تھا  
 اون کو اسد نے جھوٹ باندھ کر اوپر لکھ تحقیق گمراہ ہوئے اور نہ ہوئے راہ پانے والی

ٹھیک زبان کہتا جنہاں پٹیاں کہتیاں مثل اولادوں  
 انہاں اسد اوپر جھوٹ لگا خود حل حرام ٹھیکے  
 وچہ حق ربیعہ مضریہ آیت دوویں قبیلے آئے  
 جو کران اسقاط محل اوہ بھی وچہ اس حکم و آئے  
 جو چھ طفل آواز کرے نش غسل جنازہ آیا  
 پاروں جبل حماقت جاتیاں منع خداویاں لوال  
 سو ٹھیک ہو گمراہ اتے ناہ اوہ راہ سید و آئے  
 بعض تے ہو عرب قبیلے بیٹیاں زندہ دید آہے  
 جو ابھی زندیاں رونا لنگوں مومن من منائے  
 جو ناہ حرکت آواز کرے نش ایویں دین آیا

۱۲ تفسیر احمدی اور ہامیہ وغیرہ کتب فقہ میں بیچت موجود ہے ۱۲ حلوانی عفی اللہ عنہ ۱۲ بیچ فوج اور بیچ و شراء اور آواز  
 بھی ایسے حکموں کے ۱۲ اسوایے کہ جو بچہ فوج کے پیٹ میں سے نکلتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اسکی ماں کے فوج کرنے سے پہلے مر گیا  
 ہو اور اپنی ماں کے فوج میں داخل نہ ہو اور بھی ہو سکتا ہے کہ فوج کے بعد مر گیس ہر حال میں یقین نہیں ہو سکتا جو وہ بچہ فوج کیا گیا ہو اسوایے  
 احتیاطاً ترک کیا جاتا ہے ۱۲ غلامانہ التفاسیر جلد ۲ ص ۱۶۰ ۱۶۱ تنگہ سستی اور خوف کے سبب اور دشمنوں کے خوف سے جو غالب  
 ہو کر ہمدی بیٹیاں لیجائیں اور اسی طرح قبیلہ بنی کنانہ کے لوگ بھی کرتے تھے ۱۲ خازن و سراج و مواہب وغیرہم حلوانی عفی عنہ



وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أَكْلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلًّا مِّنْ ثَمَرٍ إِذَا أَثْمَرَ اتَّوَّاهُ حَقٌّ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُغْنِيكَ لَهُ الْجِبَالُ الْمُرَشَّحُونَ

اور وہی جس نے پیدا کئے باغ شہنیل پر چڑھائے ہوئے اور بغیر چڑھائے ہوئے اور کھجوریں اور کھیتیاں مختلف ہیں کھانے کی چیز اس کی اور زیتون اور نارنگیاں اور غیر کھیاں کھا پھل اسکے سے جب کہ پھل لاوی اور دھق

اسکا دن کاٹنے اسکے سے اور دست بچا چھ کرو تحقیق وہ نہیں دست رکھتا بچا چھ کر پھالوں کو

تھے بعض بن گنجان تھے ہونچورال کھیت اوپاٹھی ایک غیر متشابه کھا پھل اس کی تھیں جان صریح نہ کرو اسراٹ جو مضر کوٹ دوست رکھنا سائیں وچہ بخاری ابن عباسوں میں انکو راں کہندے یا معروش جو چھن غیر معروش جو آپے ہوئے کوئی بوختہ تھے کوئی تھوڑی فرق انہاں میں انہاں سے تھے غیر متشابه جو آپس وچہ صورت رنگت پاوان اسراٹ جو باچہ ضرورت بچا بقائدہ خرچندے تھے باغ زراعت جدول کپیوں واجب نندوں صریحاں نہ لا ہو وقرنہا تفس عشر زکوٰۃ سہ ہوی

تھے بعض بن گنجان تھے ہونچورال کھیت اوپاٹھی ایک غیر متشابه کھا پھل اس کی تھیں جان صریح نہ کرو اسراٹ جو مضر کوٹ دوست رکھنا سائیں وچہ بخاری ابن عباسوں میں انکو راں کہندے یا معروش جو چھن غیر معروش جو آپے ہوئے کوئی بوختہ تھے کوئی تھوڑی فرق انہاں میں انہاں سے تھے غیر متشابه جو آپس وچہ صورت رنگت پاوان اسراٹ جو باچہ ضرورت بچا بقائدہ خرچندے تھے باغ زراعت جدول کپیوں واجب نندوں صریحاں نہ لا ہو وقرنہا تفس عشر زکوٰۃ سہ ہوی

ہو اور وہ جس نے اپنا بعض گنجان بنائے میوے رنگانگ تو زیتون نارنگ جیسے تھے دیہ حق اس کھیتی بند جاں کٹو اوستائیں معروشات حج معروش گنجان انکو گھاٹریاں کہندی جو کھل چھتاں وانگ بن جویں کوٹھے چتے ہوئے طعم تے اکل مزہ جو بن کھٹا مٹھا کوڑی سارے متشابه جو رنگ مشور وچہ ہو جیسے وساوں حصا و زراعت معنی پھل توڑن تائیں بھی کہندی زکوٰۃ اموال ہکسالوں چھو ہو تک فرض غنیاں جے کھیتی اس مالک ہووے تھیں جدول لگیو جے مالک پانی کھیت نہ دتا تائیں حصہ دیہواں ایہ ابن عباس طائوس حسن ہو جابر زید سعیدوں بعض کہن حق ہو مراد ایہ باچہ زکوٰۃ ادائی تھے ابن جبر کی سیاسی حکم ایہ شروع اسلام بدائیں کہیا بن کثیر ایہ آیت محکم مالک لازم پایا

۱۔ اتواحقہ یعنی ان کے نزدیک کھیت اور میووں کی زکوٰۃ عشر ہے یا نصف عشر ۱۲ خازن ۲۔ قول ہے علی بن حسین اور عطاء اور عبادہ کا ۱۲ خازن ۳۔ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ زکوٰۃ نے تمام نفع جو بیع قرآن مجید کے میں منسوخ کر دیے ہیں ۱۲ خازن و معالم -







جو بندہ نیکوں کے جذبہ میں منزل تک نہ پہنچایا  
جو باقی رہے ہجوم غمناکیاں رکھاں اوپر رکھائے  
وہ پھل بیان جو قائم و چہ زمین قلب و دلی جانوں  
اصلہ ثابت و فرع ہا فی السماء جویں و چہ قرآن گواہیاں  
پھل و نہاندے طرح طرح و چہ عرائش و منہدے  
معرفت عصمت توحید اتے تجسید تاوان  
سنگ تیل جلوجہ اتے صبغہ صبح حلال کمالوں  
کنول حقائق ہر شوائق و کچھ عرائش حالے  
جو بعض انہاں بعضوں نیری تو کیا ہر وروج تھیں مہے  
سنگ نور ایمان ایمان و وعیر یوں رہا کہیا منشاؤ  
تے دیہو زکوۃ انہاں نعمتاں کنول میں سنگ صلا حال  
پر یا تجھ اصلاح اپنی سے روانہ دس بھید کمالاں

الیٰ یصعد الکلم الطیب فالعمل الصالح ہے جویں ب فرمایا  
تے غیر معروفات کہ چھتریاں باجوں میں آئے  
تاکل مرید سوط الصابوق او پھل کھان ایقانوں  
اوش خال اپنیاں چہ عالم ملکوت کھلایاں ہویاں  
روح او نہاں کھیتیاں تخم محبت والے پیدہ ہونہدے  
جویں شوق محبت قدس بر قوت خوف جافراون  
زیبوتی اوسدا اخلاص حال نکلے کنول سینا وصالوں  
اندر اسکا الہام و رشتوں پھل جس خلعت والے  
متشابهات و متشابه ایہہ میں مقام فقر دے  
پس ب کہیا سنگ انہاں سیویاں فائدہ نفع اٹھاؤ  
کلوامن شمر اذا شمر کہا و وہ پھل پھلن جدا ل  
مقام حال و سوا و نہاں تا بعد اسی منت چالاں

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةٌ وَفَرَسَاتٌ مَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ  
الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ثَمَنِيَّةٌ أَزْوَاجٌ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ  
وَمِنَ الْمَعْزَانِ اثْنَيْنِ قُلْ لِلذَّكَرَيْنِ حَرَمٌ مِّمَّا الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا أَشْتَمَلْتُ عَلَيْكَ  
أَرْحَمُ الْأُنثَيَيْنِ نَبِيُّنِي يَعْلَمُ إِنَّ كُنْتُمْ صِدِّقِينَ وَمِنَ الْأَبِلِ  
اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ لِلذَّكَرَيْنِ حَرَمٌ مِّمَّا الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا  
أَشْتَمَلْتُ عَلَيْكَ أَرْحَمُ الْأُنثَيَيْنِ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّيْتُكُمْ اللَّهُ

ملہ انکے انوار کی بہنیاں پہنچی ہوئی میں اسد مل جلانے کے قرب کی حاجت ازلی قوت کیساتھ اسکی بلندی میں ۱۲ ملہ اور اس جگہ حضرت  
موسیٰ کو خطاب فرمایا نودی میں شاطی الواد الایمن فی البقعة المبارکة من الشجرة ان یغوسی اذ انزل اللہ ۱۲ ملہ صیو فرمایا حتی  
تبارک و تعالیٰ نے شجرہ معقر من طور سیناء و ثبتت بالیمن و صبیح للاکلین ۱۲ ملہ جیسے فرمایا یوقد من شجرة مبارکة و یزیتونہ  
لا شرفیہ ولا غریبہ یکاد زیہا یضیی و لولم تمسک لہ ناز نور علی نور ۱۲ ملہ جو بعض معاملات اور بعض شکافات اور بعض ہزار  
اور بعض انوار میں ۱۲ عرائش ملہ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے و انزل حقیرا یوم حصا دم یعنی دو حق اور سکا دن کئے اس کیفیت فیضان کے  
یعنی جب کامیاب ہو جائی تو پھر صاحب ارشاد و کولایق ہی جو اس حاصل کی ہوئی سائل سلوک اور کھیتی انکے فیضان شہر سے اٹکا جو حق ۱۲







اور تیسرے میں سے حرام ہیں سو وہ یہاں حکم الہی اور وحی الہی کے قیاس کا تحت اخراج ہے لیکن جو کوئی ایک آیت کے بعد کسی عیسوی مرد کی حرمت میں طلب کی جاوے جو یہ تو بولیں خام کے بیچ کے ولایت کرتا ہو ۱۲

جاں کہیا کفار و سون کپیری پخیر حرام چھہ رٹی

تا اگلی آیت نازل ہوئی خازن وچہ کہیا نی

قُلْ لَا آجِدُ فِي مَا أُوْحِي إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ

مَيْتَةً أَوْ دَمًا مُسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خَنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَ

لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمِنْ اضْطَرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

کہ نہیں پائیں بچہ اُپیچہ کے کہ وحی کیا گیا ہو طرف میری حرام کیا گیا ہو اور کسی کھانہ بولے کے کہ کھاؤ اور سو مگر یہ کہ وہ صرف اپنا ہو والا ہو اگر کوں میں سو یا گوشت سون کا پس تحقیق وہ ناپاک ہو یا فسق ہے کہ نام لیا گیا ہو وسطی غیر خدا کے ساتھ کے پس حج کوئی پس ہونہ چھٹی والا اور زیادہ مت پس کھانہ والا پس تحقیق پروردگار تیرے بخشنے والا مہربان ہو

کہہ جو وحی ہو کہیں سو کوئی تشنع نہ پاواں جو باجہ فرج مروا یا خون جو جاری کنوں رگاندے اور وقت فرج کے غیر اسد واجب ہے نام الاوے پس جہو یا لاچار نہ باغی تاہ حد لنگھن والا مضطر اور جو کھجکے ستایا ہو یا جان و ماوے تاکھان روا اسقدر جو جتنی کھاویاں جان جاوے طاعم مرد ہو یا عورت عام مراد ایہا فی دم منقوع جو کل چلے خود اور وہ ہے گال تھیں پھنراہ اور بخش وضو تروری وچہ خلاصے لیاٹے ایہ ول خنصر یہ پھری جو سہ اس بخش العین تباون جویں ہڈی چڑا وال وغیرہ دیکھ کفایہ پیارے کہیا پچ کہیہ کھلے جنہوں ایہ کل سچہ نہ پنیدی ظاہر آیت چونہ چیزاں بن ہر شے مل تباوے

ایہ کھان مالو جو کھاٹے مگر جو ذکر اتھا وال ہو رگوشت خوک اور ٹھیک کھاتے جو فسق نہ بھانکے فسق اس حبت کہیا جو اس تھیں ذراج فاسق اوے پس ٹھیک غفور رحیم تیرا رب حمت بخش والا تے باجہ انہاں پیر اند کوئی شے حاضر نہیں حج کھاٹے پر جو رہزن ہو کتے عاوجو حاجت تھیں وہ کھاٹے جو مشرک اوپر زناں بجیہ حرمت گندی وہی جو باجہ رگاندے خون اوں ایہ ہو یا حکم مہراں تھیں معنی جس بخش تے جو اس وچہ ضمیر دساٹے ہو میتہ کھان حرام تو ہو اس فائدی روایتا وں نے خوک دیاں کل جزاں حرام نہ فائدہ روا سو باک بخاست حلت حرمت کوئی تو بخش حلال غنیمندی پس چاہے چکر الی خرابی ہو ورنہ وحی کھاوے

لے جیکہ قرآن میں خنصر بابت بخش ہونے کے حرام کیا گیا پس ہر جنس جانور اسی قیاس پر حرام پھر کچا مشرک جو کھے سبب ساتھ حلت مذکور کہ بخاست ہو اور ہر جانور پاک ہو کوئی جانور حرام نہیں مگر مردار و بیع فرج کے کہ کہیا ہوا وہ جانور فرج شدہ سے کوئی طعم نہیں گدوہ جسے فرج کیوقت غیر اسد کا نام لیا گیا یا غیر کے قریب کی شے ہو پھر ہر جانور حلال ذبح ہو فقط رگوں کا خون حرام ہو نہ اور کچہ خون اور کھل ہڈی اور رانیں وغیرہ سب مکروہ ہیں ۱۲ اظہار صمد علیہ ایک عبد لدنامی اگر وہ چکر الوی ہو اسکا عقیدہ ہو کہ تو قرآن کے کوئی حکم حق نہیں بلکہ جھوٹ کی تمام حدیثوں کا منکر ہو بلکہ یہ بتانک کہنا ہو کہ جھوٹا کلامی ہی فقیہ تھا۔ وہی لوگ بھی اس کو حلال پڑھتے ہیں پس اس کو چھپا جانو کہ جب ہر دہ شے کہ قرآن کے ساتھ حرام اور ۱۲



ایہ مذہب ابن عباسؓ نے عائشہؓ بھی ہوں ان اشیاء  
جو باوجود حدیثان لیل قرآن حرام ایہ چار بناؤں  
جو میں روح المعانی وچہ محدث لکھنا صاف دیکھو  
حرمت لائی حیوں خرابی ہو ورنہ جاناں

کہ کہن حرام فقط ایہ چیزیں چہ کھانیاں حیواناں  
جبہر علماء و انہاں جواب الائے ہر انواعوں  
نہ حصہ ہو یا جو بعد اس حرمت تا کہ شہودی تھیکو  
قرآنوں بھانویں ایہو مگر حدیثان کئی حیواناں

### اشارات

تے گئے ہوں اکٹھے آپرہ آموار نکارے

مقیمہ ہر وار جو دنیا بد بود گند او بھارے

دریغ سائیر محبت کہ بنا اہل اقلندی

حافظ بہاؤ چو تو عالی قدر حیل استخوان حریف است

ویشیں خون تو میں اپنی واناغل بھگے جان دی  
جو میں جو انحراف صاب لاکم ابن عمل لپیڈ شیطانی  
تے بے قراری حق دی راہوں کرنی جس بناؤں  
جاں پیدا بنی ہوئی کسرے دی مجلس رزلہ آیا  
طلب نیر اندی کرنی ہے ایہ بھیک ام مہلوں

دما فسطوح شہوات لذات جو پاروں نہاں ہاندی  
تے ہو لہم الخیر جو شیطانی انفعال سچھانی  
فاجتنوہ پس انھیں تیس سب پرہیز کماؤ  
اتے ہونا دور خدا انھیں ہر جو میں وح حدیث و سیا  
ادھقا اہل غیر اللہ ہو نکل طلب حق و لوں

تمنا کشد از خدا خبر خدا

سعدی خلاف طریقت بود کار دیں

تے قدر ضرورت تھیں وہ طوع عام لباس سرف سیا

تے نعمتال قدر ضرورت وین ہے جائزہ فرمایا

لہذا دل انکی یہ جو کہ نہیں ثابت ہوتی حرمت مگر وحی کے طریق سے اور ان چار چیزوں کی حرمت میں امتیاز کہ تعالیٰ نے صریح فیض نزل فرمائی  
تقطر اور اسی طرح فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں اعماء حرم علیکم المیتہ والذم و لکم الخمر یہ ما اہل بہ لغیر اللہ یعنی یہ  
چار چیزیں جسکا اس حکم کے مگر جمہور علماء نے کہا کہ تحریم یعنی حرام کرنا فقط اسی سے ہی مخصوص نہیں کیا جاتا بلکہ حرام کیا جاتا ہے  
موافق ہو گئی ہے حکم کے مگر جمہور علماء نے کہا کہ تحریم یعنی حرام کرنا فقط اسی سے ہی مخصوص نہیں کیا جاتا بلکہ حرام کیا جاتا ہے  
ہر ایک وہ جو قرآن اور حدیث کے ساتھ حرام ثابت ہو اور تحقیق وار ہو یعنی حدیثیں انکے سوا کئی جانوروں کے حرام  
ہونے میں بعض ان میں سے گد اہلی ہے اور دندہ بھارینوالا اور غنیمت پرندوں میں سے اور مرغ کیا گیا ہے کھانا بلی کا اور  
کھانا اور کئی قیمت کا اور اسی طرح حرام کیا گیا ہے ہر ایک وہ موزی جانور جنکے مار دینے کا حکم ہے۔ سلج المیز ۴۵۴ جلد اول یہ  
ان لوگوں کا جو ابھی چاروں چیزوں میں حرمت ثابت کرتے ہیں فقط اور اسی طرح مواہب الرحمن میں بیان کیا گیا کہ کلمہ  
معظم میں اتنا ہی ہوتی تھی اس میں نقطہ بھی چیزیں حرام آئیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا جو اسکے بعد اور کوئی نئے حرام  
ہو میں حضرت علیہ السلام نے جو چیزیں حدیثوں میں حرام قرار دی ہیں اور جو اسکے بعد قرآن کریم میں ام  
ہو میں وہ سب کی سب حرام میں سا اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر القرآن میں فرمایا ہے کہ مشرکین سے  
پیلے آپ نے کونے محرمات بیان فرما کر بعد میں انکار دیا جو میں ان چیزوں میں سے جسکو تم حرام بنا تے ہو وہ کوئی چیز  
حرام نہیں پتا سوا ان چیزوں کے۔ مواہب والے نے کہا یہ قول آیت کے موافق ہے اور نہایت پسندیدہ ہے اور بعض حکوم نسخ کتبہ  
جیل مواہب ۴۵۴ پارہ ۸ ص ۱۵۷ میں حضرت صلعم نے فرمایا کہ وحی کیگوں مطر و دودھ کی جو کہ دنیا کی مثال مرور کی مثل ہے اسلئے کہ جس ہونے  
ہیں مرور کرتے اور کھینچتے ہیں مرور کو مثل انکی اروج البیان ص ۱۱۷ یعنی دین کی برادگی باعث دنیا کی لذات و شہوات ہوتی ہیں علوانی  
ص ۱۱۷ میں فرمایا اعماء الخمر المسک الاضباب والا کلام رحیم من عمل الشیطان سورہ بقرہ تفسیر لکھنؤ ج ۱ ص ۱۲ علوانی ص ۱۱۷ میں کسرے  
کامل کا پتہ کیا اور اسکے ۴۴ انگڑے کر گئے آپکے ظہر سے ایسا ہی حق کی طرف ہو بیزار ہو میں رزلہ پڑا ہے اس پر حق ہی وعدہ ہوا ۱۲۱ علوانی



وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ  
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ  
بِعَظْمِ ذَلِكَ جَزَيْنَهُمْ بِبَعْضِهِمْ وَإِنَّا لَالصِّدِّقُونَ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ  
رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْجَاسِمِينَ

اور اہل ان لوگوں کے کہ یہودی ہو جو حرام کیا ہے ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی ہر قسم کی پرانی چربی انہی  
مکروں کا حصہ ہے جو پیٹھ اور پیٹ یا اتریاں یا بیل پٹ یا ہوساتھ ہڈی کے یہ بدلادیا ہے اور لکڑی کے پتے کی  
اور تحقیق یہ سب چیزیں پس لے کر جھٹکنا اور بھجکنا پس کہہ دو کہ تمہارا صاحب رحمت کشادہ کا ہے اور نہیں پھیرا جاتا خدا  
اور اس کا قوم کتا ہمارا ملے

یہی بکری بھید گائیں کی چربیوں منع تنہا فرمایا  
یا ہڈی و چھری اور چربی جانور تنہا تماموں  
نے ٹھیک اس لئے ہے وہ کہ خبراں سچ سنا  
نہ اس امر کی عذاب اس قوموں جنہاں اکلیا  
وچہ در منشور ایہ ابن عباسوں نقل حدیث استاد  
یہوداں ہر ہر ناخن دار آہے رب منع بتائے  
ہو چکی و بیو والی ایہ اوہناں آہی جائز پاندی  
جو قتل بنیاں کر دی راہ خداؤں لوگ ٹھائے  
جاں تو غضب وقت ہو کوئی موٹی نہیں  
جو حل حرام یہوداں ساں حرام حلال کمالاں  
وچہ وہاں صحیح جابر بن عبد اللہ کنون بتاؤں

تساں حرام یہوداں اوپر ہر نہ نہ دار بھرا یا  
مگر جو پیٹ تنہا ہندی یا تنہا اندراں اوپر لکھوں  
یہوداں ساں نہناں دنیا پاروں ظلم تنہا  
جو تینوں اوہناں بھوٹا یا کہ رب رحمت وافر والا  
ذی ظفر جو باغ الا شتر مرغ اٹھ اٹھ مراد  
ہو مرغ بھی اسچ داخل کہیا سعید جبریل جاتے  
جو اوپر چکر دیاں اوپر چربی بھی جو مکھ نہ اندے  
تے ظلم یہوداں جو چہ سورت بقبر خدا فرمائے  
رحمت رب فراخ نہ حجب وچ دنیا کرے عذاباں  
شکراں امت واجب اہل دیلے ہر حال  
مراد خنزیر تے تباں وچین منع اکھوں

اشارات

کہ دل برداشتن کا لیت مشکل

تو اندر نعمت دنیا منہ دل

لے ناخن چکی انگلیاں پھیلی ہوئی نہ ہوں جیسے اونٹ اور شتر مرغ خلاصہ اور خاندان میں بیچ مرغابی ہی اصل کی ہے اور بعض نے کہا سم و اجیوان  
بھی یہی لکھا اور گور خراسان ۱۲ اغزان لکھا جو بیل بنی ہوئے کمال چیریں اُن پر حرام ہو گئیں اور نا فرماں ہا پر شیوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہم  
حرام چیریں حلال ہو گئیں جیسے ماہ رمضان میں عشاء کو لکھو تو کی ساتھ صاف شتر کر حرام تھا پس پہلے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کا ہاتھ با شتر کی ۴



پس لازم ہے تو تارک دنیا ہو وی وہ لوکلہوں  
 نہ جیوں کہ شخص جنگل وچہ آپانی لین سدا یا  
 جاں کھوچ ڈول مایا رسی ٹٹ ڈگا کھو بوکا  
 بد لگ ملو نہ رسی بوکا یا آکھیں مڑ جاواں  
 پیاسا کھوہ کنائے آیا شیخ کہے میں تاراں  
 تائیں عزم گداری اوس جابا رحمان رحماں  
 تے نف آکھیتاں آئیوں شکستی ڈول تیلہاں  
 پس لازم ہے مکھ موڑاں بول محض توکل تھیوی

تے جو مجھ دنیا دی اسبابوں خوب فایوں  
 تے رسی ڈول ہمراہ گیاں جلال سرکھو دے آیا  
 پھر کچ وقت کھلائی کہند اگر سو گندای لوکا  
 تنگ مول جاواں تا جو ہک بگھیاڑ اٹھاواں  
 جو پانی کٹیاں تک چڑھا یا پتیا اوس اظہاراں  
 کیا اس ورکھ نالوں کتر ہے انسان کریاں  
 تے اوس محض توکل بن اسباب اپر رب سایش  
 ایہہ عارفان لوکا نہ کم بخدی اتھ حیران کچھوے

سَبِّ قَوْلَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَمْنَا

مِنْ شَيْءٍ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّى ذَاقُوا آسَاءَ قُلْ

هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ

إِلَّا تَخْرُصُونَ

البتہ کہیں گے وہ لوگ جو شرک لائے ہیں اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ حرام  
 کرتے ہم کچھ اسی طرح جھٹلایاں لوگوں کہ پہلے ان سے تھے یہاں تلک کہ چکا انہوں غذاب ہمارا کہہ کیا ہے  
 تمہاری پاس کچھ علم پس نکالو گو تم اوسکو واسطے ہمار نہیں بیوی کرتے مگر گمان کی اور نہیں تم مگر اکل کرتے۔

جسے چاہتا ہوں کہ میں نے تو دیکھا اسان نہ شرک کماندی  
 جو میں انہاں پلیدیاں نہ جھٹلایاں محبوب جنگیرے  
 تا جو انہاں غذاب اسادو سے سن ذائقے پائے  
 تاکہ دھواس تھیں تیسیں مگر اں تلج ظن حیرانی  
 ایہہ مال غول کہیا انہاں کائناتن بنی الہی

جبب مشرک اکھ سنا سن قایل ہوا نہاں چیزاندی  
 تے کوئی شے ایس حرام نہ کردی سائبہ ورجیرے  
 تو میں انہاں کفاراں جھٹلایاں پل نہاں تھیں آئے  
 نوں کچھ انہاں جو پاس فسادو ہی کوئی سنا سامانی  
 وکوشاء اللہ تا حرمنا قول کفار جو سنا ہی

۱۳۔ مثل تیسوں اور اولیاء کی ۱۳۔ کہ ڈول اور رسی پانی پر آگئی پس میں نے پکڑ لیا اوسکو اور رویا ۱۴۔ روح البیان  
 ۱۵۔ اس آیت قرآن مجید کا معجزہ ہونا ظاہر ہے جو پہلے بخدی مشرک جلدی یہ بات کہیں گے کہ بعد میں یہ آیت نازل کی ۱۶  
 رؤفی ۱۷۔ اور یہ بات صحیح ہے کہ ہر چیز اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے مگر انکا عقیدہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہم شرک بناتے  
 ہیں اگر وہ نہ حکم کرتا تو ہم شرک بھی نہ بناتے مسکا اور نہ کوئی شے بھی حرام کرتے رؤفی ۱۸۔ لیکن وہ مسخوڑاں نہاں اور کفریب دیکھنے کے  
 اور واسطے شائبہ کہ یہ کچھ کرتے ہیں اور اگر یقین اور اعتقاد سے کہتے تو مومن ہوتے ۱۹۔ خلاصہ



جویں شہد انڈ لرسول اللہ اہل نفاق الاندی  
تویں اہل شرک کی ایک گل کھن ایسی سچہ منیدے  
تاس قولوں مانو داوہ بلکہ اس گلوں پکڑیدے  
وَلَوْ شَاءَ لَهْدَاكُمْ أَجْمَعِينَ جویں رب نے بھی کہیا  
تے ہر کرم ال مشیت پاروں چاہے اسد سائیں  
پر کفرانے بُریائی وارب حکم نہیں ہے کروا  
جویں کہیا اہل شرک جو بنوں کم نہ بھاگد ساڈی  
ہُن تویں قدرتی گہن جو چاہن ارب ایشیں کرے  
كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ بَكَيْدٍ تَنْهَاهُم مِّنْ عَمَلِهِمْ  
وَلَا يَأْمُرُ بِالْفَسَادِ ناہ رب حکم کرے بُریایاں  
إِنَّمَا هَدَيْتُمُوهَا فَتَمَارَكُوهَا فَتُفْرِحُ آئے  
جاں کماں دیا دیو چہ بندہ کھو کھرا چھانے  
اسال لازم ہو جو امر کچھوئے منہ بھب اس تائیں  
تا کارن داس وہم یہوداں اگلی آیت آئی

م بِالْقَوْلِ فَرَّقْنَا بَيْنَهُمَا وَكَلَّمَكُم بَيْنَهُمَا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهْدَاكُمْ أَجْمَعِينَ

کہیں واسطے اسد کہے دلیل پہونچی ہوئی۔ پس اگر چاہتا البتہ ہدایت کرتا تم کو سب کو +  
کہہ وت ہو رب کارن حجت پوری پہونچن والی  
ایمان اختیار سی طلبیڈی بنوں ہو منظوروں  
اسوج ہو داوہ چہیز کہن جو خود سانوں مختاری  
جے جبر قدر حق ہونہ سی کیا حاجت کتب لال  
پس جو چاہے رب کرے ہدایت بھناں تسان کمانی  
تہیں کل خلقت رب آگوسے عاجز مجبوروں  
رب خالق آئے بندہ کا سب اہل سنت اقرار سی  
ایہ سلسلہ امر و نہواہی والا ہوندا ناہ مقبول لال

قُلْ هَلْ مَنَعَكُمُ الَّذِينَ يُشْهِدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَذَا فَإِنْ

لہ نہ حجت خیال نہیں کرتے کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی خطا کی نسبت اپنے نفس کی طرف کی تو رجعت باقی جیسے کہ تھا رہتا تھا ظالمنا انفسنا الخ  
اور شیطان نے اپنی نافرمانی کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف کی تھی اور اسنے لعنت یا نعوذ باللہ اس قول سے پہونچی کہ تو ہیضہ تعالیٰ نے ایسا  
ہی حکم کیا جو امر جس چیز پر ہم میں آپس میں بھی راضی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف میں وَاذْفَعُوا فَاِنَّكُمْ قَالُوا وَحْدَنَا عَلَيْهِ  
آیات قانہ جی ہوتے کرتے وہ ہر گز تو نہ تہو تہو یا جہنہ اپنے باپ دادا کو آپس میں نکاح جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ان اللہ لایامر



شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا  
وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ

کہے اور گواہوں انہوں نے جو گواہی تھی یہ کہ اللہ حرام کیا ہے یہ لگے گواہی یوں پس گواہی دے تو تم ان کے  
اور مت پیروی کر خواہ قبول ان کو کوئی کہ ٹھیک یا نشانیاں ہمارے گواہوں کی کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ  
آخرت کے اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے شریک تھے

کہہ تیس لیا و شہادت دینے شہادت چہرے پھر جے اور دین شہادت نہ دیتوں انہاں تک گواہی نہوں کچھ لوں میں تے ربناں شریک ٹھہرندے جو مشرک ہو مکتذب لوگ جو ہوں گواہ انہاں دے ہو شہادت پر کافر فاسق دی نہیں شہادت	سائل تو بچہ اندھ ٹھیک حرام نکھیرے ناہ پیروی کریں تنہاں جو آیتاں اسان چھوٹا وں ہی یعنی کرو گواہ جو منصف تے اور نہیں ساندے نہ ہی مقبول شہادت اوہناں تک طرف تنہا دے تے اہل انکاروں چاہیو کرنی طلب ویل سعادت
---	--

### اشارات

حدیث اندر قیاس لازم پکڑو و وہ کھینکائیں سدا جو کھینک و دھکائیں اور اہی ہو کشف اوس اندر بعد سوال جواب اتھ فیصلے وار بول سکھایا	تے گوشت اوسیلوں پر نیز انج روح البیان لکھنا تے گوشت اوسد ہی بیماری و سیما خاص پیغمبر جویں اگلی آیت اندر اوسد اذکر خدا فرمایا
---	--

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّيَ عَلَيْكُمْ الْأَشْرَاطُ كُوفَ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ  
إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ إِنَّكُمْ مِّنْ إِمْلَاقٍ تَحْنُ نَزَقُمْ وَآيَاهُمْ  
وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي  
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَضَعْتُكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَلَا تَقْرَبُوا  
مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْكَيْلِ  
وَالْيَيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا تَكُفُّ نَفْسًا إِلَّا وَسْعَها رَاذًا قُلْتُمْ فَأَعْدِلُوا

ملہ یعنی اسی بات پر جو تم نے حلال کو حرام بنا لیا ہے ۱۲ ملہ جو گواہی انہی موافق ہو انہیں نفسانی کے جو یا کذب کی شہادت ہو اور نفس ہے ۱۳  
ملہ یعنی باوی ہو ناچہ اگر گرم ملے وغیرہ نہ پائے تباہیں تو اکثر بادی مرض میں مرجاتی ہیں ۱۴ فقیر سید محمد لطیف شاہ



وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَيَعْمَلُ لِلَّهِ أَوْفُوا ذَلِكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ تَذَكَّرُونَ

کہہ آؤ پڑھوں میں جو حرام کیا ہو پروردگار تمہاری نے اوپر تمہاری یہ کہ نہ شریک لاؤ ساتھ اوسکی کسی کو اور ساتھ  
ایک کے احسان کرنا اور مت مارڈو الو اولاد اپنی کو اور افلاس کے سے ہم دوزی ویتی ہیں تمکو اور اونکو اور مت  
نزدیک جاؤ بحیاتیوں کے جو کچھ ظاہر اس میں ہو اور جو کچھ چھپا ہوا ہے اور مت مارڈو الو اس جی کو کہ حرام کیا ہو اللہ  
مگر ساتھ حق کے یہ بات نصحت کرتی ہو تمکو ساتھ اس کے تو کہ تم سمجھو اور مت نزدیک جاؤ مالِ تیم کے مگر ساتھ اس طرح  
کے کہ وہ بہت اچھی ہے یہاں تک کہ پہنچو جوانی اپنی کو اور پورا کرواپ اور تول ساتھ انصاف کے نہیں  
تخلیف دیتی ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اس کی کے اور جب بات کہو پس انصاف کرو اور اگرچہ ہو صاحب  
قربت اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو یہ بات نصحت کرتی ہو تمکو ساتھ اوسکی تو کہ تم نصیحت پکڑو

کہہ آؤ میں ہمارے پڑھ کو کتاب خدا فی  
تے مالِ پوناں احسان کرو تیس نیکی تو بحلیائی  
اسیں نق تساون ویدی ہاں آئے انہاں تائیں  
تہ قتل کروین حقوق جان جو رب حرام بنائی  
نہ مالِ تیتاں زیرے جاؤ مگراں بہتر چالوں  
ہو پور ہو کر موپ وزن تیسین مالِ انصاف تائی  
جاں کوئی بات کہو تا اسدیوچہ انصاف کماؤ  
ایہ ربتاں وعظا کرینا تائیں پھر نصیحت پنڈل  
ایمان اسلام احکام من تے کرنا ترک گناہاں

ہوئیں احرام شریک نہ ہوناں خدا شوق کا فی  
تہ قتل اولاد کو دوزخنی فاقیتوں ہے بریائی  
نہ جاؤ پاس نہ اودہ ظاہر باطن راہ گناہیں  
ایہ ربتاں کر نصیحت تائیں سمجھو حق الہی  
تاجو طفل جوانی اپنی پاو سے خوب کمالوں  
اسیں وروں دھ تکلیف نہ دیندی ہاں کسی نفسانی  
اودہ عجایب غرائب ہو واقعی پوری عہد بہاؤ  
مت لیکھ جہانندی ہوٹو اودہ منکر وچہ رنداں  
اتباع تصدیق تو ملجی اترن ناہ جداں

### اشارات

کرن حکایت وقت نزع کسی لکڑی تولن والے

لے یعنی معنی تعالو اک اصل میں اوپر آجاؤ کہیں جو شخص اوچھا بیٹھا ہو وہ نیچے نیچے والیکو لوتا ہو اور پرا جاوے یہ معنی عام ہو گیا واسطے ہر ایک اپنے  
اور نیچے اور پر لے نیچے والے کے کہا جاتا ہو ۱۲ مارک لکھ اور کہا بعض نے ان لکھتے کو این لانا نہ ہو اس واسطے کہ شکر کرنا حرام ہے نہ اوسکی ترک واجب طرح  
زائد ہونا غیر میں قال یا بلیدیں ما متعاک کو اور زائدہ لفظ ہر ایک ان میں آخر آتے ہیں جس مگر سننے والو کو فاعل کا مطلب سمجھنے میں فعل واقع ہوا  
ہے تو پورا دیکھ لفظ کا زائد کرنا معنائہ نہیں رکھتا ۱۳ عازن لکھ واحسنوا احسانا مل باپ کیسا احسان کرنا واجب واجب کیا اور واجب  
احسان کرنا واجب ہوا تو اسکا ترک کرنا حرام کیا اور ذکر کیا اسکو محرمات میں بھی حکم ہو چو بعد اسکے امر و نہی ۱۴ ارادت کہہ معاملہ میں دیکھ عایکم  
تک آیت ختم ہے اور لا تشکر کو بالوالدین احسانا صابرا حکم میں اسی طرح کہا صاحب غیب کی خبر اور کہا بھینا دوی نے ہو سکتا ہو کہ صا  
استغفار یہ ہو تو معنی یہ ہو کر کیا یعنی کیا ہو حکم احسان بالوالدین کا ۱۵ لکھ ظاہر و چور میان تیرے او خلقت کے ہو اور باطن و چور میان تیرے  
اور لکھ ۱۶ لکھ بہر سول یہ ہو کہ مخالفت کو ختم کمال رکھنا چاہو ۱۷ لکھ معنی تول اور باپ میں اگر تے کوئی نیر قصد کے قصود واقع ہو جائے تو ذکر  
ہم معاً تو ملجی مگر بینک تمہاری ولیعین الحق کرنا منظور ہو جیسے ہے ندری برعکس تکلیف نہ دینی کا ۱۸ توفی لکھ اور عہد اللہ تعالیٰ کا دل میں شاق الام



کہو میں پوچھ گیا اسنوں پورا قول کہتا یا تاہاں  
 مگر ان کی ترازو میں جاں بیابغا ہوا وہاں  
 تا نظر رحم تحقیقوں فرمایا اللہ سائیں

کہند امیر کے قول اندر ناہ پیا قصو کدائل  
تے میں سنوں معلوم نہ کیسا پھسیا ایس خطاؤں  
تسیں اپنی طرفوں کہ جو طاقت باقی عفو عطا میں

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ

يَكُمُ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَضَعَتْ لَكُمُ تَتَقُونَ

اویں تحقیق نمبر بارہ میاں ہر پس پیروی کروا دے کسی اور مت پیروی کرو اور راہ ہونکی پس متفرق کرو نیکی تمکو راہ اوس کے سے  
یہ بات ہے کہ نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اس کے تو کہ تم بچو ۛ

تہ یہ احکام جو ذکر ہو تو اخلاق حمیدہ سارے  
پتھر الجدار اسید سے ہو و نال اخلاص یقیناں  
جوانجے چاہئے راہ سیدھے کڈ ہے راہ شیطاناں  
ایہ ربتاں کرو نصیحت نال اوس شاید ڈرو کہ اپیں  
جو کچھ ہر ایک میں تھے سانوں شاہ رسلؐ فرمایا  
جو اگر اگواس راہ متفرق راہ کشی و سیاہی  
بھی وچہ مارک خانن بہر عالم نقل لیا ہے  
دارمندی اتے نساہی احمد کرن روایت سارے

رضاء خوشنودی ساڈی دی ایہ رستی ہین سوہاڑی  
نہ ہور راہ نندی تابع ہوو جو کڈ ہے بیدیناں  
اوہ ٹھیک جدا کر دین تسانوں راہ کنوں نشیاناں  
اتھنچ معالم خاندان بن مسعودوں کرن بنائیں  
ایہ رہداراہ پھر سچے کھے کچھ لیکاں سمجھایا  
تسے ہر راہوں شیطان بلاوی اپنی طرف الادان  
بھی وچ روح المعانی ہور خلاصے وچ سمجھائے  
مشکوٰۃ جلد پہلی مے اندر ہوو کھ صاف نتائے

له کجبت حتی المقدور کوشش کرد اگر چه تقدیر اس کی کوئی خطا نرود و بجا توبه معاف می چسبید مایه است تبارک تعالی که یکلف الله نفساً الا  
 و سها لکرمی کوشش کرنی شرطی ۱۱ خلاصه صریح البیان ۱۲ بعد از آیه ۱۳ و عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ  
 لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطَّاءُ قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خُطَّ طَاعَنٌ يَمِينُهُ وَثَمَالٌ وَقَالَ هَذَا أَسْبَلُ عَلَى أَهْلِ  
 سَبِيلٍ وَثَمَالٌ شَطْرَانِ يَدْعُو إِلَيْهِ وَقَدْ مَاتَ هَذَا صِرَاطِي هَسْتُمْ بَقِيَعًا فَأَتَيْتُمُوهُ اللَّهُ رِجَاءَهُ أَحْمَدُ وَالْمُسَانِي وَالْمَرْمِي صَفْحَةُ ۱۵ م ۱۵ -  
 اشعته المات ترجمه فارسی مشکوٰۃ جلد اول یعنی روایتی است از عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنهما که کها است به حضور علیه الصلوة والسلام نے  
 ایک لکچر یعنی واسطے مثال سبھانے ہمارے کہ اسے فرمایا یہ راہ ہے ایست تبارک و تعالی کا چھوٹی آنہ لکیریں اس لکیر کے ارد گرد اپنے پیچھے ہیں پس اس خطان  
 پھر ان راستوں کے شیطاں اپنی طرف بلاتا ہوا اس کے حضور نے یہ آیت پڑھی اور کہا ہوا محدث ہمارے نے یہ راہ اس حدیث کے: پر شیعہ و مانند کہ افتراق  
 امت بہتھا دوسرے فرقہ صحیح و درست است لکن نزایں طریق کہ مدارک گفتہ در واقع گفتہ است کہ کیا فرق اسلامیہ بہت است معزہ شیعہ  
 و خوارج و مجریہ و نجاریہ و جریہ و مشبہ و ناجیبہ بعد از ان معتزلہ راست فرقہ و شیعہ البتہ و دوسرے خوارج البتہ و مجریہ و نجاریہ و جریہ و مشبہ و ناجیبہ  
 و نہ بلاتفرقی نہ کردہ و فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اند مجموع ہفتاد و سہ فرقہ شدہ انتہی۔ اگر نیکو چکونہ معلوم شد کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت  
 اند و اہل سنت و جماعت و دیگر راہ یا تو راست و ہر فرقہ دعویٰ میکن کہ براہ راست است و نہ سبب کو حق جوابش آنکہ اس پیغمبر نیست  
 کہ بگوید دعویٰ تا کشیدہ بران باید و بران حقیت اہل سنت و الجماعت آنست کہ اس دین و اسلام بقول آمدہ است و مجرد عقل بران وافی نیست  
 و تو آخر اخبار معلوم شد کہ بہ نتیجہ و تفحص صریح و اکابر متیقن گشتہ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین و از سلف متقدمین بہ یکس یکاں بودہ  
 و ایشان تبری بودہ اند و از حدیث آن لطیف صحبت و محبت کہ اہل قوم و اشعہ قطع کردند و روخواندہ و محدثین اصحاب (القیہ حاشیہ صفحہ ۷۱۲)







جس غیرت دین ہو سو گمراہوں گمراہ پھیلانے  
ہن دیکھو کبھی دے ہو کے کہ وجود سے نکلے  
اور دشمن اسلامی جہاں مشکل اسلامی بلائیاں  
فل نصاریٰ طور طریق انہاں بے دینانہ ہوئے  
جے دینی علم مقدم رکھد اوپر کل علموں

جو آپ ہو گمراہ اور گمراہوں کوین بچے عیالے  
جہاں کھیں روشن انہاں گنہگار بنیاں چڑھ چکے  
ہو طوطیوں رسول اللہ کیوں کیتیاں سخت جدایاں  
دینی علم طریق ہراؤں ہو سبزار کھلوئے  
تے چال سداں چلندے پاندے برافضل عموماں

ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ

نَسِيٍّ وَهَدَىٰ وَرَحْمَةً لِّعَلَّهُمْ يُلْقُونَ ذِكْرَهُمْ يُؤْمِنُونَ

پھر دیا تھے موسیٰ کو کتاب پورا کرنا نعمت کا اور اس شخص کے کہ نسی کرنا ہو اور تفصیل کرنا واسطے ہر چیز کے  
اور ہدایت اور رحمت تو کہ وہ ساتھ لقا پروردگار اپنے کے ایمان لاویں

پھر دتی اس کتاب موسیٰ نو نعمت بیکانوسی  
تا وہ ملے ربانی دی نال ایمان لیاون  
اس حرام ایہ چیزاں کیتیاں آہیں روز انزل تھیں  
تے ہر شے جدایاں تے رحمت ہو ہدایت نوری  
احسن کنوں مراد موسیٰ یا تابع نس فرماون  
امت نول پر سن بچلیاں رحمت رہی اصل تھیں

وَهَذَا كِتَابُنَا أَنْزَلْنَاهُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَوَلَّوْا يَوْمَئِذٍ

أُثْرًا أَوْ كُنْتُمْ تُدْرِكُونَ الْكِتَابَ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَأَنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَفِيلِينَ

اور یہ کتاب ہوا اتاری تھیں او سکورکت واپسی پر وی کروا دسی اور پر میر گاری کرو تو کہ تم نے جانا تو ایہاں  
کہ کہتم سو اسکی نہیں اتاری گئی تھی کتاب پر وجہ امت کے پہلو سے تحقیق تھی ہم پڑھنے اون کے سے التبتہ غافل

تے رب تھیں ہوتا تھا سال و رحمت ہو ہو کر امت  
جویں پہلو سا تھیں اسیں چھنوں کے غافل ہا رہی

کتاب اپنی او پڑھدی تو اس سمجھ نہ آوندی اہوں  
اعتراض نہاں تو ان کارن نازل حکم الہی

نہیں عذر ایہ قابل ذکر نہوندا ہر گز جانی  
معلم ہو یا نبوت عیسیٰ موسیٰ عام نہ آہی

أَوْ قَوْلُوا إِنَّا أُنْزِلْنَاهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَآلِ هَارُونَ فَخَلَوْا لِنَمْلِكَهُمْ أَهْلَ الْبَنَاتِ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

ملہ لافٹ اور دعا سو اسلئے کہ اختلاف زبان کا کوئی مقول عذر نہیں ہو اس واسطے جو قرآن مجید کی زبان نہایت نیکو کافی ہو ان سب کو عربی



بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةً مِّنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ بَيِّنَاتٍ لِلَّهِ

وَصَدَفَ عَنْهَا سَجِرَةٌ الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ

بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ

یا کہو تم اگر اتاری جاتی اور یہاں کتاب البتہ ہوتے ہیں راہ پائیوں لو ان سے پس تحقیق آئی ہے تمہاری پاس دلیل پروردگار تمہاری اور ہدایت اور مہربانی پس کن ہو بیت ظالم اس شخص کو کہ جھٹلاؤ نشانوں اللہ کی کو اور پھر ہو آئے البتہ خبر ان کو ہم ان کو جو پھر رہے ہیں نشانوں ہماری سے برا عذاب بسبب اسکے کہ تھے پھرتے۔

تے ایہ بھی آگھ نہ سکن جو اس سال اوندی حکم خدا سے پس ای لوگو تسال تسالوں صاف دلیل الہاں پھر کہہ لاؤ تمہیں ظالم و دھ جو آیتاں رب جھٹلائے جلدی بدل دیو انکو ایسیں اونہاں لوکاں تاہیں پاروں اس جو قرآنوں اوہ مڑ مڑ رہندے آہے قرآن او تا یا زبان تسالوج و سیارہ ہدایت بھی حمت کارن ہل ایمانان ہی قرآن رباناں جو بنی اخیر زمان امت و اہ بیتہ شاہد آیا گوہ امت پر بیشک بنی جو خود خالق فرماوے یعنی ہوگ سول تسال پر شاہد بھرے گو اہی ہن اگھیاں ڈھیاں میں شہادت روانہ و شرعیت ہن کلمہ پاک بنی دا پر ہدی امت بنی سداون وچہ شرک ڈبے جو حرص ہوانوں شرک خدا فرمائے ایہ باجھ خدا دی ناموں کٹھے کرن حلال نہ ڈروے ہو حرام جو ذکر ہو اونہاں طرف خیال نہ لیاون جو مال پیو و اق بعد خدا دی اوسنوں لوں بھلایا خدمت رحمت مہر محبت مٹھا بول زبانوں

۱۔ جو کہ انواع بارک اللہ والے اپنے باب کی مشہور کر کے پھر اسی کے جواب میں انواع محمدی بنایا اور باب کی عقیہ کو شرک کہا اور اوسکے اعمال کو حدیث کے خلاف تصور کیا جیسے کہ انواع محمدی کے مقدمہ سے واضح ہوتا ہے ۲۔ احوالی



خمر زناہ لواطت جو ناحق ہوں لڑائیاں  
کیئے بغض ہو جسد عداوت ہو رکئی برائیاں

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ  
رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ  
مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انظُرُوا أَنْكُمْ تَنْظُرُونَ

نہیں نظر کرتے مگر یہ کہ وہیں انکو پاس فرستو یا اسی پروردگار تیرا یا وہیں بعضی نشانیاں پروردگار تیرے کی جس بدن آویزگی  
بعض نشانیاں پروردگار تیرے کی نہ نفع دیکھا کسی جی کو ایمان اور سکا کہ نہ تھا ایمان لایا پہلے اس سے یا نہ کمایا تھا  
بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کو کہہ منتظر رہو تحقیق ہم بھی منتظر ہیں

مگر اس سے جو ملک آؤں اونہاں جاؤں گدھ دولے  
مراویات نشان قیامت مثل و جال قباختاں  
ظہر مہدئی یا حوج با حوج طلوع مغرب تھیں سادا  
اودہ جو خاص قیامت کا سن رکھیاں رب <sup>ایمان</sup> پیما ہے  
تا نفع ہو کہ نہ نفس کے نوں تس ایمان سوئے  
یا جس وچہ ایمان نہ اگے کیتی کوئی بھلیا نی  
ایمان لیاؤں کا سن کہیری چیر اوڑکین و اسی  
سور کا فرو توبہ تغفار پکارن دیکھ ہر اسول  
عبداللہ ابن عباس جویں عباسی وچ فرماؤں  
بھی موفوس کہیں نہ توبہ فاسق ہے اُس حالے  
تے مغرب داؤں سوچ چڑھیا ویکھ اعمال کمناں  
ایمان کا فرتے توبہ فاسق ہو کہ مذہب خامی  
جاں مغرب طرفوں سوچ آیا تدقبول نکائی  
ہے مقبول ایمان اونہاں دا وچ تفسیراں بھائی  
عرش تلے اتے شبیجاں تعظیماں کریم ادا نی

نہ منتظر کی بجھو ٹھاون نبی قرآن کمالے  
 یا آدمی او نہاں عذاب تیر دیر یا سب آیاتاں  
 تے نکلن داتہ الارض سدا ہو ملکوں لہن عیسیٰ دا  
 یا بعض نشانیاں رب تیر دیدیاں آون پاس اسٹے  
 جسدن آون بعض نشانیاں قیامت والیاں تیر  
 جو ناء ایمان آما اس پہلے نال یقین صفائی  
 توں اکھ اڈکیو ایہ کم اسال بھی او ڈیکر ایہائی  
 معنی خیر خلاص جو بہت منافق باہجہ اخلاصول  
 توبہ عاصی مومن دی اُسدن مقبول الاون  
 پھر چہ معالم خازن درمنثور مواہب نالے  
 بصری حسن کہیا جس قبل طلوع ایمان لیاندا  
 تا اوہ نیکیاں اوسیاں لہن نامقبول تسمائی  
 جو پس نبی کہیا اُن کر ہو توبہ ویلا وقت ایہائی  
 جو اُسدن لڑکاجتے نے یا پیش بلوغوں کاٹی  
 پوج درمنثور جاں سوچ دُپے سجدہ کرے الہی

م چھوڑی ہوئی پہل پہ سر پہ کا طریقہ دیکھ کر نیک اعمال کرنے کے لئے تیرا مقبول نہیں ۱۳ رُفقی

۱۷ اسوا سے کہہ دے اور کوئی علاج نہیں بخیر فرشتوں کو عذاب پہنچے ۱۸ اسلہ دلیل ہو اس شخص کی جو ایمان میں عمل کو داخل نہ کرے اور عباسی والی دلیل اس کی جو اعمال کو داخل نہیں سمجھتے ایمان میں مگر غیر سے ملو اعلان ۱۹ رونی ۲۰ اسلہ یعنی اول میں نقطہ ایمان رکھنا تھا اور نیکیاں ۲۱



جاں وقت طلوع آؤی سجدہ کروا فیروز بارے  
 نا حکم ہو چڑھ چڑھ دیوں نے کہ اوہ دل کوں والا  
 ہی عبدالمبین عمروں سوج افن چاہے تن واری  
 تن راہل اقد راہیوں ہی گذری وقت تداہل  
 اوہ لوگ جو پڑھن لطیف راہیں اٹھا اٹھا جھاتیاں پاسن  
 پھر جبرائیل خدا دی حکوں کہسی سوج تائیں  
 سوج تے چن روں اکھن موت قیامت آئی  
 وچہ یک روایت مشرق ہوئی مغرب طرف پیکر  
 بندہ ریکر بندہ ہوسن کرے آواز منادی  
 جنت دیاں وایاں تھیں توبہ وا در کھلا  
 پھر وقت دے نہ پچھتاہیں مگر کچھ تھہرے آوے  
 پانی نال ندامت والو توبہ وا رکھ پالیں

انہوں اور انور علیہ السلام کے ہیں ۱۲ خلاصہ

بھی تبلیغ تعلیم کر دئے مگے افن غفارے  
 جاں کہو سوج لوں پھر دو راتیں ٹھہریا رہے کمالا  
 تو عرض کی تہ بندہ میراں کرن اوہ پیکان بھاری  
 کہیا یا ابن عباس ایسہ قدر جانں گولکی کچہاں  
 جمع ہو سن وچہ مسجد رور وڈا اڈے نیر و ہاسن  
 ہن حکم تینوں پھر ہند یوں کھٹا تیرا نصیائیں  
 اور حکم اکھوں ہند یوں سوج پڑھسی بھائی  
 تے مغرب مشرق طرف ہو کس سوج حدیث شاعر  
 ہن توبہ وا در بند گیا ہو وقت کو صکار بادی  
 وقت ایہی ہن کرے توبہ بخشے رب تعالیٰ  
 جسک کارن پاپ کمایں نس تھوں اوہ جاوی  
 پھل اوسداوت بخشش رحمت پاونیکار ہالیں

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِعَاعًا لِّسْتِ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ أَمَّا

أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يَذِّبُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

تحقیق جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو اور ہو گئے جماعت جماعت نہیں تو ان میں سے  
 پیچ کسی چیز کے سوا اسکی نہیں کہ حکم ان کا طرف اسکی ہے پھر خبر دیگا اونکو تمہاں اوچیر کے کہ تھے وہ کرتے۔  
 جنہاں ٹکڑے ٹکڑے دین کیتا خود ہو گئے ٹوٹے ٹوٹے  
 کوئی ہوا جو س یہود ہوا کوئی بنیا ہے نصرانی  
 پھر دیسی اجر تنہاں رب جو انہاں نیکی بدی کائی  
 کہیا مجاہد شیعہ ہیں جو بدعت ولے سارے  
 تے ابوامامہ تھیں وچہ درفتور حدیث لیا یا

انہوں اور انور علیہ السلام کے ہیں ۱۲ خلاصہ

لہ وہ صاحب قرآن ہو گئے اور ہر ایک اپنا وظیفہ ختم کر کے دیکھے گا جو ابھی تک رات ہو اسی طرح پہری ہر ایک دوسرے کو پکارے گا  
 اور لوگ جمع ہو گئے اور روئیں گے آگے پروردگار عالم کے تسخیر اور عاجزی کر کے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حکم رب علیل سوج کو کہیں گے  
 کہ حکم شہنشاہی اسی طرح پہری ہے کہ تو اپنی غروب ہو کر جا سے طلوع کر اب فیروزہ نور نہیں رہا سوج اور چاند روئیں گے اور چلاشیں گے  
 کہ وقت موت کا کیا قیامت قریب آئی پھر اللہ کے حکم سے اپنے غروب ہو کر جگہ سے طلوع کرے گا ۱۲ خلاصہ یعنی فیصلہ انکا استدلال و تعالیٰ کی  
 طرف ہر وہ انکو لے گئے کی سزا دیگا ۱۲ خلاصہ ۱۵۵ یہ روایت کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور ۱۴ سے ۱۲ خلاصہ ۱۵۵ اور گروہ سے مراد



وین کنوں اتھ ایرانیہی دین مراد ایہا ثانی  
 یاجوین فرقیان مسلماناں ویلج تفریق خواری  
 اوہ سارے دوزخ وچہ سہاوں کھو لو ریڈی  
 تا فرمایا میں جیتے ہں اتے میرے یار پیارے  
 مسلم ویلج نبی کہیا جو پیل تساں تھیں آہی  
 ہو کلی تفریق مراد اختلافوں نظر سی آیا  
 جو میں اہل سنت بن فرتے سکو دے وچہ گمراہی  
 تا آل صحاب اماں اوپر چال سنت دوسارے  
 قرآن حدیث اجماع اُمت ہر قیاس چلے ایہ چارے  
 اہل سنت مشہو ہوئے بن پیر وچو ہاں اماں  
 جو ناہنقی ناہ شافعی ناہ حنبلی بھی مالکی ناہیں  
 وچہ طحاوی اوہ ایسٹے بدعتی بن الاٹے

تفریق مراد کلی تفریق یہود نصاری واپسی  
 اتے حضرت کہیا تہتر فرتے اُمت ہو گئی ہری  
 تا یارل پوچھیا کیہر حضرت فرقہ اوہ ایہا ثانی  
 ترمذی نقل حدیث کہتی ایہ کہن محدث بھاری  
 اختلاف کتاب مذاوچہ پائے رمل اوہناں سہاوی  
 اصول فرع جنہاں کھو وکھ سب وڈا فرقہ پایا  
 تے اہل سنت اختلاف سراسر حجت ٹھیک آہی  
 تے اوہ سب چال بنی دے اوپر آہو ریکہ پیارے  
 بن لیل شرعی بن اس گمراہی دم سارے  
 چو ہاں تھیں تقلید کی دی کرنی واجب تاماں  
 جو کئی دی تقلید نہ کروا اوہ پت بدعت راہیں  
 جو کہ مذہبوں ول و جو مذہب کی نکل سٹائے

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَلَأَتْ بِهَا مِنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا

مِثْلُهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

چھوٹا ہضم

جو کوئی لاوی بھلائی پیراں اسکو دے ہو دس برابر اسکے  
 جو کئی لاوی برائی پیراں اسکو دے ہو دس برابر اسکے  
 جو نیکی کرے وہ دس نیکیاں اوہ پائے  
 نہ بدلو تے جہاں مگر اس مثل جو بدی کماٹی  
 دس حصے ہو ادنیٰ سنت سونائیں روئے اوے  
 جے مجتہد پیل کرو تا اسنوں بھی کہ اجرتھ آوی  
 ہے لا الہ الا اللہ بہتر نیکیاں شاہ رسل فرمایا  
 پھر کنوں ضاحجت ربی کوئی نیکی دودھ ناہیں  
 جو وچہ بقا باسرفے ہو کے ڈھونڈن رضائیں  
 ایہ آیت پڑنکے نبی کہیا وچہ خازن معالم آٹیا

جو بدی کرے وہ بدی اسکو دے بدی بدی لکھو  
 تے اوہ ظلم نہ کہیتے جاسن کمی بیشی سنگ کاٹی  
 تے سنت سکونوں زیادہ پر بھی وعدہ نظری آوے  
 تو ٹھیک اراویوں بھی کہ نیکی محض غم تھیں پاوی  
 جاں کہ نیکیوں سن نیکیاں وعدہ عام لہی دیسیا  
 ایہ مال اتفاق مسلم مسئلہ وچہ خلاصے پاٹیں  
 خوشنودی رب کیڈک ہو سی لکھ تھیں سمجھاٹیں  
 جو میں لکھ آوی میں اُصول گز آواں فرمایا

ایہ آیت پڑنکے نبی کہیا وچہ خازن معالم آٹیا

لَهُ وَتَفَرَّقَ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً قَالَمُ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا نَأَى عَنِ الصَّحَابِيِّ أُمَّتِي  
 کوئی چھوٹا ہضم



جو میں مل گزادو میں اسول آواں باع مقید ارمی  
جو مینوں بنج مے جے اسدی ہوں گناہ زیادے  
جاں مشرک کو والیاں کوڑا دعوی دلوں بنا یا

جو میں مل باع آوے میں مویا واول اسول پیاری  
وہریاں خاک دیاں تھیں تا بھی تختیاں اوس نافوسے  
جو ساڈا دین خلیلی تار ب کوڑتہاں بنلا یا

قُلْ إِنِّي هَدَىٰ رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا لِّمَلَّةٍ أِبْرَاهِيمَ  
حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قُلْ إِن صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي  
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

کچھ تحقیق ہایت کیا کچھ میرے کو طرف راہ سیدھی کو دین اتوار دین ابراہیم حنیف کا اور تھا شرک یا نیوالوں کے کہہ  
تحقیق نماز میری اور عبادتیں میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اسدی ورد کا عالموں کے ہی نہیں تک  
واسطے اوس کے اور ساتھ اوس کے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں اول مسلمانوں کا ہوں

کہہ شیک ب میرے مینوں سد راہ و کھایا  
تے نام اہل شرک تھیں ابراہیم خلیل ربانی  
ہے کارن رب جہانناں کوئی شرک نہ جسدا پایا  
نسک ایہی قربانی اتے ہو کر کل عبادت مالی  
اُمروت والا کلمہ بہت تاکید حصر تبلا وے  
تعلق خالق وے سنگ تعلق تھیں وہ جاوے  
ولید بغیر وے پت کہیا بنی نوں کہے ہائے  
تا تیرے کل گناہ اسیں اپنے ذمے ہاں ج چاندے

۱۱۲  
دین درست طریقہ ابراہیم حنیف پایا  
کہہ شیک اتوں ج ہو جو مرن جیون قربانی  
تے مینوں حکم توحید اتے میں پہلا مسلم آیا  
صلوٰۃ نماز عبادت بنی کل اسوجہ کمالی  
جو مومن دی سب ہستی محض خدا کارن بجاوے  
جو ہر حالت ہر فعل اندر ول مالک نظر نکاوے  
سافے طور طریق اوپر جے چلیں بنی سوڈاری  
تا اگلی آیت نازل ہوئی رب صاحب فرماندی

قُلْ غَيْرِ اللَّهِ إِلَهِي رَبًّا ۚ وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ  
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ  
فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۚ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْخَلِيفَةَ فِي الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضُكُمْ  
فَوْقَ بَعْضٍ لِّجَبِّ لِيُكَلِّمَ فِي مَا أُنْكُمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ ۚ



# وَإِنَّكَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ

ع

کہہ دیا کہ اے موصوفوں میں پروردگار اور وہ پروردگار ہر چیز کا ہے اور نہیں کمانا کوئی جی مگر اوپر اپنی اور  
نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ دوسرے کا پھر طرف پروردگار تمہارے کے ہے پھر جانا تمہارا پس  
خبر دیکھا تمکو ساتھ اوچھیر کے کہ تم ہیچ اوسکے اختلاف کرتے اور وہ جس نے کیا تمکو جائز نشین زمین کا اور بلند  
کیا بعض تمہاری کو اوپر بعض کے درجے میں تو کہ آراؤ تمکو ہیچ اوچھیر کے کو یا نہ ہو تمکو تحقیق رب تیرا جلد عذاب  
کرنی والا ہے اور تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے

تے حال ہی جو ہر شے دا اس پالہنہار منا وال  
نہ بھارا اٹھاؤں ال دوجو دا کوئی بھارا اٹھاؤں  
نال اُس چیر جو ہر تیس اُس دوجو مخالف راہ  
تے بعض تساو الجھیوں دجیا پوج بلند ٹھہرا یا  
ہو ٹھیک تیرا رب جلد عذاب کندہ غیو اصلا حال  
وچہ روئی کہیا جو رب ہر شے دا ہووے کمالا  
خالق تے مخلوق اللہ ہو فرق کرن بجلیائی  
اکثر فرق ظاہر ہئے گند جہاں دل گھیرے  
عدو اللہ وہ چہ حقیقت دین اسلاموں خالی  
گوڑ کہانیاں کہو اوہناں نوں کہندا ناشر ماندا  
اوسنوں کرے مقدم کل تفسیراں چھوڑ کے  
تے ہر ہر قسم اہانت کری تہی وی نال قساوت  
بلکہ صاحب اماں سایاں اوہ بے سمجھ ٹھہراوے  
چال بنی دیوں نسا جاندا ظاہر وچہ گمراہی  
مراٹیاں بکھتاں نالوں اسدا پرا عقیدہ  
تے تک ویر کماون سنگ اس آئے غضب سے  
ہن سنگ عدو اللہ دل ٹھچے چھوڑ حدیث بنائیں  
ایہ طوفان نہ نہی جہاں جو ہن پتے بکھیرے  
ہو اسد حافظ دین بنی دا پاسوں کل بلا میں

کہہ کیا باجھ اللہ سے میں کوئی دوجا رہتا وال  
نہ کسب کری کوئی جو مگر اس نفع ضرر تساوے  
وت رب لو تساں مرنہا ہو ویسی خبر تساں  
تو ہے اوہو رب جس وچہ زمین خلیفہ تساں بنایا  
تا آزمائے تسانچ اُس چیر جو عذاب تساں  
تے ٹھیک اللہ ہے بخشہارا مہربان والا  
تا باقی سب مردوں سکسولات ناہ خدائی  
ہن ایت زمانے وچہ جہاں دھندو کارا نہ بیکر  
ہو لب لباب نہاں گمراہاں داعی اللہ چکر الی  
تفسیر پت فقہ ہر دینی علموں رٹھا جاندا  
جو خود راٹوں تفسیر بناوے اکل چچو کر کے  
تے نال حدیثاں شاہ رسل میں کھدا سخت عداوت  
تے فقہ تصوف ہو عقائد لیکھے کسے نہ پاوے  
چھو نماز اوس حضرت والی کھری لوں بنائی  
وہ بیاں وچو نکلیا ہے ایہ دشمن دین بنی دا  
ہن لاندہاں موٹول ہووے تک اللہ و اللہ سے  
لائمہاں بھی اہل حدیث کہا یا چائیں چائیں  
پھلے نصیحتیں جو ایسے مانیوں ہوئے آگبرے  
ہن غیرت اسلامی روپوش نہ اوے نظر کھائیں



آزادی برپا دی کیتی صنعت پیا سلامی  
چکڑالی مے کفر اندر جو شک و رہ بھی لیا مے  
جو صفت بنی دی کری اہانت کفر اسنوں اتفاقوں  
جو کفر کافر مے وچہ شک کئے یا انکار کما مے  
تے علماواں لکھ فتویٰ مے کافر مے چکڑالی  
ظاہر ہون اس کافر واسی خود حضرت فرمایا  
سُن رافع کرے روایت حضرت شاہ رسل فرمادی  
وچہ اُس حال جو امر نہی تہیں میری کیتی آ مے  
اسیں وچہ قرآن جو پاندی اودی ایسں پیو کیتی  
پھر کنوں مقدم ابو داؤد روایت ویکھ لیا یا  
آگاہ ہو وچہ چکھ میرے شخص ہو سی کہ ظاہر  
جو لازم پھر و قرآن تائیں تہیں اوپر اپنی یارو  
تے جو شے کرے حرام قرآن اُس کو حرام تمامی  
تے ٹھیک حرام نبی و اکیتا حرمت وانگ الہی  
جویں الہی گدے حلال نہیں تہیں ہی جو چ گھر مے  
ہو رکل و مذہب سب بکھیاڑا تھی شیر جو پھاڑن لے  
نہ لفظ محاورہ تہیں حلالوں نال حدیث ہو یا تھی

حدیث رسول اللہ صی فون جو کہن کلاماں خامی  
اوہ بھی کافر وچہ شریعت مسئلہ صاف دسا دی  
جویں وچہ شفا تے شرح اوسید لکھیا ویکھ مذاقوں  
وہ لوئیں کافر وچہ کتاباں نال دلیلاں ٹھاوی  
جس اندیا نبی فون فتی ڈاڈی سخت کمالی  
جویں آجہن ناجہ مور تندی ابو داؤد لیا یا  
میں کوئی تسال پناواں اوپر سخت جو تکیہ لاوے  
اوہ آکھیں قرآن نہ میں کسے شے و تالغ ٹھاوی  
حکم یعنی قرآن اندرین ایسں نہ ہو رس پھر مے  
میں و تالیا قرآن کتاب الہی نبی الایا  
نال غور منجی تے لیٹیا ہووے سمجھوہ خاصر  
جو کرے قرآن حلال تہیں سب س حلال شمارو  
ایہ نال حماقت کبر تکبر سخن کرے اوہ خامی  
یعنی جو ناه وچہ قرآن اوہ نال حدیث گواہی  
تے وحشی گدے حلال ہی جس میں خرگوش لاندے  
ہو ر جوشل اوہ ناندی ہیں تہیں کرے حلال کمالے  
مگر اے بے پرواہ جو اس تھیں صاحب لفظ کافی

لہذا کہ شفا فی حقوق المصطفیٰ میں اور پنج شرح اوسکی کے جرنائی جو طاعنی تھے کہ جو شخص کو کالی دیکر یا کچی اگنت کرے یا کچی  
عادات صفات اور شریعت اور طالت کو نہ جانے یا حقارت کرے یا آپ کے کلمات طبیات میں کسی کلمہ کو حقیر جانے اور اہانت کرے یا آپ کی  
ایسی صفت بیان کرے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق نہ ہو وہ ساتھ اطاع علماء کے قتل کئے جائیں یا سختی ہے اوسکی شرافت اور  
دعوتی کا لحاظ نہ کیا جائے مگر قتل کرنا بادشاہ یا قاضی کے اختیار میں ہوتا ہے سو وہ بات تو اہل مفسدہ ہیں ایسے شخص کو کافر سمجھ کر اس کے ساتھ ایسا  
برتاؤ کیا جائے جس طرح کفار سے کیا جاتا ہے اسلئے کہ قاضی قاضی خال میں اوسکو کفر کا حکم ہو گا نام صاب کے نزدیک جو شخص حضور کے مال مبارک کے  
ساتھ تصنیف شیعہ یعنی چٹا بال کہو تو اوسکو بھی حکم کفر کا ہو گا ۳۹۳ و ۳۹۴ جلد دوم مطبوعہ مصر ۱۲۸۵ھ اور اس غور و تامل کے اور بغیر غفلت  
حدیث پڑھنے کے لئے ترجمہ مشکوٰۃ شریف عبدالحق رحمہ اللہ جلد اول مطبوعہ نوکلشورہ ۱۳۵۵ھ یہ حاصل معنی جو حدیث کی اصلی عبارت کا اور حدیث یہ ہے  
اکیو شاک رجل شیطان علی ریکبہ یقول یعنی جو راز نزدیک ہو جائے آدمی رجا ہوا اندھنی یعنی بے فہم یا غفلت بیٹھا ہو گا اپنے تخت پر اور  
کہے گا علیکم ہذا القرآن فاوجلتم فیہ من الحلال فاحلوه یعنی جو تو قرآن میں اوسکو حلال کرو و ماوجلتم فیہ من الحرام فحرموه  
اور جو شے قرآن حرام کرے اوسکو حرام کر دو و اما حرم رسول اللہ کہ جبکہ اگر رسول نے حرام کیا سمجھو وہ اسکا ہی  
حرام ہے و الا لا یجوز لکم الحداد الا ہلہ کیا نہیں حلال کیا تھا ہر واسطے اگر رسول نے گدے اپنی ترجمہ مشکوٰۃ جلد اول - ترجمہ شفا طوائف  
۱۳۵۵ھ یعنی نہ مال ذمی کا جو نہ تہیں پڑا ہو یعنی وہ انکو کھانا حلال نہیں فرمادی الخ میں ہوتا ہو اس کے مال کا حکم مسلمانوں کے مال کی طرح ہے ۱۲  
عبدالحق رحمہ اللہ یعنی عنہا صاحبہ اگر حرام ہے پرواہ ہو اس مال کرے ہر سے مال کا مالک یعنی بخشدی یا نہ حقیر شے ہو ۱۴ عبدالحق



تے ایہ علم حدیث جو وہ قرآن ذکر کرنا نہیں  
 پس جہاں کہ صیافت اسدی پختہ نہاں ایندائیں  
 پھر وہ ابو داؤد و کنون و عیاض روایت لیا یا  
 کیا کوئی تہا داؤد انجی اپنی تے کر تکیہ جانے  
 خبر و اسوگند خدا میں بیشک حکم لگایا  
 پس شکیک میری امر تہی و عظم نصحت کرنا  
 ایہ وہ تفسیر خاندن و بھی مشکوٰۃ اندر اخباراں  
 ہن پھر حکمرانی کہے جے اندا پوں ہو فرمایا  
 نہ بولے بنی ہواؤں مگر جو وحی اسد دل آوے  
 حدیثاں شاہ سئلے اپنی طرفوں کہیاں ہیں  
 اَوْتِیْتُ الْقُرْآنَ فَشَکَلْتُہُ وَمَعَهُ خُوْصْرَتٌ فَرَمَیَا  
 قرآن ایشل قرآن جو میں حدیثاں نبوی پیاسے  
 پر فرق ایہ وہ وحی علی ایہ وحی خفی سمجھا میں  
 جاں وحی خفی اہول قرآنوں جائزہ غیر بنیاں  
 و احیاء الیٰ اللہ موصی پڑھ کے و میں منکر تائیں  
 پھر امر نہی جے کرنا ہی و ایشل قرآن نہ ہوندا  
 ما جنس عام جو ہر شے نوں تخصیص نہ آئی  
 انکنتم تحبون اللہ فاتبعونی پڑھ و میں قرآنوں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰  
 ۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰  
 ۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰

جائ کوئی قوم کسے تے اتر صیافت اوس کھو ایش  
 قدر مہمانی اپنی و اینہاں پاسوں لوے اینجھا میں  
 اوس کہیا رسول اللہ نے ساڈے وچہ کھلو فرمایا  
 جو کوئی شے رب حرام نہ کیتی مگر جو وہ قرآنے  
 ہو و عظم کتیم تے لوکاں کئی چیزاں کنوں مہیا یا  
 اوہ مثل قرآن یا زیادہ اُتھیں و لینا مٹا مٹنا  
 اُس منکر و اپورا پتا بتایا شاہ ابراہاں  
 وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَّحْيٌ يُؤْوِيْ  
 سو وحی قرآن ایہی بن ایہ حدیث نہ منی جائے  
 اوہ بلکہ مثل قرآن نبی ول وحی خفی سمجھا میں  
 میں و تا گیا قرآن تو مثل قرآن جو مال اوس آیا  
 قرآن جو میں منکر وحی نبی و وحی تو میں سے  
 تے و دو طرف الہوں جہیر و منکر سر سن بجا میں  
 جو میں مال موسیٰ ول وحی ہونی وچہ تو قصص بجاں  
 جو حکم وحی دیوں موسیٰ نوں و ریا و الیا آپیں  
 تاما انکم ان رسول محمد وہ امر نہ رب فرمیدا  
 جو فقط قرآن کہے اس اوپر آیت لیا وے کافی  
 جو چاہو جب اوی تائیں پیروی کرو جب انوں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲



وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ يَحْيٰى سُبْحٰى رَبِّىْ سُبْحٰى رَبِّىْ  
جو کچھ قرآن حدیث نہ ہوندى وحی خداوى پاسوں  
جو کہو مخالفت بنی اطاعت نقطہ قرآن ایسا نئی  
ہو بلکہ اطاعت مجتہدین ائمہ و ان بھی نالے  
اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم صاف جواب  
اجماع قیاس و دلیلان شرعی بھی ثابت قرآنوں  
جاں کھیتی چرگیاں بکریاں قوم کی دیاں پیارے  
نہ وحی جلی سنگ حکم کچھ بل بنی سلیمان تائیں  
وچہ سورۃ انبیاء سے ایہ آیت و یکھو رب فرمایا  
فَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ مِّصْرَ عَظِيمَةٍ  
جو کہ گراہ ایہ دعویٰ تساں حدیثوں ثابت کیتا  
سُن وچہ سورت توبہ کے دو جی پلہ وحی رب فرمایا  
یہود و حرام نہ جانن جو شے رب حرام ٹھہرائی  
تے حرام نہ جانن جو شے بنی حرام بتائی  
ہو حرام ہاں پر و رسولہ اعطفت اتھائیں  
ہو یا جو کھیتی ہوئی حرام بنی نہ حرام شمارے  
جے باجہ قرآن نہ نال حدیثاں حضرت حکم لگائے  
ہو جنس و اعام جو جو شے رب رسول پیارے  
پس ہو یا ثابت وجود حدیثاں نال قرآن ربانے  
جو کچھ قرآن نہ متے اوہ بھی کافر ہے تلقا قول

جو پیروی کرن بنی پیروی ربی ٹھیک سدا  
تاجہت اطاعت حکم نبی کیوں کو ارب تپاسوں  
تا بنی اطاعت ہر ہر جا ہاں رب کیوں نال ملائی  
جو یں نسا و سورت وچہ و سبیا و صرطل جلالت  
جو کہو اطاعت رب بنی وحی اہل امر دی نالے  
وچہ منزل پہلی جلد و وحی و لکھیا و کچھ عیاںوں  
وقت داؤ و سلیمان قیاسوں حکم تارے  
وحی خفی تھیں رب جتلیا فیصلہ اوہ تداریں  
داؤ و سلیمان جاں اوس کھیتی اندر حکم علایا  
ایویں وحی خفی حدیثاں منکر نوں و س بھائی  
جے وچہ قرآن ہوندا تا مندی نہ اسدی کچھ قیتا  
ولا یحرمون ما حرم اللہ و رسولہ و اعطفت معطوف  
کنوں غرضت پر جو حرمت اوہناں قرآنوں پائی  
وچہ حدیثاں و کچھ حدیثوں لکھیا نال صفائی  
تے عطف معطوف حکم کہ اسجا مون ٹکٹ پائیں  
قتل بیوہاں حکم قتل نفس خود قرآن تارے  
تا سنگ اپنی تحریم خدا کیوں نبی تحسیم الائے  
کیتی ہووے حرام دوہاں اوہ کل حرام پوارے  
جو منکر ہو یا حدیثوں منکر ہو یا سورت آئے  
وچہ شروع آیت اوہناں قتل کچھو و ایہ جو یں باکوں

اے اگر اطاعت حدیث اور فقہ کی جائز نہ ہوتی تا حفظ فرمایا ہوتا اطیعوا اللہ پر جا سجا آپکی اطاعت کیوں فرمائی بلکہ اہل  
اور مجتہدین کی بھی اطاعت کا حکم فرمادیا ۱۲ احادیث عنی اللہ عنہ ۳۰۵ لغایت ۳۱۸ تک مطبوعہ محمدی ۱۲  
۳۱۸ قائلو الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ و رسولہ ولا یدینون دین الحق الا ببینہ نقل  
کو ان کو نہ تو جو خدا و نہ بل شانہ کو اور قیامت کے دن کہ نہیں بنی اور نہیں کرنا پیکر کرنا حرام کیا اور اسکے رسول نے اور نہیں قبول  
کرتے دین حق کو نہ سرین نے لکھا ہے کہ مراد ما حرم اللہ سو قرآن مجید پہنچتی جو شے ساتھ قرآن مجید حرام لکھی اور رسولہ سی حدیثیں مراد  
ہیں حضور کی سی حدیث ثابت ہوتی ہو ساتھ حدیثوں کف پس معلوم ہوا کہ جو حدیثیں آپکی حدیثوں کا شکر ہو وہ قرآن مجید کا بھی شکر ہے اور  
وہ یوں نہ کہ بعض الکتاب و بعضی زون بعضی کا مصداق جو حدیثی و کچھ حصہ قرآن مجید کا ماننا جو اور باقی سے روگردان رہنا ہے تلف  
چھاپہ انداز کے اعلان پر نفوذ ہونہ من ذلک ۱۱ احادیث



## سورہ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم اعراف

انعام سورہ ہن جتم ہوئی اچھ رب فضل عطاؤں  
قیارہوین ماہ رمضان آہی جاں شمع اعراف گرامی  
سور اعراف کی وچہ اتری دوسوچھ آیاتال  
ہور عطا قتادہ جابر مکی آکھن سارے  
تن ہزار اتے تن سو پچی <sup>۲۴</sup> پچھلے اسوچ آئے

وچہ تیراں سوئے کی بھیری حضرت بھر صفاؤں  
بھی رہا دیہ توفیق جو ہووئے ختم کتاب تامی  
ایہ ابن عباس اتے حسن مجاہد عکرمہ حصین اثباتاں  
پھر ابن عباس کنول پنج آیتاں فی اسوچ پیلے  
چو دواں ہزار اتے دس کال حرف ہرچ سو ٹو

## المص

ہے الف اشارہ طرف اشدی لام علم اوس جانی  
اتے صاد رسول اشدی صورت جسم اتے ظاہر سارا  
جاں دینہ رات نہ آہے تے اوہ حبیبہ شاہ رسول دا  
جو قلب المومن عرش اللہ تعالیٰ خود حضرت فرمایا  
بالمص سوگند اس نال قسم رب کھائی  
قتادہ کہو اسماء قرآن وچوں کہ اسم ایہائی  
تے سدی کہیا ایہ ناماں بیدیاں وچوں نام خدا  
ہو اسم اللہ وی کجی الف اتے کجی لام لطیفوں  
یا ایہ حروف نقطہ ایہن گچہڑے راز چھپائے  
یا اسم اعظم دے حرف ایہن ایہہ خازن وچ لیا یا

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

اتے میم محمد ہووے درود اوس اپرنت رحمانی  
یا صاد ہے جبل کے وچہ حبیب عرش خدا دا مارا  
تے عرش خدا ہے قلب مبارک حضرت مہربان  
ہے دل مومن و اعرش الہی چاہئے من منایا  
تے ناماں بیدیاں وچوں یا کہ نام خدا ہو یا فی  
تے حسن کہیا نامو سوت فخر الدین اس نام منائی  
جو میں المصو نام خدا و الیوس ابو عالیہ کہو افادہ  
تے میم مجید اتے صاد صیو صادق مفتاح لطفوں  
علم اونہا نہ ارب نوں وچہ قرآن ایہ بھید لو کائے  
یا طرف اسماء افعال الہی ایہن وال بنایا

۱۔ اول کی ان آیات سے یہ ثابت ہوا اسلام عن القریۃ الی کانہ اور قنہ بھی اسکی ساتھ قایل ہوا اور کہتا تھا ان آیت مذہبی ہیں  
۲۔ حکم اول میں واسالہم عن القریۃ الی قولہ واذا اخذ ربک من بنی آدم ۱۲ اذان ۱۳ اور اس میں جو میں رکعہ میں ۱۴ اتے یعنی  
۳۔ کہی ذات اور کہی حقیقت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵ روح البیان ۱۶ جاں دینہ رات الخ یعنی جب رات اور دن بھی نہ تھے۔ یہ  
۴۔ اشارہ ہے وحدت کی طرف اس واسطے کہ جب دال نفس کی زمین میں واقع ہوا تو پھر پردہ کیا گیا دل کو نفس کی ظلمت کی صفات کے  
ساتھ اور دن یہ ہے کہ جب چمکا دیا پس روح کا آفتاب اور اسکی روشنی کے ساتھ روشن ہو گیا تو پھر ہر گیارہ دن کی شکل پر اور جب پہونچا  
وحدت کی حقیقت کو معرفت اور شہود ذاتی کے ساتھ اور استواء خدا کے نزدیک نور اور حکمت اور اسکی کافانی ہو جانا اچھی طرح  
تو پھر اسوقت دن اور رات ہمیں رہتا اور ہو جاتا ہے رحمان کا عرش اسی وقت آمین کا یہ معنی ہوا یعنی اوسکے وجود کے شروع  
سے اُسکے اخیر تک کتاب جو جوتیری طرف نازل کی گئی علم اوسکا ہے کذافی تاویلات قاشانہ ۱۷ روح البیان ۱۸ یہ روایت ہے اس ابن عباس  
رضی اللہ عنہما جو بالمص قسم ہے قسم کھائی اللہ تعالیٰ خدا اسکے ساتھ ۱۹ اذان ۲۰ کہہا امم محمد الدین رازی صاحب تفسیر کبیر لکھ سورہ نور کے  
یہ نام جو تو پھر مشہور کئے جانے بلکہ برفلاں اور کچھ نام لکھ گئے ہیں جیسے سورہ بقرہ اور آل عمران اور اعراف وغیرہم۔ ۲۱ اسراج المنیرہ ۲۲ یعنی بعض  
تصرف کرتے ہیں اللہ جل جلالہ کے اسموں پر اور بعض اسکو منکویہ تفسیر یہ ہوئی جو ہے اللہ بہت جانتے والا اور حق کو بدل لکھتا ہوں یا میں ۲۳



صدا و اتصال یعنی متصل سنگ ملن فرمانے  
اتصال تے انفصال نوں تھ گنجائش نہیں تے

یا الف انزل الام ابد و امیم جو سنہ و داندے  
تے متصل ہر انفصالوں مگر اس وچ تحقیق پیاری

مخظم

کام باہر ہے یہ نسخ و اصل سے  
نے کتابت نے اشارت اس جگہ  
نو شک نے ہم و خیالات و گماں  
بات یہ بہتر ہے عقل و وہم سے  
خبر خموشی کے نہیں چار ایہاں  
سمجھ کیا تو رمز حیحی کا ی موت

اے بروں ہو راہ فصل و وصل سے  
نے ہے معنی نے عبارت اس جگہ  
نے نہاں ہونے عیاں ہونے بیاں  
کیونکر ہو دریافت فکر و فہم سے  
نے حکم نے نظار ہے یہاں  
را تاجپ ہو کہ اولے ہے سکوت

كِتَابُ أَنْزَلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لِتُنَذِرَ بِهِ أَوْ ذِكْرٍ لِلْمُؤْمِنِينَ

کتاب کہ آیا بھی ہو طرف تیری پیشانی پہنچے تیرے کئی اسے تو کو راوی تو اسے اسکا نصیحت واسطی ایمان والوں کے  
ہو ایہ کتاب جو نازل ہوئی تیری طرف پیارے  
نور کلام اسد دیوں ہووے سینہ خوب کشادہ  
تے قرآن نصیحت کارن اہل ایمان آیا  
سچائی وچہ توحید یا صدق اتویا وچہ وعد و عیدال  
ایہ ظاہر خطاب بنی نوں مگر مراد امت فرمایا  
کہ ناشک بنی دے حق وچہ منیا جاندا نہیں  
ناصر اہل یقین و لاور ہونا چاہیے کامل  
پاک کلام قرآن جاں ہو یا موجب دلائل صفا فی

نہ چنچے تیرے دل مارے چمکائے  
تا مشرکوں سکدال ڈراون اپر ہوویں آما وہ  
تے حج بعثے شک شبہ وچ خازن معالم لیا یا  
شک نہ ہی تہ حکم اساو دی وسین نال تاکیداں  
جو بنی معصوم نہ شک کری وچہ وحی مواہب لیا یا  
تہی مفسر کہیں مراد اتھ امت ٹھیک منا نہیں  
نہیں تے اثر محال دلائل تے سامع فیض حاصل  
تس بعداری اگلی آیت وچہ خالق فرمانی

اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَيْكُم مِّنْ بَّيِّنَاتٍ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا

لہ یعنی تیرے سینہ میں اس کے پہنچانے سے کئی نہ ہی ۱۲ اور عازان میں ہے کہ آیت کا مقدم و موخر ہے یعنی یہ کتاب پہنچے تیری  
طرف نازل کی اس واسطے کہ تو اسکا راوی اور نصیحت ہو واسطے مومنوں کے پس اس کے بعد ہی ولا یکن فی صدرک حرج  
مثلاً یعنی امت جو شک میں قرآن سے اسلئے کہ نہیں ہوتا شک مگر سینے کی کئی اور فراخی کی کمی سے قرآن کی توجہ کے واسطے جو اسکو حاصل ہے  
عارن شریف ۱۲ جب فرمایا قل هو اللہ احد الخ یہ سب تسلیم امت کی تھی ورنہ آپ تو پوری موجدی اور قاعدہ ہے کہ جو حکم لکھ کر سنا منظور نہ  
ہو و حاصل کر دے کہ وہی سنا یا جاتا ہو اسی طرح نبی بخشش کرتا ہے اپنے گناہ کی اس قسم کی خطاؤں میں عفو کرتا ہی مراد ہو اگر ہی ۱۲ صلواتی



## مَا تَذَكَّرُونَ

پیروی کرو اور پھیر کی کر اور تاریخی طرف تمہاری پروردگار تمہارے سے اور تم پیروی کرو سوا اوس کے  
اور دوستوں کی تمہارا نصیحت پکڑتے ہو

تے باجھ اندھے ووجہاں راں تابع ہوں نہ بھایا  
تالیندو سمجھ ایہ بات مخالف ہوں کنوں بسا  
ایک ہوئے سمجھی بس کل مکلو شرک بلاؤں  
وما یطعن عن الحق ان ہو الا وحی نوحی ہو یا امر گرامی  
اودہ جو کچھ کہے سو وحی الہوں وچہ بیضا وحی کہنا  
جو منکر ہو یا حدیثوں پس اودہ منکر ہے قرآنوں  
حدیث بھی وحی الہوں ہوئی مومن شک پائے  
توین حدیثاں مکھسور دیوں دوویں کلاماں ظاہر  
جو دیوے نساں رسول خدا اوسنوں پکڑن آئے  
اودہ امر کرن نساں بتاں پوجن پرستی بزبانوں  
تے امت نساں تابع ما انزل رب ولوں سمجھائیں  
ما انزل الیکم تھیں ناسخت عذاب تنہاں حمانی

تا بعد اسی کرو جو رب تساؤے نہیں نساں آیا  
بہت نساں گھٹ سمجھو ہوو سمجھ تساؤو تائیں  
تے غیراں اوسیاں نال موافق ہونا ہر انواعوں  
ما انزل نساں قرآن حدیثاں شامل میں گرامی  
یعنی بتی نہ خواہش اپنی نال کلام کریندا  
فرق ایہ اودہ وحی علی ایہہ وحی خفی رحمانوں  
ایہ وچہ کبیراتے ہو رفسر ایوں لکھ سداے  
قرآن کلام خدا دی مکھ بتی دیوں ہو جوین ظاہر  
تے ما انزل الرسول فخذو وچہ قرآن وسائے  
میں اولیاء الشیطان جو کنوں جنات انساناں  
حضرت نساں جو فرمایا توں حکم میرے پہنچائیں  
ما حکم کیتا وچہ اعلیٰ آیت کرن جے روگردانی

وَكَمْ مِنْ قَرِيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ ۚ فَمَا

كَانَ دَعْوُهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بِأَسْنًا إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۚ

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ۖ فَلَنَقْصُصَ

عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ ۚ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ ۚ

اور بہت بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہے انکو پس آیا انکے پاس عذاب ہمارا رات کو اور وہ سوتے تھے پس تھا  
پکارنا انکا جب آیا انکو عذاب ہمارا کہ یہ کہہنے لگے تحقیق ہم تھے ظالم پس البتہ سوال کر نیگے ہم ان کو لوں

۱۔ چھپے اسی جلد میں ذکر ہو چکا ہے کہ قرآن وحی علی اور حدیث وحی خفی ہوتی ہے ۲۔ حلوانی عفی اللہ عنہ ۳۔ اور خواہشات  
فاسدہ کی ۱۲ اسراج النیر ۴۔ یعنی آپکی امت کو حکم فرمایا کہ تا بعد اسی کریں سچیز کی جو انہیں نازل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۲ ۵۔ یعنی یہ تابع ہو پھیر کی جکا انہیں کیا گیا ہے تو پھر انکے لئے عذاب ہو جیسے انکے نافرمانوں کو ہوا تھا ۱۲



کہ بھیجا گیا ہے طرف اور اللہ سوال کر نیگے ہم بھیجے کیوں پس اللہ بیان کر نیگے ہم اور ان کے ساتھ علم کے اور نہ تھے ہم غائب

اساں کتیاں بنیاں و بنیاں شملت کنوگنا ہاں  
لو طیاں آیا دن نوں قوم نصیب تائیں جو میں آیا  
جو بیشک اسیں ظلم کنندہ پھر اسیں و جزا سے  
تے امت کنوں پوچھیکو کیا تساں پہنچ حکم و مہر آند  
علم یقینوں جو وچہ دنیا کروے سبے عملاں تھیں  
مُرسلیں مراد پیغمبر بعض فرشتے کہن مراد اں  
غزالی کہیا جاں جانور اندو تم حساب حشر نوں  
ابو الشیخ کہیا اتھ پہلے سچیں لوح محفوظ سیدو  
ارشاد ہوو توں حکم اساڈے پہنچائے کہے آہو  
تا اسرافیل تیں کہ حاضر اوس تھیں پوچھیا جاوے  
لوح ایہ خوشخبری سن او جبار دی حمد پوکاے  
وت اسرافیلوں کچھ ہوسی توں کسوں حکم پہنچاؤ  
کہے بیشک اسرافیل تیری احکام دتے میں تائیں  
تا پیلیاں نوں فرماوے جو حکم میرے جبریلوں  
کہن اساں حکم تیری بنیاں سب دسواک الہی  
جو بیشک بنیاں حکم تیری پہنچائے انہاں خدا یا  
روح خطیج وواع دے آہا شاہ رسل فرمایا  
جو کیا آخر مختار محمد سرور دوہاں جہانناں  
اقرار کیا تیں کہ سو یا راں عرض کیتی ہاں پیارے  
تا فرمایا رب دعویٰ کرسی بھی کچھسی میں تائیں  
پس چاہے جبرہا حاضر ہے اوہ غائب نوں بتلاوے

عذاب ساڈا اوہناں آبارتیں ستیاں سچ گواہیاں  
پھر بعد عذاب دن دے تنہاں ایہو کہنا پایا  
پچھے دوہاں گروہاں کیا تساں دسے حکم خداوے  
پھر اسیں ٹھیکیاں کریاں علموں پر تنہا دے  
تے ناغائب پھر آجے اسیں دنیا وچہ تساں تھیں  
بھی جبرائیل مراد الاون بعضے اہل ارشاد اں  
پھر آرمیاں ول متوجہ رب ہوسی سمجھ خبر نوں  
اوہ تھہر تھہر کبندی قہر جلالوں خدمت حاضر تھیو  
فرماوے رب شاہد لیا۔ کہے اسرافیل بولاہو  
کیا لوح نے حکم ساڈو دتھو تے اسرافیل ساوے  
جو پھٹی جان عذابوں میری ربدا شکر گزائے  
اوہ کہو تے جبریل تیں تا اوہ بھی سدا جاتے  
سویں بنیاں بنیاں پہنچاؤ بنیاں سب رب سائیں  
طے تساں اوہ کیا کیتے سن کر سن عرض مقیلوں  
سُن کا فر کرنا انکار تا امت احمد بھری گواہی  
تا ملک انسان رسول بری وت جاو جان بولایا  
اے کو کو تیں کچھسو میں تھیں جان قیامت آیا  
حکم ساڈے تساں دتے کیا تیں ہو جو ابناں  
اسیں سب گواہ جو پہنچاؤ اساں نبی احکام غفار  
توں حکم میرے پہنچائے بنیاں کہاں آج رب سائیں  
تے رہ میرا پیغام اوستائیں خوب طرح سمجھاوے

لے یعنی اللہ سوال کر نیگے ہم ان کو کہو بھیجے کہ انکی طرف اور اللہ سوال کر نیگے ہم سب کو کہو یعنی کیا کو کہو کہ پہنچاؤ اور کس طرح نصحت  
کی ۱۲ غلامہ ۱۲ اور کوئی احکام کو نہ کہ کس طرح ۱۲ غلامہ ۱۲ جیسے پارہ دوم کے شروع میں فرمایا وکذلک جعلنا کافۃ وسطا لتکونوا شہدا علی الناس  
اعلیٰ طرح کیا ہے مگر امت درمیانی تاکہ تم آدمیوں پر گواہ ہو ۱۲ لے یعنی سوال ہو گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہارے پیغام پہنچاؤ



تے ہوئے بنی گواہ تھیں پر جیوں خالق فرمایا  
 تائیں عمل امت سے حضرت قیامت تیل تمامی  
 جو فجر نمازیں ہر وہ امت حضرت پیش کیجیے  
 وچہ درمنثور سوال ہوئی پوچھیں کنوں انہائیں  
 مہری سب تھیں پیش تقدیر ہوسن خوشیاں والے  
 نجات ہلاکت والا کل مار ایسے نے آیا  
 پھر علم اسوا خاص اتنے وقت یومیہ مکاندا  
 وچہ درمنثور قیامت نول کہے اند اسرافیل  
 اوہ عرض کرے جو متعلق سن صور امور فلانے  
 تے جانورال متعلق ایہ کچہ اونہاں تھیں چپائے  
 تے ایہ کہیں ٹریاں اندر ایہ موریاں وچ آٹھ  
 تا حروف بحرف ہوئی سب پورا تا پھر میکائیل  
 اوسنوں حاضر کرنا وہ بھی عرض حضور گزاریے  
 شفال اتنے قیلا اتنے اتے اتنے ذریعہ داتے  
 تے روزانہ اس قدر الا ان پانچ ہر ساعت  
 پھر اتنا آدمیاں اتے اتنا و تم جانورال نول  
 کوٹیاں کیٹیاں پھلیاں اتنا اتنا رب رحمانوں  
 جال لوح سنگ سیلیاں کہے موند فرق حسابوں کو  
 جو رہا اوپر فلان رسول فلان فلان آیا تاں  
 اتے فلان فلانی مشور اوپر شاہ ابرارال  
 تے شہر فلان فلان عذاب تیرو سنگ اوچاٹے

جو ویوں الرسول علیکم شہیدانہ مشور پوچھ پایا  
 بھی اخلاص نفاق ولانے جانے بنی گرامی  
 اتنا مال علامت ہر پیکر جانے بنی کہیوے  
 عمر علم تے مال جسم پھر وچہ حدیث منائیں  
 تے کنوں حقوق خدا نماز ال پچھ اول منوالے  
 جو پورا ہو یا وچہ نماز ال اوس کل مقصد پایا  
 کرن بیان اعمال تسان تھیں مخفی کچہ تساندا  
 حاضر کرادہ کم جنہاں تے مؤکل کیا جلیے  
 تے ایہ متعلق روح انساناں ایہہ جنال شیطانی  
 امور فلان متعلق تنہاں ایہہ پر ندیاں آٹے  
 تا حکم ہووس لوح مال ایہنا ندی کل امور ملاٹے  
 حکم ہوئی تدبیر کیا مؤکل جس نے آپ جلیے  
 میں اسمانوں تقدیر وزن انوکیل پھال تارے  
 وچہ سال اتنا اتنے وچہ مینے ہفتے اتنا اتنے  
 پھر و تھیں اتنا کہیں جہت جنال تقدیر عنایت  
 چرنیاں نول تقدیر پرنیاں نول تقدیر عیانوں  
 سب تقدیر ہو یا فرمے لوح سنگ میل کرانوں  
 تاجربل تائیں پچھ ہوئی اوہ بھی عرض سناے  
 وچہ شہر فلان اتنا ریاں روز فلانے وچہ سچ باتاں  
 حکم آچے وچہ جنہاں اتے حرف اونہاں وچہ نماز ال  
 کہے ملاء لوح سنگ بحرف بحرف سب پیارے

اور فلان پھر پچھناں شہر فلان سے ۱۲ روز پھر ۱۱۹

لہ یہ حدیث قاضی منظم ہی نے نقل کی ہے ہوا بیت عبدہ الدین مبارک سورہ ش میں ہرایت وجنابک علی ہوا کلاء شہیداً  
 کہ اور فقیر نے بھی اسی جگہ پوچھ کی ہے اور لکھوئی بھی اسی جگہ نقل کی ہے اور در حدیث مذکور میں آیا ہے فقیر فہم بسماہد یعنی بیچاتے ہیں آپ  
 اٹکے چہرہ کو اور غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ وہ شافی ہے جس سے نئی اور بدی کی شناخت ہو ۱۲ علوائی لہ یہ روایت نقل  
 کی ہے اسم جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر منثور جلد دوم میں اور یہ نقل کی ہے ابو الشیخ نے کتاب غلط میں مواہب ابن منیر سے  
 دیکھو صفحہ ۱۹۷ مطبوعہ مہر ۱۲۸۵ روایت کی چند ہی اور سلم اور ترمذی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اے تمنا یا آپ جو سب تم حکم ہوا تم سے  
 پرسش ہوگی اور اپنی حدیث کی نسبت بادشاہ کو پوچھا جائیگا کہ میں کس مرد کو پوچھا جیسا کہ اہل انیس سے عورت پوچھی جاوے گی اسے گہر کی نسبت



پھر ملک الموت تائیں کچھ ہو و اوہ سن کر مقلے  
پھر اتنے غرق ہو و چہ پانی اتنی سڑا نہاں تھیں  
اتنے سپاٹھیں کٹیاں اتنے تلے دیواراں  
وحش طیور استفرا تے اتنے کیرے و چہ حساباں  
یعنی لکھیا گیا جو پہلوں اوستھیں پھر کہ ابیں  
جو شہابی دے عمل اول دینے پڑھنے کنوں پیارے  
جو اسدے خاص علم و چہ اسدی خبر نہ لکاتائیں  
جاں و کرسوال جواب حساب کتاب خدا فرمایا

آدمیاں روح اتے اتنے جتاں روح نکالے  
تے اتنی ہین شہیدا و نہانچ اتنے کفاراں تھیں  
اتنے پوج زمین اتے اتنے مارے پوج پہاڑاں  
حکم ہو و سب لوح سنگ میلو میلیاں لمن صواباں  
اک حرف خلاف نہ اسدے ہو و تو و چہ خبر سنائیں  
تے دن و کو مہر راتوں ہو و پیش حضور غفارے  
پس اس قدر اوس علم و خود بندیاں رب خبرائیں  
تا اگلی آیت پوج وزن اعمال اوس بعد سو دیا

وَالْوِزْنَ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ  
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ يَمَّا كَانُوا

بِأَيِّتِنَا يُظْلَمُونَ

اور تولتا اسدن حق ہو پس کوئی بھاری ہوئی تول اوسکی میرے لوگ ہیں فلاح پانیاں و او جو کوئی ہلکی ہوئی تول اوسکی  
پس یہ لوگ ہیں جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو سبب اسکے کہ تھے ساتھ نشانیاں ہماری کو ظلم کرتے  
ہو تولن علماں قیامت میں حق شک نہ لوگ نکائی  
تے جنہاں پائیکیاں ہوا لگاھا نا او نہاں پایا  
اوس تکڑے دو چھاؤ باک زبان اوس ابن عباسوں  
جن تلے نیکیاں بھارا اوسنوں کہو بلند پوکاروں  
ہن نصیر کیجئے نہاں اوس نے پھیر کہ ابیں  
ہو اید فرخ میزان جو چاہن تولن زمین آسماناں  
حکم ہو ہی جنوں اسپس چاہتوں سن ملک الاولن  
اَلْكَتَاتِ اَنْ خِفَّتَا نِ عَلٰی اللِّسَانِ و کچھ حدیث پیا سے

پھر نیکیاں تولن جنہاں بھاری نہاں خلاصی پائی  
اسکارن جو آسمان ساڈیاں سنگ او نہاں کفر کما یا  
ہو انکوں ایک ملک تکڑے ساہن کو کھرا نرسوں  
جو شخص فلانا پت فلانے ہو یا ٹھیک ابراہوں  
تے جس اہلک بدیاں بھارا اوس حق الٹ نہائیں  
و شتر کہن ایہہ کس دی تولن کارن ہر حماناں  
بستھا مک ماعیدنا و حق عبادناک پوج ترغیب لیا دن  
و حکمے ہن پڑھن و چہ ہو تولن تکڑ و چہ بھاسے

۱۲ میزان اوس شے کا نام ہے جس کے ساتھ اعمال کی مقدار یعنی اندازہ کیا جائے ۱۲ شیخ عطاء اللہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میزان پر حضرت جبرائیل امول میں ۱۲ درنور ۱۲ یعنی یہ کجھت بے نصیب ہوا اس کے کجھی بھی نیک بخت نہیں ہوتا ۱۲ شیخ ابوداؤد ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ۱۲ اخلاص عن الترغیب ۱۲ یعنی تو پاک ہو تھے عبادت نہیں کی جیسا کہ تیری عبادت کر سکا حق پر ۱۲



ثقیلثان فی المیزان حبیبان الی الرحمان اگو فرمایا  
 ہو لا الہ الا اللہ کلمہ بھارا ثقل زمین آسمانوں  
 ہوا اس کول فرمایا بتی جو روز قیامت والے  
 ہو ایہ قبول تو مرد ووتاں آکھن ملک خدا یا  
 تا فرماے رب جہت رضا میری انہاں عمل کیتے  
 تے خوش خلقی تھیں چیز نہ کو دودھ بھاری پھر میر نے  
 تے وچہ میزان ایہ بھاری حضرت ابو ذر فرمایا  
 تا او تھیں باپ بھالہ ہووی جا بر تھیں اوہ لیاے  
 تا چانک نیکیاں پاس کوئی شے ڈگو بجلی راں  
 ایہ اوہ اخیر اعمال جو تیرے بعد تیری تعلیموں  
 ہر عبد اللہ بن عمروں دیا کل بنیاد سے سرور  
 و بندہ ہوں اولادوں کبر و اخل و دفع ہوندا  
 تا حضرت آدم کو یا احمد نال بلند پوکاراں  
 جو دیکھ ایہ شخص تیری امت وادوخ طرف لیجانے  
 میں لکے چتر گراں فرشتیاں موہوں سخن الاواں  
 اسین سخت اتو سنگد لاہریدی امول الٹ کر نیدی  
 پھر نا میسی سنگ تہہ کھبیوں پکر اپنی پیشانی  
 جو وچہ محلے آست تہہ تہہ خوار نہ کراں ندا میں  
 تے اس بندہ عاصی تائیں لیا ہو موڑ پچھاٹاں  
 تے اس بندہ بی نیکیاں نواری پے وچہ ٹکاواں  
 تا کہ پوکارن والا ہو ایہ شخص سعید گرامی  
 کہو اوہ شخص فراتیں ٹھیر وے ملک و رحمانی  
 کیا چہ دل فرور زوری تباں شیشہ رحمت والا

اوہ میں پیار رب نول دوویں شاہ رسول فرمایا  
 بھی فضل ذکر کہیا استائیں حضرت من القانوں  
 سر بند صحیفے لیاندے جاسن حکم ہووی اس عالے  
 قسم تیری اسال لکھیا اوہو جو کچہ ایس کمایا  
 اوہ غیر اخلاص یا عمل ریائی جو روہوون میتے  
 خوش خلقی اتو خاموشی ہو لبہاں اوپر پشت ہو لینے  
 تے پہلے فقہ اعلیٰ عیال تکر وچہ جائے رکھایا  
 تے کچھ لکھیا تحفہ عمال سنگ تک عمل تر لکے  
 تس کہیا جاسی ایہ اوہ نیکی جو سکھایا تہہ یاراں  
 ہوندی رہے دنیا وچہ تہہ اوہ محل فضل عمیوں  
 وچہ پہلو عرش آدم و جاسو سبہن دن محشر  
 تا دیکھن چانک امت نبی دیوں شخص تک دفع جاندا  
 حضرت سن لیبیک الاون کہے آدم اظہاراں  
 تا دامن کس میں گزشتیاں پواں نبی فرماندے  
 رسولو بد پو کھڑے ہو و ذرا آکھن ملک تھاواں  
 تے کر دی اوہو کم جو سانوں حکم الہوں تھیندی  
 کہن عرش دل تک آتا تہہ وعدہ رب جہانی  
 عرشوں ملے آوار منوں جو حضرت کہو تبا میں  
 میں حبیب وچوں کہ موٹا کا غذا کدھاں ثرت تداں  
 تے کراں موہوں سبہ اللہ پس نیکیاں بجا و دواں  
 مقبول ہوئی اس کو شش جنت طرٹ لیجا ہونامی  
 کچہ ایس بزرگوں کچھاں کہواں باپ تیتھوں قربانی  
 کیا خوش خلق تساں ہے فرماؤ خود پتہ نرالا

لے فرمایا دیکھ میں جو زبان پر لکے ہیں اور از زمین و آسمان اور ان کے عاقل و غافل سب ایک ہی ہیں رکھ دیو جویں اور یہ کلمہ ستر میں تو بھی یہ کلمہ بھاری ہو گا اور اس کلمہ کے لئے خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو فرمایا تھی جبکہ موسیٰ نے اپنے لئے افضل و علیہ کا سوال کیا تھا ۱۲ ضلحا ص ۱۲ یعنی میں حاضر ہوں آپ کو ۱۲ ص ۱۲ یعنی انکو ملکر ان سے پٹنے لگا ۱۲



جو وقت چہرہ مشکل مسکینی و چہرہ کینتی یاری  
تے ایہہ درود تیرا جو ایوں گھلدا اُپر اسا دے  
میرزا بن ابی الدنیا اس دونویں کرن روایت  
تے احمد ترمذی بن ماجہ ہور ابن حسان لیا تے  
روبو وخلق حشر نوں فقر اُس دے کھنڈن اتہا یاں  
رب کہے کیا چیز کسے دا ہیں استعیں انکاری  
پھر رب کہو کیا غرض تینوں کوئی یا نیکی دس کافی  
نا فرماوے رب نیکی اک تہہ پاس اسا دے آئی  
کلیہ شہل اوسچ ہوسی بندہ عرض ستاوے  
تا اوس آکھیں تے ابدن میں پر ظلم کیتا جاوے  
پس بولے اوہ فقر کا غرض نیکی بھارا تھیں  
پس روح المعانی کہیا مرو جو جس نے مروی واراں  
جلال بیوی وچہ بدور السافہ کہیا صواباں  
جو پھر اُتو حوض میزانوں پہلے کتھ پاسے  
مگر ایہ سب مناوے ساڈا عین ایمان ایہائی  
صراطاں دے اک جہنم تھیں گنہ غامی لوک الاون  
تے بعضیاں آکھیا اوپر صراط میران ہون اوہ بھائی  
تے جہان حق میران سدا ہر فرض تمام انساناں

فرمایا میں آکھناں ہاں میں بنی تیرا اظہاری  
جو چھاپے نیکیاں وچہ پایاں ہو تو فضل خدا دے  
عبد اللہ بن عمروؓ وچہ کتاب علامہ ہدایت  
جو بنی کہیا اک امت میریوں شخص بلایا جائے  
اک گھنڈہ سوہر و فقر جھوٹا پنچے نظر بریاں  
کیا ظلموں مکاں لکھو گناہ تہہ کہو نہیں بباری  
پس سختیوں دے کہو نہیں میرا کوئی عذر الہی  
جو ظلم نہیں تہہ ابدن کدھو کا غرض اوہ الہی  
انہاں فقر اں سنگت پونا کا غرض کیا بناوے  
تا اک پور سب فقر کھول کا غرض کیا جاوے  
جو اسم اللہ دے نالوں کوئی شو بھاری ناہ مٹیوے  
کلمہ شہل پڑھیا ہون اوسنوں ایہ بہاراں  
جو قول علما واخل مختلف روح تقدیم تاخیر حساباں  
ہو و حساب لیل جو یقینی اسوچ ناہ شمارے  
ترتیب انہاں بجانے روح خلاصے جو کہ کیا تھی  
اک بعد اوسکہ جو جہت حساب اوس پر لوگ ٹھہراون  
واللہ اعلم رب نوں معلم اصلی بات جو آئی  
منکر اوسدا کا فر معترف وچہ سخت زیاناں

۱۱ اور نقل کی درشت اور روح المعانی اور خلاصۃ التفسیر وغیرہ ۱۲ اور حکم نے اور صحیح کیا اسکو حکم اور ابن مرویہ اور لا لکائی اور بیہقی نے بعثت  
میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ۱۷ درشت اور نقل کی روایت کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور لکھا ہے در بیان جواب الرحمانی ۱۲  
۱۳ اور صدر اول سلف خلف صالحین نے اس پر اجماع کیا کہ ان ظواہر کو بدون تاویل کے لینا واجب ہے اور تاویل سے منع کرنے پر اجماع کیا پس یہ ظواہر  
مذکورہ مخصوص ہو گئے یہ قول نہایت صحیح ہے اور جو درمۃ اللہ علیہ یہ قول تاویل صحت کہ نہیں ہو چکا اور جن پر غیبی تاویل کی انکی تاویل کی کوئی  
وجہ نہیں معلوم ہوتی کیا وہ لوگ اس امر کو خدا تعالیٰ کی قدرت سے باہر جانتے ہیں کہ وہ نیران حقیقی عدل کی تائید کرے اور اگر یہ نہیں ہے تو پھر یہ کہنا کہ عقل  
میں نہیں آتا محض جھوٹ ہو یا دیوانگی و جہالت ہو اور کہ ان جاہلوں کی عقل کا اعتبار نہیں ہے جو عقل صافی و پاکیزہ ہوا نہیں کچھ بھی بعد نہیں  
معلوم ہوتا آیا تو نہیں سمجھتا کہ انسانی عقل نورانی عقل حضرات صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خوب یقین سے قبول کیا اور برابر مومنین  
اسی پر اہل حق تھے یہاں تک کہ ایک زمانہ کے بعد ان جاہلوں کے موتوں سے جہالت کا دھواں نکلا اور اُس نے تمام جہان کو تاریک کر دیا پس  
سچا وہ کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے ازل میں بچایا ہے اور گناہ ہوا وہ جو شقی تھا اور کیونکر اس طرح صحیح آیات اور صحیح احادیث کی تاویل روا ہو اور  
بہت سی احادیث صحیحہ مشہور ہیں تاویل کی گنجائش نہیں اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو میں ان احادیث کو نقل کرتا کہ جو بعض جہلا و اس  
دہ نہیں اہل ایمان کو ہم میں ڈالتے ہیں اور شقی اور بیخبت لوگ اُنکے دنیاوی عروج کو دیکھ کر دامن فریب میں آجاتے ہیں (فقیر شیعہ بریلوی)







تبدیلیاں اوسیاں طرف صحیفہ رکھے تاکہ ابھی  
جوان ہے تا فرامی بھاری کنوں تمام پہاڑاں  
پھر بندہ کہی لچلو مینوں ملک و طرف خداوی  
کس کارن توں مڑیا تاوت بندہ عرض گزار  
پر حال ایہی جو بیوہ و اسال میں پتر عاقل سیانا  
پس اوسہ اجر م عذاب جو اوہ بھی سریشہ ڈالیں  
ہس فراوی اتھ اوسہ توں کیتی نافرمانی

لکھیاں ہوتی تھیں وچہ ویدہ عمل دوا برائی  
تا حکم ہووے لیجا ہوا بہ بندہ ول دوزخ ناراں  
تا رب کہے تھیں مؤر و فراوسے رب بیکر ساوی  
جا تم ٹھیک جوہاں میں ناری کون بھلا اوم ملے  
تے اوسہ ابھی میں واکلوں دوزخ اندر ہویا ٹکانا  
تے دوزخ کنوں کدھیں تے ایہ کلنگ اوسہ سائیں  
تے اتھ اوس چھڑا شو پھڑتھیں تھیل طرف جناں

حافظ طبع زمینض کرامت مہر خلق کریم

گنہ بہ بخشد و بر عاشقان بخشاید

اتے باجھ حساب ہزاراں تر کوک حبت نوں جاوے  
جنہاں کیتا بے ملائیں اندر ملن اجر تنہاں کامل

نہ کھڑی میزان ہووے اوہناں کارن ابویں کوکھ پاوے  
بغیر حساب جو دکھاں اندر ہوئے صبر ہی حاصل

### اشارات

والوزن یومئذ الحق میزبان ہوتا ہے آریاں  
ہوئی وزن معاملیاں سنگ سنگ اخلاصاں  
کارن عوض نظر علی تے رکھ جو عمل کماے  
اس قسم اعمال قبولیت دی ورجیوں سا قسط بچے  
پس میزان مجاہدیاں اتے ریاضت سنگ اتھائیں  
سنگ میزان مراقبے مالے تول عقل نوں پیارے  
بعد بیان سزا جزا اوہ نعمتاں یاد کرایاں

جنہاں سنگ احوال اعمال تو لیس اندر روز جزا یاں  
تے وزن احوال میزان صدق سنگ پلے مال جناساں  
یا کر کے نظر اوس غیر خدا ول کیتی عمل ریائے  
پس بیتیاں وچہ معاملیاں سے اصل میزان منبوی  
لازم ہے جو وزن کرے ہر مومن خود دل تائیں  
پچ زمین اعتباراں ایہہ جو عورت پیرے سوئے  
جو طاعت طرف حج کاوے تے اٹھیاں گھگھیاں

ع

وَلَقَدْ مَكَنَّاكَ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكَ فِيهَا مَعَاشٍ قَلِيلًا مَّا تَشْكُونَ

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكَ ثُمَّ صَوَّرْنَاكَ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُْوا لِلآدَمِ فَسَجَدُوا

إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ قَالَ مَا مَنَعَكَ الْأَسْجُدَ إِذْ

۱۔ اور اپنی صورت کو ساتھ ایسے معائنے کے ترازو کے وزن کرے کہ جس ترازو و دولوں نے طاعت اور تقویٰ سے پتہ ہوئے ہیں اور پان آدمی  
شرعیات کی جو دستورون اوسکے عدل اور انصاف کے ہیں پس جو شخص ایسی جگہ پہنچا تو آپ کو وزن کیا ہوا رکھینگا اور قیامت کے دن اپنی  
جان کو وزن کے میزان میں اور دیکھو لطف فقیر میزان میں اور روح کو مرد میں اور باطن کے سر کو وصول میں اور اللہ کو قبولیت کے میزان میں وزن کیا  
ہوا دیکھو ایسا جب اوسکے سب وزنوں کا پتہ بھاری ہوا تو بدلا اوسکا یہ جو کہ وہ محبوب کے فراق سے اس میں رہ گیا اور دیکھو وہ ایسا کاجیز اوسکا شوق



اَمْرُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ  
 قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ  
 الصَّغِيرِينَ قَالَ اَلْظُرْنِي اِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ قَالَ لَنْكَ مِنَ  
 الْمُنْظَرِينَ قَالَ فَبِمَا اَعْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ  
 ثُمَّ لَا تَجِدُ فِيهِمْ اِيْدِيَهُمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ  
 شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ قَالَ خُذْ مِنْهَا مَدَدًا  
 مَدَّ حُورًا لَكِنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ

اور تحقیق قدرت دی ہو مخلوق زمین کے اور کیں بنے واسطے تھا سو بیچ اس کے معیشتیں تھوڑا سا جو شکر کرتے  
 ہو اور البتہ تحقیق یہ کیا بنے تھوچھ صورتیں بنائیں بنے نہاری پھر کہا بنے واسطے فرشتوں کے سجدہ کرو آدم کو  
 پس سجدہ کیا انہوں نے مگر ابلیس نے نہ ہوا سجدہ کر دیا اور اس کے پاس جس نے منع کیا تجھ کو کہ سجدہ کیا تو نے جب حکم کیا میں نے  
 تجھ کو کہا اسے میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا تو نے اس کو مٹی سے کہا نیچے اتر آسمان سے  
 پس نہیں لائق واسطے تیرے یہ کہ کبر کرے تو بیچ اس کے پس نکل تحقیق تو ذلیل ہو کر کہا ذلیل دی مجھ کو  
 اور سن ملک کہ قبروں اٹھائی جائیں گے کہا تحقیق تو ذلیل ہو گیا کیوں کہ کہا پس تم ہو اس کی کہ گمراہ کیا تو نے مجھ کو  
 البتہ مجھ کو نکالیں واسطے اس کے راہ تیری سیدھی پہچان لیتے آؤ نکالیں پاس اس کے اُن کے سے اور پیچھے  
 اس کے سے اور اپنے اُن کے سے اور باوین اس کے سے اور نہیں پاویگا تو اکثر اس کے کو شکر کریں گے کہا نکل اس  
 بُرے حال سے اٹھ ہوا البتہ جو کوئی پیروی کرے گا تیری اور نہیں سے البتہ مجھ کو نکالیں مدد کو تم سب سے

تے ٹھیک اسان تو جو چیزیں ہو قدرت ملک تسانوں	تو اسچ وجہ معاش کہیتی تسان تھوڑا شکر عیانوں
تے ٹھیک لو یا اسان تسانوں صورت پھیر بنائی	پھر کہا فرشتیاں میں آدم سب سجدہ کرو ادائی
تا بھٹناں سجدہ کہتا مگر ابلیس نہ سجدہ لیا یا	تا فرمایا رب کس نے تینوں سجدیوں روک ٹھایا

لے فہم اساتذہ ترتیب جملے کے مضمون کے ہے یعنی بہت مائل ہونے کے بعد حرف ب کا قسم اور بعد یہ ہے یعنی میں نے لکھا ہوں تیرے بچکانے  
 کی کہ تو نے مجھے بچکانا ہے اگرچہ سب حکم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتے ہیں مگر شیطان نے یہ کلمہ سناخی سے بول دیا اور ایسا ہے قصہ مذکور ثابت  
 کیا اسی واسطے شیطان ملعون ہوا اور بیچ لاقعد ان کے ام قسم کا ہے اور شما ملاہم تاک جواب ہے قسم کا اور ولا تجحد  
 آخر کتاب نتیجہ اور اثر ہے پہلی کلام کا اور یہ جملہ مستلزم ہے یا بھلا جواب سے یہ بھی جواب ہے ۱۲ خلاصہ



جہاں حکم مینوں خود کتیم ایہ جو سجدہ کریں اسانوں  
جو مینوں نلقب کوش نہیں اتے خاکوں آدم تائیں  
یعنی نکل آسمانوں ٹھیک و لیلان تھیں توں آیا  
ٹھیک مینوں ہر بہت ہوئی دن آخر دی تائیں  
میں ٹھیک تیرے سدے راہ دور با جہت اوہناں دے  
پہلو عجیب وال نیکیوں شیریں کراں بُرا یاں  
تے بہت اوہناں دی پائیں توں وچوں شکر گزاراں  
جیہڑے آدمیاں تھیں تیری کرسن تابع داری  
خلاق کھ کنوں مراد آدم ہو وچہ کب لسیا یا  
یا اولاد آدم دی جو سنگ آدم رب اوپائی  
یا خلق کھ روح میاں تھوڑ کھ وچہ رحماناں  
اتے لکھ لکھ کنوں تمام فرشتے ہن مرادوں  
مگر عبادت سجدہ ہر ملت وچہ غیر خداںوں  
ہن وچہ شریعت شاہ رسل دیو اینسج ہو یا فی  
مقابلے نص قیاس حرام مثل الملیس ہتیارے  
جوین ریدے حکموں اوس حد کر کے روگردانی  
جو دینی مسئلہ قیاسوں تے ہونا سنگ شیطانی  
ہو مطلق قیاس جو منع ہے اوہ بھی الملیس ہما رہی  
مقابلے نص جو ہو سوئی او پر قیاس ایہائی  
مثل الملیس تکبر راہوں کرن قیاس مندرے  
پس ہوں چنگی سندی شے واسطیج ثابت ہو یا

کہیا الملیس میں ہنیر او تھیں ملی و لیل شیطانوں  
کہیا اتر تھیں جو اسوچہ تکبر لائق نہاں  
آکھیں مینوں حشر تائیں و فرل تار ب فرمایا  
شیطان کہیا میں قسم تیری بہکاؤن دی رہاں  
پھر اکوں کچھول کچھول کھیلوں وال پاس تہناں دے  
جویری افعال اوہناں دے چنگے نیکیاں و دیایاں  
کہیا نکل آسمانوں حال بُری و رکایا ہو یا خواراں  
میں ٹھیک بھرا نکاد و رخ تہناں شخصاناں اظہاری  
تجھ کھ جوین سرا یاں نوں ایہی رب فرمایا  
بھاویں وچہ ظہور رہی ترتیب رعایت بھائی  
ایہ روح سیاح ضیاء خطیب بھائی کر و کلاماں  
لاڈل سجدہ آدم کارن تعظیمی ارشاد وال  
شرک ایہی اتے تعظیمی سی جائز اہل صفانوں  
تعظیمی سجدہ و احرام تعبیدی شرک تھیائی  
جو اک نوں شیوں بہتر جانیاں قیاس نکالے  
قیاس مقدم کیتا ہن توں غیر مقلد جانی  
جو تابع ہو یا شیطان سدا وادہ ظالم پر سیا فی  
حق بغدادی وچہ روح المعانی لکھیا بھائی  
قیاس امامان یونج سمجھن بے دینی ہے آئی  
جو آپوں ہن موحد مومنال شرک کہن و دیری  
جو اک مٹی مے حسن قیاس وچ نہاں شیطان جھوٹایا

۱۲ یعنی ہن تہاں اکوں کو سجات دی ۱۳ عیسیٰ کہ یوسف علیہ السلام کو آپکے بھائیوں نے سجدہ تعظیم کا کیا تھا ۱۴ ادا لئی تے یعنی سجدہ  
تعظیم کا کیا کسی بزرگ کو کرنا حرام ہے اور عبادت کی نیت سے کرنا اسلئے کہ اسکا قرب مجھے حاصل ہو یا جو بزرگ کو قدم چومنے  
جائز نہیں جیسا پیشانی نہ لگے مگر عوام کا لاف نام ایک دوسرے کے کہتے اتے اس گمراہیوں میں پرہیزی بہتر ہے ۱۵ جس جگہ فتوہ اور فساد کا خوف  
نہ ہو بزرگوں کا دیویوں اور سجادہ ضرور چاہئے تفصیل اس مسئلہ کی جلد اول سرور بقوہ بارہ اول کے پہلے راجع میں گذر چکی ہے ۱۶ حوالہ فی صفیہ صدعہ  
۱۷ سجادہ کئی کئی مسئلے ساتھ ولالت النفس ثابت ہوئے ہیں خلاصہ یہ تعقیب شیطانی اسلئے ہے جو استیوار کو تعالیٰ نے مجتہدین کی پیروی کا حکم  
فرمایا ہے جیسے کہ ارشاد ہوا فاسئلوا اهل الذکر انکم تم لا تعلمون اور دوسری جگہ آیا ہا الذین نامنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ۴



اتنے خطا معافی لائق عند قبول آدم جو یہ ہیں  
جس میں ملے وی امتیاز نہ ہو جو شیطانے تائیں  
سچا تو سن فضل اسوئے نوح جنوں دیو فی فضل الہی  
ایسے پاروں آدم تائب پایا مترب تخیل  
بھی ہر شے دی خاک حیاتی خاک کو کھیت سوڈ  
بھی خاک سیٹے سب خلقت پھر کدھے روز جزا میں  
تدے شیطان تکبر رفعت کر کے ولت پائی

بھی مال انکار گناہ عمدی سخت عذاب نہ را میں  
بھی کرن اجتہاد و نالائق تائیں جائز نہیں کدھیں  
جو معتبر غرض شرع وچہ ہوندی ناہ ماہیت بھائی  
وچہ خاک تواضع علم صوری عجب نہیا ز تخیل  
بھی جمع کریدی خاک نمائی آتش سار کھڈائے  
گماہ رکھ بوٹے میٹوں جہن سار مو آگ ہر تائیں  
تے تشدید یوح تیزی نالے جرأت تے اُچھائی

### مثنوی

پس قیاس فرج میلش کینیم  
اور ظلمت من ز نور روشنیم  
اگر بانساں میں بیان چاہیست  
پورکس پوجہ شرموس غیاں  
پس قیاس و تخری روزبر  
یا پیش قبلہ را کدوست خبر  
از قیاس اسد اعلم بالصواب

من نہ را و ز خاک کدر است  
و نہ تقوی فضل را حجاب شد  
وارث این جانہا و انقیاست  
زادہ آتش نوئی ز دوسیاہ  
ایں قیاس ایں تخری را جو

نہ جاگناہ آسمان تدے کر خوار شیطان سٹایا  
یا صورت ملکوں نکل ہو یا شکل پی پی وچ زبانوں  
نہ وڑی زمین وچ مگرال ڈرو اوچوال و آگ سیتے  
پر مریم عیسیٰ اوپر اوس ایہہ قدرت زور نہ پلے  
جنہب جسدا نام صحیح مسلم وچ پتا سو ہاندا  
کر کے قریب ہر قسماں راہوں او بھڑ پائے  
ہر ویلے اوس فکر ایہو کوں بندہ تھیو کافر  
تافسق فجو رگناہیں پھر جو اتھیں پکے گناہاں

کتنے مجرم نوں شہرول کدھن اس آیت تھیں پایا  
نکل کنول آسمان یا جنتوں رب کہیا شیطانوں  
پھر نا پوائے وچہ سمندر وریا تخت سبز وریا تے  
جاں پیدیاں ہونے تا اوسنوں شیطانوں ضرر پہنچاٹو  
کہ شیطانوں وچ نماز نمازی تائیں دسو سے پاندا  
غرض جو جس بھیت پھسا و کچھ اویطرح پھسا و  
کیدیں اعط کیدیں دشمن بنے کیدیں مخفی کیدیں ظاہر  
جے کفر شرک وچ ناہ پاسکے تھک ہو لاواں

لے جیسے کدھنے آگ کو بہتر خیال کیا اور مٹی کو کم درجہ اور حکم اور اثر شرعی جو نہیں تو شیطان کی دلیل مافی جانی کردہ کون ہے جو آگ کو  
بہتر جانے اور خاک کو نیست ۱۲ خلاصہ ۱۲ پہلے اگرچہ ماہیت اور اسل آتش کی لطیف تھی مگر خاک غرض یعنی اس سے غرض تواضع اور عبادت  
ہے جو کہ بہتر ہے آگ کو پس شیطان کا قیاس مردود ہوا اور آدم علیہ السلام کا اجتہاد و کمال علم کی وجہ اور صلاحیت کے باعث معافی  
اور قبولیت کا ہوا ۱۲ خلاصہ ۱۲ پس توحید زبانی نافذ نہیں ہوتی جب تک صحیح اعتقاد اور فہم سلامت نہ ہو نہ مثل شیطان کی جو اس نے یہ نہ سمجھا  
کوں آگ سے ہوں اور آدم مٹی سے مگر یہ نہ سمجھا جو بڑائی اور چھوٹائی کا مالک خالق اسد تعالیٰ اسی ہے کہ آگ میں بجراور سرکشی ہے اور مٹی کو  
یعنی نزدیک فانی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پس اگر یہ سمجھتا تو پھر امر اور رعایت انہوی کے شان پر قربان ہو کر دستوں کی طرح ۱۲



تا چو سباج لذات پاوی کہے ایہ منع نہ آیاں  
جے کچھ استعینا فضل تھیں کچھ دل مقصود لیا ہے

کہے عیش بہار اوڈا وچہ دنیا مارے اہل ہوا یاں  
اے تھیں تاناوئے قریبوں بار رکھاوسے

### مثنوی

ورخبر آمد کہ خال مومناں  
ناگہاں سرو ورا بیدار کرو  
گر ویشٹ طلب کیے آزمائاں  
گفت ہی کیستی نام تو سیت  
گفت ہنگام ناز آخر سید  
گفت فوئے یمن نہ بود ترا  
گفت ما اول فرشتہ بودیم  
پیشہ اول کجا ز دل رود  
ماہم ازستان میں ہے بودہ ہم  
روز نیکو دیدہ ام از روزگار  
صدہم راں را چوں تورا زوی  
طبع ای تشیح سوزید نیست  
امتحان شیر و کلبہ کرد حق  
نیکواں را رہ نامی میکنم  
تاچہ وار وایں حسود اندر کرد  
ایں عیش چو پستو اسی آکہ  
آومی کو علم الاسما بگشت  
نوصد باطلنا میرد ی  
موی مردان بند و در نفس  
ناکہ حیل و رنگباز با منی  
ہر مودن کہ خیال اندیش شد  
چو ابر سکونت مسکون

بود اندر قصر خفته یکشیاں  
چشم چوں کبشا پہنا گشت  
تا بیا بید زان نہا گشتہ نشاں  
گفت نام فاش المہین سیت  
شو مسعود دومی باید دید  
کہ بخیری راہ نما باشی مرا  
راہ طاعت را بجاں پیویدہ ام  
مہر دل کے زول پیو شو و  
عاشقان در گردی بودہ ام  
آب حیات خوردہ ام اندر بہار  
سفرہ کردن و زرخیزہ ام  
تافوئی تہذیب چارہ نیست  
امتحان نقد و کلبہ کرد حق  
مردیاں را پیشوائی میکنم  
ای خداوند دس مایں عدو  
دست گیر می کلیم شد سیاہ  
و رنگ چوں برق ابرسک و رنگ  
نیست تیان فسونش احدی  
مردن و مرد و فروزہ ہوس  
میں غرض را و میان با کنی  
چوں دل آری حیاتش پیش  
ہست بالہ سخن گفتن جہن

قصر از اندر دل مہبتہ بود  
گفت اندر قصر کس راہ نبود  
از پس پردہ کی را وید کو  
گفت بیدارم چا کردی بجد  
عجلو الطاعا قبل الفوت گفت  
خاصہ دوی چو توفی طاع الطریق  
ساکنان راہ را محرم بدیم  
و سفر گر دوسم بینی و رفتن  
ایں ماہر مہر او سیرہ اند  
گفت ابرو را کہ بہار است  
آتش از تو بزم چارہ نیست  
گفت المہین کشا ایں عقدہ  
قلبت امن کے سیرہ کردہ ام  
صالحان را نقد او مانم  
مگر کی فضلہ و گرد من و مد  
من بخت بر نیایم با بلیس  
از بہشت اندیش برنگ خاک  
اندر وں ہر حدیث اولست  
اسلمیں خلق سوزقنہ جو  
گفت ہر مرد کہ باشد بدگماں  
چوں سخن دوسر و علت شود  
توزخ تو سنی حق چو قطع نفس

کز بار تہا جو مرم رستہ بود  
کیست کیست تاخ و جزا نہ بود  
و پس چو وہ نہاں میکرد و  
راست گویاں کو بکس نہ  
مصلحت چو دس مایں سیت  
از چو توفی چہن من شفیق  
ساکنان عرش را ہم بدیم  
از دل تو کے رود حب الوطن  
عشق او در جان کار یزداند  
کیست شش تو ازین با است  
کیست کہ سوت تو بہا نہ  
من محکم قلب را و نقد را  
صبر فی ام قیمت رو کردہ ام  
طالحان انیر یاری میکنم  
در بیا بیدان میں ہر نہ  
کوست نقدہ ہر شریف و ہر سوس  
چوں کہ و شست شاز سہا  
صدہم راں را چوں تورا زوی  
بر جیم بیدار کردی است گو  
شد و اورا راست با نشاں  
تخ فارسی ورا ملت شود  
کہ تو از ستر شایستی چہیں



تو من با حق چنانی ای سلیم بے گناہ لعنت کنی ابلیس را من بر کس آل طمع دارم کہ او ہو جو گداز من جویم از بے من جویم با سانی راز و زور گفت بسیاری ابلیس نہ کرد نارسی اندر جماعت و در نماز از غیبین دور و رفتی اشکها پس از ایشان گفت ای سراو آں تفت آں فغان آں نیاز تا چنان آہے نباشد مرا مگر من بدی مہاش این زمن	تو نہال از تر آں نفس لثیم چون بینی از غول ابلیس را صاحب آل باشد طمع خو کہ بوقی با حق او آیتے کارنا کردہ جویم پیش مرد بلند رفتیند و کردائیند و کم از پیش پیغمبر دولت فرار از جویشم تو مثال مشکها مگر خود در میان باید نہاد و کہ شتی از دو صعد نماز تا بدال ای نباشد مرا تا شوی صد جہاں اندمن عنکبوتی تو گلس داری فکار	تو خوری حلو تر از نمل شود چار میخت کردہ ہم را سنگو من نہ کر می جویم شکرے من نہ کر می جویم شکرے من شیطاں اینم کوست غیر ازین دندان گفتش ہر آں اگر نماز از وقت رفتی مرا ذوق دارد ہر کس طاعتے اگر نماز فوت می شد آنرا مرا بیدار کردم از ہمیب من جویم از جویم چنین گفت آنرا است گفتی مہاشی من نیم ای سنگ گشت بسیار	بے گناہ لعنت کنی ابلیس را من بر کس آل طمع دارم کہ او ہو جو گداز من جویم از بے من جویم با سانی راز و زور گفت بسیاری ابلیس نہ کرد نارسی اندر جماعت و در نماز از غیبین دور و رفتی اشکها پس از ایشان گفت ای سراو آں تفت آں فغان آں نیاز تا چنان آہے نباشد مرا مگر من بدی مہاش این زمن
--	--	---	---

## اشارات

بزرگی آدم او پر فرشتیاں کارن ایس نہ آہی نس با جو وسیلہ اپنی ذاتوں قدرت نال او پایا جوین بنی کہیا رب لید وینہہ خمیر آدم واکیتا بھی روح چھوکن نگاہ جو وسیلہ خود اتوں جوین آہی جوین بنی کہیا رب آدم خلق سچھے اوسو چھہ ذاتی روح چھوکن سچھے استعداد تجلی آدم پائی بھی اُس خاکو مساکوں چھیرے بعد فیض قبولے تے ہو یا حقیقی قبیلہ آدم اس اشرافت پاروں	جو آدم پیدا خاکوں بلکہ اس جہیت جو آپ الہی یا خلقت پیدا کی جوین خود خالق ہے فرمایا ذات اپنی سنگ اپنی تدبیر شرافت پائی سب میتا و نفخت فیہ من روحی ہو رتجے رب واپایا تے سچھے روح چھوکن دی مہیا امر سجود کمالی لطافت روح تے نورانیت روح دیوں حق ہو پائی پس سجود ملائک لائق بنی ہو یا ہر سولے تے عدل جنت تعیش شیطوں ٹھان گایا استکبار ول
--	--

لہ ما منعنا ان لا تعبد الا تعبد لا خلقت پیدا یعنی کس چیز نے تجھے منع کیا ہے کہ سجود کر دے اس کے جو کہنے اپنے دیدہ ہی پیدا کیا جو پس یہ  
بزرگی آکودہ تعالیٰ کی نہ اتہ آپکا فکر کرنے سے ہے نہ مٹی سے ہونے کے باعث ہی ۱۲ روح البیان ۱۷ یعنی پھر نکائیے آدم میں روح اپنی طرف سے  
اور خاص فرمایا اوس وقت آپکا استعداد تجلی روح کے وقت چھوکنے کے ۱۲ روح البیان ۱۷ جیسے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے انی خالق بشر آ  
من طین فاذا سوتینہ و نفخت فیہ من روحی فاعوالہ ساجدین ۱۰ یعنی تخمین میں مٹی سے پیدا کرنا لایہول بشر پس جب بنی اوسو  
برابر کر دیا تو پھر پھر نکائیے اس میں اپنی روح سے پس گروہ آدم کے نے سجود کرنا ۱۲ روح البیان ۱۷ نہ جنت سجود سجود آدم کی پیش



نہ شیطان فقط گناہوں کدھیا بلکہ تکرار ہوں تجھ میں اپنی عجز و نفرت خیر رسول الہوں

### حکایت

پہلیاں نفس کنوں پہی روندی خوں احباب نہی سے  
کہند اسین بچھانے جو کچہ ندھ بچھانیاں بھائی  
فرمایا کچہ قدر اخروٹ خرید نہیں سنگ گلہ سے  
جو ہو مینوں کہ بچھڑے طماچہ تر اخروٹ دو اہیں  
جہاں ایہ عمل کریں تا پاسیں خود اندر تاثیراں  
ناشیخ کہیا ای قاضی توں ایہ ٹھیک گناہ کما یا  
ہو طبع برا علما و ال جلدی کرن مندی امرا و ال  
پھر کہیا شیطان بادو یہ مہلت پہلے نفخے تائیں  
یا ڈھل غوص عبادت شیطان جو وہ زمین آسمان  
جو عمل کنند یا ندی مزدوری رب نہ ضایع کردا

تے بسطامی دی خدمت ہمدن قاضی ہا سیدی  
مگر ال میں تاثیر او سیدی اپنے وجہ پاوال تاہی  
پھر وہی آواز شہر وچہ گلی بازاریں سنن ہر جگہ سے  
تا جو ہو اخروٹ نکائی وچہ زمبیل تساہیں  
کہیا استغفار قاضی نے شیخوں نیلایہ تقریراں  
میں وسیا جو کہ نفس و ال چاہیے تدھو چھوایا  
غنیال نخل تے کبر فقیر ال ہوں سفیہ صلحا و ال  
ایہ جہت آزمائش بندیاں ڈھل ہا شیطان تائیں  
کردا یہاں عبادت تا جو مسلم ہو و عیال  
کہاراں غوص ملے اتھ مومن ال عقیلی ادیوح مردا

عافلاں از مرگ مہلت خوشنند

عاشقاں گفتند نے نے زود بادا

نا کہیا شیطان جو رہا مینوں توں گمراہ بنایا  
میں بیجا کائن آدم تے فس بیجاں گھات لگائی  
جویں راہزن راہبیاں رہیں تیں سلواں ہاں  
بھی کہ سہناں حسنہ شیخ علما و ال دکھلا و ال  
تے چھوٹیوں یعنی دنیاوی اوہناں غیبت ویاں تے  
تے کھدیوں ایہاں تائیں سہناں کر دکھلا و ال

تے رحمت تھیں محروم کیتو تدھ عزت قسم خدایا  
او پر اوں وجہ جہانز جنت طرف آہی  
تے آواں الوں یعنی آخرت داشک و لکھلا و ال  
تا جو طعن و وجہیا نموں روح البیا توں پا و ال  
تے سچوئوں و ال نیکیاں گلاں پاروں عجیب ریاء و  
نیکیاں تھیں کھلا و ال ڈاڈے بدیاں وجہ پھسا و ال

۱۱ روح البیان ۱۲ روح البیان ۱۳ چھٹا لیمہ ہذا صاحب سبب سبب کہ ۱۲ روح البیان ۱۳  
یہ بیان ہے کہ کاتوساری مخلوق قنہ ہو جائیگی کہ شیطان کے اور وہی فخر و عظمت کی آگے گی ان میں پالیس سال مدت ہو ۱۲ روح البیان ۱۴  
تاکہ خلص ہندوں اور تابعداروں میں فرق ہو جائے اگرچہ علم الہی مل جلا کے سب کچھ حاضر ہے اور کوئی بھی شے چھپی نہیں ہے  
یہ آزمائش فتنہ ہے نہ سچری سے آزمائش اور شیطان کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ کلام فرشتہ کے وسیلے کے ذریعہ کی تھی  
نہلا و سید اس واسطے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا کلام کرنا رحمت ہے۔ روح البیان ۱۵۔ یہ وہ ہے کہ کفار خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور  
اور یہ نصیب رہے گی جیسا کہ فرمایا لا یکلہم اللہ یوم القیامۃ اور شیطان بھی کافر ہے جیسے فرمایا و کان من الکافرین  
ملوئی یعنی عنہ ۱۶ ص ۱۷ اور طعن کرنے سے متقدمین کو بھل صحابہ اور تابعین اور مشائخ و روئے شہگان کے تاجو  
قبض کریں انہیں اور نصیب کروں ساتھ ان کے روح البیان ۱۲ پس اسی طرح آج کل کے سب لاد مذہب فرقتے یعنی غیر مقلد مرزا و وغیرہ  
و غیر شیطان فرقتے میں جو سابق بزرگوں کو برا کہتے ہیں ۱۲ ملوئی یعنی عنہ



بھی کران مخالفت امر نو اہوں حج تنہاں شیخ تباون  
تہیہ و ضلالت غیرت پرویاں کران ہلاکتناہاں  
تہیہ سچا ظن کتبہ الیہیں اوپر اولاد آدم و سے

نہ الیہیں درحق ماطحتہ زو  
فحال از بدیہا کہ در نفس راست  
چو ملعل پسند آمدش قہر ما  
اکجا سر بر آریم ازیں غار و تنگ

روگردان ہوں جوابناں شیخ حکم فرماون  
تہیہ ظنون کہیا الیہیں اکثر شاکر ہوں اوتان  
جاں مادہ شرف و تہا و چہ تنہاں شہوت غضب المودی

کزیشاں نیاید جہیز کار بد  
کہ ترسم شو وطن الیہیں راست  
خدایش بر انداخت از بہر ما  
کریا او صلح ایم و باحق بجنگ

تا کہیاریب اولاد آدم تہیں مگر تیرے جو جان  
بہی کہیا کچھ مومن آون اندر حشر و ہڑے  
اتے اوپر یہو و نصاری تنہاں گناہ الہی  
مستزل اس سنگر کہ نہ بھار کسے کوئی چامے  
تہیہ سنت جماعت او تنہاں مخالف صاویل الاون  
علم فرشتہ تہیں علم آدم و او وہ قرآنون  
جو علم شیطان ہوتا تا کیوں اوہ فخر تکبر کروا  
رشید احمد و اچیل نام خلیل احمد کر زورا  
ایہ سخت اہانت شاہ رسولی کر زرشیدی جیرا

اتے اولاد تیری سنگ ربکہ جو جو کفر کماون  
گناہ تنہاں ہوسن مثل پہاڑاں بخش لوی و سار  
ایہ مسلماناں سنگ بد فضلوں و نہیں گل بھائی  
ولا تر ذرا ذرۃ و ذرۃ آخری اکھن جیوں اسد فرماوی  
وہی کہ لکھ لکھ انکالہم مع القرآن قرآنون جوین وون  
تہیہ شیطانوں لگی و جیوں دگا علم بھولا خسرانوں  
جو علم ہوتا مثل لاک سنگ تواضع تروا  
کہو علم رسول اللہ و علم شیطانوں ہی ہونہ ٹھوٹا  
جو ایس عقیدہ اوپر مرسن و فوج کر سن ڈیرا

وَيَا دِمَاسْكُنْ أَنْتَ وَرَوْحُكَ الْجَنَّةَ فَكَلَامِنَ حَيْثُ شِئْتُمْ وَلَا تَقْرَبُوا  
هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونُوا مِنَ الظَّالِمِينَ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ

لہ اور تو قریب اور تعظیم کی ترک سوا و رضا اور خوش طبعی کی غرض میں او کو قبولیت کے درجہ سے گرادول ۱۲ روح البیان ۱۲ رو کرنا چکے  
قبولیت اور مقصود حاصل کرنے کے جیسے برسیہ یا زہرا اور بلغم باخو و غیر ہم ۱۲ لہ یعنی نہ اٹھایا گیا کوئی ٹھکانہ والا اور بعد ایک دو ستر کا ف  
اس آیت کی تفسیر میں ہونے پر ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ امتیاز کے لئے اگر گراہ لکھنے کے جاتے ہیں ۱۲ صدوائی عفی اللہ عنہ ۱۲ اور البتہ اٹھائے گئے ہونچے اپنی اور  
برجہ ساتھ ہونچے جو کہ پس پیچ نہیں ملے متغیر کی اس آیت کی روشنی میں ۱۲ روح البیان ۱۲ جیسے خلیل احمد رشید احمد گنگوہی کے چلیے  
برائین قاطعہ ۱۲ اور ۱۲ میں لکھا ہو کہ ملک الموت اور شیطان کو یہ علم کی وسعت کا حاصل ہونا اس کا حال مشاہدہ و تصور قطعاً معلوم  
ہوا اب اور کسی افضل کو قیاس کر کے او میں قائل زاید اس مفضل سے ثابت کرنا کسی عقل کے علم کا کام نہیں ہوتا تو خود غرض عالم علیہ السلام  
ذکر میں واللہ لا ادری ما یفعل نبی و لا کلم اللہ الی قولہ الخاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم حلیہ بین  
کا خود عالم کو ملا و تصور قطعاً بلا دلیل محض قیاس و رائے سے ثابت کرنا شکر نہیں تو کونسا صمدان کا ہو شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص  
سے ثابت ہوئی خود عالم کی کوئی نص قطعی جو الخ جواب اسکا حضرت کوینا و شریف العالی جیو لانا مولوی غلام و سکر صاحب و اعظم انصاری ۱۲

وہی کہ لکھ لکھ انکالہم مع القرآن قرآنون جوین وون  
تہیہ شیطانوں لگی و جیوں دگا علم بھولا خسرانوں  
جو علم ہوتا مثل لاک سنگ تواضع تروا  
کہو علم رسول اللہ و علم شیطانوں ہی ہونہ ٹھوٹا  
جو ایس عقیدہ اوپر مرسن و فوج کر سن ڈیرا



لَهُمَا مَا وَدَيَ عَنْهُمَا مِنْ سَؤَاتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَذِهِ  
الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَينِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ وَقَاسَمَهُمَا  
إِنِّي لَكُمَا مِنَ النَّاصِحِينَ فَذَلُمَا بَعْضُهُمَا ذَاقَ الشَّجَرَةَ بَدَتْ  
لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ فَنَادَاهُمَا  
رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَأَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ  
لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِينٌ قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا  
لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي  
الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ قَالَ فِيهَا يَأْتِيكَونَ وَفِيهَا يُهَيَّئُونَ  
وَمِنْهَا يُخْرَجُونَ

ع

اور اسے آدمیہ تو اور تیری جو رہی بہشت میں پس کہا وہ جہاں سو چاہو تم اور مت نزدیک جاؤ اس رحمت  
کے پس ہو جاؤ گے ظالموں کے پس سورہ یا ان دونوں کو شیطان نے تو کہ ظاہر کر دیوے واسطے ان کو جو  
کچھ کہ چھپا یا لیا تھا اون سے شرنگا ہوں اول کی سے اور کہا یہ منع کیا تم کو پروردگار تمہارے نے اس رحمت سے  
مگر اس خطر سے کہ ہو جاؤ تم و فرشتے یا ہو جاؤ ہمیش رہنے والوں سے اور قسم کھائی ان دونوں کے آگے  
کہ البتہ میں واسطے تمہارے خیر خواہوں سے ہوں پس کھینچ لیا اول کو ساتھ فریب کے پس جب چکھا ان  
دونوں نے اس رحمت سے ظاہر ہو گئیں واسطے ان دونوں کے شرنگا ہیں اول کی اور فریغ کیا ان دونوں نے  
کہ دھانکتے تھے اوپر اپنے پتوں بہشت کے سے اور پکارا ان کو پروردگار ان کے نے کیا نہ منع کیا تھا  
ہے تم کو اس رحمت سے اور نہ کہا تھا میں تم کو کہ تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر کہا ان دونوں  
نے اسے رب ہمارے ظلم کیا ہے اپنی جانوں کو اور نہ جنتے گا تو سہکوا اور نہ رحم کریگا تو سہکوا البتہ ہو جاؤ غلی ہم  
تو پانیو اللہ کہا اترو تم بعضے تمہارے واسطے بعضوں کے دشمن ہیں اور واسطے تمہارے سے بیچ زمین  
کے ہے تمہکانا اور ایک فائدہ ہے مت تلک کہا بیچ او سکے جیو گے تم اور بیچ او سکے مرو گے تم  
اور اسی سے نکالے جاؤ گے تم



اگر آدم تو اس نے بیوی تیری ہو دو میں وہ جنت  
 نہیں تے ظالم ہو جا سو میں آدم تو اتنا نہیں  
 جو مستور اونہاں تھیں آہو تے آکھیا شیطانے  
 مگر جو بنو فرشتے یا نت ہو دو رہنے والے  
 پس نال فریب انا پرشتوں شیطانوں میں تھا  
 تے لگے جوڑن پت بہشتاں دونوں بدن معلے  
 تے کہیا نہ آہو جو ہے شیطان دشمن تہاں عیاناں  
 جے بخش رحمت کریں رہا او پر حال اساوے  
 حکم ہوا تہیں اتر دو دشمن بکدو جاتساں آہا  
 کہیا زین وچہ حیون مرن تے نکلن پھرتساں  
 وچ جنت بکدو وچہ فوج نیکر نہ کدیں دساوے  
 پس نفرت نال طاووس تے سپ جنت شیطانوں وڑیا  
 کہیا شیطان کھان رتیاں بھکیا ایس رختاں  
 جو چھپاں گے ہاں لہری جو کوئی اسد پھل کھاوے  
 تے اس جو تے قسم خدا دی کھا ابلیس الایا  
 پس قسم خدا دی او پر آدم کو اعتبار چسایا  
 لباس مغیبتی وہاں ڈگے ڈگے بدن دساوے  
 دیکھا پسو چہ بکدو بے نوں شرمندہ سن ہوئے  
 تا فریاد رب کیا میں منع تہاںوں کیتا نا  
 جہل فرشتیاں او پر اوس عداوت آئی ظاہر

جو جی چاہے سو کھا تو پر اس کھو می کرو نہ قربت  
 شیطان پایا و سوا اس ظاہر کرو تہاں شر مگاہیں  
 نہ منع کیتاں رب تہاںوں کھ کھو منع تے  
 تے قسم کری اونہاں گویں تہاں ان نصیحت مالے  
 جاں کھاوے پھل کھوں کھا ظاہر نہنگ تہاں  
 پکارا رب کیا منع نہ کیتا میں رکھ تہاں فوالے  
 کہیا وہاں اور سیاتے اساطیر کیتا خود جاناں  
 تا ہو جاوے گئے کھا کھا و نالیاں تہاںیں سیٹاں  
 اتے وچ زمین ٹکانہ فائدہ کچہ مدت تہاں آہا  
 پھر وہ دارین محی السنہ کہے تفسیر اتھاں  
 سی غرض شیطان جو حکم عدلیوں سوائی اونہاں آدم  
 تا دی فریب جو میں ایہ قصہ بقرہ سورت وچ آہا  
 تا ہووے نہ لکھ رہن والو نت جنت رختاں  
 تا اوہ نے فرشتہ یا نت رہنو الایا جواوے  
 میں ہاں خیر خواہ تہاںوں اوہاں بند ملاوے آہا  
 تا نال فریب بندی مرتبوں چاہتاں وگایا  
 پر بن اپنے کسے غیر لوہنا نہ جتے نظر نہ آخر  
 تا برگ وخت ابخیروں ہاں اپنی بدن چھپائے  
 او سویلے جاں پیش تیرے اوس جو کیتا نا  
 جاں نشن گے رب کہیا کیوں ہتھیوں نہ سپا ہر

۱۱ یعنی لازم کر دیا کہ اگر با جنت اور جہنم کے طریقہ سے اور وہ جنت غلہ تھا ۱۲ گھنہ فوسوس کلام پوشیدہ ہوئی ہوئی  
 کو چھپو وہاں ابلیس کو انسانوں پر غلبہ نہیں بخیر دلوں میں وسوسہ ڈالنے کے ۱۳ عازن وسیع وغیرہ ۱۴ شلہ شر مگاہ  
 کا کھانا نہ ہے دولت سے اور ایسے صنف طایلا ملک سے شیطان کو معلوم ہوا ہوگا کہ کم کھائے سے پردہ فاش ہو جائے گا ۱۵  
 عازن ۱۶ آدم علیہ السلام کے بہشت میں سکونت رکھنے اور شیطان کی بہشت میں داخل ہونے کے فریب سے انکو باہر نکال دینا کا  
 ذکر تفسیر نوری جلد اول صفحہ ۳۰۴ کہ شیعہ و مہبط سے لکھا گیا ہے ۱۷ علیہا فی ۱۸ اگر کوئی سوال کرے کہ جب شیطان بہشتوں  
 سے نکالا گیا تو پھر اوسکو بہشت میں داخل ہونیکا کس طرح ممکن ہوا گیا جواب شیطان کو تصرف حاصل تھا اور زمین سے اُسے دوسرے  
 ڈالا گیا انہیں جنت کے نکالنے کی یہی راہ دی جو اصل کی طرح وہاں ہو دو باش در گھو میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد شیطان جو بھی انسان  
 تک جاتا تھا پھر جب ہمارے حضرت علیہ السلام تشریف لائے تو اسکا پہلے انسان تک جانا بھی موقوف ہو گیا تا کہ پھر فلا صہ



تعرض گیتی نہیں نسک بلکہ تھیں شرم کراں  
 وچر پوئی تنگیاں بھون پاس بیوی و بچہ جنت  
 نہ ستر ہی وادھم بنی نہ میرا ستر کدراہیں  
 محمد بن قیسوں اتھ خازن نقل روایت لیا یا  
 تارپ کہیا اس کدھ واجیو نکر خون ایہی تول کیتیا  
 جو منہ کیتیم تھو او تھیں آدم خواہنے لاوے  
 سپ نول کہیا پیر کتاں تھو ٹرسین دی پر نے  
 تے فرمایا ایلین تائیں جاہ نکل اتھوں مردودا  
 تے روح اپنی کیا پھنکی ناہیں اے آدم وچر نیرے  
 تاخر تواضع نال خطاے ہوئے دونوں اقراری  
 جے اوپر اسادی کریں فضلوں با بخشش رحمت  
 کہن اس آیت پچ لیل جو کنول گناہ بنیاں  
 ہر وجہ بنیاں پتا اعلیٰ معرفت نال الہی  
 جیک گیتیاں غیر بنیاں پچر ہووے کچر ناہیں  
 سہو تاویلوں پس اس کارن خوف کرنیے  
 گناہاں نسبت جہت کمال عبادت اونہاں ایہاٹی  
 قے نیکانہاں تیکیاں ہوں گناہ اوہ اہل قرب دی  
 گناہ بنی جہاں جان ہن اوہ نیکیاں غیر بنیاں

پھر ڈاڈی عجز تواضع راہوں کرن اقرار گناہاں  
 برا ایہی اتے عائشہ مائی کہے نہ میں کسے حالت  
 جوین مزاں مرداں تھیں توین ناں ناں تھیں ناں  
 رب کہیا تول آدم کیوں اس رکھو داہو پھل کھایا  
 اوس بلو اوہو ہر ماہیے خون زناں نول مینا  
 خواہے مینول کھیا اوہ شیطان بناوے  
 جو سہواں ملی ستر تھو بھنی دیکھ سدا تھو جرنے  
 کہیا آدم نول خود تھوں کیا تھو خلقیا نامہ سحوا  
 ہو سچہ کنول ملاک وچر تھیت لائے تھو دیرے  
 کہندو ظلم کیتا اسال جاناں اپنیاں اظہاری  
 تاہو کھانا پاون الیاں تھیں وچر تھیت ہلاکت  
 واقع ہوں گناہ رو اسدا خازن وچر صبحاں  
 بنی گناہ جو گندے محض خوف پکڑن تھیں بھائی  
 آجھ ک ملی کسی کلاں تھیں ہوں کنول تھیں  
 تے یہ گناہ اصنافی اونہاں شان موافق کہندے  
 نہ خل گناہ معاصی غیراں وچر خازن وچر بھائی  
 حسناں الاوار سیئات القربین جویر وائل قریب  
 ملہارت ہوں زہمت سنگ سب ظاہر ہو صبحاں

لہ مردو مکانات سوزا تو کسہ وقت ڈھکا فرض ہے اور عورتوں کو سارا بدن تھ بند دل تک منہ اور دونوں قدم شتاتنگ تھ فقط اور  
 کینک کہو وکس کیت سینہ او پیٹھ زیادہ ہو کذا فی کتاب الفقہ اور نزدیک لافہ بیوک قبل اندر یعنی آگاہ و پچھا فقط دہکنا فرض ہے  
 جیسا کہ لکھا ہے اور الحسن بن صدیق حسن تنوخی نے کتاب رنج المقبول میں جو فقیر کے پاس بھی موجود ہے پس معلوم ہوا کہ اونکو نزدیک  
 بیٹریں لنگوٹ کسے نماز پڑھ لینا جائز ہے نفوذ باہرین ذاک دیکھو کفہ لنگوٹ باندھنے میں بیجا بی بی مگر جو جمال گول کے عادی ہوتے  
 ہیں انکو اس بری پستی برائی نظر نہیں آتی پس جہاں زمیندار جاٹ اور مزدوران لافہ بیوک طریقہ پر پورا چلتے ہیں ۱۲ علوانی عفی عنہ -  
 لکھ آدم اور جو علیہا السلام کو بیدار لباس ذرا فی خا ایلہ نکاحیم دکھائی نہ دیتا تھا جب خطا ہوئی تو وہ لباس گرٹرا اور شر مگاس ظاہر  
 ہو گئیں الی قولہ اور روایت ہے ابن کعب رضی اللہ عنہما سے کہا اے فرمایا بنی علیہ السلام نے کہ جسم آدم کا لیتا تھا اور بال سر کے بہت گھنے تھے  
 جیسے کہ کھجور کا درخت بہت اونچا اور راز قد ہوتا ہے ۱۲ خازن لکھ یعنی محض خدا تعالیٰ کے خوف اور حلال سے ڈر کر اونے بات کو برا سمجھ کر  
 گناہ خیال کر لیتے ہیں جیسے دیکھنے میں آتا ہے کہ جس قدر کوئی بلند مرتبہ ہوتا ہے اس قدر اسکو خوف ہوتا ہے اور زہر مینا بات کو گناہ جان کر  
 اسی معافی کا خوف نہ ہوتا ہے بلکہ عوام کی کردہ ٹپس ہی بڑی گناہ کہ بھی بلکہ خیال کرتے بلکہ عین عبادت سمجھتے ہیں ۱۲ علوانی لکھ یعنی فقط نسبت  
 گناہ کی انکے عالمی مرتبہ نہ ہو کے باعث اعلیٰ طرف ہوتی ہے اور حقیقت میں وہ گناہ نہیں ہوتا ۱۲ علوانی یعنی جب گناہ کی نسبت انکی طرف ہوتی وہ بھی

الکلی



بھی قبل نبوت اودھ پھل رکھو آدم کھاد آ  
 جو کہ بچد لہ غنم جویں خود خالق فرمایا  
 گدھیاں چابک عریاں شارت پس حشران پھیر  
 پر کچھ اوسن پکڑجویں راہ چلیاں کوئی ہنگ لائے  
 جاں نُسرت ہوو خود قدم سہناؤ گنوں ہیاسکست  
 یعنی غیر بنیاں جیکر فعل کرے اودھ پیارے  
 پوج جلد اول ہوو جی عصمت بنیاں کئی جائیں  
 پھر آدم حوائے اہلس انہاں طرف زمین اواریا  
 مروجیو وچہ زمین اتے مژزمیوں نکلوا آخر  
 حوا پھرے دوالے ملکاں آدم اوس ہٹایا  
 میں جو کچھ سختی پائی بیوی اودھ سب تیرو پاروں  
 وچہ پائی پت بیری دیو دلو سنت ہوئی بیوی  
 وچہ سرانید پیا جو مہند زمین وچہ چاد فایا

بجلی از زینت والی از شرم کی راہ ہے ۱۲

پر قصد اودھ فعل نہ حضرت آدم کینا سا  
 بن قصد خطا یہ قبل نبوت ہے آدم واپایا  
 اودھ درخطا نول وڈیاں جانے پکڑجی ہوو وڈیری  
 تے قدم اوسد کچھ کھسکن لگاؤ گن ہوشاں پاٹو  
 ایویں ولت بنیاں ہندی ناہ جس غیر طاہست  
 نا اوس فعلوں تس پکڑنہ ہوو عبد الحق پوکاے  
 رب کرے ہدایت گمراہ ناہ تہمت وصرق نہایت  
 کہ گھن سپ بھی نال او نہاندے گیا اواریا پیاریا  
 جاں موت آدم نول حاضر ملکاں گھیر اپایا اگر  
 جو چھو فرشتیاں بیدیاں آون پاس میری فرمایا  
 جاں فوت ہوو ملکاں غسل ونا اوس تن تن واروں  
 خوشبو ملی کفن تے کیتی قبر بھی لحد سعیدی  
 ایہ پوج سراج منیر مارک وچہ بھی ذکر لیا یا

کہ بندہ را شکر و کس بعید ہے نہری  
 وعائے نیم شبی بود و گریہ سحری  
 تا ذکر لباس نعمت پوج اگلی آیت لٹھی پھیری

حافظ  
 بکوش خواجہ از عشق بے نصیب سبب  
 مرا دریں ظلمات آنکہ رہنمائی کرد  
 جاں نال مکر شیطان پوشاک دم دی گئی اتاری

يٰۤاَيُّهَا اٰدَمُ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ لِبَاسًا تُوَارِي سَوْآتَكَ وَرِيشًا وَ  
 لِبَاسًا لِّلْقَوٰى ذٰلِكَ خَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تَكْرَهُنَّ

اویہ آدم کے تحقیق اتارا ہے اوپر تمہاری پہناؤ کہ دھانکنا ہے شرمگاہ تمہاری کو اور پہناؤ ازینت کا  
 اور پہناؤ بچاؤ کا۔ یہ بہتر ہے یہ نشانوں اسد کی سے ہے تو کہ نصیحت پکڑیں

نساؤیاں شرمگاہیں جو کچھ زینت نال سوہوا  
 ایہ کنوں نشانیاں بیدیاں ہوتا سچ انہاں نول  
 تے نازل ہوں جو شگفتہ شرم واصل لباس گاہی

او آدم بیوٹھیاں سال بھیجا اوپر نساں پہناؤ  
 اتے لباس جو تقوی والا او ہو بہتر پہناؤ  
 لباس ایہی جو چیز ہر سنگ پر وہ کیتا جاوے

لہذا بعد نبوت کے طلاق و اس میں ۱۲ مازن سکھ جب تو کہ کوئی کا یا یا تو یہ نعمت لباس کا ذکر فرمایا کہ تو کچھ جگہ یہ لباس پہننا اور شکر ہے اور اگر وہ  
 اور شرمگاہ کہنے پر کھنڈر نصیحت اور سوائے ۱۲ سراج وواہب سکھ عرب زبانہا بلتین رنگے طوان کرتے تھے اسی لئے لباس کا حکم ہوا ۱۲ مازن

سورہ اعراف کی نزول کی وجہ سے اس میں ۱۲ مازن سکھ جب تو کہ کوئی کا یا یا تو یہ نعمت لباس کا ذکر فرمایا کہ تو کچھ جگہ یہ لباس پہننا اور شکر ہے اور اگر وہ اور شرمگاہ کہنے پر کھنڈر نصیحت اور سوائے ۱۲ سراج وواہب سکھ عرب زبانہا بلتین رنگے طوان کرتے تھے اسی لئے لباس کا حکم ہوا ۱۲ مازن



ریشہ ہر اک نال استعارہ زینت ہو رہا لباسوں  
تے کہیا حسن جیاتے عثمان بنیک خلق فرما دی  
پس شہریت دے قد لباس ہو کیتا فرض خدا نے  
جاں آدمی تے تکرہ لکھن دا ہوا بیان کچھاں  
ایہ شہریت ہونہ زینت مجل مردویں فرماتے  
ایہ مجتہدیناں کنوں حدیثاں ہیں انداز لائے

فتادہ کہیا ایمان مراد ہو تقویٰ وال لباسوں  
عروہ کہو خدا تعالیٰ نے ناں کجی عصمت لیا ہے  
انزلنا مثل کہنا خبر مفید امر حسانے  
ہوناہ شہریتوں فرض اس بعد جہت اصلاح  
ہو قدر انداز شہریت واناہ قرآن بتلے  
بھی زینت مجل سی اس حضرت تاعلیٰ ہن ٹھہرا

فرض مردوں پہ لباس اتنا  
پر ہے ممنوع ریشم و زرتار  
اور نہ پہنے کبھی وہ جامہ زن  
مورتیں جسم سب چھپا ٹھہریں

رہے زانوئے تابناک چھپا  
زعفراں یا کسم کارنگ و نگار  
ہونہ لابنا ازار یا دامن  
خود پچیس شر سے اور بچا ٹھہریں

جے مخمور راہوں پہن ہوئے حرام لباسوں  
کہو عائشہ وچہ نماز منقش جامہ بنی لگایا  
تے میرا او ہو موٹا کپڑے آؤ اس جاتی  
جابر تھیں وچہ مسلم حضرت شاہ رسل فرماندا  
تے زینت زن نوں غاوند کارن کرنی بہتر آئی  
بھی گئیائیں تے جامہ پلاون ہو یا حرام پیارے  
لباس زمانہ مردواں مردواں زناں لباس حراموں  
جس تہ بند مخمور پلا یا تہ دیول و زحشر دے  
کب بند اناں کبیر جامہ کچھدا جاندا آ؟  
جس ریشم پہدا وچہ دنیا تخصیہ قیامت نہیں  
پھر عبد اللہ بن عمر وچہ ترغیب روایت لیا یا

تے زینت جہت جو شکر کری ایہ پہن روا اسانوں  
کہیا بعد فراغ ابو جہم تھیں ایہ دیہو مقیص ہو گیا  
ڈال تلخ کھید جو جج ہو یا کجہ خیر انامی  
وچھاوئے تن بند نوں کافی چوتھا شیطان تہا  
طلاتی نقرائی ریشمی مردواں منع لباس ہو یا ٹی  
کبھی کسیرے رنگ والو ایویں منع سوئے  
جس جامے تھیں بدن وسیکو او وچہ منع تماموں  
ربحمت نظر نہ پاوے سچے فرمودے سرور دے  
اوہ دھس گیا وچ زمین حشر تک وینہد ہو چھا  
سونا ریشم زناں روا اتے مردواں حرمت پائیں  
جو آخر اس امت دیاں ناں ہوسن بنی الایا

لے اہ کہ از بن علی ز اور خود وغیرہ جنگیں اپنی چاؤ کے واسطے لیا جاوے ۱۲ خلاصہ ۱۲ یونانی مفسرین کا یہ تھا ۱۲ خلاصہ ۱۲ پس اگر زینت اور  
تعمین اور تحلی اس واسطے ہے جو حسن لباس اور فراغت جمال اور حسن صورت و سبب ہو جو شو و دست و نچی اور نعمت الہی کا ظاہر کرنا بہتر ہے جیسے فرمایا  
وہذا ناک و تعالیٰ نے واما بنوہ ذلک فخذ یعنی اپنے پروردگار کی نعمت کو ظاہر کر لایق تھا جو اچھی زینت مستحب اور ثواب کا موجب ہوتی  
ہے مگر بہت احتیاط کے ساتھ کیا گیا جو اس میں خالص علیہ السلام سے امداد تعالیٰ دو کر اور ان کو دیکھتا ہے اور اس کی نعمت فراغ ہے ۱۲ خلاصہ  
۱۲ یعنی التفات اس طرف ہو گیا خاص برکات میں کمی واقع ہوئی ۱۲ خلاصہ ۱۲ ایک رہنا اور ایک اپنی بیوی کا ایک مہاک نے اگر عیال نہ ہو  
ہو تو ایک لے بھی ضرور چاہئے چوتھی غرض جو صورت سے زیادہ نہاد ۱۲ خلاصہ ۱۲ جو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوشیارنگ سے بچے کراہوہ و نہی







ہوایہ لباس اوتارن ملکوں رحمت فضل خداوا  
عالم بھرے سنگ و احال جا خالی کوئی ناہیں  
مگر اُس حکم ابھی جو بن رب غیر سچا نے کائی  
دلیل اسوج و غلو توح کوئی نہکا ہووے کہ ابھیں  
حسن جیٹن اتے جو حق پرانی وچہ جاں آہو وٹوے  
سُن کہیا امام احمد میں کہدن سنگ اوہنا نے آیا  
اوپر مدیث جو بنی کہیا جو مئے رب قیامت  
پس میں سنگیاں غسل نہ کیتا سنت عمل کجایا  
اے احمد خو فخری تینوں بخشیا تیرہ خدا نے  
کہند ایں جبریل متیوں رب رہبر خلق بنایا  
بھی جو عیب جسے اتے زینت دے مسلماناں  
جاں حضرت کو دم دی سنگ شیطوں اٹھاویر کمایا

تاتیس روپو نعمت اوسدی جو نساں ہو یا افاد  
قے ناہ کوئی گوشہ خالی جو اتھ غیر ان ہو جن جائیں  
تے باجو تیرے رب لشکر اوس غیر کھچائے کاٹی  
بھی کرے جلع نہ تنگییاں پیغز الی کہیا سنائیں  
تاسلواراں لاکھ ہمایاں آبی جاواراں تھیں پھوسے  
جو پانی دیوچ تنگیاں مڑے پس میں مل کما یا  
سوین تہ بند نہ داخل ہو وچ وچہ حمام صراحت  
تا اوس راتیں وچہ خواب ڈٹھا کسے مینوں ایہ فرمایا  
سنت عمل کرن تھیں کہیوس مرقوں کون عیا نے  
جاں جامے پہنے نیت کرے میں کجاں تر جو آیا  
نہ خواہش نفسانی وچ کارن ویکھن سوچ بیاناں  
نابییاں کچا او تھیں اگلی آیت وچ فرمایا

يَبْنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكَ مِنَ الْجَنَّةِ

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِيْرَهُمَا سَوْآتِهِمَا إِنَّهُ يَرُكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ

مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا

يُؤْمِنُونَ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ اقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

ایسی آدم کے ذریعہ کاوی ملکوشطان جیسے نکال دیا مال باپ تمہاری کو بہشت سے اوتار لیا تھا اولن سے لباس اون کا تو کہ دکھاوی شرمگاہ اون کی تحقیق توہ دیکھتا ہو ملکاور کہ نہ اوسکا اوس طرح سے کہ نہیں دیکھتو تم اولن کو تحقیق کیا ہے شیطان کو دوست واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لائے اور جس وقت کہ کرتے ہیں بیجائی

۱۰۔ یعنی جہانِ روحوں سے پُر ہے ایک گروہ کی مگر بھی خالی نہیں بیچ اُسکے اور نہ کوئی گوشہ خالی ہے جو کہ سما سکے اُس میں کوئی غیر ۱۱۔ یعنی جو مہم وغیرہ میں نہ متعلقہ نہ مل کر قتل کر رہے ہیں ۱۲۔ روح البیان ۱۳۔ سُنّت کے طریق پر لباس پہننے سے ؛ اطن میں صفائی حاصل ہوتی ہے اور دشمنی پیدا نہیں ہے قتل میں بدعت کے فرشتے سے ۱۴۔ روح البیان ۱۵۔ مصلحتاً بلاتوفیق



کہتے ہیں پایا ہے اوپر اوسکے باپوں اپنو کو اور اللہ حکم کیا ہو کہو ساتھ اوسکے کہ تحقیق اللہ نہیں حکم کرتا  
ساتھ بیچائی کے کیا کہتے ہو تم اوپر اللہ کے جو کچھ نہیں جانتو

جو ہیں باپ نساؤ اجنتوں کہ دھیا جاتو تنہاں لہاؤ  
تے تیر اوسرا جتوں قسین سکری دیکھ تنہاں  
جہڑی لوکی نال خداوے نہیں ایمان لیاے  
تے اللہ لہاں کیتا کہناہ حکم کری رب سائیں  
اوپر اللہ کہ جنون ناہیں پہونچے علم تسانے  
دو جا واقع آدمی تھیں عبرت پکڑن آوے  
بھولا کے راہ جنت واکروں مت خود سنگ لائے  
جو ادھ دیکھو قسین کچھ نہ سکری پنجوین بات پکھانوں  
پناہ ڈھونڈن اوہ لازم جنگ ہوو فیصل عیسی  
اوہ کنوں کثافت جہڑی تسان تسان ہندی ہین بلائیں  
جو دیکھے دو جیاں آپنے متے جیوں رومی فرمایا

اوی آدم بیٹو پیش کو ناہ تسان شیطان بھولاؤ  
تا دکھلاؤ اوہناں فرج تنہاں دیکھو ٹھیک تسان  
اوہناں لوکاندو اسان دشمن بن شیطان بنائے  
جاں کرن بُرائی کہن اسان سے پایا باپاں تائیں  
فحش گناہن اکم کیا ہو تیں گلاں اوہ الا اندری  
اس آیت پچ کئی امر یک تنبیہ نالو خوف و مساوی  
تریجاناری ہوون تھیں شیطان راہ بھولاوے  
چوتھیا سی باجہ اندناہ ممکن پکن شیطانوں  
جو پل ماننا ہو دوست مت شیطان رجیمی  
تے باروں جسم لطیف اسانوں جن وسیوں ناہیں  
اجہڑ دشمن پاسوں اٹھا بچپنا لازم آیا

مے بیزد از حال انسی خفیہ بو  
زانکہ محسوس ازیں اشباح نیست  
مار در یہائے ایشان سزنگوں  
صاحب لقب و شگافہ راہ زند

از بتی بر خوال کہ دیو و قوم او  
از رہے کہ انس از ان آگاہ نیست  
مسکے وارند از دیدہ و روں  
و مبہم ضبط و زیانے میکند

جو شکلاں ہوو ناوین اوہ دیکھے جان منائیں  
تا اسین دیکھ لے اوہناں تائیں روح البیان لکھیں  
جوین نال غبار ہوا دے اتے داخل ہون لہاں  
جوین خون رگانیچ کچھ شیطان تو پچھو جیو آیا  
جو مار پوی سو جہاں پوندی دیکھ نہ کچھ انساناں  
اوہ منکر صحیح حدیثوں کے اہل شیعہ تھیں فسدے

پر صورت اصلی تے جہاں ہون تا اسان سکنا ہیں  
رب ظاہر کری جو جسم تنہاں تے طاقت اکھیں دیوے  
یا کری کثیف اوہناں دیکھتے تاجی دسن عیاناں  
جوین داخل ہوو ہواتے وچہ حدیث بنی فرمایا  
ہو کہ اسیلک جہاں برحق قس چاہیے مار ہٹاناں  
معتزل کہاب فرقہ کہن اوہ مطلق جن نہ دسدے

لہذا متصور نہ کرو صرف انسان نہ ہوتا ہے جیسا کہ فکر ہو چکا ہے کہ شیطان آدمی کی رنگ میں پتھر ناہر سرایت کرتا ہے جیسے فتن انسان کی رنگ میں  
لگا کر کسی کو کوئی جہنم ظاہر کر دے پھر خود چھوڑ دے ۱۲ روح البیان ۱۷ پس عامل اپنے عصا کو لے کر سے ماری اسکے پروں پر نین سو یا چار سو  
ضرب یا کم زیادہ اس سے وہ مارجن پر واقع ہوتی ہے نہ آسیب زہر پر نہیں تو انسان مر جاوے ۱۲ روح البیان



دنیا طلب کرنے اٹے کر نہ محبت سنگ دنیا سے  
جو کل بریایاں نامہ کہو حب دنیا دی آئی  
ہاں سنگ تھیں شیطان ہوا وہ دنیا دار و دیر  
جاں اوہناں کہہ یو چھو دنیا توں صفو کر رہا میں  
یعنی دنیا طالب بن اہو بھی طالب شہواتاں  
کہہ رہے آکھیا جو تیں کر محبت دنیا والی  
پر قدر ضرورت کہ حلالوں کر مئے قوت پاوے  
کر مادی حق نفسے بنیاں اُس مزدوری راہوں

مثنوی | ایں جہاں صفہ ست مزار مقبص

کر شیطانی آو طور طریقے اوسدے دس آہی

تے حرص کرن وچہ جمع اوسدیکر اہی فحش یاوے  
جاں غل طلب کرن تن نیت فائدہ پکڑن و اہی  
تا طرف خدا جاں سک اوس کوئی اثر نہ ہو و س بھورا  
تا کہن ہاں باپاں اپنیاں پایا اوپر اینہیں باہیں  
تے حکم سالوں بکیتا و صفوں دنیا دی لڈنالاں  
نہ حرص اوسدی نہ جمع کرن دنیا دا حکم کمالی  
بدن اوسد اکھا روق حلالوں توں لباس جو پاوے  
اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون جو نیت جو شیطان تیاہوں

برچنیں مزار چوں باشم حریص

تدبیر اوہناں تھیں بچنے دی اس بعد خدا فرمائی

قُلْ أَمْرٌ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ فَرِيقًا هَدَىٰ

وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ إِنَّهُمْ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ

مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّكُمْ مُّسْتَدْفُونَ

کہہ حکم کرتا جو پروردگار میرا ساتھ انصاف کے اور سیدہ کرو منہ اپنے کو نزدیک ہر نماز کے اور پکارو اوسکو  
خالص کر کرو اسطے اوسکے عبادت جیسے پہلے پیدا کیا تمکو پہلی بار پھر آو گے تم ایک فرقے کو ہدایت کی  
اور ایک فرقہ کہ ثابت ہوئی اوپر ان کے گمراہی تحقیق انہوں نے پکڑا شیطانوں کو دوست سواؤ خدا کے  
اور گمان کرتے ہیں کہ وہ راہ پائیا لے ہیں

مَوْحِدٌ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرْضَنَ سِرَّ مَا يَأْتِي

تے صبح ہر وقت نماز لگاؤ دل ول رب گرامی

اتے پکارو رب اپنے نوں چھو سب غیر آہی

تے جو سُن مانگت کری اجابت اوس نماز نہ آئے

کہہ اے محبوب خدا نے مینوں حکم انصاف بتایا

تے سدا کرو منہ اپنے نوں کبھی طرہ تمامی

جو مسی پاس جو آکھ پڑھو نہ حقیقت نہیں کائی

فرض نماز جماعت سنگ ایہہ ایت پڑھن تباوی

لے ساتھ یقین اور شیطان کی تدبیر کے سبب سوہنا کر کے دکھاؤ شیطان کے دنیا کو اہل دنیا کی آنکھوں میں ۱۲ روح البیان



جو میں اسات سنانوں شروع کیا ہوا یوں مٹا سے  
 کہناں بے ہدایت کیتی کہناں فوں گمراہی  
 قے دلچ کرن گمان جو اونہاں راہ ہدایت پائے  
 اودہی قرآن حدیث اتو کل دینی علم جو آئے  
 تے باجوں نصرت پیر نہ مروا کا فر نفس اتارہ  
 جو تیرے وچوں شرک بدعت دیو بوڑھا مار گوائے  
 شیطوں غالب ہو یا جنہاں وہ مومن بندہ ناہیں  
 واذا فعلوا فاحشۃ وی تفسیر ہے گذر سدا مٹی  
 جاں بُرا کرن بد بخت اتو اونہاں کرے نصیحت کاٹی  
 ہن کفار اندر و انگ سخن کچہ کلمہ گو بھی کروے  
 جاں وقت ہو تو تا سویلو کرد منسا ز ادائی  
 ہانگوں بعد نہ باجہ منافق مسجدوں نکلے کاٹی  
 بنی کہیا دو ٹوٹے نہیں اونہاں حصہ کچہ سلاموں  
 مرجیہ اکھن بھلا بُرا سب آپوں ب کر اوی  
 قدری کہن ایسے بعض تائیں خود پیدا کر دے  
 عبد اللہ بن عمروں کہدن نکلے بنی خدا دے  
 اسان عرض کیتی تیں آپے ہی فرماؤ یا پیغمبر  
 ہی تنہاں یا پنے پاندی نام قبیلیاں سنو تنہاں  
 جو کہیے تھہ کتاب سیدج دوزخیاں نانوں ساری  
 فرمایا عمل درست کرو اتو رہو نیرے حق کنوں  
 تے خاتمہ دفعی واکم موضع والے اوپر آیا  
 جو فزع ہو یا رستیاں اتے ہک فرقہ وچہ جنت  
 مرتبہ کئی خلوص خلاصہ سب واکھو بھائی

۱۲ میں نے جتنا اختیار نہیں جو کہہ تا ہے وہی کتاب ہے نصیر بادشاہ دکن

سعیدی تجویں ہو او ہو لکھیا مٹے دیو باری  
 اونہاں ٹھیک خدا میں مدوگا پھر شیطان تباہی  
 استحقاق ثابت کافروں کچہ اپنا کفر دسائے  
 ہو رہا بس جو تقویٰ والا چھوے ذکر مہیا ئے  
 کوئی پیر احیاء اہل شریعت پکڑیں کامل بھارا  
 حرص ہوا نفسانی نوں کھن ربدارہ دیکھائے  
 جاں بُرا کرن تاکہن اسان انیویں پایا یا پائائیں  
 وچہ جلد دوجی تے منزل اول وچوں یکھیں بھائی  
 تاکہن ٹھوں یہ ہوندی آئی ہوند سے وح رسوائی  
 جنہاں فوق ایمان حاصل او راہ اٹھے مروے  
 نہ کہو جو چل وچہ مسجد اپنی پڑیاں نماز خدائی  
 مگر جو کم کسے نکلے نیت جلدی مٹے آئی  
 ہک مرجیہ دو جا قدری دونوں بد بجا مومن  
 نہ سنانوں کچہ اختیار پھر جو میں ہلو آپ لٹا دے  
 ایہ دونوں ہیں مجوس اُتے دی وچہ عیشاں پڑے  
 کتاباں وچہ تھاپن آیاں کہیا تسان خبر افادے  
 کہیا جو سچے تھپوچ رب تعالیٰ ختیاں نام اس اندر  
 جھگڑو مجھ لیکر ہاں ناہ کچہ گھٹ دوو جانے  
 تا عرض کیتی اصحاباں پھر کیا فاندی عملاں پیکر  
 جو خاتمہ ختیاں اند کم جنت دے اوپر مینوں  
 اوہ کردار ہے عمل جویں چاہی پھر سنگ تھہ بتایا  
 تے ہک فرقہ وچ موزع کنوں خلاصی نقل سعادت  
 یعنی وچہ عملاں دی ہیئت خالص مال صفائی

لے یا بعد الموت پھر تیں دپس کرینگے یا جیہے مٹی سے بنایا اسی طرح مٹی میں ہی جاؤ گے ۱۱ اے خائفان میں لکھا ہے کہ جب اولسو پوچھا  
 جاتا ہے کہ تمہاری پادوانے یہ فعل کہاں نکالو تو جواب تو میں کہہ دتا تھا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری پادوانے یہ فعل کہاں نکالو  
 ہے جیہ کہ تمہاری پادوانے یہ فعل کہاں نکالو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری پادوانے یہ فعل کہاں نکالو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری پادوانے یہ فعل کہاں نکالو



جو غیر شرع و پر عملاندے کوئی لاکناہ لگیوے  
نہ کری امید نفع و ہی شخص کے تھیں با حید خداوے  
نہ ہی مقصود خداین لٹھیں متے یا ناہیں  
نہ دل کے طرف ٹھکرا نہ ہی لحاظ غیر اندر پایاے

بیدار جانال دجاں مستغل  
نہ پھوٹے شان نہ سوداؤ کس

تاہیں فو قوں شو قوں ہر شاہ مثل نمائے  
بھی اگا پچھا سجا کھتا نورانی کر میرا  
ہے ایمان اخلاص روایت ثوبانوں پھر آئی  
وچہ دتاں جہل کچہ عرب قبیلے تنگے طائف تھینکے  
جو ایہ لباس جہاں وچہ اسال گناہ بھی مین کماؤ  
بھی چربی اوہناں چھوڑی تا اصحابا عرض گداری

کفر شرک بدعت ہر فعل بُریوں دور کھیوے  
نہ شرف و اخوت کسی تھیں رکھے با حید خداوے  
مقام مجاہدان والیہ آیا ویکھ خلاصے تائیں  
ایہ مقام صدیقان والاندہب حیران بجاوے

بذکر حبیب از جہاں مستغل  
نہ در کج توجید شاں جاوے کس

یار رب میرے دل کن لکھیں وچہ ہر نور سوائے  
کے پوچھیا ہے ایمان کیا تا کیتا بنی ٹکھیرا  
ہے اہل اخلاصاں خوشخبری فرمایا بنی آہی  
مردوں نے اتے زناں رائیں دلوں قیاس کرنیوے  
ایہ الی نہیں طواف اتے ناہ کھاندی آہے  
اسین بونہہ خدا را س ناں آگلی آیت رب تباری

يٰۤاَيُّهَا اٰدَمُ خُذْ زَيْنَتَكَ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلْ وَاشْرَبْ وَلَا تُسْرِفْ

لَاِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زَيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِي اُخْرِجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ

مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ

الْقِيَمَةِ ۚ كُنْ لَكَ فَصْلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ

اگر بیشو آدم کے لوزیت اپنی نزویک ہر نماز کے اور کھاؤ اور پیو اور مت حد سے مکمل جاؤ وچھتو  
وہ نہیں دوست رکھتا حد سے مکمل جانے والوں کو کہہ کس شرم کیا ہو زیت اللہ کی جو نکالی ہو واسطے  
بندوں اپنے کے اور پاکیزہ چیزوں سے رزق ہو کہ وہ واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے پیچ زندگانی دنیا کے  
خالص میں دن قیامت کو اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں واسطے اور قسم کے کہ جانتے ہیں

۱۲ جو یہ عالم مقامات ساتھ امواد اور وسیلے اولیاء اللہ کے حاصل ہوتے ہیں اور یہ وقت شرک جانتا ہے اولیاء اللہ کے ورد کو ۱۲  
حلوائی عقی اللہ عنہ ۱۲ کہ کچھ اثر کا خیال رکھنا نہ قبولیت کی امید نہ اس کے دم سے تعلق نہ بخشش سے غرض ۱۲ خلاصہ ۱۲ میں جبکہ  
کان اور لکھیں در دل میں خدایا کی کا نام زور سے پڑھتا رہے اور یہ ہر محلات کو پھر نہ دیکھے اور نہ پخت نادانی ہے منکرین کو اللہ تعالیٰ  
ہدایت کرے ۱۲ حلوائی عقی اللہ عنہ ۱۲ کہ کچھ اثر کا بھی اثر بادیئے ۱۲ خلاصہ ۱۲ یعنی ان سے ان کاموں کو جو ذکر ہو یا وہ  
خدا پر ہیں ارشاد فرمایا آگلی آیت میں ۱۲ حلوائی عقی اللہ عنہ



ای آدم بیٹو زینت اپنی پکڑ وقت نماز ادا  
تے ٹھیک اسرا کفنیال نوں بسو رکھ لانا پیر  
بنیاں اپنیاں کارن ایویں رنق جو پاک حلالوں  
تے ہو یا خالص رو قیامت کارن اہل ایمان  
زینت کل لباس شریعت اذن جدد فرمایا  
اسرا جمعہ ہوجہ ضرورت ایویں مال جاڑن  
ماہل مطلب پوشش وادجو ہینو وقت نماز ادا

وہ سجد کیا جو باجسام آب گل ہووی

کنگی خوش بو رخن تے مسواک زینت سب آتی  
جو ہووی حضور خداوی اللہ زینت کریم سوائی  
امام اعظم دی پندراں درہما سے جامے ہندے  
ما زینت چنگی یعنی جامے لین بخل والے

ذوق طاعت و حضور دل نیاید بچکس

قد ضرورت کھاوے جسک کھاویاں جان بخاوی  
ناکھاوے تنجہا بلکہ لذت غرض طعاموں  
جو زینت شرعی ذکر ہو یا ہو پاک حلال اشیائیں  
منع حرام انہاں کھنچے جو ہوں حلال اتفاقوں  
ایویں حوت اتفاق نوں کفر حلال شمارن  
مومن کافر دنیا وچہ شریک جہریم نعیماں  
کھاہو جھوٹوں بٹر کھاوی پیو و جھوٹوں پیون  
وچہ رمضان مبارک بہت عبادت کرے آہے

تے کھاو پیو وحدہ لنگھو کرو لحاظ اندازاں  
کہ کس منع کیتی جو زینت کدھی ہو رب سائیں  
کہ وہ وچ دنیا دنگانی مومنناں حجت کمالوں  
اسیں ایویں اہل علم نوں دیتے کھول آیات پیتاں  
تے مسجد کنوں نماز گناہ زہدی وچہ لیا یا  
مخالفت ہوں شرع اندازیوں ہو یا حرام شمارن  
کھاو پاک اڈو اسراف کرن تھیں کرو لحاظاں

نماز وہ ہو جو کجہ بہ نیاز دل ہووی

پوشاک نفیس بخل الی ہر ہر زینت آتی  
نئی کھنچی حالت نال نہ کریں نماز ادا دانی  
وقت نماز جو وچہ حضور خداوی ہین کھلو نہ سے  
زینت لوکاں تھیں قس زینت چاہی وہ کمالے

طالب حق را دل حاضر ہیں گاہ بس

ایہ فرض ہے قوت طاعت خیرین بیچ نیت آوے  
پیٹ بھرے یا معاش کرے ہو تدوین مباح انجاملوں  
بھی لذات حلال جہنا فح کجہ کراہت ناہیں  
عقیدوں اس حرام بچپان کفر بڑا نا پاکوں  
وچہ کتب فقہ سے مسئلے واضح اہل الحق شمارن  
پھر روز قیامت خاص نعیماں مومنناں حجت نعیماں  
اٰیٰتِ عِنْدِ رَبِّیْ یُطْعَمُنَّ مِنْ شَجَرٍ مُّنتَبِتٍ  
ہو رہیں نیاں تھیں تے صحبت کدی کرے اوہاں ساہو

۱۱

لہ جزئیاتیں بہر حال کافر مومن اور لفظ زینت کا مہل جو ساتھ اختلاف طبیعتوں اور زمانے اور شہروں اور حالات کے زینت کی کیفیت  
میں بھی اختلاف ظاہر ہو جاتا ہے پس حرام چیزوں کو اسباب فریبت نہ نہاں فرمایا جو چیزیں غرض میں اہل اسلام کے اجماع سے ظاہر نہیں  
اور قرار دی گئیں وہ بہت زینت ہے جس میں اندر ہر چیز زینت کا یعنی لباس ہے جس سے شہرت و کھانا جادوی اور زیادہ ہو مستحب  
اور ادلی ہر مباح ہوگا تہی مفسرین نے انہاں زینت کے لباس مراد لیا ہے جیسے صاحب ہادیہ وغیرہ کا مذہب ۱۱ خلاصہ ۱۱ اور نقل ۱۱ ازادہ  
سے زیادہ خرچ کرنا مضرب مصلحت کو اور انہاں غرض سے زیادہ خرچہ واجب نہیں کا تو ہے ۱۱ خلاصہ ۱۱ مگر تفسیر فقہ تہذیب سے نہیں ۱۱ خلاصہ  
۱۱ جو صورت اور توجہ کے ساتھ ۱۱ خلاصہ ۱۱ کھاو کھاو کھاو ۱۱ خلاصہ ۱۱ یعنی رات کا تہا پہل تو سہی کہ پہل کھانا اور







تے نسبت زینت دل پہونی جو کہ پو آپ الہی

رحمت لطف خزانیاں وچوں بنیاں کارن آہی

### حکایت

مارون رشید راکب وداطیب آء نصرانی  
علم طبابت ہرگز ناہیں تے علم وویں ہیں پیاری  
رب آیت ادھی وچہ ہے ساری طب جمع فرمائی  
جو بنی تسانے تھیں وچہ طب نہیں دایت کافی  
جو کہیا حکیم حقانی محدہ گھر عیاریاں آیا  
تے دیہہ نول کل اوہ چیز بدن نول اس عادت پائی  
جالینوس کارن کچھ طب ایہ وچہ مارک لیائے

ابن حسین تائیں اوس کہیا جو وچہ قرآن ربانی  
دینی علم تے علم ایداناں تا کہیا علی شن پیاری  
کلوا واشربوا ولا تسرفوا سن اسے گل الاثی  
علی کہیا وچہ تھوڑیاں لفظاں طب اوس کل مکئی  
تے کل دوائیں داسر ہے پرہیز کرن فرمایا  
تا کہیا طبیب چھوڑیا کچھ قرآن اتے بنی الہی  
پس چاہیو مومن شکم پُری تھیں پہلے تھہرے

رفت  
امد نے ارشاد کیا ہے کہ کلوا  
راقا اگر کوئی کہے اسراف میں نہ کی نہیں

پر یہ کب ہلو کہا ہے کہ کلوا تا کلو  
وہ جواب کچھ تو کہہ کہ چھوڑنا اسراف ہے

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْأَشْمَ

وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا

وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

کہہ اسکی نہیں کجرا کوہیں پروردگار میرے بیچیا کوکا اور جو ظاہر میں نہیں اور جو چھپے ہیں اور کسشی ساتھ ناحق  
کے ہے اور یہ کہ شرک لاؤ ساتھ انکد وہ چیز کہ نہ تارنی اسطے اوسکو دلیل اور یہ کہ کہو اوپر امد کے جو کچھ کہیں جانتو

کہہ نہیں اس باجہ حرام کہیا رب میرے کل گناہاں  
جو ظاہر اوہنا تھیں جو میں کفر تے نفاق دلاندے  
تے ظلم تعدی ناحق حرمت اتے حرام خداوں  
اتے ایہ جو بولو چھو خدا تے علم نہ جس اس صافوں  
بچہ حرام و صیلمہ سائبہ خود جہناں حرمت لاؤ  
گناہ وڈو جہناں پاروں ہون عذاب سخت گراواں  
حرام گناہ صغیر یا نہ جہناں بدلہ کچھ پاندے  
جو شرک کرو رب نال نہ جسدی کچھ دلیل الہوں  
جویں گنہ حرام حیوان ذراعت تنگیاں کٹ طوافوں  
ایہ نہیں حرام تسنوں انہاں جانوالوں کھلو

لے پس جہول لباس شریعتیں میں اور انکے اثر و نفوس کی زینت ساتھ آواپنے اندر کی شریعت کی ہوتی ہوا ورنہ زینت شہادت کی ساتھ  
انوار شہادت کو اور زینت روحانی ساتھ متعارف و نامہ رول اونکی کہ اور زینت شہاد کو ساتھ طالع اور اونکی کے ۱۲ روح البیان سے  
یکھوئی بھی اس بیت کے حاشیہ پر لکھا جو کہ جو بار نہ کورہ تھے اپنے آپ پر حرام کئے میں وہ حلال ہیں یعنی تہار کی کہ جو حرام نہیں ہو سکتے ۱۱







جہاں وقت اُنہاں اگڑی کھینچیں وہ جہاں بلیا کر  
یادِ وقت مقرر موت نہ دھکی نہ گھٹے وقت پر آوی

یا وقت مقرر موت نہ دوسری نہ گئے وقت پر آدمی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰتُوْا رِزْقَكُمْ لِيَّ اَتَّخِذَ مِنْكُمْ مَّقْصُوْدًا ۙ

فَمِنْ أَتَقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَالَّذِينَ

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

ای بیو آدم کے اگر اویں تمہاری پانچ خیر تم سے بیان کریں اور تمہاری نشانیاں میری پس جو کوئی پر خیر کاری کرے  
اور نیکی کرے پس نہیں ڈرا اور پادان کے اور نہ وہ نکلیں ہونگے اور جنہوں جھٹلایا نشانوں ہماری کو اور تکبر کیا  
اون سے یہ لوگ سنو والے ہیں اگر کے وہ بچاؤ کے ہمیش رہو والو۔

ای آدم بیٹو جاں قساں پاک رسول ساڈی آون  
جو سنگ تعلیم تنہا نئے شقی تے صالح بن جائے  
تے جہاں جھوٹھیاں آں تیں ساڈیاں کیا تلبہ زمانے  
سعادتمند اں پیغمبر اں ہے حکم تمام منائے  
چکھے دُر تعلیم کہ عجب قصور غیبت وتی  
نشانیاں ساڈیاں اوپر تہاڈی کرن بیان سناون  
تاہ اوہ نگین ہوں تے تاہ کوئی خوف اوہاں آئی  
اوہو وضع والے اوپر سوچ نہت بہن بد حالے  
تے کجختاں انکار کما یارہ شیطان سدائے  
تا فکر کری ہر کوئی اگلی جویں آیت نازل کیتی

نشانیاں اچھیاں اوپر تھوڑی کرکرن بیان سناون  
ناہ اوہ ننگین ہوں تہاہ کوئی خوف اوہناں آٹھ  
اوہو دوزخ والے او سوچ نت بہن بد حالے  
تے کجھتاں انکار کما یا راہ شیطان سدائے  
تا فکر کری ہر کوئی اگلی جویں آیت نازل کیتی

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمُ

نُصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَهُمْ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالُوا اضْلُوعُنَا وَشُرَكَاءُ

عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ. قَالَ دَخَلُوا فِيَّ أُمِّمٍ قَدْ خَلَتْ

مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْحَيِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ

اُخْتَهَا حَتَّى إِذَا دَارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أَخْرِجْهُمْ وَلَا لَكُمْ

رَسَاهُمْ لَعْنًا أَصْلُ نَافَاثِهِمْ عَذَابٌ أَلْوَنٌ ۚ لَلنَّارِ قَوْلٌ كَلِمَاتٍ ۖ



ضَعُفٌ وَلَكِنْ لَا تَعْلَمُونَ. وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِآخِرِهِمْ فَمَا كَانَ  
لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فذُقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ

ع

پس کون شخص ہو بہت ظالم اوس شخص سے کہ باندھ لیو اور پراندہ چھو یا جھٹلاو و نشانیں اوس کی کمر لوگ  
پہونچے گا اونکو حصہ اون کا لکھے میں سے یہاں تک کہ جب آویگے اونکو پاس پہنچے ہوئے ہمارے قبض کرتے  
ہوئے اونکو کہیں گے کہاں ہیں جنکو تھے تم پکارتے سوا خدا کے کہیں گے کھوئے گئے ہمے اور گواہی دینگے  
اور پر جانوں اپنی کے یہ کہ وہ تھے کافر کہیں کا داخل ہو بیچ ان جماعت کے کہ تحقیق گذری ہیں پہلے سے جنوں سے  
اور آدمیوں سے بیچ آگے جب داخل ہوگی ایک جماعت لعنت کو کی ہن اپنی کو یہاں تک کہ جب داخل ہوگی  
بیچ اوس کے سب کہیں گے پچھلے اون کے واسطے اگلوں کے اور ب ہمارے انہوں نے گمراہ کیا تھا ہم لوں  
دیو اونکو عذاب و گناہ سے کہیں کا واسطے ہر ایک کے دو گنا ہے و لیکن نہیں جانتے تم اور کہا اگلوں اونکو  
نے واسطے پچھلوں کے پسین ہو واسطے تمہارے اور ہمارے زیادتی پس چھو عذاب کو سبب سے کہ تھے تم کما تے

یا آیتاں اوس جھوٹا و صدق نہ لیا و گمراہ ہوتے  
جو بیخ عذاب نہاں لیکہ یا تنہا نمایاں لیکہ لکھایا  
کہیں کہ تھو اوہ جنہاں پر عید و اشد با جھ الاون  
تے دین گواہی خود جاناں تے کافر پئے کوراہیں  
جو پہلے نہاں تھے جن انساناں تھیں پچھلے  
تاجد ملن پچھے اوسوچہ و زرخ سب تھیں بھری  
پس و یہ سخت عذاب منہ تھیں و دناں اونہاں خدا لیا  
تے اگلے کہیں پچھلیاں تہاں نہ و وہ اساتھیں  
تے انساناں تھیں جن تقدم و چہ قرآن جو پانڈے  
اوہ کچہ کافر کچہ مومن پھر جاں کافر غالب آئے  
مردار نہاں اہلس جیاندیاں بیجاں پکڑ اوڈاندے

پھر کہیں اور تھیں ظالم و پرہ جو بیخ جھوٹے خدا تے  
ایہ لوگ اونہاں پہونچے لوں تھیں خطہ نہاں جو آیا  
تاجد اونہاں پانڈے شتے جاناں کہ تھیں آون  
اوہ بت اساتھیں غائب تے اسان مساون ناہیں  
فرماویں و روتیں ہن وچہ نہاں اہل انکاراں  
جاں وڈتے بہت لعنت ٹول وچہ نوں کرسی  
آگہن پچھلیاں پہلیاں انسانوں اونہاں بھولایا  
فرما سی رب ہر نوں و دناں پر تہاں سلم نہ آیا  
پس کچھ و گھ اوس بدلو چتیں ہر کسب کیا تے  
ایہ اس کارن رب انساناں تھیں مہر جن اوپاٹو  
تارب فرشتیاں کہ لشکر بھیجا طرف جیاندے

لے جو کہ جھوٹے طور باندھنے والے اور جھٹلانے والے ہیں ۱۲ دنی سے ملک الموت اور اوسکی ہمراہی زشتے جو انکے روح قبض  
کرتے ہوں ۱۳ دنی سے معنی اب بہت عذاب کو تم سے دور کریں ۱۴ دنی سے مراد اُمت سے ایک قسم کے لوگ ہیں جیسا کہ  
یہود اور نصاریٰ کو لعنت اور بد دعا کرنے کے واسطے ۱۵ اصلوا یعنی ہم اگلے گمراہوں کی تقلید کرنے سے گمراہ ہوئیں پس اوپر  
دو گنا عذاب ہو ایک بہکانے کا اور دوسرا انکی نافرمانی کا ۱۶ تاکہ وہ مومنوں پر غالب آئے ۱۷ طیف شاہ حلاوتی عنی اللہ



کوئی کافر مثل قابیل مومن کوئی عیسیٰ صفا  
ایک کافر ایک مومن کافر اہل النار بناتے  
جاں اسد کوئی نہ کہہسی قیامت ہوتی موعاری  
نہ تھساں بزرگی جو تخفیف عذاب ہو تھساں میں

پھر آدم ربنا یا انجیل تس اولاد اوپاشی  
جاں کل زمانیاں دیوید و داوود نے ہوندر آئے  
تے مومن اہل جنت ابدگاہ رہیا طریقی جاری  
تے اکلے کہیں بچھلیاں کفر اسان کو عیسیٰ آئیں

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّرُ لَهُمْ أَبْوَابُ

السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ

وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ

تحقیق جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا اون سے نہ کھولے جاویگے واسطے اون کے  
دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے بہشت میں یہاں تک کہ داخل ہو جاوے اونٹ بیچ ناگو سوئی  
کے اور اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم گنہگاروں کو

نہ دروازے آسمان اونہانے کارن کھولے جانے  
تے ایویں ہاں ایسی بدادیندی جو جو جرم کماوے  
جو روح اتو اعمال تنہاں جد جاوے طرف سماوے  
اتھ عمل تے روح کفاراں کہہ دیوچہ قرآن جو پانے  
ول علیت بیان مکان جو پرستیوں ملک ٹکاناں  
توین کفار اند اجنت جاوے مشکل ڈاڈا پایا  
دوالو اسد کہیں تے ملک الموت سرانے جانور  
تس روح بدن وچہ کھارے سپرے سکتے سخت عقاباں  
لیجاوے مل فلک اکوں جو ملن گروہ ملک اندے  
ناملک کہیں ایہ پت فلاں نام فلاں سید یومی

جو آیتاں ساڈیاں جھٹلاوے اتے استکبار کمانے  
نہوڑن جنت جد لگ وچ سوئی تے اوٹھ نہ آوے  
جال کافر مران اونہاں کارن آسمان نہوں کشاے  
بلکہ بچھین مکان جو ایہی تے تان میانے  
تے مومنانے ادا احاکارن کھل دیو در آسمان  
جوین گھوسوئی وچوں وٹھ تلگہیں ہے مشکل آیا  
جاں موت کافر دیو سیاہ رنگ ملک کہیں آسمانوں  
پس آکھنے کل روح جنتا جانب غضب عذاباں  
تس رنگ رگ چھیش پھیاں ملک وچ بد کو قفن ٹکانے  
اوہ کہیں ایہ کون کہینہ جس دی ایہہ بدبو سیوے

لے یعنی تابعداری کرنے سے اس چیز کی جو نازل ہوئی ہے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکھر کرتے ہیں حلوائی  
لے یعنی برکتیں اور قبولیت اور خوب نصیب نہ ہوگی ۱۲ خلاصہ سب کفار کے اعمال نامے اور دعاؤں اور روحوں کے واسطے  
دعا دے نہیں کھولے جاتے بلکہ انہیں فرشتے سچین کے مکان میں جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے لیجاتے ہیں۔ اور پھر  
اور اعمال انہیں دعاؤں مومنوں کی آسمانوں پر علیت میں لے جاتے ہیں جو کہ ساتوں آسمان پر ایک مکان ہے



اسمان پہلے تک ایویں ہر جہان و مہر کا کھانے  
تا حکم ہو سچین کتاب اندر اس نام لکھا ہو  
مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

درد و آزار آسان کھلے اٹھ آیت نبی سناوے  
اور اس روح آسانوں میں جاوے و منشوروں پاہو  
جس شرک کیتا وہ گویا ڈکھا فلوکوں تخت نہایت

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے عازب صنی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
ایک شخص انصاری کے جنازہ میں نکلے جب قبر تک پہنچے تو مہوڑ قبر کھودی نہ گئی تھی پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
بیٹھ گئے گویا ہر سرور پر چڑیاں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی  
جس سے زمین پر چونکتے جاتے تھے پھر سر اٹھا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو اسکو دوسرے  
یا تین مرتبہ فرمایا پھر کہا کہ بندہ مومن جب دنیا سے جدا ہونے اور آخرت کی طرف متوجہ ہونیکو تو تباہ  
تو آسمان لے ملا کہ جسکے چہرہ روشن گویا آفتاب ہیں جنت کے کفن اور جنوہ جنت کے ساتھ لئے ہوئے  
اُس کی طرف نظر پڑھتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سر پر بیٹھتا ہے پس کہتا ہے کہ اے شخص مطمئن  
اپنے پروردگار کی مغفرت و صفوان کی طرف نکل آپس روح پاکیزہ اس طرح سائل ہوتی ہے جیسے پانی کا  
قطرہ وہ نہ خشک ہو روان ہو کر نکل آتا ہے پس ملک الموت فرشتہ اسکو لیکر پاک مارتے اپنے ہاتھ  
میں نہیں رکھتو حتیٰ کہ اسکو اسی کفن اور جنوہ میں رکھ دیتے ہیں پس اس سے نہایت پاکیزہ خوشبو  
نکلتی ہے جیسے مٹی زمین پر آکر نہایت عمدہ مشک پایا جاوے پس اسکو اوپر چڑھا لیجاتے ہیں اور جس  
گردہ ملاکہ پرگندہ تیرے میں کہتے ہیں کہ یہ کیا خوب روح پاکیزہ خوشبو دار ہو تو جواب دیتے ہیں کہ یحییٰ بن  
حان کو روح اسکا بہت اچھا نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں پوکا راجاتا ہے یہاں تک کہ اسکو آسمان  
دنیا تک لیجاتے ہیں اور وہاں کھلواتے ہیں پس وہاں کھولہ یا جاتا ہے پس ہر آسمان کے مقرب  
فرشتے دوسرے آسمان تک اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچتے ہیں پس اللہ  
عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندو کا نام فقر علیہ میں لکھو اور زمین کی طرف اعادہ کرو کیونکہ میں اُسی سے  
انکو پیدا کیا اور اُسی میں لٹاؤنگا اور اُسی سے دوبارہ اٹھاؤنگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
اسکی روح اعادہ کیجاتی ہے پس فرشتے آکر اسکو بٹھلاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ کون تیرا پروردگار  
ہے وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے پھر دونوں کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اسلام میرا دین ہے  
پھر کہتے ہیں کہ یہ کون مرد ہے جو تم میں معیوش ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم  
اس سے دونوں کہتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے کتاب الہی کو پڑھا اور بہر ایمان لایا اور  
لے لا فقہم الا بواب اللہ علیہ السلام کہا سدی نے کافر کی روح فرشتے آسمان کی طرف اُچھالتے ہیں پس اوپر سے  
زمین کی طرف پھینک دیتے ہیں اسی طرح کر دیکر کرتے ہیں ۱۲ خلاصۃ التفسیر



اوسکو سچ مانا پس آسمان سے پکارنیوالا پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا جنت سے اُسکے واسطے  
 فرش کرو اور جنت سے اُسکو لباس پہناؤ اور جنت کی طرف اُسکا دروازہ کھولو وپس اُسکو جنت کی خوشبو و طوب  
 آتی ہے اور قبر و سکواستے کشادہ ہو جاتی ہے بقدر و رازی نظر کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ اُسکے پاس ایک مرد خوبصورت خوش لباس آتا ہے جس سے خوشبو چلی آتی ہے اور کہتا ہے کہ بشارت ہو تجھ کو  
 مسرور کرنیوالی آج وہ دن ہے کہ جس کا تجھ کو وعدہ دیا جاتا تھا وہ اُس سے کہیگا تو کون ہو کہ تیرے چہرے سے  
 آج بھلائی آتی معلوم ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں پس بندہ مومن کہیگا اے پروردگار تیرا  
 قائم کراے پروردگار قیامت قائم فرمائے گا کہ میں اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ جاؤں بندہ کا فرج جب  
 دنیا سے منقطع اور آخرت کی طرف راجع ہوتا ہے تو آسمان سے ملائکہ اترتے ہیں جنکے چہرے سیاہ ہوتے ہیں  
 اور اُن کے ساتھ مسوح ہوتے ہیں پس و رازی نظر کی دوری پر بیٹھتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کافر  
 کے سر پر بٹھتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے نفس خبیث نکل طرف خشم الھی اور اس کے غضب کی حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ روح اُسکے جسم میں دبی ہوئی پھینتی پھرتا اور ملک الموت اُسکو کھینچ لیتا ہے  
 جیسے صوف ببول سے سفود کھینچا جاتا ہے پس اُسکو پکڑ لیتا ہے اور پالک دارتے ویر نہیں ہوتی کہ اُسکو  
 اسی مسوح میں کر دیتی ہیں اور اس سے سخت بدبو جیسے نہایت شہ سے ہوئے مردائیں سے روئے زمین  
 پر پائی جاؤی نکلتی ہے پس اُسکو آسمان کو چڑھائی جلتے ہیں اور کسی کردہ ملائکہ پر نہیں گذرتے مگر وہ کہتے ہیں  
 کہ یہ کیا نصیبت روح ہے پس جواب دیتی ہیں کہ یہ فلان بن فلان ہے اس کا نہایت قبیح نام لیتے ہیں جس کا  
 وہ دنیا میں پکارا جاتا تھا پھر جا کر اُسکے واسطے آسمان کا دروازہ کھولتے ہیں مگر دروازہ نہیں کھولا جاتا  
 پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا **قوله تعالی لا تفتحه لہم ابواب السماء ولا یدخلون**  
**الجنة حتی یلمز الجمل فی سم الخیاط** پس اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اس کا نوشتہ لکھو ویرین تدرین  
 کے نیچے پس اس کی روح مطروح کر دی جاتی ہے پھر اپنے پڑاؤ میں یشرک باللہ فکا ماخر من السماء  
 فخطفہ الطیر او تموی یلہ الی یح فی مکان تحقیق پس اُسکے جسم میں اعادہ کی جاتی ہے اور وہ  
 فرشتے اُسکے پاس آتے ہیں اور بٹھلا کر اوس سے کہتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے وہ کہتا ہے ہا ہا میں نہیں  
 جانتا کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ہا ہا میں نہیں جانتا پھر کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے  
 جو تم میں مبعوث کیا گیا تو کہتا ہے کہ ہا ہا میں نہیں جانتا پس آسمان سے پکارنیوالا پکارتا ہے کہ یہ جو  
 بولا اُسکے واسطے آگ سے فرش کرو اور دوزخ کی طرف دروازہ کھولو وپس دوزخ کی گرمی و سہم سے اُسکی طرف  
 پہنچتی ہے اور قبر و پر نہایت تنگ ہوتی ہے یہاں تک کہ اُسکی پسلیاں اُور کر کی اُور کر نکل جاتی ہیں



اور ایک شکل اور عذاب کپڑے پہنے بدبو آراہمی اسکے پاس آتا ہے اور کتاب ہے کہ بشارت ہو تجھ کو ایسی  
 پختہ سے جو تجھ کو غمگین کرے آج نیز وہی دن ہے جس سے تُو ڈرایا جاتا تھا اور وعید کیا گیا تھا کہ یگانہ گون ہے  
 کہ تیرے چہرے سے برائی کے آثار ظاہر ہیں وہ کہیں گاہ میں تیرا خبیث عمل ہوں تب دعائیں مانگو گا کہ  
 پروردگار قیامت نہ قائم کچھ یو رواہ النسائی وابن ماجہ وابن جریر کنز ارواہ ہو لاہ باسناد ہم الی ابی ہریرۃ  
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عذاب قبر کے بارہ میں احادیث متواتر ہیں حتیٰ کہ منکر اور سکا غیر اول ہو تو  
 کافر ہے اور واضح ہو کہ اس حدیث میں لاکھ کا آنا اپنی حقیقت پر ہے اور روح منوں کی خوشبو اور نیر روح کافر کی  
 بدبو اپنی حقیقت پر ہے اور لباس جنت اور مسج کا بیان تفہیم ہے اور ان کی حقیقت معلوم نہیں ہواں  
 اس قدر معلوم ہے کہ ایسا ہی ہو گا اور جو شخص اس میں استبعاد کرتا ہے وہ احمق ہے کہ بلا وجہ کہتا ہو کہ عقل سے بعید  
 ہے پس اگر بلا دلیل اس احمق کی عقل سے بعید ہے تو علماء عقلا کی عقل صحیح سے موافق ہے اور حدیث سے کلا نفی  
 مجہول ازفتح کی قرات ظاہر ہوتی ہو اور تفسیر نفی جی ہو کتاب ہے فافہم پھر واضح ہو کہ مقامات علیتین  
 و سنجین واقعی موجود ہیں اور زیرین طبقہ زمین بیان ہے حقیقی حالت کا جیسے وضع و ہیئت موجود ہیں اور  
 وہ انگلیوں سے پوشیدہ ہیں اور نیز وہ پتھر عذاب ہوتا ہے اور ان کی گریہ و زاری کو تمام مخلوق سنتی ہے سو کچھ  
 انسان کچھ امتحان میں رکھے گئے ہیں اگر ظاہر نظر آوی تو امتحان باقی نہ ہو پس جس شخص نے زعم کیا کہ  
 زمین گول ہے تو امریکہ والوں کے واسطے سنجین اس طبقہ عقیق سے متصل ہو گا اور طبقہ عقیق والوں کا سنجین امریکہ  
 سے متصل ہو گا پیش زعم ہر قدر تسلیم اس امر کے کہ زمین گول ہو تاہم جہالت ہی اور جہالت کا منشا یہ ہو  
 کہ اتنے امر عذاب و ثواب کو اپنے گھر کے چوٹے چکی کی مانند اپنی حس میں جلتا دھلتا تصور کیا حالانکہ مترجم  
 نے بار بار دلائل اس امر پر تنبیہ کر دی کہ بندہ کے افعال و اس کے لواحق و متعلقات کا مدار تو محسوسات پر ہو اور  
 تصدیق و امور غیب و عذاب و ثواب کا نال غیر محسوس پر ہے اور عینیت الہی ہے کہ جس کو ان امور میں سے  
 کسی امر میں استبعاد ہو اس کی نظیر خود آفاق یا اس کے نفس میں موجود یا بیگانہ اس اگرچہ صفت میں فرق ہو  
 پس محض اسکا استبعاد کرنا بدوئل کے جہالت ہی جیسے کسی جاہل کے سامنے کہا جاوے کہ میری دوش لبھی  
 اور ڈیڑھ فٹ چوڑی کتاب کے چار صفحہ زید اپنی انگلی کی گینہ پر اوڑھ لے تو وہ نہایت بعید جانیگا حالانکہ  
 جو جانتے ہیں کہ نو لکھ کرف کے عکس سے بخوبی آسکتے ہیں اور وہ دو دین سے پڑھے جاسکتے ہیں وہ کبھی  
 نہیں جانیگے پس اس امر کا مستبعد جانتا اس کی جہالت ہی ہے اور یہاں زیادہ تفصیل کی حاجت  
 نہیں ہے کیونکہ خارج از بحث ہے

طوف آسمان کھلن دروازی ملک مبارک و نیدی

قے روح مومن و اعزت حرمت نال ملک لیجائے



ہر لکھت رحمت پاوی اسی خوشبو کھلے جاوے  
بعد عنایت فضل کرامت ہووی حکم خداوا  
پھر اوسے مٹیوں و درختوں و اونٹوں اسیں اٹھاواں  
کل روحاں بھلیاں نیں جسیاں نال تعلق آون  
جویں سوچ فلک پہاڑم نور او طلعت زمین دی تھیوے  
اتے مومن اہل کتاباں دے روح سنہ زمین آسمانے  
پھر نال غائبین بھلیاں مریاں چڑھ دی ول آسمانے

پھر روح حصو خداوی اوس بندوں کیتا جاوی  
اس طرف زمین لیجا ہو جویہ خاکوں ہو یا ہویدا  
وچہ درختور حدیثاں نیں مومن شان اوچاواں  
روحان ہووے عذاب تو تہی اکتھیں رنج اٹھاواں  
توین روح بجاوین تھیں تہیہ تہہ ہووے کھچھوے  
یا وچہ ہور اتے بعض فنا قبر وچہ بند ہو یا نے  
نال وحشات رہا ہو پونچے اصل ٹکانے

## اشارات

آیتاں نیک خلق آداب جو کھلیاں بنایاواں  
قبول کرن تھیں پھر جہنماں کبریا ہوں  
نہ جنت قرب وصال اندر اوہ داخل ہوں کداہیں  
جاں پاک سلامت نفس بنو یا تھیک ام او تھائیں  
یعنی نفسوں لگ انگوں اوٹھ اچا متکبر  
جاں تابعداری شرح حقے کراوب طریقت پیاری  
جامے و انگہ نفس نوں کٹے دھو و وار ہزاراں  
تا وچہ فنا سولخ سوئی دی داخل ہو کے پیارے  
پاک ضعیفان ناں تے جو این ظلم کماڑے  
جاں نوکر خلود النار کفاراں کارن رب فرمایا

کرامتاں علم لدنی ظاہر جو پاسوں اولیاواں  
نہ دل دی دوازی او نہاں کھلن طریقت حصو سلاواں  
متکبر نفس وچہ طریقت پھرے مین مہلا حیر  
ارفعی لی دیک اکھوون دی لایق ہووے تاہیں  
تدراگ نہ فائق ہووے باغ حقیقت اندر  
اتو خود صفتاں سب دور کر دتے تو تعلق ساری  
ریاضت والیاں تھیراں تے سر بھنے ہر واراں  
پہونچے وچہ ہمیشہ بقا دی قرب ملے دیاں  
اکھیں انبوین لویندی ہاں انہاں روح البیانوں پند  
تا اگلی آیت وچہ تھان فرغ لحاظ نوکر تیلایا

لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نُخْرِجُ الظَّالِمِينَ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا وِزْرًا  
أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَنَزَعْنَا فِي صُورِهِمْ

۱۷ یعنی کفار کی دھوں کو عذاب ہوتا ہے اور جہنم کو کھد اور عذاب پہونچتا ہے ۱۸ محمد لطیف شاہ حلوانی ۱۹  
۲۰ یعنی اللہ تعالیٰ نے اولیاء عظام کے انھوں وہ چیزیں ظاہر فرمائی ہیں روح البیان یعنی جس طریقے سے نفس تربیت  
حاصل کرتا ہے ۲۱ جس طریقے کے ساتھ نفس مادہ تربیت حاصل کرتا ہے ۲۲ روح البیان



مَنْ غَلَّ تَجَرَّى مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ  
 جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تُلَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ رَتَّبُوها  
 بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

وہ لوگ جو غلّ سے تھوڑے ہو کر گزر رہے ہیں اسی طرح جو ابھی ہیں ہم ظالموں کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے  
 اور کام کئے اچھے نہیں تکلیف دیتی ہم کسی مگر طاقت اور کسی پر یہ لوگ بہنو والوں ہیں بہشت کو دے دیج اور کسی  
 بہشت میں ہوا لے ہیں اور کھینچ لیا ہے جو کچھ بیچ سینگے اور انکے کے تھا خوشی سے چلتی ہیں نیچے اونکے نہیں اور  
 کہا انہوں نے سب تعریف واسطے اُنکے ہے جسے کہ ہدایت کیا ہر طرف اُسکی اور نہ تھے ہم کہ راہ پاویں  
 اگر نہ راہ دکھاتا ہوا اللہ البتہ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے ساتھ حق کے اور پکاری جاویں گے کہ یہ  
 ہے بہشت وارث کئے گئے ہو تم اس کے بسبب اسکے کہ تھے تم کرتے .....

تھے انہوں میں اس میں کہ دیندہ کران جو ظلم نہ لائے  
 اور لوگ بہشتی جنت اندر ایہیں نت دسائے  
 اس میں نفس کسی تکلیف نہ دیندہ مگر جو طاقت پاؤ  
 نہ پاندہ اس میں بہت جوناہ راہ والے رباؤ  
 اکھیکو ایہ تہاں جنت درخت پاروں نیک کامی  
 وجہ قہر کافر و تختیاں الیاں ہوں قہر کمالی  
 تے تلوئی کھچی جاوے اندر درختور لیاوے  
 جو دوزخ جنت سنہ اللہ آپسوجہ صفائی لیاون  
 سدی کہیا جاں طرف جنت میں اہل جنت و ترن  
 باب نہروں سپید یا حسد عدو کینے و سخن نہراں  
 اور تھیلے تر و تازی ہو جسم جنت لائق ہو جاون  
 بھی فرمایا شیر خداوے میں امید رکھانی

تھے کفار ان فرشتوں کی طرف اور پرک و الے  
 تھے جہنمی کوئی مومن ہوئے نیک اعمال کماؤ  
 نہراں و گن تھے جہنماں کیوں بیسوں جہنماں بٹاؤ  
 اتنے کہیں احد نول حمد ہنوں جس جنت راہ دکھائی  
 ٹھیک پیغمبر سب آدمی دے سچا دین لیاے  
 رہا و چھاواں تے خواشاں توں شے کجی والی  
 ہکے پر ہک تے اوپر کتے دہائی جاوے  
 جاں مومنوں کو خلاصی تاہا پلے روکو جاون  
 تا بالکل پاک مصفی ہو کے داخل جنت ہو سن  
 رکھ و کھن جنت دی ہک تے جد ہے دوزخ راں  
 شراب طہو ان نام تے وجہ دوجے غسل سجاون  
 علی کہیا ایہ آیت حق اسال اہل بدردیاں آئی

لہ مولف خلاصہ التفاری نے ترجمہ محاوروں کے مطابق آگے بھیجے کیا ہے اور فقیر نے بھی اسی طرح کیا ہے ۱۱ ملائی لہ یعنی ایک دوسرے  
 سے بدلے ۱۲ لہ اور ناز و نعمت کی خوشی حاصل ہوگی پھر نہ بھی نیلے ہونگے اور نہ بال ایکس گے ۱۳ خلاصہ







سَبِيلَ اللَّهِ وَيَبْغُوهَا غَوًى ۚ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَفُورُونَ

اور پکار رہے ہیں والے جنت کے رہنے والے دوزخ والوں کو یہ کہ تحقیق پایا ہے جو کچھ وعدہ دیا تھا  
ہم کو رہتے ہوئے سچ پر کیا پایا تم نے بھی جو کچھ وعدہ دیا تھا پروردگار تمہارے نے سچ کہیں ہاں پس پکارے گا ایک  
پکارنیوالا اور میان اونکو یہ کہ لعنت خدا کی اوپر ظالموں کے جو لوگ کہہ کر تے ہیں راہ خدا کے سے اور چاہتے  
ہیں واسطے اونکو کچی اور وہ لوگ ساتھ آخرت کے کافر ہیں

<p>اتنے مفتی کہن جہنمیاں جو وعدہ رب اس کیتے اوہ ٹھیکے تہاں بھی پائی کہن پائی سب نوشتہ ہو لعنت رب دنی ظالماں ہی جو ٹھکرے راہ الہوں جہنماں حمت جنت پائی اوہ محروماں کرن نہ میں کیا تہاں جو وعدہ دوری بعد سخن سے قریوں آیا پھر عزت غفلت نال موعودن کرے پوکار عیانی جہنماں بیکہ ملنے والوں الہوں ٹھکیا سالک تائیں تے سالک نسی جہنم صفتیں راہ قادیوں پیارے یا طلب کن سنگ نیاتے جو شے دنیا وچہ آئی</p>	<p>اوہ درست پائی اسال کیا جو وعدہ رب تہاں کیتے بھی کری پکار پکارن والا اوہناں وچہ فرشتہ تے جاہن دیکھو راہ حق تھیں سنگیاست منکر آہوں جو وعدہ قرب سخن اسی سو پایا حق اسائیں کیا اوہ ٹھیکے پائی کہن سب کچہ حق دسایا ظالماں رب دی لعنت شی جہنماں رکھو غیر ٹکڑے یا دل تے روح نول اس فیضانوں رکھیا بند اوہناں اوہ جبری اوصاف نفل راہ سالک دی راہ مارے اتنے فنافی اللہ ہوں تھیں کرن انکار اوہ واہی</p>
--	---

وَبَيْنَهُمْ حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ

وَنَادُوا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلِّمُوا عَلَيْكُمْ ۖ كُمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ

يَطْمَعُونَ ۚ وَإِذَا صُرِفَتِ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا

رَبَّنَا اجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اور درمیان اونکے ایک پردہ ہوگا اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے پہچانتے ہیں ہر ایک کو چہرے اونکے سے  
اور پکاریں گے ہو الوں بہشت کے کو کہ سلامتی ہے اوپر تمہاری وہ ابھی نہ داخل کئے گئے بہشت میں اور وہ امید  
ہیں اور جب بھیری جاتی ہیں نظریں اونکی طرف رہنے والوں آگ کے کہتے ہیں ای رب ہمارے مت کر  
ہم کو ساتھ قوم ظالموں کے

<p>تو جنت دوزخ والیاں نہ اک پردہ ہوگ حجابوں</p>	<p>اعراف اوپر کچہ لوگ کچھان ہر نول چہر صوابوں</p>
---	---



تے جنت والیاں تھیں کہن سلام علیک کا دل  
تے جد پھرن اوہنا دیان نظر اں دوزخیاں پائے  
ججائے دیوار جو پل تے ہوسی ہر دو فرقیان پیارے  
نام اعراف کہ پرویاں نایاں ختیاں سنہ الاون  
اوتس جاگہ اوہ لوگ ہوسن جہناں نیکی بدی برابر  
جسدی نیکی ہک زیادہ اوہ بھی جنت جائے  
ترجائول گناہ چھوڑ جہناں ہوں کجہ کماٹے  
جاں جنت وکھیں کہن السلام علیکم ختیاں  
جہناں بلائیں کھاں پاروں اوہ گناہ چھڑ جائے  
اوہ اہل قبلہ جہناں کتیاں و سخت قبیح بریاں  
دو چاقم جوا علی وجیاں وچہ نہ لوکی آئے  
فقہاء فضلہ امت و ایہ بھی اچیاں شان والے  
اس کارن اتھ پھرن تا جو خبتیاں نہ تھیں  
تخصیص جال اکملہ عظمت مرداں جہت و سائے  
جاں فیصلہ بندیاں جاون سب اہل اعراف اللہ  
اوہناں خبتوں و کیا پس بن جاہو تکیاں و خداوی  
کنڈھے دونوں اوس جڑاوتیاں نال تسمی  
جاں اوس نہر وچ نہا دل زہ سوئو سبہ ہو جاسن  
نیکیاں جہناں زیادہ ہوں مل اوہناں روشنائی  
جاں پہونچن مل تے اہل نفاقوں بچھاو سائیں

ا تو جنت چ ورن اکرن طمع اُمید غفاروں  
نا کہن بیاسنگ قوم ظالم دیناہ کراساں نرا سے  
قرآن مجید اندر رب جسدی بابت حال ستاری  
اتھ لوگ ہوسن کجہ و ناخ قیاں خوب بچپان پاؤن  
دو جائول شہیداں حکم عدلیوں رہے جو قاصر  
جسدی بدی زیادہ ہک و دوزخ طرف سر دوی  
تے دنیا وچہ اوہناں کوئی رنج اچھی ہوں نہ پائے  
جاں کھین دوزخیاں ل اکھن ربار کھ اسانوں  
اچھی لوگ بھی دوزخ جنت و سنہ ہوں تباہ  
پنجویں دل الزما ایہہ ساگر وچہ اعراف گواہیاں  
انبیاء صلیق شہداء تو صالح متقی عادل پاؤ  
تے جعفر علی حمزہ عباس اعراف مٹکل بجالے  
مبارک دین اتے برکیاں دوزخیاں تھیں  
نہیں موزناں سبھے وچہ گناہ آئے  
تساں نیکیاں دوزخ کنوں بچا یا مگر گناہ جو آئے  
پھر ہک نہر اوپر آون جس نام حیات شفا  
مٹی تس کستوری کنگریاں یا قوت گرامی  
نورانی جوین تارا پر ہک ستھے درخ رکھا سن  
وچہ اوس روشنائی ترسن گے سبھے نور صفائی  
اوہناں بہشتی کہن اوہناں دیار رب نور گواہیں

یعنی پھر اطراف متافین اور حرمین فصاحین اور مومنین کے درمیان حائل ہوگی جس کی بابت فرمایا کہ باطن اور اسکا جنت کی طرف  
اور ظاہر اسکا دوزخ کی طرف ہوگا اور اوسیں ایک دروازہ ہے ۱۲ اعراف جمع عرف یعنی بلند مکان اور اسکا نام اعراف اسو اطراف کھا  
گیا کہ اعراف والے جنت والوں اور دوزخ والوں دونوں کو پہنچانیکے پھر اکثر کے نزدیک اسیں اختلاف ہے وہی دیوار ہے جسکا ذکر کیا گیا  
ہے از روئے درمیان اور جدا کر دینے کے ججائے اور از روئے بلند ہوئیے اسکا نام اعراف ہے۔ در مشوریں لکھا ہے کہ کہا سعد بن جبیر نے وہ ایک پہاڑ  
ہے اور بھی روایت ہے کہ وہ ایک جنگل ہے اور چنے پہاڑ کی پشت پر اور کہا انس بن مالک نے کہ وہ دیوار ہے جنت کی ان سبکے دلائل تفسیر و مشور  
اور ابن کثیر میں حدیث کے ساتھ موجود ہیں۔ ۱۲ اعلوای سلہ نیکیاں دوزخ میں داخل نہ ہوسے اور برکیاں بہشت میں داخل ہوتے سے  
سلہ یعنی دوزخیوں کو بد اخلاقی کا دکھانیکے ۱۲ خلاصہ فرمایا لا خوف علیہم ولا یحزنون پس معلوم ہوا کہ اعراف والے انسان ہیں ۱۳  
یعنی یہ فرقہ کجاو مت بچنے گئے اور میرے آزاد کئے ہوئے ۱۴ خلاصہ پھر ہر لوگ جنت والوں کے بعد داخل ہونگے جنت میں کذا فی التفسیر



اہل اعراف اودہ نور فضائع کرن امیدال ساری  
 مسکین جنت کو اونہاں تائیں اہل جنت کی کہیں  
 وہ اہل جنت کی دوزخیاں رب ستر حجاب بنایا  
 اودہ حجاب ہی دل اوپر دل اعراف بلندی  
 اودہ اذن آہوں کرن تصرف یاری کل مریداں  
 سعید شقی ہر یک پچھان چہ ہوں کنوں نہاندے  
 اقوام فراتہ المؤمن فانیظہ نور اللہ تعالیٰ انجراں ہوں  
 اودہ جنتیاں کہیں سلام علیکم سنگ نصرت اندواں  
 بھی سنگ کات خیرات افادیاں سنگیہ ان پادار  
 تے جنتی طالب طمع کریدی کارن جیہاں رجبالاں  
 تے وہ چہ حضو اودہ تہاندی رکھے راحت فرحت پاوان  
 کہیں نہ کراساں رہا وہ چوں اہل ظلم ابرار  
 پس الگ نون نہیں لازم مسکیناں تھیں کرن جہانی  
 محبت مسکیناں سنگ کہیں جو فقراء کمالی

حُبِّ دُورِ ایشیاں کلیدِ جنت است

گر گدایاں طامع اندوز شت خو  
 ورتنگ وریا گہریا سنگھا است

منوی

و دشمن ایشیاں سرائی لعنت ہست

در شکم خورال تو صاحب دل مجھو  
 فخر اندر میان تنگ ہا است

وَنَادَىٰ صُحْبُ الْأَعْرَافِ رَجُلًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا  
 أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تُسَكِّرُونَ أَهْلًا وَلَا دِينَ  
 أَقْسَمْتُ لَإِنَّمَا كُنتُمْ بَرَحْمَةً ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا

لہذا طمع کرنیکے وہ لوگ جولا اللہ الا اللہ پڑھتے تھے جب وہ اپنی میران کے پلہ میں کاٹے گئے دیکھیں اور جان لینگو کہ اللہ تعالیٰ  
 ذہب بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر لادو وہ کلمہ دہل میں ہی ایک پلہ میں نوالہ تہہ کی بجاری ہو جائیگا ساتھ اس کے اسلئے کہ وہ ترازو کا پلہ  
 نہایت تک انصاف لے ہے پس اس کے عدل کو م کا طمع کرنیکے پس لا اللہ اللہ پڑھنے والوں پر ضرور عنایت ہوگی یعنی اپنے ایک پر ظاہر  
 ہوگا پس شہر نیکی اچھو جو کم فرما دیکھا اللہ تعالیٰ جس طرح پائیگا پھر اپنی رحمت سے اود کو جنت میں داخل کرے گا اور یہہ اخیر والے  
 بہشتی ہونگے پس غسل کرنیکے پنج نہریات کے ۱۲ روح البیان نہریات کا ذکر متن میں ہے - ۱۲ حلوانی عفی اللہ عنہ -



# اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ

اور پکارنی کے رہنے والے اعراف کو ان مردوں کو کہہ جاتے ہیں ان کو ساتھ چہروں اور منہ کے کہیں گے نہ کفایت کیا تم سے حج تمہاری نے اور یہ کہ تم نے تکر کرتے آیا یہ لوگ جہنم کھاتے تھے تم کہ نہ پہنچا وینگا ان کو اندر جنت کہا گیا ان کو داخل ہو بہشت میں نہیں ڈرا اور تمہارے اور نہ تم غمگین ہو گے \* \*

تھے اہل اعراف پہچان جہناں علامت چہرہ لاءیں  
اوہ کبشہ کاغذ ورجو آہے دنیا وچہ تئیں کروے  
کرن علامت طعنہ دیون لے نام کف ساراں  
تے مسکین ضعیف ایماناں والیاں حق اللاندے  
جو رحمت رب دی اُپر اوہنا مری پہونچے ناہ کدائیں  
نہیں کوئی خوف تئیں تہا تے ناہ تئیں غم اندوہ اوٹھاؤ  
اوہ کشمکشیاں تو مال اولاد وغور تئیں جمعیت  
سلطان غیب بلال حباب جیو مسکین جو آہی  
ہک کہن جان موزنی طعنہ دیون اہل اعرافاں تائیں  
تے قسماں کھان جو جنت وچہ ناہ ورنہ تئیں کدائیں  
فخر تکر مال تے کثرت حساوم مرد کاراں

نہ منعم بمال از کے بہتر است  
بدین عقل و ہمت سخا و کم است  
تکبر کند مرد و حشمت پرست  
چو شمع کند سفلہ را روزگار  
چو یام بلندش رود خود پرست

محبت مال تے فخر و ہمت صفت نفس دی آئی  
جو آہی و عابنی وی خلق میرا کر بھلا الہی  
تے سنگ مسکین فقیراں حضرت آہی پندی کھاندے  
وچہ اصحاباں بہند دسدے ہک جیو سنگ یاراں

لے فرشتے اعراف والوں کے منہ موزنی طعنہ کی طعنہ کر دیں گے اور مرد زنجیروں کو ان کے سیاہ موٹھوں اور کیری آنکھوں کی شرافت کر لینگے  
اور اشارت اسکی پہلی آیت کے بعد گذر چکی ہے ۱۲ حلقائی عقی السعدہ

خدا رحمت اطلس پوشد خراست  
وگر سیر و صد غلام از پرست  
ندانند کہ حشمت بعلم اندر است  
ہند بر دل تنگ درویش بار  
کند بر دل خاشاک بر بام پرست

چاہیے سالک صاف پاکیزہ کرو نفس فرج چھائی  
تے آواز علی خلق عظیم نبی وی مخلوق صفت ایہائی  
جاں ارفکلیاں سون نگہدی پہونچتاں سلام اللاندے  
نہ کوئی پہچان کر نیدا جگ لگ بچھے ناہ کوئی ساراں



تے جیسے شخص بلاندا فرمادے میں حاضر آیا  
تے حب نیکان رکھن ٹھیک نشان سعادۂ آ یا  
تے مجلس کن علما و ان نرمی و لدی کرنی بھائی

ایسب تواضع حضرت آہی روح البیانوں لیا یا  
تے نرمی کی اونہاں پیرن قرآن تے سحری جاگن پایا  
تے سالکوں نہیں لازم سکیناں تھیں کن حدائی

وَنَادَىٰ صَاحِبُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِضُوا عَلَيَّ مِنَ الْمَاءِ

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا

دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنسِفُهُمْ كَمَا نَسَوُا

لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَحْكُمُونَ

اور پکارینگے رہنے والو آگ کے رہنے والوں بہشت کے کو یہ کہو الو اوپر بہار سے پانی سے یا  
او پچھیرے کہ روزی دی ہے تمکو اللہ نے کہیں گے تحقیق اللہ نے حرام کیا اون دونوں کو اوپر کافروں  
جنہوں نے پکڑا دین اپنا تماشہ اور کھیل اور فریب دیا اونکو زندگی دنیا کی نے پس آج بھول جاؤ گے ہم  
اونکو جیسا بھول گئے تھے وہ ملاقات دن اپنے کی جو یہ ہے اور جیسا تھے نشانیاں تو اسکی انکار تو پیر

تے دفع والو لوک پوکا رن جنت والیاں تائیں  
اونہاں تھیں کچھ دیہاں بھی جنتی کہیں جواباں  
پھر یا دین اپناں جہناں کھید تماشہ نفس میں  
جینوں اتھہ ایہہ دن بھلا وہ توں آج ہاں اونہاں بھلا یا  
دوزخی اہل اعراف تائیں جاں جنت جاندہ پا سن  
اساں رہا ملو اجازت ایہہ جو دیکھو اہل جنتاں  
جوساںو بھی کچھ دیہہ جوساں پاس نہ کی نعیم  
اونہاں دیہہ جواب جو نعمت جنت ہوئی حرام ساں  
تا ایہہ کھانے جیو جنت شربت عیش بہاراں  
ایہہ کرن سوال جو دنیا اندر بندے رہے شکم سے  
جس حالت وچہ ہوو اوہا حالت مرے اونہاںوں  
تے جنت والو دنیا دیو چہ رہے پیا سے چھکے

جو میو آب نعیم ہویاں رب تھیں نہاں عطائیں  
حرام کیتے رب اہل کفر تے آپ نعیم صواباں  
تے دنیاوی زندگی پایا دھوکھ وچ اونہاں میں  
تو اتیاں ساڈیاں مل اونہاں نے سی انکار کما یا  
خوش پیاری دوست یاراں کر امید الماسن  
اونہاں ملی اجازت دیکھ پرانیاں یاراں کہیں عیساں  
کرن پوکا رن ترے لیسن کہو رب قلب سلیمان  
جو دنیا وچہ ساں آکھ لگدی چلے سے نیکی راہاں  
حلال تہاںوں ہوندا ہن تیسیں ناحق کرو پوکا رن  
وچہ حرام کھانا عیشاں مجھو اٹھن ناں الم سے  
جوں جو کم کو اوہو مویا اوسی حالت خستہ چھانوں  
سج تخلیفال جالیاں اکثر کھادے رکھے ٹھکے



نہ دنیا و چہ جہنم طعام لذیذات نہ نہ حبثتے پانی  
پس بندہ بے پرواہ ہو کر ہر نہ طعام شرابوں پیائے  
کس کو کیا میں ابن عباس کہ چھیا صدقہ افضل کیہا  
اودہ خبتیاں تھیں کہ فریاد ال طلب کر میں پانی  
تے سعد اصحابی امی جہاد اور ہوتی فوت پیارے  
تا حضرت اکھیا پانی سن اصحابی کھوہ کڈ آیا  
دو رخ وچہ کہ کھوہ اید اوہنگا خلقیا سائیں  
جو اوہ سید فہرہ اخل ہوئی سوئی بھو لایا جاوے  
بھو لایا چاہی حال کو بندہ نوں رب پاک الاون  
بند کر کے وچہ اوہنگا اوہنگا قفل آتش دا لاون  
پھر اوہنگا قفل آتش دا اوہنگا وچہ گائے  
چ اس مہر ویل جو خوشان ہو چو اجرا شیا میں  
تے پانی ہر یا حاصل صحبت جو چ زمین حرم دے  
تے دو رخ بھی ہو گھر گرمی اجس ایہ گرمی جالی  
پھر اس عبرت دی بعد بیان تعلیم نصیحت آئی

جنت وچہ وہناں کارن عیش تے خوشی ہووے جانی  
بھو میں کیک سختی اندر ہووے پیاسو ہائے  
فرمایا اب جو نہیں کھاتیاں جہنم و دو رخ ویرا  
قالوا فیضنا علینا من الماء ہر اخصا ہووے جانی  
تا چھوئیں حضرت تھیں کیا صدقہ بہتر جو تے تے  
تے ہی کہیا ایہ ماور سعدی کارن کھوہ آیا  
جو تر سال چلے کوئی اوہ سوچ تھلے پہونچے تاہیں  
تے کنوں ترغیب روایت وچہ تفسیر خلاصہ لیا  
تس کہ صدق آتش وچہ رکھ آتش تیز جلاون  
پھر ہو صدق آتش وچہ رکھ آتش تیز جلاون  
بھلا دیوں تھیں مطلب اوہ کدے رحمت نظر نہ پاوے  
جو میں اہل سنت اخص عقیدہ روح البیان نوں پائیں  
پانی می سی بہت ضرورت پاسوں ملک عجم تے  
شک بھکھ پیاس و بارہ اس نہ سختی دو رخ کالی  
تا وقتوں دل و ہن تسلی آیت اکلیوں آئی

وَلَقَدْ جِئْتُم بِكِبَرٍ فَصَلَّنَا عَلَىٰ عَلِمِ هَدَىٰ وَرَحْمَةٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلَهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ

قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَمَهْلُ لَنَا مِنْ شَفْعَاءَ فَيُشْفَعُونَ لَنَا

أَوْ نَرَدُّ فَنَعْمَلُ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرَ الْأَنْفُسَ هُمْ وَخَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ

اور البتہ تحقیق لاویں ہم تم کے پاس کتاب کہ مفصل بیان کیا ہو تمہیں اوسکو اوپر علم کے واسطے ہدایت اور رحمت کے  
وہی اس قسم کہ ایمان لائے ہیں نہیں انتظار کرتے مگر ظاہر ہونے حقیقت اوسکی جس دن آویگی حقیقت اوسکی کہیں گے  
وہ لوگ کہ بھول گئے تھے اوسکو پائیں تحقیق آویگے بھیجے ہوئے پروردگار ہمارے ساتھ حق کو پس تو میں اسطے ہمارے  
سفاش کریدو اور شفاعت کریں اسطے ہمارے یا پھیری جاویں ہم پس عمل کریں سو اوسکے جو تھے ہم عمل کرتے تحقیق ٹوٹا دیا



اونہوں نے جانوں اپنی کو اور کھو یا گیا اُن سے جو کچھ تھے باندھ لیتے

تھے اُنہی اسان کتاب علم تھیں سو کھول بیاناں  
ہُن انتظار ہو کس کس کفار اں دے تائیں  
تاویل اُسدی جیسا جی تے پروی جاہن اٹھائے  
جو ٹھیک سول خدا سا تیدی سچی بات لیا تے  
یا ول دنیا موری جائے کریشے نیک کماٹی  
تے ہو اونہاں گھاناو تا جاناں اپنیاں تائیں  
خواہش کرن کفار جو دنیا ول پھر مرن دوبارے  
تا بھی اوسو راہ چلن جس راہوں شے جانے

ہدایت اونہاں لوکاں جہت جو ہوئے اہل ایماناں  
جو ہو بیان مراد اُس کھین اکھیں ایہ بلائیں  
کہن جو اب ہل دینا اندر محل قرآن سو ہائے  
پس کیا کنوں شفیعاں ہو کوئی ہو شفیج چھوڑائے  
باہجہ اونہاں عملاندی جو آہو کر دے دنیا جائی  
تو ہو یا گم اونہاں تھین جن سن نہ ہدی جھو بنائیں  
تائیک اعمال کماون پس جو موری جاہن نکاسے  
جویں مثنوی وچہ مطالب اسک مولانا فرماندے

### مثنوی مولانا روم

قصہ آل کجیرست ای عنود	کہ در سہ ہوا شکر تو بود	چند صیبا و سوو آن آبگیر	برگزشتند و میدند آل ضمیر
پشت بید نہادام آورند	ماہیاں قف شد و ہوشمند	انکہ عاقل بود غم راہ کرد	غم راہو شکستہ تا خواہ کرد
گفت باینہادام مشورت	کہ یقینستم کنان قدرت	مہر او بود بر جان نشان بند	کمالی و حق شای بر من زند
مشورہ رازندہ باید نہکو	کہ ترازندہ کند آں زندہ کو	نہست وقت مشورت ہن کن	چوں علی تواء اند چاہ کن
محمد آن کیما آمد و بس	شب نہاں وئی کن چل سر	سو ویا غم کن زین آبگیر	بحر جو دور ترک کرد ایں آبگیر
یہ را پست نمی فت آں خدور	از مقام با خطر با بحر نور	بجہاں بسیار دید و عاقبت	رفت آخر سو امن عاقبت
نوشین افکن و دریا بوزد	کہ نیاید صدائے طبع طرف	پس چو جیلاں و سیا و فندوم	نیم عاقل از اشد تلخ کام
گفت آہ من فوت کوم فرصہ	چو گشت تم ہمرہ آں رہنا	برگزشتہ سخت او و غلظت	باو ناید رفتہ یا و اں مہاست
لیکن نہ لستم و بہنود ز غم	خوشین این ماں مودہ کنم	مچپان مودہ شکم بالا فکند	آگاہ کہ و تشنیت گاہ بلند

لے یعنی کفار ہر جاتی بات کو جھٹلاتے ہیں اور انکار کرتے ہیں اور یہی ایمان لاتے قرآن مجید پر وہ امید اور توقع نہیں رکھتے مگر اس بات کی کہ انکو مرسلوں کی زبان کا بکاؤ و مذاہم اور تحقیق نہکاؤ نہاد کا دفع ہو اور اگر یہ بھی جاوی اور کو تاویل یعنی تباہت جس کا وہ انقطاع کرتے ہیں جو کہ دن جزا کا ہو تو پھر سب کسب کام پھیرے جائیگے طرف اسکی پھر کہیں گے وہ یعنی جنہوں قرآن مجید پر عمل کرنے سے ترک کی بلکہ قرآن اور قیامت کے وہ سخت منکر ہیں جب عذاب نظر آتا تو فرار کریں گے اپنی جانوں پر کہ خدا کے مرسل آئے تھیں اور سوقت کا اقرار کرنا کچھ فائدہ نہ دیکھا یعنی کفار فرار کریں گے کہ رسول ساتھ اسناد اور اس باعث کہ ایمان اور تصدیق اور خوشتر اور قیامت کے دن اٹھایا جانا اور عذاب اور ثواب سب حق اور قدرت میں کفار اں یا تو نکاؤ اور عذاب کو انکھوس و کھچکر کرینگے مگر کچھ فائدہ نہ ہوگا پس کہیں گے کہ کاش ہمارے بچہ عذاب کوئی بھی راستہ اب نجات پائیگا نہیں مگر کوئی شفیع بنا یا جاسے جو ہماری شفاعت کرے یا ہمیں دنیا کی طرف لوکا دیا جائے تاکہ ہم عمل کریں سوا حسن اعمال یعنی توحید اور حاصل کرنا ایمان کا بدلہ کفر کے اور اطاعت کرنا بدلے نافرمانی کے پس ان منکوں کو جو وہ طلب کرینگے کچھ نہ دیا جائیگا پس انکوئی جانور کے نقصان کا اظہار ہو جائیگا اور پلاکت ہو جائے نہ عمل اول بار دنیا میں بہانوں کو جھٹلا دیا اگر تا پس کئے جاویں تو پھر بھی کفر ہی کرینگے







تے قدرت ہو رب نول وچہ لختے پیدا کری جو چاہی  
وچہ مدت چھ دن خلقے تا جو جان لوک کمال  
والجملۃ الشیطان والثانی من الرحمان جو نبی کہیا

وچہ قدر چھ روز انداز ہو تدا یہ دن راتاں ناہے  
آہستگی وی تعلیم دیون دے کارن حق تعالیٰ  
آہستگی ہے رحمانوں جلدی کرن شیطانوں آہٹی

خوئے رحمان است صبر احتساب  
تا بہ شش روزاں زمین و ایں سما  
صد زمین و پنج آور دے بر دل  
صبر کن در کار دیر آید درست

انکر شیطان است تعجیل و شتاب  
با تائی گشت موجود از خدا  
ورندہ قاور بود کنز کن فیک کون  
ایں تائی از پئے تعلیم شست

جویں تو بہ کنول گناہاں اسچ چاہی ویر نہ لانی  
بھی وچہ مہان نوازی لازم جلدی کرن برادر  
بھی جلدی فتن میت پر غسل جنب تھیں فرمایا  
وچہ طاعت ہی فرصت مندی کر تھیں عمل جبرودا  
جو نہ قدرت اختیار پتہ رب زیریں سماں اوپا ئی  
جو اکھن بے اختیار لہول بنیاں ایسا شیا ئیں

نہ جلدی کرنی بہتر گراں بعض کیاں وچہ آئی  
تے ادا کرن حجب قرض جاں اوسدی شد ہوئی برابر  
ہو بعد بلوغ شتاب وواہن کوایاں لڑکیاں آیا  
بھی نیکی کردیاں دھن کیجے نہیں وساہ عمر و  
حکیمان فلسفیاندا اس آیت وچہ رو ہو یا ئی  
تے اودہ قائل مختار نہ جانن رب قاور دے تائیں

## اشارات

وچہ چھ روزاں جو چھیاں ہزاراں سال میں اختیار  
جو ختم نبوت حضرت اوپر اکاں ولایت جاری  
تھی جملہ اسموں ربی اوس مل تہہ حالت  
جویں اناک علی خلق عظیم حق حضرت ہو بل مے  
لفظ اسکر پڑھ چھوٹن ہو تفسیر اسدی شکارا  
نہ خبر یقینی کیہا معنے اتھ مراد ہو یا ئے

روحانہ و اسماں اتے زمیاں دلایاں سال اوپایاں  
ایہ اوم تھیں لاکشاہ رسل تاک مدت ہوئی ساری  
ہو عرش عظیم خدا وقلب مبارک ختم رسالت  
جو کل اوصاف حمید جمع ہو وچہ شاہ رسل مے  
تے تھا استوی علی العرش ہو متبہا قول جملہ سارا  
جو عرش سدا تھ معنی استوی مے ست معنی آئی

لے کہ لوگ ہر ایک کام میں تدریج اور ہنگامی کے لحاظ رکھیں اور زمین و آسمان کی پیدائش کا حال تفسیر نبوی جلیل اول ربیع اول میں مفصل  
موجود ہے دوبارہ لکھنے کی حاجت نہیں "حلوئی معنی عنہ" لے جو کہ ایک دن نزدیک حق تبارک و تعالیٰ کے ہزار سال کا ہوتا ہے  
جیسے کہ اللہ ہی پاک کلام میں فرماتا ہے کہ کالت سنتہ جماعتی دن یعنی شش ہزار سال کی ہے ان سالوں میں جو تمہاری گنتی  
میں آتے ہیں اللہ اعظم المولفہ و ملن سعی فیہ را لے یعنی ساتھ اسم جامع کے یہ ایک نام جو اللہ تعالیٰ کے ناموں میں ہے اسباب ایک  
اشدہ ہے کہ جملہ انبیائے وصف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذات بابرکات میں جمع فرمائے ہوئے تھے جیسے کہ اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا اولئذ ھذا الذین ھذا اللہ فیہد لہم اقتدہ یعنی جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اونہی کی ہدایت کا آپ اقتدا کرو۔ یعنی  
اپنی ذات پاک میں وہ تمام اوصاف حاصل کرو اسکی تفسیر گندہ بھی ہے اور آپ معراج کی رات میں تمام نبیوں سے بڑھ گئے جو مطابق مراجع کے انبیاء  
کو جمع ہوئی رسول اکرم کسی کو نہیں ہوئی جو ساتھ ان آنکھوں پروردگار عالم کو دیکھ لیا ۱۲ حلوائی معنی اللہ عنہ



بن تارین مختلف معنی اسدی آئے وچہ تفسیر ال  
جو استقرادی معنیوں بل عرش مکان ٹھہرا دی  
تے لکھوی عرش مکان خداوانابت کردی اتھائیں  
تے روح زینت الاسلام استائیں اس خود کفر بتایا  
ہن چیلے لکھوی زینت من یا تفسیر جو اسدی

اس لفظ جویں تشابہ الیوں معنی ایس نظر ال  
اوہ کافر ہو یا ایس عقیدیلوں مومن ٹٹک بناوی  
عقیدہ پہیلوں ٹٹب ہو یا حاشیے اپر منائیں  
زینت چہ جو کفر سو وچہ تفسیر السلام ٹھہرایا  
فرق زمین آسمان ہونا پوج گل منیوی کسی

## خاتمہ کتاب

شکر خدا و اجلہ تر بھی ختم گئی ہو ساری  
وچہ جلد چہارم جو رب چاہیا منزل بھی گئے  
تے جیکر عمر وفانہ کیتا موت سینے آئے  
تا دلہان لکڑہ نور اکھیں وابر خور واپس را  
ہے امید جو اس خدمت نوالہ محکم تھہ پاسی  
وچہ اس جلد مبارک بھی نہاں کشش کیتی بھاری  
کاغذ تے خط عمدہ اسدا ہو یا فضل اکہوں  
تے سوار و پیہ قیمت اسدی بن محصول آئی  
روح البیان اتے روح المعانی کنوے اٹس نالے

سورت ماڈہ تے انعام اعراف سورت کچہ پیاری  
وچہ پندرہاں جلد اکال مہی ہن ارادی چکے  
تے ایہ خدمت عاجز پاروں چھٹ تقدیر وں جاؤ  
شاہ محمد لطیف میراد لبتد فرزند سوہارا  
نال ربیدی یاری اوستوں آخر تیک چاسی  
تاہیں پہلی منزل پاسوں اسوچہ صحت کاری  
ہونی ختم ہو پنے چوی تہ وچہ زیور پین صلاحوں  
ایہ قیمت کاغذ تے خط سندی ہو نہیں گل کافی  
ذکر تصوف پھر یا اسوچہ نال اسلوب کمالے

۱۵ فصل ذکر تفسیر نوی جلد دوم کے شروع میں موجود ہوا لکھوی کی افراط و تفریط سے گریز کرنا شامل الوداعیہ فی ترویج التجدیہ میں منسلک موجود  
ہے ۱۲ تقریر علوانی عفی اللہ عنہ ۱۳ جامع العلوم ظاہری و باطنی کے اوراق جناب مولانا حضرت مولوی صاحب جی وادع ظلمک سلام  
سنت سیدالابرار کے بعد و اخراج عالی ہو کہ فقیر بفضل خدا بخیر تمام ہو خیرین خراج المبارک از درگاہ لم نزل شب روز مطلوب ہو کہ حال  
یہ ہو کہ نواز شامہ میں شامہ بیعت تیک منتظر میں شرف صدر دلایا باعث تسکین دل بقدر کار ہوا جو کچہ جناب تہذیب فرمایا عروت بروت پڑھ کر  
آکھوں پر نگاہ آپ رویا اور ذکر دلائی کہ ہندکان خاک خدا کیو کیو کیسی تکلیفیں پہتی ہیں اور برداشت دینا ہے میں اللہ تعالیٰ کے بندو نکا ایسا  
ہی حال ہے جو کچہ لطیف شاہ فی اللہ کے جو بے تحاشہ ہو کر کیا ہو میں اس میں کوئی دریغ نہیں ہو جیکہ ہم سکا آدمی ایسی لکھ کر بھی عوی جانتے ہیں کہ ہم سکا  
آپ کے غلام میں جس طرح آپ کا دل خوش ہو جا کہم کرنے کو تیار ہیں آپ اس بات پر خوش ہو جائیں تو ہماری عین ستادی کہنہ آپ جانتے ہیں  
کہ وہ شو شو خوش کرنا کو یا خدا کو خوش کرنا چاہیے یا لاؤ خدا کی ہیں اور بھلا خدا کی بندہ کس طرح انکار ہو سکتا ہوا میں پھر کر دینا ہو لکھ لطیف شاہ  
اینا لکھ خدا کو اسطے مولوی جی بخش صاحب علوانی لاہور والو لکھوید یا اب یہ کوئی تعلق دینا ہی اسے نہ لکھ لکھ لطیف شاہ مولوی صاحب  
مذکور کا بیٹا ہوا اب آپ کا اختیار ہو جس طرح چاہیں کریں خواہ پڑھیں خواہ دوسرا کام کوئی اور لکھیں ہمیں کئی دخل نہ اب غرض یہی کہ لطیف شاہ  
کرواضہ ہو کہ کہ ہمارا کوئی تعلق دینا ہی غرض سے نہ اب مولوی صاحب کو اپنا والدہ حقیقی قرار دیں اور جو اب تابعداری کریں فقط بخیرت  
حضرت جناب حافظ جی صاحب فیاض زمان اچھر سے والو کی خدمت میں دست لہندہ آداب و سلام عرض کر دیوں کہ جملہ یاران و حاضرین  
جلسہ السلام علیکم قبول باد۔ عزیز محمد غنی دبیال محمد اسماعیل و شیخ دین محمد بنوار و شیخ تاج الدین وغیرہ داخل طر لقا عالیہ کا السلام علیکم -  
فقیر محمد شفیع از بھرتہ ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع گورداسپور ۸ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۱۰ء



روح البیان اتنے روح المعانی پہلو لیاں ناہاں  
پر وہی وجہ جلد عرائس کنوں تصوف ہاتاں  
پہلی جلد جو اس نعمت تھیں اکثر خالی آہی  
شان نزول تے قصے سچے سخن اکثر اولیاواں  
فقہ مسائل ہر حدیثاں اکثر اس وجہ آیاں  
رابطہ آیات شریعہ اس کے کدھ کنوں تفسیراں  
علم تصوف بجز یہاں نہ تھا مثنوی رومی نالے  
بخدی فرقہ لاندہیاں واروہو یا ہر جاہیں  
اس تفسیر مبارک دیوچہ عرق ریزی جو ہوئی  
شہر لاہور مہلی دروازیوں باہر عاجز رہندا  
تے طالب اپنا پتہ نشانی واضح لکھن تسمای

نہیں دونوں پہلیاں جلدیں خالی رہنایاں  
تفسیر آیتوں کچھ کچھ ہویاں ذکر سخباتاں  
ہن اُپر جو شی روح البیانوں ذکر ہوا کچھ بھائی  
رد گمراہاں فرقیات کتب ادنیائیوں لایاواں  
سراج منیر خطیب تے درمختوروں بین گواہیاں  
لکھیا تاجو مجھ سوکھالی آجاوے کچھ ویراں  
شعر جامی ہو رعدی حافظ صاحب کنوں کمالے  
نال لائل کچھ جو چہ کرن نہ چون چرائیں  
اوہ اہل علم تے روشن دسں حاجت مول کوئی  
وجہ معاش کسب حلوا یاں خامدین سومندا  
ڈاک خانہ تحصیل ضلع خود موضع نام گرامی

بس حلوانی کر ختم سخن پڑھ رب نون حمد ہزاراں  
بیچ درود سلام بنی تے سن کل تابعداراں

چند بیات بطور تقریظ از حق سراج الدین کاظمی نویسن تفسیر مذا  
امام مسجد خجندا در والی شہر وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

اس تفسیر تساوی چوں نور ہدایت چوہے  
دیوے مولا تساں جزائیں اپنے فضلوں تے  
داخل ہوئی اسنوں پڑھ پڑھ اُمت جنت تری  
دشمن دشمن درواں اندر خوب چلایاں کرداں  
مشک تے مرنڈاں والیاں صوڑاں خوب دھایاں  
رافضیاں تے لاندہیاں توں ڈاڈا رونا پایا  
کھوٹ ہٹا سی کھرا کھاسی کر کھنک بزاری

واہ واسولوی بنی بخش جی حجت ربی ہووے  
ہراک حرفوں نور افشانی گویا جھڑن تارے  
ایمان وی بنیاد رکھی ہے وہ تفسیر سوہاری  
ہراک شعر تساو حضرت پڑے اندر درواں  
اہل ایماناں خاطر حضرت لایاں ہے روشنایاں  
عطر نچوڑ چوں تفسیراں اسنوں تساں بسایا  
علم لیاقت خاص تساتھیں میناں آہ سنگاری



خالص موتیاں کنوئیں اس اہیہ ڈبہ بھریا اعلیٰ  
 خام ہیشہ خامی اندر رہیں سردی کھاسن  
 برکت والے تھے تساوی نسخوں حکام چلائی  
 اندکے بسیاری اسوچہ کتے نہ نظری آئی  
 قربت رفعت والے درجے آتھیں ہر انجلا لال  
 بالکل فرق نہ رکھیا اسوچہ روضہ ہنائی والے  
 حرف اوکھیرے لغتال وچوں کر کے حل دکھاؤ  
 لعل لباب تھیں چھری تہامی خاطر خاص عوامی  
 جنوں ڈٹھا اوہو اسنوں نال محبت پڑھا  
 شعر بلاغت والا سارا نال فصاحت بھریا  
 حق حق کل بیان ہو یا ہے باطل جڑھوں کو ایا  
 عشق الہی اندر حضرت تھیں رہو مستانے  
 ایہ تفسیر تھیں ہے حضرت توشہ عمل بنایا  
 اللہ نیامزد عتہ الاخرۃ تھیں نیکی تخم لگایا  
 صدر عزت تے رب بٹھلایا اندر کل حلویاں  
 یارب اپنے فضل کرم تھیں سوہنی چھری لگائیں  
 ایہ تفسیر سوہنی ساری دامن چمک دکھائے  
 دنیا وچہ ظہوری ہووے ربی وحدت والی  
 مقصد والے رستے دیول ہوسن راہنمایاں  
 سلج الدین وچارا عاجز کردار ہے دُعایاں  
 بخش طفیل نبی وی مینوں سینک سنگانار  
 مینوں کنوں کتابت اسدی صالح اجر دلائیں  
 شکل نرالی کدھی اسدی محنت شاکر کر کے  
 قلم لگایا جلی تہامی اندر متن سوہنے  
 اہل ایماناں سبحناں بخشیں اپنا رحم کمائیں

ہر اک دی ہو لکھاں قیمت سندر روپ نرالا  
 پختہ بہن ہیشہ پختہ نت قربانی جاسن  
 بے راہوں وی کیتی کتری روئی کرو کھلائی  
 اصلی کل کیفیت اسوچہ بھری ہوئی دانائی  
 باطن اندر داخل ہوندے رب نور انواراں  
 معنیاں تھیں پر معنی کیتی نیک نشانی والے  
 شوقاں نال ہزاراں اسنوں وچہ تصنیف لیاؤ  
 پئی چمکدی ماہ بدر جیوں ایہ تفسیر تمامی  
 نجل بخیلی کرنے والا رہی ہر دم سُر دا  
 جیہ اسدی منزل کرسی سمجھو اوہو تریا  
 جاء الحق و زهق الباطل واه و اصادق آیا  
 نبوی ایہ تفسیر لکھی جو لکھ لکھ نے شکر کرنے  
 جنت وچہ فردوس بریں دی خوب ذخیرہ لایا  
 نیک انگوری اک کھلوتی بدل رحمت چھایا  
 نص حدیثوں کلاں کروے مٹھیاں جھول پھلار  
 دینی خدمتکاراں اوتے مینہ کرم دا پائیں  
 فری فری اندر اسدا نوری جلو آوے  
 کفر شرکے ظلمت چھاوی اوکھت ہوگ کھالی  
 راہ فی فری والا پھرسن جاناں جہاں خدایاں  
 بنی بخشش کریں عطایاں رحمت والیاں سائیاں  
 میں عاجز وی کشتی سدا اورک تو میں مھاناں  
 کوشش نال کتابت اسدی کیتیم صبح مسائیں  
 حاشیہ اسدا دو کیتیم مسال مسال مرم کے  
 زیور طبع پہنے گی جسمم جھرسن نور ستارے  
 بنی صاحب نے حفیڈی تھلے جنت جگہ دلائیں



اسمعیل لاہور اندر جو تاجر کتب گرامی  
باس مٹی تے مشکن اعلیٰ رہے فروخت کردا  
الہ بخش بن جان محمد خاص برادر زادہ  
بھگے وچہ ایوب شاہی دے رکھن خاص محلہ  
اونہاں ایہ تفسیر گرامی عاجز تھیں لکھوائی  
اسنوں کرو خریدت ثبانی بھائی اہل اسلاموں  
مشکل حل ہوئے جے ساری لکھے خوب لکھے  
غنیے ہون شگفتہ ساک پیاری اس تفسیروں  
خازن اتے مارک سمجھوئے تفسیر عباسی  
رفع بیان عراییں وچوں نالے ماندا آیا  
کل مشحون تصوف پاروں اسدی نظم نیاری  
رومی سعدی جامی کولوں نظارے بجا یاں  
فرق مخالف ردی کہتے بین نال لیلان  
صرفوں نحووں منطق پاروں نبی بخش لگانے  
اس تفسیر مبارک پاروں اڈیاں کفر سیاہیاں  
فروغیگانہ دیں پرور ہے خد شکار اسلامی  
دہلی دروازے تھیں باہر رہے دوکان کر نیدا  
منگ وعاسیرج الدیناں ہتھ دُعا اٹھائیں

چاول اعلیٰ قسم تجارت نالے رکھدا نامی  
رکھے ہر اک قسم کتاباں رب تھیں دم دودا  
مددہ قدیموں غرت والا اینہاں دا خنوادہ  
خلق محمدی دواں دھرانو چہ کٹ کٹ بھرا اٹھ  
میں بھی اسدی وچہ کتابت کمی نہ رکھی کاٹی  
ہدیہ دے ست کر کماؤ پڑھ پڑھ نیکانوں  
نعمت فرقانے دے کھلے ہین خزان ساری  
ماخذ اسد ہے بیضاوی تے تفسیر کبیروں  
ہو حسینی اتے عزیزی رحمت رب لیا سی  
پچھے فیضناں والے چشمے قلب قلوب سرایا  
وچہ حواشی گوجھیاں رفران ہو یاں اظہاری  
ٹھیک لگانے اوپر رکھیاں مطلب نال سوایاں  
نرم زبانی ورتی ساری جو نکر اصل اصیلاں  
بے راہاں دے دور گوائے گل اعتراض پورنے  
پڑھن جو ہون منور استھیں پاکے نور صفایاں  
پیشہ ہے صلوا یاں والا وچہ کلاہور دما  
روحانی جسمانی خورشائ طالب تائیں منیدا  
مولوی جی نوں اس تفسیروں صالح اجر و لائیں

بس کریں تقریظ اینھائیں تھوڑی وچ موکائیں  
بخشش منگیں رہے پاسوں جوہر تیرا سائیں

بہ تصنیح خاکسار دیوان کرم الہی حقی - قادر علی سہالوی

کاپی ریڈر حال مقیم لاہور بازار چوہہ مہمتی باقر

کوچہ کلاب گلی متصل کٹرہ

حکیم ولایت

کاپی نویس تفسیر ہذا عابد  
برام الدین ساہیوال

نام مسجد بنجارہ والی مشہور  
دستار باضلع گوجرانوالہ



# دلائل القویۃ فی اثبات الکفریات الوہابیۃ

اس میں تقلدوں وغیرہ نقل و نقل کا ساتھ ہے اور اس کتاب میں پچیس سالوں کے فتویٰ ہیں۔ دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت صرف ۱۰

## جامع الشواہد

یہ ایسی کتاب ہے کہ غیر تقلدوں کو ان کی کتب کے حوالے دیکر جواب شافی دیا گیا ہے کہ ان کو جمال انکار نہ رہے قیمت صرف ۱۰

## تحصیل العرفان فی آداب الشیخ والالتحوان

یادہ مال میں اکثر لوگ اب شیخ اور آداب خوان ہو گئے ہیں مگر منزل مقصود کو نہیں پہنچتے۔ اس لئے اس کتاب کو چھپوا کر شائع کیا ہے کہ اہل طریقت حضرات ہنگامہ مطالعہ کر کے سبق حاصل کریں۔ اس کی فہرست برائے ملاحظہ فرمادیں۔ قیمت صرف ۱۰

### فصل اول ضرورت شیخ کا بیان

فصل دوم مطلق آداب کا بیان۔ اس فصل میں پیر کے ایک سو تیرہ آداب ہیں۔

فصل سوم اس میں دو تیرہ آداب ہیں جو بھائی کو بھائی پر لازم ہیں۔

فصل چہارم اس میں ان مہلکات کا بیان ہے جن سے مرید مرود اور خدا تعالیٰ کی محبت سے دور ہو جاتا ہو اور وہ چھبیس مہلکات ہیں علاوہ ان میں سترہ تاویر یہ عاقلہ و فحیہ عالمیہ بھی اس کے ساتھ شامل ہیں۔ قیمت صرف تین آنے۔

## محبوب الایقیا فی ذکر سلطان الاولیاء ملا علی قاری رحمہ اللہ علیہ

سب درگاہ میں شوخ و خواہی قرب بانی یہ کتاب جناب غوث صمدانی قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و بایں کات میں اہم و ترجمہ کر کے صرف ذکر کیا چھپوائی گئی ہے۔ اس میں حضرت مولانا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے جناب غوث پاک کے حالات نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کئے ہیں۔ عاشقان غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کو ہنگامہ حفظ و آفرینش و اس کی خوبی مندرجہ ذیل فہرست مضامین سے ظاہر ہے۔

۱	مقدمہ کتاب اور سبب تالیف	۱۸	آپ کے ہندوستانی اہل کتب کے کا شفا پانا۔	۳۴	آپ کا اپنی دیکھنے والیوں کو نصیحتی دینا۔
۲	جناب غوث پاک کی باپ کی طرف سونپ کا بیان	۱۹	آپ کو بعض را فضیوں کا آدانا۔	۳۵	آپ کا کلام مبارک حلال کے بارے میں۔
۳	مال کی طرف سے آپ کی نسیب شریف کا حال	۲۰	آپ کو ایک محدث نے ایسا لڑکا دینا۔	۳۶	آپ کے نام و کرات میں ستر دفعہ جہنمی ہونا۔
۴	آپ کے بیٹے اور پوتوں وغیرہ کا حال	۲۱	آپ کا ہندوستان میں ایک قافلہ کی مدد کرنا۔	۳۷	آپ کے مدرسہ کے دروازے سے جو مسلمان گذر گیا اس کو
۵	آپ کا جلیلہ غریف اور شریف کا حال	۲۲	آپ کا مدرسہ کی حالت کو نظر نہ دیکھنا اور نہ جاننا اور نہ پوچھنا	۳۸	آپ کا ہندوستان میں ایک شخصیت ہونی۔
۶	آپ کی تعینات کا ذکر	۲۳	آپ کا وفات حال کیلئے چھپ کر ساتھ چلنا۔	۳۹	آپ کے ساتھ استغاثت کا بیان۔ اور شیخ
۷	آپ کے شہر ولادت کا بیان	۲۴	آپ کا ایک لڑکی کو جو سچو کر اس کو والدین کے حوالہ کرنا۔	۴۰	آپ کے حضور و اسٹی سے ایک روایت۔
۸	آپ کے گہران سے نکلنے کی وجہ	۲۵	آپ کا چاند مسجد میں جانا اور لوگوں کا آپ کی طرف توجہ نہ دینا۔	۴۱	آپ کی مجلس میں ایک شخص مدعو ہوئے تھے۔
۹	آپ کے خوف شریف کی سند	۲۶	آپ کی دیگر راہیں۔	۴۲	آپ کی سفارشی حکایت۔
۱۰	آپ کے کلام میں جو فی المرام کا مجمل سا بیان	۲۷	آپ کی مجلس میں ایک شخص صاحب حال کی سفارش کرنا۔	۴۳	آپ کی وہ کلام جو آپ نے نعم الہی کو بیان
۱۱	آپ کے توبہ و توبہ میں بعض غائبین کے احوال	۲۸	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا۔	۴۴	آپ کے ہوئے فتویٰ۔
۱۲	آپ نے روزے سے آداب میں جو ہمہ احوال	۲۹	آپ کی مجلس میں رجال الغیب کا حاضر ہونا۔	۴۵	آپ کے اشعار۔
۱۳	آپ کی فرمائش کا ذکر	۳۰	آپ کی مجلس میں سیدہ الزرقانی کو کوئی شہر دینا کہ وہ	۴۶	آپ کی مجلس میں ایک شخص سے ایک ملاقات۔
۱۴	آپ کی ملک پر بھی الدین ہو کر سبب	۳۱	آپ کی مجلس میں عراق کے اکابر شیخ اور شیخ	۴۷	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۱۵	آپ کی اس روایت میں حبیب کے مرید کا آنا۔	۳۲	آپ کی مجلس میں عراق کے اکابر شیخ اور شیخ	۴۸	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۱۶	آپ کا حالت جوانی میں پہلاں کو لانا اور ساتھ میں	۳۳	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۴۹	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۱۷	آپ کا جہیز حبیبہ سے لانا۔ اور اس کا آپ کو	۳۴	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۵۰	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۱۸	آپ کی زینت کے لئے خلیفہ عباسی کا آنا۔	۳۵	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۵۱	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۱۹	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۳۶	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۵۲	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۲۰	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۳۷	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۵۳	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۲۱	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۳۸	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۵۴	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۲۲	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۳۹	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۵۵	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۲۳	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۴۰	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۵۶	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۲۴	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۴۱	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۵۷	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۲۵	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۴۲	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۵۸	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۲۶	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۴۳	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۵۹	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۲۷	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۴۴	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۶۰	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۲۸	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۴۵	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۶۱	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۲۹	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۴۶	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۶۲	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۳۰	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۴۷	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۶۳	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۳۱	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۴۸	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۶۴	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۳۲	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۴۹	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۶۵	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۳۳	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۵۰	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۶۶	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۳۴	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۵۱	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۶۷	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۳۵	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۵۲	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۶۸	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۳۶	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۵۳	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۶۹	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۳۷	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۵۴	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۷۰	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۳۸	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۵۵	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۷۱	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۳۹	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۵۶	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۷۲	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۴۰	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۵۷	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۷۳	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۴۱	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۵۸	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۷۴	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۴۲	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۵۹	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۷۵	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۴۳	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۶۰	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۷۶	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۴۴	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۶۱	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۷۷	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۴۵	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۶۲	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۷۸	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۴۶	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۶۳	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۷۹	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۴۷	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۶۴	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۸۰	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۴۸	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۶۵	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۸۱	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۴۹	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۶۶	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۸۲	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۵۰	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۶۷	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۸۳	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۵۱	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۶۸	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۸۴	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۵۲	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۶۹	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۸۵	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۵۳	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۷۰	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۸۶	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۵۴	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۷۱	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۸۷	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۵۵	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۷۲	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۸۸	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۵۶	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۷۳	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۸۹	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۵۷	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۷۴	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۹۰	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۵۸	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۷۵	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۹۱	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۵۹	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۷۶	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۹۲	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۶۰	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۷۷	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۹۳	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۶۱	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۷۸	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۹۴	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۶۲	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۷۹	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۹۵	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۶۳	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۸۰	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۹۶	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۶۴	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۸۱	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۹۷	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۶۵	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۸۲	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۹۸	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۶۶	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۸۳	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۹۹	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔
۶۷	آپ کی عراق کے جنگوں میں سیاحت کرنا۔ اور	۸۴	آپ کی مجلس میں سیدہ سیف الدین عبد الوہاب کا بھی	۱۰۰	آپ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کرنا۔

## ملنے کا پتہ لاہور محرم امیعیل تاج کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور



